پیشکش: سیّد احمد شہیدؒ اکادمی

مکاتیبِ
سیّد احمد شہیدؒ

قدّس اللّٰہ سرّہ العزیز

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور

مخدوم و سیدی و مولائی حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی
دامت برکاتہم
کی نذر

احقر نفیس الحسینی
۱۹ شعبان المعظم
۱۳۹۸ھ

خطّی نسخے کا عکسی ایڈیشن

مکاتیبِ سیّد احمد شہیدؒ

قطبِ عالم مجددِ مائۃ سیزدہم امیر المجاہدین امام الشہداء حضرت سید احمد شہیدؒ کے مکاتیبِ گرامی کا مجموعہ
دعوت و عزیمتِ اسلامی اور جدّ و جہدِ آزادیٔ ہند کی مستند تاریخی دستاویز
فرنگی اقتدار اور سکھ حکومت کے خلاف جہاد بالسیف کی ولولہ انگیز سرگزشت

پیشکش
سیّد احمد شہیدؒ اکادمی

ناشر
مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ
۳۲-اے۔ شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

نام کتاب ——— مکاتیب سید احمد شہیدؒ

پیشکش ——— سید احمد شہیدؒ اکادمی

ناشر ——— مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور

مطبع ——— نفیس پرنٹرز لاہور

صفحات ——— ۳۸۰

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— ۳۰/- روپے

نومبر ۱۹۷۵ء ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ

تعارفِ نسخۂ خطی

"مکاتیبِ سیّد احمد شہید" کا پیشِ نظر نسخہ ایک خطی نسخے کا عکسی ایڈیشن ہے جسے مولانا عُبید اللہ غلام حسین مرحوم نے ۱۳۰۱ھ میں تحریر کیا۔ مکاتیب کے آخر میں ترقیمہ حسبِ ذیل ہے۔

"المنۃ للہ کہ مکتوبات مولنٰا و بالفضل اولنٰا جناب خلیفہ صاحب
سید احمد معہ بعض اَجوبۂ آنہا از بعض عُلماء و اُمراء و خُلفاء و دیگر تحریرات
از قسمِ اعلام نامجات و خُطبِ اجازت نامجات کہ انشائیش از
مولوی محمد اسمٰعیل شہید است بتاریخ سیوم ماہ جمادی الثانی روز یکشنبہ
سنہ ۱۳۰۱ھ یکہزار و سہ صد و یک علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام .....
بقلم شکستہ رقم اعجز عباد اللہ القوی و افقر عبیدہٖ الغنی ابوالظفر
عُبید اللہ غلام حُسین ......"

مولانا غلام حُسین ساہووالا ضلع سیالکوٹ کے ایک مُمتاز علمی خاندان کے فرد تھے۔ نسباً قریشی اسعدی تھے۔ شجرۂ نسب اس طرح ہے:

مولانا عُبید اللہ غلام حُسین بن مولانا نور احمد بن حکیم محمد رمضان بن حافظ
غلام محمد بن شیخ احمد بن محمد مسلم بن عبد الغنی بن قاضی رحیم الدین قریشی

اسعدی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

قاضی رحیم الدینؒ شاہ عالم بہادر شاہ کے زمانے میں افغانستان سے برِّصغیر پاک وہند میں تشریف لائے۔ موضع مرویکے (من مضافات وزیرآباد) میں اقامت گزین ہوئے۔ قاضی صاحب کی اولاد و احفاد کا ایک اجمالی تذکرہ بھی موجود ہے، جسے اسی خاندان کے دو بزرگوں مولانا محمّد شہنواز الدین احمد اور مولانا محمّد شہسوار الدین احمد نے مرتّب کیا تھا۔ بعد ازاں مولانا عُبیداللہ غلام حُسین نے ۱۳۲۲ھ میں اسی تذکرے کو از سرِ نو اپنی انشا پردازی سے مزیّن کیا اور اس کا تاریخی نام "ثمرۂ شجرۂ طین" تجویز کیا۔ یہ تذکرہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

مولانا غلام حُسین عالم و فاضل ہونے کے علاوہ عربی، فارسی اور اردو کے بہت اچھے شاعر و انشا پرداز تھے۔ غلامؔ تخلّص کرتے تھے۔ تاریخ گوئی میں بھی انھیں مہارت حاصل تھی۔

"ثمرۂ شجرۂ طین" میں مولانا غلام حُسین کا تذکرہ اِن الفاظ میں ملتا ہے۔

" فرزندِ دوئی مولانا مولوی نور احمد مولوی غلام حُسین است۔ علمِ ادب و طبّ از والدِ ماجدِ خویش خواندہ و حدیث از مولانا مولوی غُلام محمّد بگوی و شیخ المشایخ عبدُاللہ غزنوی و منطق از مولوی فیروزالدین و حکمت از استاذ صاحب مولانا حیات گُل و از استاذ ایشان مولانا مولوی محمّد عبدُاللہ سکندر پُوری تحصیل نمودہ۔ نحیلے زندہ کُنِ نامِ بزرگان خویش است۔ در شعر ہم میلے دارد و تاریخہائی عربی و فارسی کہ مندرجِ این جُزو (ثمرۂ شجرۂ طین) شد، طبعزادِ وی است۔ بتدریسِ طلبار و علاجِ غُربار، و اُمرار اوقاتِ عزیزِ خود بسر می بُرد، مردی متواضع، غریب نواز

متحمل ومیانہ رواست۔ سہ فرزندان دارد یکے محمد شریف ......
دویم ظہور الدین .... سیوم عبدالحکیم ....
نسخہ قلمی صـ ۱۸

مولانا غلام حسین نے خوشنویسی بھی ورثے میں پائی تھی۔ انھوں نے متعدد نادر کتابیں اپنے قلمِ خوش رقم سے نقل کیں۔ اس طرح اُن کے پاس ایک نہایت قیمتی ذخیرہ کتب مہیا ہو گیا تھا۔ "مکاتیب سید احمد شہید" کا زیرِ نظر نسخہ بھی اسی خزینے کا ایک گوہرِ بے بہا ہے۔ افسوس مولانا کے بعد اُن کے اخلاف اِس گنج گرانمایہ کی حفاظت نہ کر سکے۔ دیمک نے بڑے بڑے قیمتی نسخوں کو سخت نقصان پہنچایا پھر ایک وقت ایسا آیا کہ کتب خانے کا ایک بڑا حصہ فروخت کر دیا گیا۔ محترمی قاری عبدالرشید صاحب تاجر کتب نادرہ حال مقیم شاہدرہ نے یہ کتب خانہ خریدا۔ یہ متاعِ علم و عرفان لاہور کے تاجرانِ کتب اور دیگر مشتاقانِ نوادر کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ بن کر آئی۔ نسخہ "مکاتیبِ سید احمد شہید" کے خریداروں کی بھی کمی نہ تھی کئی ایک ہاتھوں میں یہ نسخہ گیا، لیکن واپس آگیا۔ شاید قدرت اسے ایک نادار خریدار کے حوالے کرنا چاہتی تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ!

قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

قاری صاحب ممدوح نے ازراہِ عنایت ورعایت قیمت غالباً دو قسطوں میں وصول کی۔ فجزاہ اللہ

جہادے چند دادم جاں خریدم
بحمد اللہ عجب ارزاں خریدم

"مکاتیبِ سیداحمد شہید کے خطّی نسخے برّصغیر پاک و ہند کی مختلف لائبریریوں اور بعض شخصی کتب خانوں میں بھی موجود ہیں۔ انڈیا آفس لائبریری میں بھی ایک نسخہ ہے لیکن اہلِ علم و تحقیق کی اُن تک رسائی خاصی مشکل ہے۔

حضرت سیداحمد شہیدؒ کے فاضل سوانح نگاروں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ اور جناب غلام رسُول مہر مرحوم نے اپنی بلند پایہ تصانیف میں ان مکاتیب سے بہت کچھ اخذ و استفادہ کیا ہے۔ یہ مجموعۂ مکاتیب فرنگی اقتدار و استعمار کے خلاف جہدِ آزادی نیز سکھ حکومت کے مقابلے میں جہادِ اسلامی کی ایک مستند تاریخی دستاویز ہے۔ برّصغیر پاک و ہند میں حکومتِ اسلامی و نظامِ شرعی کے قیام و نفاذ کے لیے حضرت سید صاحبؒ اور ان کے سرفروش مجاہدین کے عدیم المثال کارناموں سے روشناس ہونے کے لیے اِن مکاتیب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

مولانا غلام حسین نے مکاتیب کا یہ نسخہ حضرت سیداحمد شہیدؒ کے واقعۂ شہادت (۱۲۴۶ھ) کے ۵۵ برس بعد ۱۳۰۱ھ میں نقل کیا ہے چونکہ مولانا کا تعلق خاطر حضرت سیداحمد شہیدؒ کے اہلِ علم و تقویٰ عقیدت مندوں سے تھا۔ اِس لیے یقین ہے کہ انھوں نے کسی نہایت معتبر نسخے سے اپنا یہ نسخہ نقل کیا۔

اس خطّی نسخے کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شاذ و نادر ہی کہیں سہوِ قلم ہُوا ہے۔ اِس قدر صحیح نسخہ مشکل ہی سے کہیں ملے گا۔ اسی بنا پر اس نسخے کا عکسی ایڈیشن شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ اب یہ مکاتیب پہلی مرتبہ مطبوعہ شکل میں منصۂ شہود پر آ رہے ہیں۔ ابتدا میں فہرست اور آخر میں اشاریہ بھی شاملِ کتاب ہے۔

حضرت سیداحمد شہیدؒ کی تعلیماتِ اسلامی اور آزادیٔ ہند کے لیے اُن کے تاریخی جہاد کو معاندینِ دین و ملّت کی تحریفاتِ صوری و معنوی سے محفوظ رکھنے کے لیے

"سیّد احمد شہید اکادمی" قائم کر دی گئی ہے۔ "مکاتیب سیّد احمد شہید" اس کی پہلی پیش کش ہے
انشاء اللہ آئندہ لائحہ عمل کے تحت مکاتیب کا اُردو ترجمہ شائع کیا جائے گا جس کا آغاز
کر دیا گیا ہے۔

مکاتیب کی اشاعت کے لیے اپنے محبِّ مخلص جناب حافظ عبدالرشید ارشد
صاحب ڈائرکٹر مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور کا بے حد شکر گزار و ممنون ہوں کہ انھوں نے اپنے
محدود وسائل کے باوجود یہ کتاب چھاپ کر دورِ حاضر کے علمی و تحقیقی حلقوں کو ایک نادر
تحفہ پیش کیا ہے۔

محبانِ گرامی جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب اُستاد شعبہ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور
اور جناب پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب اُردو کالج کراچی کا بھی نہایت درجہ شکر گزار
ہوں کہ انھوں نے میری درخواست پر دیباچے تحریر فرما کر برصغیر پاک و ہند کی سب سے
بڑی اسلامی و انقلابی تحریک کے مقاصد و عزائم پر روشنی ڈالی۔

فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

احقر نفیس

۲۵ رشعبان المعظم ۱۳۹۵ھ
۳، ستمبر ۱۹۷۵ء

تقریب

امیرالمؤمنین حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک احیائے دین اور احیائے خلافت راشدہ کی باوقار، منظم اور بھرپور مکمل کوشش تھی اور حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سب ساتھی اس آیت کریمہ کے صحیح معنوں میں مصداق تھے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ھم یحزنون ط

یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں، نہ ڈر ہے اُن پر اور نہ وُہ غمگین ہوں گے

دینِ حق کی حمایت میں اُٹھنے، چلنے اور کام کرنیوالوں کے لیے عمُوماً اور قائدین کے لیے خصُوصاً ثابت قدم اور ذاکر و شاغل ہونا ضرُوری ہے اور داعی کو تو بالکل ہر ہر معاملے اور ہر ہر اَدا میں مکمل صُورت میں رفتار و گفتار میں نشست و برخاست میں، اخلاق و اعمال میں نبیؐ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نمونہ ہونا چاہیئے۔ اس کی نظر میں محبُوب کی ہر اَدا محبُوب ہونا چاہیئے اور اس کے اپنے گھر یلو معاملات و حالات میں وُہی سادگی، قناعت اور زُہد ہونا چاہیئے، جو نبیؐ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زندگی کا خاصہ تھا۔ خوُد ہر جگہ عزیمت و استقامت پر عمل پیرا ہو۔ البتہ ساتھیوں کے لیے اُتنی سُہولت اور تیسیر دیتا رہے جس کی شریعت حقہ میں اجازت ہے یا جس کا مستحسن ہونا خوُد حضوُر علیہ السلام سے ثابت ہے

عام طور پر قیادت کے لیے ۳ چیزوں کا ہونا ضرُوری قرار دیا گیا ہے، ذہانت، دیانت، استقامت لیکن اسلامی قیادت کے لیے عبادت بھی اتنی ہی ضرُوری ہے، جتنی کہ پہلی تین ــــ مسلمان قائد ظاہر ہے:۔ اسلام کا نام لے کر عوام کو ساتھ لیتا ہے، لیکن خوُد اس کا وُجوُد اس کے اعضا و جوارح اس کے اوعار

اور زبان کی تغلیط، تکذیب اور تردید کرتے ہیں۔ مسلم حکومت کا وظیفہ یہ بتایا گیا ہے۔

الّذین انّ مکّنّٰھم فی الارض اقاموا الصّلوٰۃ واٰتوا الزّکوٰۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر۔

"وہ لوگ کہ اگر ہم اُنکو قدرت دیں مُلک میں، تو وہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ۔ اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں بُرائی سے"

وہ قائد اسلامی حکومت قائم کیسے کر سکتا ہے کہ جو جدّ وجُہد کرتے وقت خود ان اوصاف کا حامل نہیں جن کا آیت بالا میں ذکر ہوا ہے۔ تو قائدینِ اسلام اور اُن کا ساتھ دینے والے حضرات کے دل و دماغ دونوں مُسلمان ہونا ضروری ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ زبان سے جو کچھ کہتے ہوں (یعنی اسلام لائیں گے) تو اعضا و جوارح نہ صرف اتباع سنّت و شریعت کی گواہی دیتے ہوں، بلکہ انھیں ما مور بہا افعال و اعمال (جملہ احکام و ارکین اسلام) کرنے میں طبعی رغبت اور ذوق وشوق اور اَدا کرتے ہوئے نشاط وکیف اور تلذّذ حاصل ہو۔ بیدار مغزی کے ساتھ "دانا دِل" ہو جو صُبح تہجد کے وقت اُٹھ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو اور دِن کو طاغوتی طاقتوں کے سامنے صف آرا۔

بدقسمتی سے ہم جس دَور سے گزر رہے ہیں مُسلمانوں کے اکثر وبیشتر قائد ان اوصاف سے عاری ہیں۔ جب قائدین کا یہ حال ہوگا تو متبعین کا تو کیا ذکر ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے قائدین اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن اسلام کے اوّلین رکن اور علامت نماز سے اس طرح دُور رہتے ہیں جس طرح منافق سچ بولنے سے، قوانین شرعیہ کے نفاذ سے پہلے ان کو خود ارکانِ اسلام پر عمل کرنے سے کون روکتا ہے؟ اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں ان کے ہاں بھی نماز اور دُوسرے ارکانِ اسلام کا وہ اہتمام بھی نہیں جتنا کہ کھانے، لباس یا جماعتی پروپیگنڈے کا۔ درانحالیکہ اسلام نام ہی فرمانبرداری اور اطاعت شعاری کا ہے۔

حضرت سیّد احمد شہیدؒ کی تحریک کا یہ طغرائے امتیاز تھا کہ یہ لوگ صحابہ کرامؓ کا عکس نظر آتے تھے اور صحابہؓ کے دَور کے بعد پوری اسلامی تاریخ میں کسی ایسے گروہ یا جماعت کا پتہ نہیں چلتا جس کے

تمام کے تمام افراد ایسے حامل شریعت اور متبع سنت ہوں جیسے کہ اس تحریک کے۔ بقول مولانا غلام رسول مہر: "تاریخ ہند و پاک میں جس عہد کو مسلمانوں کا دورِ زوال کہا جاتا ہے۔ یہ اسی کا ایک باب ہے، لیکن کیا کوئی حق پسند اور حق شناس انسان اس اعتراف میں تامل کرے گا کہ مسلمانوں کے عہدِ عروج و اقبال کا بھی کوئی حصہ اصولاً اس سے زیادہ شاندار یا زیادہ قابلِ فخر نہیں ہو سکتا ـــــ حکم و فیصلہ کا انحصار نتائج پر نہیں بلکہ عزمِ جہاد، ہمتِ عمل اور راہِ حق میں کمالِ استقامت پر ہوتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کمالِ عزیمت اور کمالِ ہمت و استقامت کی ایسی مثالیں ہمارے عہدِ عروج کی داستانوں میں مل سکتی ہیں جن میں مقصود و نصب العین دین اور صرف دین رہا ہو؟"

(سید احمد شہید صفحہ ۱۶ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

ہماری یہ پاکیزہ خواہش تھی کہ مکاتیب کے شروع میں حضرت سید احمد شہیدؒ کے حالات و سوانح کا خلاصہ شامل کرتے۔ پروفیسر محمد اسلم اور پروفیسر محمد ایوب قادری کے مقالات کے بعد اس کی ضرورت بھی کم ہو گئی ہے اور یہ بھی خدشہ ہے کہ ضخامت بڑھ جائے گی۔ اصل مقصود تو اس گنج گرانمایہ کو شائع کر کے عام کرنا ہے۔

مکاتیب کے اس مجموعہ اور دوسرے مجموعوں کو سامنے رکھ کر ان پر کام کرنا اور ان کے علمی، ادبی روحانی اور دیگر افادی پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے لیے حضرت سید نفیس رقم کی سرپرستی میں سید احمد شہید اکادمی کی بنا رکھ دی گئی ہے۔ انشاء اللہ اس کے زیرِ اہتمام اس سلسلے کے دوسرے کام بھی کئے جائیں گے۔ اور یہ پیشکش بھی اسی اکادمی کی جانب سے ہے جس کی اشاعت کی سعادت مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ کو حاصل ہو رہی ہے۔ ادارہ سید موصوف کا شکر گزار ہے کہ انھوں نے مکاتیب کا مسودہ برائے اشاعت مکتبہ کو مرحمت فرمایا۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب اور پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب کا بھی شکریہ واجب ہے کہ انھوں نے مکاتیب کے لیے اپنے رشحاتِ قلم عطا فرمائے

عبدالرشید ارشد

پروفیسر محمد اسلم

پیش لفظ

اسلام کی داستان ہمیشہ ہی سے "غریب و سادہ و رنگین" رہی ہے۔ اور دینِ برحق کی یہ ایک نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ اس پر جب بھی کوئی آفت آئی تو اللہ کا کوئی نہ کوئی بندہ سر ہتھیلی پر رکھ کر اس کی حفاظت کے لیے میدانِ عمل میں نکل آیا اور اگر وہ کوہکن پر بازی لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکا تو قمارِ عشق میں اپنا سر کھونے میں اسے کوئی تأمل نہ ہوا۔ سودا کا یہ شعر

سودا قمارِ عشق میں خسرو سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا

کسی اور پر منطبق ہو نہ ہو، لیکن حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے عین حسبِ حال ہے۔

حضرت سید احمد بریلویؒ کا شمار اُمتِ مرحومہ کے محسنین، مصلحین اور مجددین کے زمرے میں ہوتا ہے اور یہ ان کی قربانی اور ان کے سرفروش رفقا کے ایثار کا نتیجہ ہے کہ آج برصغیر پاک و ہند میں ایک ایسی قدسی صفات جماعت موجود ہے

جس کا عقیدہ خیر القرون کے مسلمانوں کا سا ہے۔

سید صاحب کی تحریک کی غرض و غایت کو سمجھنے کے لیے ان کے سیاسی سماجی اور معاشرتی پس منظر کو جاننا بے حد ضروری ہے، جب سید صاحب نے اپنی تحریک کا ڈول ڈالا، تو اس وقت "شاہ عالم" دہلی تا پالم کا بھی مالک نہیں رہا تھا اور اس کی حکومت قلعہ معلّٰی کی فصیل کے اندر سمٹ کر رہ گئی تھی، شہر میں "ریذیڈنٹ صاحب بہادر" کا حکم چلتا تھا اور خلیج بنگال سے لے کر ستلج تک، "نواب سرکار کمپنی بہادر دام اقبالہا" کا سکہ چلتا تھا، ستلج کے اُس پار رنجیت سنگھ کی حکومت تھی اور وہ درّہ خیبر تک بلاشرکت غیرے حکمران تھا، دہلی کے نواح میں انگریزوں کے تسلط کے باوجود جاٹ اور رانگڑ دندناتے پھرتے تھے، مسلمانوں کی، جان، مال اور آبرو انگریزوں کے ماتحت علاقوں میں محفوظ تھے اور نہ رنجیت سنگھ کے زیر تسلط علاقوں میں، پنجاب کی اکثر مساجد کو سکھوں نے اصطبلوں میں تبدیل کر دیا تھا اور مساجد کے مینارے مؤذنوں کی آواز سننے کو ترس گئے تھے، ان حالات میں شاہ عبدالعزیزؒ نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے دیا اور دیندار لوگ برصغیر سے ہجرت کا ارادہ کرنے لگے۔

مُلک تو ہاتھ سے گیا ہی تھا، دین بھی ہاتھ سے جانے والا تھا، فرائض کی جگہ رسُومات نے لے لی تھی اور دین مجموعۂ توہمات و رسُومات بن کر رہ گیا تھا۔ ان حالات میں حضرت سید صاحبؒ، اپنے سرفروش رفقاء کے ساتھ مسلمانوں کو قبضۂ اغیار سے رہائی دلانے اور بدعات کو مٹا کر سنّت نبویؐ کو زندہ کرنے پر تُل گئے، لیکن انگریز شاطروں نے اپنے ایجنٹوں اور "مجدّدوں" کے ذریعے اس تحریک کا

استیصال کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اگر سیّد صاحب کی تحریک کامیاب ہو جاتی تو برصغیر انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہو جاتا اور ایشیا کے دُوسرے ممالک بھی اہلِ یورپ کی غلامی سے بچ جاتے۔

سیّد صاحبؒ کی تحریک کے بارے میں معاندین نے طرح طرح کے بہتان تراشے ہیں اور وُہ ہمیشہ سے اسی فکر میں لگے ہُوئے ہیں کہ جیسے بھی بَن آئے، ان کی اسلامی تحریک اور اس کے پاکیزہ عزائم و مقاصد کو مسخ کر کے لوگوں کے سامنے غلط رنگ میں پیش کیا جائے۔ سیّد صاحبؒ نے خُود اپنی تحریک کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"مقصود از برپا کردن تمام ایں معرکہ پیرائی و عربدہ آرائی غیر از اعلائے کلمۂ ربّ العٰلمین و احیائے سنّت سیّد المرسلین و استیصال کفرۂ متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست بغات مفسدین چیزی دیگر مقصود نیست۔ علاوہ بریں آنکہ اینجانب از پردۂ غیب و ممکن لاریب باشارات اقامت جہاد و ازالۂ کفر و فساد ماموراست و بہ بشارات فتح و ظفر مبشر، چنانچہ بکرات و مرات بکلامِ رُوحانی و الہامِ ربّانی بریں لطف رحمانی مطلع گردیدہ کہ ہرگز ہرگز شبہ وسوسہ شیطانی و شائبہ ہوای نفسانی بآں مخلوط نشدہ۔"

اس عبارت کو پڑھ کر اُن کی تحریک کی غرض و غایت کے بارے میں کسی دیانتدار اور سلیم الطبع شخص کے دل میں کوئی شُبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

سیّد صاحبؒ کے مخالفین نے یہ مشہور کر رکھا ہے اور وُہ طبقۂ جُہلا کو یہ تأثر

دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سید صاحب کو انگریزوں کی حمایت حاصل تھی۔ ایسے لوگوں نے حقائق سے آنکھیں موند لی ہیں اور وہ سید صاحب کے خطوط پڑھتے وقت اس عبارت کو نظر انداز کر دیتے ہیں :

"حال حکومت و سلطنت ایں ممالک بر نمیزال گردیده که نصارٰے نکوہیدہ خصال و مشرکین بد مآل براکثر بلاد ہندوستان از لب دریای اباسین تا ساحل شور که تخمیناً ششماہہ راہ باشد تسلط یافتند و دام تشکیک و تزویر بنا بر اخمال دین رب جبیر بر بافتند و تمامے آن اقطار را بظلمات ظلم و کفر گردانیدند و عزت روسای کبار را بانواع تکالیف رنجانیدند و بر مساجد و معابد اہل اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقدمات ریاست و سیاست و معاملات قضا عدالت قوانین شرع را برباد دادہ و آئین کفر را بنیاد نہادہ "

سید صاحب انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لیے والیانِ کابل اور بخارا سے "نصارٰی نکوہیدہ خصال کے خلاف جہاد میں شرکت کی دعوت دے رہے ہیں۔ سید صاحب غیور اور حریت پسند مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

"سبحان اللہ! کسانیکہ تخریب شعائر اسلام از دست کفار لیام می بینند و می شنود باز غیرت ایمانی در دل ایشاں جوش نمی زد و حمیت اسلامی در سینہ ایشان خروش نمی کنند، چگونہ ادعای ایمان می نمایند و جان خود را در زمرہ محمدیان می شمارند۔ آری محبت حق با محبت دنیا مخالفت میدارد و حق پرستی با ہوا پرستی منافات۔

سید صاحبؒ انگریزوں کے وجودِ نامسعود سے برصغیر کو پاک کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے، چنانچہ دوست محمد خان والیٔ کابل کے نام اپنے ایک مکتوب مرغوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"برجماہیر اسلام عموماً و مشاہیر حکام خصوصاً واجب موکد میگردد کہ سعی و کوشش در مقابلہ آنہا بجا آرند تا وقتیکہ بلاد مسلمین را از قبضۂ ایشان برآرند والا آثم و گنہگار میشوند۔"

سید صاحب برصغیر پر انگریزوں کا تسلط اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے، اُن کے سامنے شعائرِ اسلام ایک ایک کر کے مٹائے گئے تھے۔ برصغیر میں "جلالِ محمدی" کے جھنڈے کی جگہ پرچم تثلیث نے لے لی۔ سید صاحبؒ یہ سمجھ رہے تھے کہ برصغیر پر تسلط قائم کرنے کے بعد انگریز افغانستان اور وسط ایشیا کی طرف ہاتھ بڑھائیں گے، اسی خدشے کے پیشِ نظر آپ والیٔ کابل کو لکھتے ہیں:

"اگر فی الحال عسکری فیروزی اثر برآنہا تاخت، فرماید و جنود آنہا را زیر و زبر نماید، البتہ از خیالِ تسلط بلادِ مسلمین دست بردار شوند و در کار و بارِ خود گرفتار، این مضمون را مثل مضامین شعریہ یا لطائف نثریہ تصور نفرمایند بلکہ اگر فی الحال درسدِ ابواب درآمد آن ملاعین بدیارِ خراسان تغافل خواہند نمود آنچہ در عرصہ قریبہ از طرف ایشان در حق اہلِ خراسان بظہور خواہد رسید مشاہد خواہند فرمود کہ آن ملاعین ازاں بس حیت و خیالات نہایت دور دست میدارند۔"

حضرت سید علیہ الرحمۃ کی فراستِ ایمانی کی داد دیجئے کہ آپ کی دُوربین نگاہوں نے

انگریز کی استعماری ذہنیت کو بالکل ابتدا ہی میں بھانپ لیا تھا۔

انگریزوں نے بھی اپنے اس عظیم دشمن اور اس کی جماعت کے استیصال میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ ان کے معتقدین کی ایک بڑی تعداد کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر تختۂ دار پر لٹکا دیا، ان کے متعدد ساتھیوں کو عبور دریائے شور کی سزا دی اور علمائے صادق پور رحمۃ اللہ علیہم کے گھر صاف کر کے ہل چلا دیئے اور اس خاندان کے ایک ایک فرد کو پھانسی یا عمر قید کی سزا دی اور آج اُن کی مقدس روحیں زبانِ حال سے پکار رہی ہیں۔

کسے کہ کُشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست

حضرت سید احمد شہیدؒ اور اُن کی تحریک کا سب سے بڑا مخالف ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ سید احمد بریلویؒ کا وجود برِ صغیر میں انگریزی حکومت کے لیے سب سے بڑا خطرہ تھا اور ان کے بقیۃ السیف ساتھی ہماری سرحدوں پر ایک مستقل خطرہ بن گئے ہیں۔

اس مجموعہ میں شامل اکثر و بیشتر مکتوبات کا مضمون "جہاد" ہے تاہم بعض خطوط میں انھوں نے سلوک و تصوّف پر بھی قلم اٹھایا ہے اور اس عنوان کے تحت انھوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ اس کی حقیقت کو اہلِ طریقت ہی سمجھ سکتے ہیں، سید صاحبؒ کے سلوک کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اُن کا سلوک سلوکِ محمدی ہے اور اس میں عرس قوالی طبلہ، سارنگی، مجرہ، سہرا غسل قبور، چادر پوشی اور بھنگ نوشی کے لیے کوئی گنجائش نہیں یہی وجہ ہے کہ ان خرافات کے ساتھ اعراس کی رونق کو دوبالا کرنیوالے آنخوان فروش مجاورین، سید صاحبؒ کے طریقِ تصوّف کے منکر ہیں، حالانکہ روحانی

دنیا میں سید صاحب علیہ الرحمۃ کا جو مقام ہے، اس پر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شاہد عادل ہیں۔ شاہ صاحبؒ منشی نعیم کو ایک خط میں لکھتے ہیں کہ :

"اس اُمت میں چالیس اَبدال ہر وقت رہتے ہیں جن کے صدقے میں اہلِ زمین پر بارش برستی ہے اور انھیں رزق ملتا ہے اور انہی کے صدقے میں نُصرت حاصل ہوتی ہے، چہ عجب کہ سید احمد کو بھی ایسا ہی مرتبہ مل گیا ہو۔ اس لیے ان کے مقام کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔"

شاہ عبدالعزیزؒ کے اس ارشاد کے بعد بھی معاندین سید صاحبؒ کی مخالفت کرتے رہے، انھوں نے ان کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی خاطر سے سرحد کے سادہ لوح عوام میں یہ بات مشہور کر دی کہ سید صاحب "غیر مقلد اور وہابی" ہیں۔ سید صاحبؒ نے اس الزام کی برملا تردید فرمائی :

"مذہب این فقیر اباً عن جدٍ مذہب حنفی است و بالفعل ہم جمیع اقوال وافعال این ضعیف بر قوانین اصول حنفیہ و آئین و قواعد ایشان منطبق است۔"

جب معاندین کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا تو اُنھوں نے یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ سید صاحب کے سرحد میں قیام کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ موصوف وہاں قبضہ جمالیں، سید صاحبؒ نے اُن کے اس حربے کو بھی ناکام بنانے کے لیے یہ اعلان کیا :

"حقیقۃ الحال این بندہ ذوالجلال بر ہمینوال است، نہ خود شاد،

"نہ شہزادہ ام، و نہ امیرم و نہ امیرزادہ، نہ طالبِ سلطنت ام و نہ جویای حکومت، نہ لشکرِ سلطانی میدارم و نہ خزینۂ بادشاہی بلکہ فقیر و فقیرزادہ ام، معاش فقیرانہ را سعادت خودمی شمارم و از آئینِ سلاطین و خوانین عار میدارم، نہ بالفعل مایۂ امارت میدارم و نہ آئندہ آرزوی حصول در دل میدارم محض بنا بر ادائے فرض جہاد و خیر خواہی جمیع عباد و اعلای کلمۂ دین و خدمت شرع سید المرسلین کمر بستہ ام۔"

سید صاحبؒ نے اپنے مکتوبات میں اپنی ذات پر لگائے جانے والے تمام الزامات کی تردید کر دی ہے، اس کے باوجود اگر کسی کے دل میں شک و شبہ رہ جاتا ہے تو اسے شقاوتِ قلبی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

آخر میں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ نوعمری میں راقم الحروف کے خام ذہن میں تہذیبِ نو کے اثر سے یہ بات جاگزیں ہو گئی تھی کہ سید صاحب علیہ الرحمۃ نے "دانشمندی" کا ثبوت نہیں دیا اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جس جماعت کی بنیاد رکھی اور جس کی آبیاری اور تربیت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کی، اُسے سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سرحد کے پہاڑوں میں بے فائدہ کٹوا دیا۔ مدتوں کے بعد جب مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی تصنیف "شاہ ولی اللہ اور اُن کی سیاسی تحریک" کے مطالعہ کا موقع ملا تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ انقلاب کبھی پہلے مرحلے میں نہیں آجاتا کچھ سرپھرے لوگ انقلاب لانا چاہتے ہیں، لیکن اُن کی سکیم قبل از وقت افشا ہو جاتی ہے اور وہ پکڑے اور مارے جاتے ہیں، پہلی سکیم کی ناکامی کے بعد دوبارہ ایک

جماعت انقلاب برپا کرنے کے لیے اٹھتی ہے، لیکن وہ بھی ناکام ہو جاتی ہے
اس کے بعد پھر ایک اور جماعت سر دھڑ کی بازی لگا کر میدان میں نکلتی ہے اور
کامیاب ہو جاتی ہے۔ مولانا سندھیؒ اپنے تجربہ سے بتاتے ہیں کہ انقلاب ہمیشہ
تیسرے یا چوتھے مرحلے میں کامیاب ہوتا ہے۔ بظاہر شاہ ولی اللہؒ کی تحریک معرکہ
بالاکوٹ میں ختم ہو گئی، لیکن چند سال بعد سرفروش مجاہدین معرکۂ امبیلا میں انگریزوں
سے برسرپیکار نظر آتے ہیں، وہ سرفروش خون و خاک میں لوٹ کر "خوش رسمے"
کی ابتدا کر گئے تو علماء دیوبند سروں پر کفن باندھ کر میدانِ جہاد میں اتر آئے۔ حضرت
شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، مولانا عزیز گلؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ نے مالٹا میں سنت
یوسفی پر عمل کیا۔ ان ہی جانبازوں اور ان کے سرفروش ساتھیوں کے یقین محکم
اور عمل پیہم نے برصغیر سے انگریزوں کو بوریا بستر سمیٹ کر نکلنے پر مجبور کر دیا۔
ان حقائق کی روشنی میں کون کہتا ہے کہ سید صاحبؒ کی تحریک ناکام رہی؟ —
شہیدوں کا لہو تو قوموں کی زندگی میں نئی لہر دوڑاتا ہے۔ اور شہدا کبھی نہیں مرتے
حضرت سید صاحبؒ زندگی میں بھی کامیاب رہے اور آخرت میں بھی شادکام

حضرت سید احمد شہیدؒ کے مکتوبات کا مجموعہ ان کے سلسلۂ عالیہ کے ایک مرید
اخلاص سرشت سید انور حسین صاحب نفیس رقم کی سعی و کاوش سے منصۂ شہود پر
جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اس مجموعہ میں حضرت سید صاحبؒ کے مکتوبات، نیابت نامے
اعلام نامے اور بعض دیگر مشاہیر کے خطوط بھی شامل ہیں، راقم الحروف کی ناقص رائے
میں حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک اور مشن کو سمجھنے کے لیے اس مجموعۂ مکاتیب کا
مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ ناشرین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور

انھیں سید صاحب کے فیوض و برکات سے بہرہ یاب کرے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ ربّ العلمین

ننگِ اسلاف

محمد اسلم

(استاذ شعبۂ تاریخ، جامعہ پنجاب)

ندوۃ المصنّفین لاہور

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

۲۳ اپریل ۱۹۷۵ء

پروفیسر محمد ایوب قادری

مقدمہ

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی حکومت کم و بیش ایک ہزار سال رہی انھوں نے اس ملک کو نہ صرف سیاسی وحدت بخشی، بلکہ تہذیب و تمدن سے بھی آشنا کیا۔ نئی نئی بستیاں، قصبے، شہر اور تجارتی و علمی مراکز قائم کئے صنعت و حرفت میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا۔ چاہ، باغات، مساجد، مقابر اور شاندار عمارتیں تعمیر کیں۔ مدرسوں اور درسگاہوں کا ایک جال بچھا دیا اور علماء و مشائخ نے مستحکم معاشرے کی تعمیر میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ مسلمانوں کے ہزار سالہ دورِ حکومت سے اس ملک کو چار چاند لگ گئے۔ اگر مسلمانوں کا سیاسی اور فوجی نظامِ حکومت مستحکم نہ ہوتا تو وسط ایشیا کے وحشی منگول برصغیر کو تاخت و تاراج کر کے رکھ دیتے۔ یہ دہلی کے مستحکم مسلم مرکز کا احسان تھا کہ منگولوں کو ملتان ہی میں روک لیا جاتا تھا۔

مغلوں کے عہدِ حکومت میں اور بھی ترقی ہوئی، مگر ایک بنیادی پالیسی عہدِ اکبری میں ایسی وضع ہوئی کہ جس نے مسلم اقتدار کو ٹھیس پہنچائی۔ اکبر نے راجپوتوں کی سرپرستی کی، ان سے عہدِ رفاقت باندھا، ان کو ملکی و سیاسی معاملات میں زیادہ

زیادہ سے زیادہ حصہ دیا۔ اور اپنی لامذہبی پالیسی سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا۔ مغلوں کے آخری دورِ حکومت میں اورنگ زیب عالمگیر کے انتقال کے بعد اس پالیسی کے نقصانات خاص طور سے ظاہر ہوئے۔ مرہٹوں، سکھوں اور جاٹوں نے سیاسی قوت حاصل کر کے مغل حکومت کو کمزور سے کمزور تر کر دیا، صوبے خودسر اور آزاد ہونے لگے۔ بنگال میں علی وردی خاں اور اودھ میں برہان الملک نے آزاد حکومتیں قائم کرلیں۔ نظام الملک آصف جاہ نے دکن پر قبضہ کرلیا — دو آبے میں روہیلے ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔

بنگال اور اودھ میں ایرانی امراء نے حکومتیں قائم کرلیں۔ آخر میں دہلی کی حکومت پر بھی ان کا اثر ہو گیا۔ بادشاہ کا دیوانِ وزارت صفدر جنگ اور شجاع الدولہ کو مل گیا، شاہ عالم بادشاہ انگریزوں کی مہربانی سے دہلی واپس آیا اور انگریزوں نے اپنے معتمد ایرانی نجف خاں کو اس کا سپہ سالار مقرر کیا۔ اس طرح ایرانیوں نے اپنے اثر و رسوخ کو خوب مستحکم کیا۔ اپنے افکار و نظریات کی خوب نشر و اشاعت کی۔ اکثریت کو زبون و خوار کیا اور حسبِ موقع جمہوری و اکثریتی مزاج کے خلاف مرہٹوں اور انگریزوں سے ساز باز کی، لیکن یہ سازشیں بھی کام نہ آئیں اور انگریزوں نے ان کو بھی ختم کر دیا۔ اس قافلے کی آخری نشانی واجد علی شاہ مٹیا برج (کلکتہ) میں فوت ہوا۔

جس زمانے میں مرہٹے اور سکھ ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ اسی زمانے میں یورپی طاقتوں نے بھی ہندوستان پہنچ کر حکومت کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔ پرتگالی، ڈچ، فرانسیسی اور انگریزی طاقتوں نے تجارت کے بھیس

میں قسمت آزمائی شروع کر دی، اور آخر میں انگریز کامیاب ہوئے۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے تاجر سے تاجدار بن گئے۔ پہلے بمبئی اور مدراس پر ہاتھ صاف کیا اور اس کے بعد بنگال کو ہڑپ کر گئے۔ ۱۷۵۷ء میں پلاسی کی جنگ نے ان کو ملک کا مالک بنا دیا ۱۷۶۵ء میں بادشاہ دہلی نے ان کو دیوانی کے حقوق بخش دیئے، جس سے ان کے اقتدارِ اعلیٰ کی قانونی حیثیت مضبوط ہو گئی۔ ۱۷۹۹ء میں ہمارے خدنگ آخریں سُلطان ٹیپو کو جامِ شہادت پلا کر ریاست میسور کا خاتمہ کر دیا۔ اب انگریزوں کے لیے میدان صاف تھا۔ ۱۸۰۱ء میں نواب اودھ سے انھوں نے دوآبے اور روہیل کھنڈ کے علاقے ہتھیا لیے۔ ۱۸۰۳ء میں دارالسلطنت دہلی کے مالک بن بیٹھے اور بادشاہ دہلی شاہ عالم ثانی" اُن کا پنشن خوار قرار پایا۔ ۱۸۱۸ء تک انھوں نے وسط ہند اور راجپوتانے کی ریاستوں پر اپنا اقتدار جما لیا۔ گویا پنجاب و سندھ کو چھوڑ کر سارا ملک انگریزوں کے زیرِ نگیں تھا۔ اب انگریز حاکم اور مسلمان محکوم تھے۔ انگریز نے مسلمانوں کو ہر طرح ذلیل و خوار کیا۔ اس زمانے میں ہندوؤں نے انگریزوں سے وفاداری دکھائی۔

نیز پنجاب میں مسلمان سکھوں کے مظالم کا بھی شکار ہو رہے تھے۔ سکھ ہندوؤں کی کوکھ سے پیدا ہوئے تھے، مگر اتفاق دیکھئے کہ جلد ہی اُنھوں نے مغل حکومت کے مقابلے میں حریف و باغی کی حیثیت اختیار کر لی اور آخر میں وہ مکمل طور سے ایک نیم فوجی تنظیم بن گئے۔ دہلی کی مرکزی حکومت کی کمزوری سے فائدہ اُٹھا کر سکھوں کی مسلوں نے پنجاب میں ہاہاکار مچا دیا۔ مسلمان گورنر اور حاملوں کو گھیر گھیر کر بے دخل کیا۔ زمینداروں اور اُمراء کو تہ تیغ کیا اور عوام کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ سکھ گردی میں

خون کی ارزانی کا یہ عالم تھا کہ سکھوں کی بھیڑ کی بھیڑ مسلم قصبات و دیہات کو لوٹتی جلاتی اور تہ تیغ کرتی تھی اور آہستہ آہستہ مختلف سکھ، مختلف علاقوں پر قابض ہو گئے۔ بعدازاں اُن کی مرکزی شخصیت رنجیت سنگھ کے رُوپ میں ظاہر ہوئی اس نے یہ بھی کسر پُوری کر دی اور پُورے پنجاب پر قابض ہو گیا۔ یہاں تک کہ اس کے اقتدار کا دائرہ پنجاب سے سرحد تک پہنچ گیا۔ پشاور اور اس کا علاقہ اس کے زیرنگیں آیا۔ آج بھی قلعہ جمرُود کے ساتھ ہری سنگھ نلوہ کا نام ضرور لیا جاتا ہے۔ سکھوں نے کس طرح مسلم آبادیوں اور علاقوں کو فتح کیا۔ اس کی جھلک ایک سکھ مؤرخ کے قلم سے ملاحظہ ہو [1]

"افواج در حدود گرد و نواحی بہ تخریب معمورہ ہا و شکست و ریخت مقابر و مساجد و مزارات مسلمین برگماشت۔"

یہی مؤرخ آگے چل کر ذرا وضاحت سے لکھتا ہے:

"القصہ ایں قوم بسیار مملکت را ابتر ساخت ... فرارات و مقبرات مسلمین ویران می کردند، آتش بہ خانمانِ کساں می زدند و اسپاں در مسجد می بستند و بر غالہ ہا را در خانقاہ ہا می کشتند و مساجد ہست کرہ نام نہادند و مسلمان را سوا بقا ترک می گفتند، در ایں سال مسلم را "مسلہ" خطاب کردند و ملچھ ہم نام نہادند۔

ایک تحقیقی مقالہ کے مؤلف لکھتے ہیں [2]

---

[1] چار باغ پنجاب از گنیش داس وڈیرہ (مرتبہ پروفیسر کرپال سنگھ) دسکھ ہسٹری ڈیپارٹمنٹ، خالصہ کالج امرتسر ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۱۹ و صفحہ ۱۲۶

[2] اکرام علی ملک، جرنل آف دی ریسرچ سوسائٹی لاہور، اپریل ۱۹۶۴ء صفحہ ۸۵-۸۸-۹۳

"چند بنیادی مذہبی فرائض مثلاً اذان و تکبیر پر پابندی عائد تھی۔ متعدد مساجد میں نماز پڑھنے کی آزادی نہ تھی۔ گائے کو ذبح کرنے کی بھی سخت مخالفت تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو موت اور بھاری جرمانوں کی سزائیں دی جاتی تھیں۔

• اکثر مساجد و مزارات، امرائے سلطنت اور بزرگانِ دین کے ساتھ بھی انتہائی غیر مناسب سلوک روا رکھا گیا اور متعدد مساجد کو مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لیے بند کر کے بارود خانوں، ٹھاکر دوارں شوالوں، دھرم سالوں اور سراؤں وغیرہ میں تبدیل کیا اور کئی ایک کو شہید کر دیا گیا، بادشاہی مسجد لاہور کو مختلف اوقات میں توپ خانہ، پلٹن و سوار فوج کی چھاؤنی اور مختلف افسروں کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔ لاکھوں روپے کا آرائشی سامان اور پتھر کی سلیں اتار لی گئیں اور حجروں میں بارود بھر دیا گیا۔ اس کے میناروں کی باقی ماندہ تین برجیاں بھی گرا دی گئیں۔ اس تباہ کاری سے یہ عظیم الشان اور کثیر لاگت سے تعمیر شدہ مسجد کھنڈر کی شکل اختیار کر گئی۔"

"یہی سلوک مسلمان بادشاہوں اور امرائے سلطنت اور بزرگانِ دین کے مقابر و مزارات سے بھی روا رکھا گیا۔ اس سے تقریباً دو ہزار مقابر متاثر ہوئے۔ اس کارروائی کی اہم وجوہات میں مذہبی تعصب اور قیمتی پتھروں کا لالچ، کارفرما تھے۔ رنجیت سنگھ کو دربار اکبر اور

چند دیگر عمارات کے لیے سنگ مرمر وغیرہ کی ضرورت تھی۔ سب جسے
مسلمانوں کے مقابر و مزارات سے جو لاکھوں روپوں کے تصرّف
سے تیار ہوئے تھے اور جو فن وحسن و تعمیر کے نادر نمونوں میں
شمار ہوتے تھے، نہایت بے دردی سے اکھاڑ کر پورا کیا گیا۔"

مسلمانوں کے محلے اور آبادیاں تاخت و تاراج کر دی گئیں۔[1] اس زمانے میں پنجاب کے علاقے سے کثیر تعداد میں مسلمان نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ بہت سے خاندان لکھنؤ، رام پور، دہلی، بریلی اور بدایوں میں جا کر آباد ہوئے، محمد اسلم پسروری (مولف فرحۃ الناظرین (لکھنؤ) قاضی نعمت اللہ خوش نویس (لکھنؤ) حکیم غلام حسین (رام پور) مفتی شریف الدین (رام پور) شاہ درگاہی مجددی رامپور حضرۃ شاہ غلام علی مجددی دہلی وغیرہم چند نام بطور نمونہ مشتے از خروارے ہیں۔

بنگال و پنجاب کا یہ حال تھا اور بقیہ تمام ملک پر انگریزوں کی گرفت سخت سے سخت تر تھی۔ معیشت اور روزگار کے تمام دروازے مسلمانوں پر مسدود تھے ملازمتیں ان کے لیے ممنوع تھیں۔ مغربی علوم میں دسترس نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کے اہل بھی نہیں تھے۔ انگریز نے ان کی جاگیریں، زمینداریاں اور معافیاں ضبط کر لی تھیں، فارسی کی بجائے انگریزی عدالتی زبان قرار دی اور بعد ازاں دیوانی و فوجداری کا آئین بھی اپنا نافذ کر دیا۔ اس طرح عدالتوں سے بھی مسلمانوں کا اخراج ہو گیا۔ تجارت و صنعت پر تو ہندو پہلے ہی قابض تھا۔ اب مسلم عوام مفلوک الحالی اور مفلسی کی آخری حدوں

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھئے۔ لاہور سکھوں کے عہد میں ؛ از : ڈاکٹر محمد عبداللہ چغتائی لاہور ۱۹۶۴ء

کو پہنچنے لگے۔

مغل متاخرین کے زمانے میں حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اصلاح و تنظیم کا ایک پروگرام جاری کیا۔ مسلم امرا کو دعوتِ فکر دی۔ عوام کو بیدار کیا۔ مسلم معاشرے کے مختلف طبقات کو جھنجوڑا۔ اور مسلمانوں میں ملی و قومی بیداری کی ایک لہر پیدا کر دی۔ شاہ ولی اللہؒ کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اس کام کو آگے بڑھایا اور رہنمائی کے فرائض انجام دیتے۔ شاہ عبدالعزیزؒ کے سامنے اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ انگریزوں کے سیلاب نے دوآبہ، روہیل کھنڈ اور دہلی کا صفایا کیا۔ سکھوں نے مسلم آبادیوں کو تاخت و تاراج کیا۔ شاہ عبدالعزیزؒ دیکھ رہے تھے کہ اب برطانوی طاقت ملک کو ہڑپ کر چکی ہے۔ سکھ اور مرہٹے اس پر ستزاد ظلم ڈھا رہے تھے۔ اس سلسلے میں شاہ عبدالعزیزؒ اپنے عمِ محترم شاہ اہل اللہ کو لکھتے ہیں[۵]:

"اللہ تعالےٰ سکھ اور مرہٹوں کو ہماری طرف سے مزہ چکھائے بہت برا مزہ۔ بہت جلد، بلا تاخیر و مہلت کے، ان شریروں نے اللہ کی بہت سی مخلوق کو شہید کر ڈالا اور غریب گڈریوں تک اپنے ظلم و ستم سے ستایا۔ ہر سال یہ ہماری بستیوں اور شہروں پر چڑھائی کرتے ہیں اور ہم ہر صبح و شام حمد کرتے رہتے ہیں کہ آیا کوئی پناہ گزینوں کے لیے پناہ گاہ ہے اور آیا فریادی کے لیے کوئی فریادرس ہے جس کے دل میں خوفِ خدا اور انصاف ہے۔

۵۔ فضائلِ صحابہؓ و اہلِ بیتؓ از شاہ عبدالعزیز دہلوی، پاک اکیڈیمی کراچی ۱۹۶۵ء، صفحہ ۲۲۴-۲۴۵

اللہ تعالیٰ اس ملک سے ان کو ناپید فرمائے۔ یہ بدترین دشمن ہیں اور غولِ بیابانی ہیں۔ میں اپنا، ان لوگوں کا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں، اس امید پر کہ وہ ہماری حفاظت کرے گا۔

پھر معلوم ہوا کہ ملک تباہ و برباد ہو رہا ہے، ظالموں اور بدمعاشوں کے ہاتھ سے۔

آپ پر غالباً یہ مخفی نہ ہوگا کہ جو کچھ قومِ سکھ نے کیا ہے وہ نشانِ نحوست ہے۔

شاہ عبدالعزیزؒ اور دوسرے علماً ان حالات کا غائر نظر سے مطالعہ کر رہے تھے کہ نئے حالات میں مسلمانوں کی کیا حیثیت ہے۔ کل تک وہ مالک و مختار تھے اور آج محکوم و مغلوب، مغضوب و مردود ہیں۔

شاہ عبدالعزیزؒ نے اسی زمانے میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا اور دہلی چھوڑنے پر آمادگی ظاہر کرنے لگے، شاہ صاحب، مولوی عبدالرحمٰن رامپوری (ف ۱۲۲۴ھ) کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

"آنچہ از سوئے اعتقادِ اغنیا و نوابانِ آں دیار نوشتہ بودند فی الواقع کہ ہم چنیں شدہ می شود، حسبنا اللہ و نعم الوکیل، و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العظیم، دریں ملک از روزے کہ غلبہ جاٹ و مرہٹہ رو دادہ، صورتِ اسلام کہ سابق بود اگرچہ خالی از معنی بود برہم خوردہ، انواع ایذا بجمیع مسلمین خصوصاً باہل علم و صلاح از طرف ایشاں می رسد، بنا براں قصد مصمم می شود کہ طرفے ہجرت باید کرد۔

وجمع اہل اسلام در ملک ہندوستان غیر ازاں ملک بہ نظر می
آید لیکن بجہت شنیدن، سوء اعتقاد مردم آں دیار دریں ہجرت ہم
توقف می نمایم و چار و ناچار تا حال دار الحرب اقامت گزیدہ
ایم اگر نوبت باضطرار رسید بے اختیار شدہ شاید ہماں طرف
برسیم و ایں اعتقادات فاسد اغنیاء آنجا را رفع ما زیم لکن الہدایۃ
والضلال بید اللہ تعالیٰ۔"

شاہ عبدالعزیزؒ کا فتویٰ دار الحرب ایک انقلابی قدم تھا۔ اس سے ملت اسلامیہ ہند میں حرارت عمل پیدا ہوگئی۔ اس فتوے نے مسلمانوں کو دعوتِ فکر و عمل دی کہ نئی حکومت کے قیام کے بعد ان کی حیثیت کیا ہے، ان کا مستقبل کیا ہے اور رکھوتے ہوئے وقار و اقتدار کی بحالی کے کیا امکانات ہیں۔ اس فتوے کی خاطر خواہ اشاعت ہوئی، یہاں تک کہ اس کی صدائے بازگشت پنجاب سمیت پورے ہندوستان میں سنی گئی، علمائے پنجاب، سندھ، بنگال وغیرہ نے برصغیر کو دار الحرب قرار دے دیا۔ علمائے سندھ کے فتاویٰ مخطوطہ کی شکل میں ہمارے پاس ہیں[۱]
مسلمانوں کی بیداری کیلئے اس فتوے نے خوب کام کیا۔ بعض فوجی چھاؤنیوں میں بغاوتیں

---

[۱] "سندھ اور اس کے قرب و جوار کے جن شہروں میں ہم رہتے ہیں، ان میں فرنگی کافروں کا غلبہ ہوگیا ہے اور یہ بھی بلا شبہ دار الحرب ہوگئے ہیں۔" مخدوم غلام محمد تتوی

اب تو ملک سندھ کو دار الحرب کہنا چاہیئے اور جو تحریریں علمائے ہند کی نگر (ٹھٹھہ) میں موجود ہیں، اگر وہ دیکھیں تو ہرگز سندھ کو دار الاسلام

۱ تذکرہ: مخدوم ابراہیم ساکن کوٹ عالم

ہوئیں جس کے نتیجے میں ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو بنگال بھیجا گیا۔ ۱۸۱۶ء میں بنارس اور بریلی میں ہنگامے ہوئے۔ ۱۸۱۶ء میں جب انگریزوں نے باشندگانِ بریلی در وہیل کھنڈ پر ہاؤس ٹیکس عائد کیا تو انھوں نے ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا اور اس کو جزیہ قرار دیا اور انگریزوں کے خلاف مفتی شہر مفتی محمد عوض نے جہاد کیا۔[1]

حضرۃ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک اصلاح و تنظیم کا دائرہ بنگال تک وسیع تھا۔ ان کے تلامذہ و تصانیف کے ذریعے ان کے افکار و خیالات بنگال میں اشاعت پذیر تھے، جن کی صدائے بازگشت کلکتہ میں گونجنی ضروری تھی، کیونکہ کلکتہ انگریزی اقتدار کا صدر مقام تھا۔ بعض سیاسی اور انتظامی امور کی وجہ سے بھی دہلی اور کلکتہ میں خاص ربط و ضبط تھا۔ علمائے کلکتہ شاہ عبدالعزیزؒ سے یقیناً متاثر تھے، بلکہ انگریزی کمپنی کے بعض مسلم ملازمین بعض امور میں شاہ صاحب سے استعانت بھی چاہتے تھے، بلکہ ضروری سمجھتے تھے۔ ایک موقع پر مولوی رعایت علی نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ کسی عالم کو بحیثیت قاضی القضاۃ کلکتہ میں متعین کر دیا جائے۔ ان حالات کی روشنی میں یہ یقینی بات ہے کہ شاہ عبدالعزیزؒ کے فتویٰ دارالحرب کی اشاعت بنگال میں بھی ہوئی۔

مدرسۂ عالیہ کے ایک نامور مدرس اور عالم مولانا محمد وجیہ نے ہندوستان کو دارالحرب سمجھا۔ اسی طرح دوسرے علما بھی شاہ عبدالعزیزؒ کے فتویٰ دارالحرب سے متفق ہوئے ہوں گے۔ اسی کا اثر تھا کہ مولوی حاجی شریعت اللہ کی تحریک جہاد بنگال

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے، ہمارا مقالہ "مجاہد جلیل مفتی محمد عوض" (العلم، کراچی)

میں برگ و بار لائی۔ حاجی شریعت اللہ کے ایک استاد بھی اسی نظریے کے حامی تھے کہ ہندوستان دارالحرب ہے۔ ۱۸۱۰ء میں حاجی شریعت اللہ نے اپنی تحریک کا آغاز کیا اور مسلم عوام کو ہندو زمینداروں اور انگریزوں کے پنجۂ جبر و استبداد سے نکالنے کی کوشش کی علی الاعلان جہاد کا اعلان کیا۔ انگریز اور ہندو زمیندار حاجی شریعت اللہ کی تحریک سے گھبرا اٹھا۔ بالآخر حاجی شریعت اللہ نے ملت کی راہ میں اپنی جان قربان کر دی اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے حاجی محسن عرف دھوندو میاں نے اس تحریک کو جاری رکھا۔

یہی زمانہ ہے کہ سید احمد شہیدؒ ٹونک سے دہلی آتے ہیں اور شاہ عبدالعزیزؒ کی سرپرستی میں تحریک جہاد کے لیے دورے کرتے ہیں۔ عوام کو تیار کرتے ہیں۔ بیعت و ارشاد اور تذکیر و تبلیغ کا سلسلہ وسیع کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک بڑی جماعت کے ساتھ وُہ حج کے لیے جاتے ہیں۔ حج سے واپس آکر وُہ جہاد کی تیاری اور اعلانِ عام کرتے ہیں۔ تحریکِ جہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے سید احمد شہیدؒ نے اپنے متعدد مکتوبات میں لکھا ہے کہ :

> "محض لوجہ اللہ علم جہاد برافراشتیم از طلبِ مال و منال و جاہ و جلال و امارت و ریاست و حکومت و سیاست خلیستیم و ہرگز طالبِ غیر حق نیستیم، مائیم ہر چند عاجز و خاکسار ذرّہ بے مقدار امّا بلاشک بمحبت حضرت حق مست و سرشار و از محبت غیرِ حق، بالکل دست بردار نہ باکسے از امرائے مسلین منازعہ دارم نہ بایکے از رؤسائے معرضین مخالفہ باکفار لیام مقابلہ دارم نہ با مدعیان سلام، نہ باد ازموبان بلکہ

باسائر کفرخویان مقابلہ خواہم نہ باکلمہ گویان اسلام و اسلام جویان.
این معنی معلوم ہر خاص و عام است (ص۵۱)[1]

ایک اور خط میں لکھتے ہیں۔

" انچہ واعیہ جہاد و عزم ازالۂ کفر و فساد کہ در خاطر فقیر ریختہ اصلاً و مطلقاً بکدورت طلب و مال و عزت و جاہ و حشمت و امارت و سلطنت و نام و نشان و نزفع براخوان و اقران ہرگز ہرگز ممزوج و مخلوط نیست و انچہ دعوت مسلمین و ترغیب معرضین بسوئے اقامت این رکن رکین از فقیر صادر می گردد بجز ہدایت ایشان بسوئے رضامندی حضرت رب العلمین و اتباع سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم ہیچ غرضے از اغراض خسیسہ دنیاویہ درمیان نہ" (ص۱۳۱ الف)

شعائرِ اسلامی کی بے حرمتی، مسلمانوں کی زبوں حالی، کفار کا غلبہ اور مسلمانوں کی آبادیوں کا کفار و مشرکین کے قبضہ و تصرف ہونے کی وجہ سے یہ تحریکِ جہاد برپا کی گئی۔ ان امور کی طرف اکثر خطوط میں اشارہ کیا گیا ہے۔

" اقامت جہاد و ازالۂ بغی و فساد در ہر زمان و ہر مکان از اہم احکام حضرت رب العباد است خصوصاً دریں جزوِ زمان کہ وقت شورش اہل کفر و طغیان بحدے رسیدہ بود کہ تخریب شعائر دین و افساد حکومت سلاطین از دست کفرۂ متمردین و نجات مفسرین بوقوع آمدہ و این فتنۂ

---

[1] یہ صفحات مکتوب کتاب کے ہیں۔

عظیم تمام بلادِ ہند وسند وخراسان را فرا گرفتہ۔ (ص۱۸)

" بلادِ ہندوستان از شیوع آثار اہل کفر وطغیان، مملو ومشحون گردید۔ ایں جانب از وطن مالوف خود برخاستہ بہ نیت ہجرت و جہاد بسمت خراسان متوجہ شد " (ص۱۸ الف)

" تمام ایں معرکہ پیرائی وعربدہ آرائی غیر از اعلائے کلمہ رب العلمین و احیائے سنت سید المرسلین واستیصال کفرۂ متمردین واستخلاص بلادِ مومنین از دست بغات مفسدین چیزے دیگر مقصود نیست۔

(ص۱۹ و ص۲۹ ا)

سید احمد شہیدؒ کے خطوط کے ان اقتباسات کی روشنی میں ان کے عزائم و مقاصد بالکل واضح ہیں، کہ وہ کیا چاہتے تھے۔ سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقا بلوچستان اور سندھ سے ہوتے ہوئے کابل پہنچے اور وہاں سے پشاور اور سرحدی علاقے میں آئے۔ فوجی اعتبار سے بھی یہ علاقہ مناسب تھا اور پھر اس علاقے کے جنگ جو قبائلیوں کی کمک بھی موجود ہے۔ اس علاقے سے ملے ہوئے مسلم ممالک تھے۔ بلخ و بخارا اور کابل و ہرات کے امرا سے رابطہ اور حصول امداد و کمک کے امکانات تھے، پہلا نشانہ سکھ تھے اور اس کے بعد انگریزوں سے نبٹنا تھا۔ شروع میں سکھوں سے سخت مشکلات پیش آئیں، مگر ملت کا نصیبہ سویا ہوا تھا۔ گردش کے دن ابھی باقی تھے کہ حالات نے ناسازگاری دکھائی۔ اپنوں نے غیروں کا ساتھ دیا، نتیجہ ظاہر تھا کہ ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ (۶ مئی ۱۸۳۱ء) کو سید احمد شہید و شاہ اسمٰعیل نے میدانِ بالاکوٹ میں جامِ شہادت نوش کیا۔ خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

یہاں ایک خاص بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ جس وقت سید احمد شہید اور ان کی جماعت مجاہدین مغربی سرحد پر سکھوں سے برسرپیکار تھی اس زمانے میں سید احمد شہید کے خلیفہ اور تربیت یافتہ تیتو میر (نثار علی) ملک کی مشرقی سرحد بنگال میں انگریزوں سے برسرپیکار تھے۔ یہ اتفاقی امر نہیں ہے، بلکہ ان دونوں محاذوں میں ایک رابطہ ہے اور ایک طے شدہ پالیسی کے تحت یہ کام ہوا ہے۔ تیتو میر نے نومبر ۱۸۳۱ء میں انگریزوں اور ہندو زمینداروں کے گٹھ بندھن کے نتیجے میں جام شہادت نوش کیا۔

اس سانحہ کے بعد بھی قافلہ مجاہدین کی خاکستر میں ایک چنگاری سلگتی رہی جس نے وقتاً فوقتاً برطانوی خرمن اقتدار کو جلانے کا کام کیا۔ اس تحریک کے باقی ماندہ حضرات بنگال، بہار، یوپی، دہلی، مدراس، بمبئی اور پنجاب میں اپنا کام کرتے رہے۔ یاغستان (چمرکنڈ) میں انھوں نے اپنا مرکز قائم کر رکھا تھا، جہاں مجاہدین کو اندرون ملک سے ہر قسم کی مدد پہنچتی رہتی تھی اور علمائے صادق پور مولانا ولایت علی اور عنایت علی اور یحییٰ علی وغیرہ قیادت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ جنگ امبیلا ۱۸۶۴ء میں مجاہدین کی کامیابی کو دیکھ کر انگریز گھبرا گیا۔ اس نے مجاہدین پر ناقابل برداشت مظالم ڈھائے۔ پھانسی، حبس دوام، مجبور دریائے شور، املاک و جائداد کی ضبطی اور قید و بند کی سخت سے سخت سزائیں دیں۔ ۱۸۶۴ء (مقدمہ انبالہ) ۱۸۶۵ء پٹنہ ۱۸۷۰ء (مالدہ) ۱۸۷۱ء (پٹنہ بار دوم) میں بہت سے علما، تجار اور مبلغین پر بغاوت اور سازش کے مقدمات چلائے گئے اور ان سے سخت سے سخت انتقام لیا گیا انگریز نے مجاہدین ـــــــ کی سرگرمیوں کے سلسلے میں تمام صوبائی حکومتوں سے

رپورٹیں طلب کیں، کیونکہ مجاہدین کی سرگرمیاں شمالی ہند سے مدراس اور بمبئی تک پہنچ چکی تھیں۔ ڈبلیو، ڈبلیو ہنٹر (W.W HUNTER) ٹی۔ای راونشا (T.F. ROVENSHAW) سڈنی کاٹن (SYDNEY COTTON) جمیس اوکنلے (GAMES O'KENELY) ٹیلر (TYLER) انگریز مصنفین اور مؤرخین نے تحریک جہاد اور مجاہدین ——— پر تفصیلی و تحقیقی کتابیں اور مقالات لکھے۔ تاکہ حکومت ان کی سرگرمیوں سے کما حقہٗ آگاہ ہوسکے۔ حکومت نے بھی اُن کو ——— اپنے لیے خطرناک سمجھا اور پھر ظلم و تشدد اور ترغیب و تحریص کی پالیسی وضع کی۔

تحریک مجاہدین کے لٹریچر سے عموماً اور ان خطوط سے خصوصاً یہ بات بالکل واضح ہے کہ سید احمد شہیدؒ کی تحریک کا مقصد مسلمانوں کے اقتدار کی بحالی تھی۔ پہلے سکھوں کا خاتمہ کرنا تھا اور اس کے بعد انگریزوں سے نبٹنا تھا۔ اس سلسلے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

"از مدت چند سال بتقدیر قادر فعال حال حکومت و سلطنت این ممالک برین منوال گردیده که نصارائے نکوهیده خصال و مشرکین بد مآل براکثر بلاد ہندوستان از لب دریائے اباسین تا ساحل شور که تخمیناً ششماهه باشد تسلط یافتند و دوام تشکیک و تزویر بنا بر اضمحال دین رب خبیر برپا فتند آن اقطار را بظلمات کفر و ظلم مشحون گردانیدند و عزت روسائے کبار را بانواع تکالیف رنجانیدند و به مساجد و معابد اہل اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقدمات ریاست و سیاست و معاملات قضا و عدالت قوانین شرع را برباد داده و آئین کفر را

بنیاد نہادہ بالجملہ در آں بلاد و امصار و اضلاع و اقطار رسوم
کفر مقہور گردیدہ و شعائر اسلام مستور و رایات ظلم منصوب شدہ
و اعلام عدل منکوب، حق پرستی مفقود گشتہ، و ہوا پرستی " "
(ص ۲۵ - ص ۲۵ الف)

ایک اور خط میں لکھتے ہیں:

" بنائے علیہ احوال نکبت مآل تجبر کفرۂ فرنگ و تعدی مشرکین ہند
بسمع مبارک رسانیدہ باشد تا غیرت ایمانی کہ موروث از اسلاف
کرام است بجوش آید و اساس اہل کفر و ضلال را از پا برانداز د و جمعیۃ
جنود ابلیس لعین را برہم زند و رونق بازار اہل کفر و شرک بشکند۔

(ص ۲۷ الف)

چند اور اقتباس ملاحظہ ہوں:

" کفار فرنگ کہ بہ تسلط یافتہ اند نہایت نہایت تجربہ کار و ہوشیار اند
وحیلہ جو ساز و مکار" (ص ۲۸)

" کفرہ ہند و فرنگ بالفعل برآں (ہندوستان) مسلط گردیدہ
پس استخلاص بلاد مذکورہ از دست آنہا بر ذمہ جماہیر اہل اسلام عموماً
ومشاہیر حکام خصوصاً واجب۔" (ص ۲۸ ۔ الف)

مجاہدین کی قلت اسباب و ذرائع اور سکھوں اور انگریزوں کے وسیع وسائل
زیر بحث آتے تھے اور لوگوں کے ذہن میں یہ بھی تھا کہ اس قلیل جماعت و سامان
سے لاہور و کلکتہ کیسے فتح ہو سکتا ہے۔ اس اعتراض کے سلسلے میں لکھا گیا ہے:

"این قدر شوکت البتہ متحقق است کہ مماثل شوکت ناظمان چھچہ و ہزارہ و پکھلی می تواند شد اگرچہ مماثل رنجیت سنگھ و کمپنی نباشد و کدام کس بایشان خبر دادہ کہ جناب امام ہمام (سید احمد شہیدؒ) بہمین جمعیت قلیلہ عزم لاہور و کلکتہ می دارند بلکہ شب و روز در ازدیاد جمعیت و درزی شوکت ایشان مساعی بلیغہ بجامی آرند و عروج شوکت اسلامیہ تدریجًا امید می دارند و این امر اصلاً مستعبد الوقوع نیست بلکہ در انقلاب ملل و دول ہمین سنّت الٰہیہ جاری است کہ ضعیفے از ضعفاء احاد الناس مثل نادر شاہ وغیرہ سرمی آرد و آہستہ آہستہ اجتماع از رفقا بہم می رسند و قوّتے و شوکتے تدریجًا بدست می آرد" (ص۲۶)

"این فقیر با چندے از بندگان رب قدیر در حوالی پشاور بخدمت گزاری اسلام و تائید ملّت سیّد الانام مشغول است و ثمرۂ این مساعیٔ جمیلہ از درگاہِ واہب العطایا ما حصل برائے سامی روشن و مبرہن است کہ بیگانگان بعید الوطن، ملوک زمین و زمن گردیدہ اند و تاجران متاع فروش بپایۂ سلطنت رسیدہ، امارت امرائے کبار و ریاست روسائے عالی مقدار بر باد نمودہ اند و عزت و اعتبار ایشان بالکل ربودہ و چون اہل ریاست و سیاست در زاویۂ خمول نشستہ اند ناچار چندے از اہل فقر و مسکنت کمر ہمت بستہ این جماعہ ضعفا محض بنا برخدمت دین رب العالمین برخیستند، ہرگز ہرگز از دنیا داران جاہ طلب نیستند

محض بنا بر خدمت دین رب ذوالجلال برخاسته اند نه بنا بر
طمع مال و منال، وقتیکه میدان ہندوستان از بیگانگان دشمنان
خالی گردیده و تیر سعی ایشاں بر ہدف مراد رسیده، آئنده مناسب
(مناصب ؟) ریاست وسیاست بطالبین آں مسلم باد"
(ص۹، ۹-۹، ل)

اس سلسلے میں ایک اقتباس اور ملاحظہ ہو!

"اکثر بلاد ہندوستان بدست بیگانگاں افتاده و ایشاں ہر جا
بنیاد آئین جور وظلم نہاده، ریاست روسائے ہندوستان برباد رفته
کسے تاب مقاربت ایشاں نمی دارد، بلکہ ہر کس ایشاں را بجائے
آقائے خود می شارد و چوں روسائے کبار از مقابلہ ایشاں نشستند
لاچار چندے از ضعفائے بے مقدار کمر ہمت بستند، پس دریں صورت
روسائے عالی مقدار لازم، چنانچہ بر مسند ریاست سالہا سال متمکن مانده
اند بالفعل در اعانت ضعفائے مذکورین مساعی بلیغہ بجا آرند"
(ص۸)

ان خطوط میں واضح طور سے تشریح کی گئی ہے کہ کفار فرنگ، نصاریٰ
نکوہیدہ خصال بیگانگان بعید الوطن اور تاجران متاع فروش سے ہمیں وطن کو
آزاد کرانا ہے. کیا ان تصریحات کی روشنی میں کوئی باور کر سکتا ہے کہ تحریک جہاد کا
مقصد صرف سکھوں سے نبرد آزمائی تھا. بلکہ مجاہدین کا مقصود اصلی کفار فرنگ و
نصاریٰ تھے.

انگریز کے ظلم و جور اور شدت و استبداد کی وجہ سے تحریک مجاہدین کی صحیح تاریخ منصۂ شہود پر نہ آسکی۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ سید احمد شہیدؒ کے رفقاء نے اس زمانے میں کئی قابلِ قدر کتابیں منظورة السعداء، وقائع احمدی، منظومات، نیز دیگر مکتوبات و تحریرات مرتب کر لیے تھے، جو اس تحریک کے بنیادی ماخذ ہیں۔

انگریزوں کے خوفناک مظالم کی وجہ سے اوّلین دور میں اس تحریک سے متعلق جو مواد شائع ہوا۔ اس میں مصلحتِ وقت کی وجہ سے کچھ باتیں استعارات و کنایات کے طور پر لکھی گئیں اور کہیں خوارق و کرامات کا انداز پیدا ہو گیا۔ خوف و ابتلاء کا یہ عالم تھا کہ بعض تحریریں تحریف کی حدود میں داخل ہو گئیں، مگر حقیقت تو لاکھ پردوں میں عیاں ہو جاتی ہیں ؎

من انداز قدت را می شناسم

بعض ان حضرات نے جو تحریکِ جہاد سے متفق نہیں تھے۔ اپنے انداز پر واقعات کی تعبیر و توجیہ کی، جس سے حقیقت کا چہرہ ہی مسخ ہو کر رہ گیا، مگر حقائق پسند طبیعتیں صحیح حالات و واقعات کا پتہ لگا لیتی ہیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی اور مولانا مسعود عالم ندوی نے سیرت سید احمد شہیدؒ اور ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک لکھ کر صحیح انداز میں کام کا آغاز کیا۔ مولانا غلام رسول مہر اور مولانا سید محمد میاں صاحب وغیرہ نے اس کام کو اور وسعت دی۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ تحریکِ مجاہدین کے اصل ماخذ کو طبع و شائع کر کے وقفِ عام کیا جائے، خدا کا شکر ہے کہ اس کام کا آغاز بھی ہو گیا اور مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور نے سید احمد شہیدؒ کے خطوط، احکام و فرامین، خطبات اور بعض نہایت

اہم اور ضروری تحریریں مکاتیب وتحریرات سید احمد شہیدؒ کے نام سے شائع
کی ہیں۔

تحریکِ مجاہدین کے سلسلے میں یہ اہم دستاویز ہے۔ اس سے تحریک کا مقصد
اور اصل رُخ متعین ہوتا ہے۔ اس میں ۵ خطبات ہیں۔ سید احمد شہیدؒ، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ
کے خطوط کے علاوہ بعض حکّام، امرا، علما اور مشاہیر کے بھی خطوط سید احمد شہیدؒ
کے نام شامل ہیں، سب سے اہم چیز وہ اعلام نامے ہیں، جو سیّد احمد شہیدؒ کی طرف
سے لکھّے گئے ہیں، اسی طرح جب بعض علاقوں پر مجاہدین کا قبضہ و غلبہ ہوگیا ہے
اور وہاں جو حاکم اور قاضی مقرّر کئے گئے، ان کے نام جو ہدایات واحکام جاری
ہوئے ہیں، وُہ بھی موجُود ہیں۔ اس طرح ان مکاتیب وتحریرات سے تحریکِ
مجاہدین کی صحیح نوعیت سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

یہ نسخہ ۱۲۰۱ھ میں کتابت کیا گیا ہے، مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ کی
یہ بڑی تاریخی اور علمی دیانت داری ہے کہ انھوں نے اس نسخے کا عکس شائع کر دیا
ہے تاکہ یہ متن شکوک وشبہات سے بالاتر رہے اور محققین ونقادِ آئندہ اس پر کام
کرسکیں حقیقت یہ ہے کہ تحریکِ مجاہدین کے سلسلے میں یہ کتاب معلومات کا ایک
نادر اور بیش بہا ذخیرہ ہے۔

محمد ایوب قادری

فہرس

خدمت دینی و اجرا احکام شرع مبین اصدار فرمایند و کسی از مسلمین خواه شریف
خواه ضعیف امر آنجناب را رد نماید و بر مخالفت ایشان مستعد شود، حتی که بنابر او
مر آنجناب بر قتل و قتال و جنگ جدال آماده گردد. دریں صورت حکم شرع شریف امۀ
مخالفت مذکور و رفیقان او چیست بینوا و توجروا !
جواب استفتار ۶۷ ب ۱۳۴
عهدنامه. کلمات بیعت امامت ۶۸ ب ۱۳۶.
منشور. مقبول بارگاه رب قدیر مولانا سید امیر ساکن قریه کوٹھه ضلع اتمان زئی ۶۹ ب ۱۳۸
را بمنصب قضا در موضع پنجتار مشرف گردانیدند. ۱۵ شعبان ۱۲۴۴ھ
فضیلت مآب ملا امین الدین ساکن قریه ٹوپی متعلقه ضلع صدر را بمنصب
قضا در دیهات متعلقه فیض الله خان مشرف گردانیدند
فضیلت مآب مولا جلندر اخوند زاده بتاریخ دوازدهم ماه شوال ساکن قریه سرابا
در اضلاع بنیر مشرف منصب قضا گشتند.
بتاریخ ۱۴ رمضان ۱۲۴۴ھ فضیلت مآب ملا سعی الله اخوند زاده
ساکن قریه شیوه ضلع سرخیل را منصب قضا در قبیله عمرخیل مشرف گردانیدند
بتاریخ ۵ ماه شوال ۱۲۴۴ھ فضیلت مآب ملا امین الدین ساکن قریه ٹوپی متعلقه
ضلع صدر را بمنصب قضا در دیهات متعلقه فیض الله خان مشرف گردانیدند.
ذکر سرگذشت حضرت امام همام دریں ایام بریں نمط است که چون از جنگ اشغر ۶۹ ب ۱۳۸
مراجعت فرموده در مقام لوات رسیدند چنان فکر فرمودند که قیام جهاد علی اکمل وجه که
باعث نزول تائید آسمانی باشد.
مکتوب گرامی حضرت مولانا شاه محمد اسمٰعیل بنام نواب وزیرالدوله (والی ٹونک) ۷۳ ا ۱۴۵
مکتوب گرامی حضرت مولانا شاه محمد اسمٰعیل بنام میر شاد علی ۷۴ ا ۱۴۷
مکتوب بزبان عربی من عبدالله المنتهض درفی تاریخ الزه من ذی الحجه ۱۲۴۴ھ ۷۷ ب ۱۵۴
" " تحریر بتاریخ دهم ماه ربیع الثانی (۱۲۴۴ھ) ۷۷ ب ۱۵۴
نقل خط شاهزاده کامران (هرات) مورخه ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۴۴ھ ۷۸ ب ۱۵۶
مکتوب امیرالمؤمنین سید احمد بنام راجه هندو رائی ۷۹ ا ۱۵۷

عبدالملک اخوندزاده و مولانا حافظ مراد اخوندزاده و مولانا غلام حبیب اخوندزاده و مولانا قاضی سعدالدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبداللہ اخوندزاده و مولانا محمد حسن اخوندزاده و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و جمیع علمائے بلدہ پشاور سلّمہم اللہ تعالیٰ
تحریر: ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۴۵ ہجری

مکتوب گرامی بنام علماء مذکور بتاریخ ۱۰ ربیع الاوّل ۱۲۴۵ھ	۱۱۸ ب	۲۳۶
مکتوب گرامی بنام اخلاص نشانان بوباور اڈھیرا و ساکنان موضع بانڈی ڈالری بتاریخ ۱۷ شوال ۱۲۴۵ھ	۱۲۰ و	۲۳۹
امان نامہ باسم ملا فضل اخوندزاده پسر محمد زبیر بتاریخ ۵ ذی قعدہ ۱۲۴۵ھ	۱۲۰ ب	۲۴۰
امان نامہ بسردار جہانگیر خان ساکن تربیلا " " "	"	"
امان نامہ بنام محمد غریب اللہ ساکن ضلع تنول ۷ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام سید شاہ حسین، ۸ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام ہیبت ساکن کرپلی ۹ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام زید اللہ و کالو ساکنان موضع میرا ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام سوہبا و تلسی و کنکو و سوہبان معہ پسران ۱۱ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ برائے سلام الدین و فقیر محمد و عباس از اولاد میاں مصری ۱۵ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
اعلامنامہ: بجمیع مخلصین خیرخواہان دین سید المرسلین درباب پائندہ خان ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	۱۲۰ ب	۲۴۰
اقرار صحیح از طرف پائندہ خان تحریر ۲۹ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	۱۲۱ و	۲۴۱
اعلامنامہ خدمت افتا موضع نہنڈہ کوہی بملا احمد اخوندزاده بتاریخ ۱۲ ذی الحجہ ۱۲۴۵ھ مقرر نمودہ شد	۱۲۱ و	۲۴۱
اعلامنامہ: میر محمد اخوندزاده و محمد اخوندزاده را منصب مفوض نمودند ۱۴ ذی الحجہ ۱۲۴۵ھ	۱۲۱ و	۲۴۱
خلاصہ اقرارنامہ جہانگیر خان یارخیل و دارا شاہ تیمورخیل و حیات یارخیل و رستم غلام خیل	۱۲۱ و	۲۴۲
و اعظم جورخیل ساکنان موضع کوٹھہ (غرہ محرم الحرام ۱۲۴۵ھ)	۱۲۱ ب	۲۴۲
خلاصہ اعطانامہ بنام خدابخش خان ساکن سرائے صالح (پنجم محرم الحرام ۱۲۴۵ھ)		

فہرست اعلام

ب

ح

- - - - - -

خ

د

ڈ ذ

ر

ش

غ

ف

ق

ک

گ

ل

م

ي

ن

و

ھ

مکتوبات مولوی

رب يسر　　　　بسم الله الرحمن الرحيم　　　　وتمم بالخير

خطبة الجمعة

الحمد لله على الذات عظيم الصفات سمي السمات كبير الشان جليل القدر رفيع الذكر مطاع الامر
جلي البرهان فخيم الاسم عزيز العلم وسيع الحلم كثير الغفران جميل الثناء جزيل العطاء مجيب الدعاء
عميم الاحسان شديد العقاب اليم العذاب سريع الحساب عزيز السلطان واشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له في الخلق والامر واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله المبعوث الى
الاسود والاحمر المنعوت بشرح الصدر ورفع الذكر اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى ال سيدنا محمد
كما صليت وسلمت على سيدنا ابراهيم وعلى ال سيدنا ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد فيا ايها
الناس وحدوا الله فان التوحيد اساس الحسنات وراس العبادات واعبدوا الله فان العبادة
دافعة للسيئات وناهية عن المنكرات وعليكم بالسنة فان السنة تهدي الى الطاعة ومن اطاع
الله ورسوله فقد رشد واهتدى واياكم والبدعة فان البدعة تهدي الى المعصية ومن عصى الله
ورسوله فقد ضل وغوى وعليكم بالصدق فان الصدق ينجي والكذب يهلك وعليكم بالاحسان
فان الله يحب المحسنين وعليكم بمراقبة الله فلا تكونوا من الغافلين ولا تحبوا الدنيا فتكونوا
من الخاسرين ولا تقنطوا من رحمة الله فانه ارحم الراحمين قال الله تعالى واذا قرئ القرآن
فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون اعوذ بالله من الشيطان الرجيم اعلموا انما الحيوة الدنيا
لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم وتكاثر في الاموال والاولاد كمثل غيث اعجب الكفار نباته ثم

يهيج

يهيج فتراه مصفراً ثم يكون حطاماً وفي الآخرة عذاب شديد ومغفرة من الله ورضوان وما الحيوة
الدنيا الا متاع الغرور سابقوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها كعرض السماء والارض اعدت للذين
آمنوا بالله ورسله ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم بارك الله لنا ولكم في
القرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جواد كريم ملك بر رؤف رحيم
خطبه ثانيه الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من
شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمداً عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه
وسلم اما بعد فان اصدق الحديث كتاب الله واوثق العرى كلمة التقوى وخير الملل ملة ابراهيم
عليه السلام وخير السنن سنة محمد صلى الله عليه وسلم واشرف الحديث ذكر الله واحسن القصص
هذا القرآن وخير الامور عوازمها وشر الامور محدثاتها ومن الناس من لا يأتي الصلوة الا دبراً
ومنهم من لا يذكر الله الا هجراً واعظم الخطايا اللسان الكذوب وخير الغنى غنى النفس وخير
الزاد التقوى وخير ما وقر في القلوب اليقين والارتياب من الكفر والنياحة من عمل الجاهلية
والغلول من جثاء جهنم والكنز كي من النار والشعر من مزامير ابليس والخمر جماع الاثم والنساء
حبالة الشيطان والشباب شعبة من الجنون وشر المكاسب الربوا وشر الماكل مال اليتيم والسعيد
من وعظ بغيره والشقي من شقي في بطن امه وانما يصير احدكم الى موضع اربعة اذرع وملاك العمل
خواتمه وسباب المؤمن فسوق وقتاله كفر واكل لحمه من معصية الله وحرمة ماله كحرمة دمه ومن
يتأل على الله يكذبه ومن يكظم الغيظ يأجره الله ومن يصبر على الرزية يعوضه الله ومن يستعفف يعفه الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي بامتي ابوبكر واشدهم في امر الله عمر واحياهم عثمان و
اقضاهم علي وسيدا شباب اهل الجنة الحسن والحسين وسيدة نساء اهل الجنة فاطمة وسيد الشهداء حمزة

اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنباً وخير القرون قرني ثم الذين
يلونهم ثم الذين يلونهم الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضاً من بعدي فمن احبهم فبحبي احبهم
ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم والسلطان ظل الله من اكرمه اكرمه الله ومن اهانه اهانه الله اللهم
ايد الاسلام والمسلمين بنصرة قدوة المهاجرين وعظيم المجاهدين امام الزمان خليفة الرحمن
الامام الامجد امير المؤمنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وزين وجوه المجاهدين
بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دين محمد واخذل من خذل دين محمد اللهم اغفر لجميع المؤمنين و
المؤمنات والمسلمين والمسلمات برحمتك يا ارحم الراحمين عباد الله رحمكم الله ان الله يامر
بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون
اذكروا الله العلي العظيم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واجل واكبر   ايضاً خطبه ثانى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون
هو الذي خلقكم من طين ثم قضى اجلاً واجل مسمى عنده ثم انتم تمترون وهو الله في السموات
في الارض يعلم سركم وجهركم ويعلم ما تكسبون وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم ما في البر
والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين
بديع السموات والارض انى يكون له ولد ولم تكن له صاحبة وخلق كل شيء وهو بكل شيء عليم ذلكم
الله ربكم لا اله الا هو خالق كل شيء فاعبدوه وهو على كل شيء وكيل لا تدركه الابصار وهو يدرك
الابصار وهو اللطيف الخبير واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له خالق الحب والنوى يخرج
الحي من الميت ويخرج الميت من الحي ذلكم الله فانى تؤفكون واشهد ان محمداً عبده ورسوله
الذي امره ربه ان يقول اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفاً وما انا من المشركين

اللهم صل

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد
فيا ايها الناس اتقوا ربكم الذي يتوفيكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل
مسمى ثم اليه مرجعكم ثم ينبئكم بما كنتم تعملون ومن ينجيكم من ظلمات البر والبحر تدعونه تضرعا وخفية لئن
انجانا من هذه لنكونن من الشاكرين الله ينجيكم منها ومن كل كرب ثم انتم تشركون وهو الذي خلق
السموات والارض بالحق ويوم يقول كن فيكون قوله الحق وله الملك يوم ينفخ في الصور عالم الغيب والشهادة
وهو الحكيم الخبير اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قل لمن ما في السموات والارض قل لله كتب على نفسه
الرحمة ليجمعنكم الى يوم القيمة لاريب فيه الذين خسروا انفسهم فهم لا يؤمنون وله ما سكن في الليل والنهار
وهو السميع العليم قل اغير الله اتخذ وليا فاطر السموات والارض وهو يطعم ولا يطعم قل اني امرت ان اكون
اول من اسلم ولا تكونن من المشركين قل اني اخاف ان عصيت ربي عذاب يوم عظيم من يصرف عنه يومئذ
فقد رحمه وذلك الفوز المبين وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يمسسك بخير فهو
على كل شيء قدير وهو القاهر فوق عباده وهو الحكيم الخبير قل اي شيء اكبر شهادة قل الله شهيد بيني وبينكم
واوحي الي هذا القرآن لانذركم به ومن بلغ ائنكم لتشهدون ان مع الله آلهة اخرى لا اشهد قل انما
هو اله واحد وانني بريء مما تشركون   تاليه   الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في
الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا واشهد ان لا اله الا الله الذي تسبح له السموات السبع
والارض ومن فيهن وان من شيء الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم انه كان حليما غفورا واشهد
ان محمدا عبده ورسوله الذي قيل له عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
وبارك وسلم اما بعد فيا عباد الله لا تدع مع الله الها آخر فتقعد مذموما مخذولا لو كان معه آلهة
كما يقولون اذا لابتغوا الى ذي العرش سبيلا سبحانه وتعالى عما يقولون علوا كبيرا اعوذ بالله من
الشيطان الرجيم قل ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم ولا تحويلا اولئك الذين

يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة ايهم اقرب ويرجون رحمته ويخافون عذابه ان عذاب ربك
كان محذورا واعلموا انه من يطع الرسول فقد اطاع الله اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه
امهات المؤمنين وذريته واهل بيته وصاحبه في الغار ابي بكر الصديق واشديد على الكفار عمر
الفاروق والقانت آناء الليل والنهار عثمان ذي النورين والهادي لكل قوم الى الله الملك
الجبار علي المرتضى والامامين الشهيدين الحسن والحسين وسيدة النساء فاطمة الزهراء وسائر
الصحابة الذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي انزل معه اولئك هم المفلحون
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك
رءوف رحيم اللهم ايد الاسلام والمسلمين بنصرة قدوة المهاجرين وعظيم المجاهدين امام الزمان خليفة الرحمن
الامام الامجد امير المومنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وزين وجود المجاهدين بقهر
اعدائه اللهم ارحمنا واغفر آثامنا واشف سقامنا وقلب ايامنا وايدنا ودمر اعداءنا وانصر
من نصر دين محمد واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد ولا تجعلنا منهم واغفر لنا ولجميع المومنين و
المومنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك مجيب الدعوات برحمتك يا ارحم
الراحمين ولذكر الله اعلى واولى واجل واكبر خطبه سيوم بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي له ما في السموات وما في الارض وله الحمد في الاولى والآخرة وهو الحكيم الخبير يعلم
ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو الرحيم الغفور واشهد ان لا اله
الا الله الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض من ذا الذي يشفع
عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات
والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم واشهد ان محمدا عبده ورسوله النبي الامي الذي يجدونه
مكتوبا عندهم في التوراة والانجيل يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم

الخبائث

الخبائث وتفتح منهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم
وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد فيا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم والذين من قبلكم لعلكم تتقون
الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لكم
فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم ثم
اليه تحشرون ترجعون هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا ثم استوى الى السماء فسويهن سبع سموات
وهو بكل شيء عليم اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون
عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين الله الذي جعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا ان الله
لذو فضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون ذلكم الله ربكم خالق كل شيء لا اله الا هو فانى تؤفكون
كذلك يؤفك الذين كانوا بآيات الله يجحدون الله الذي جعل لكم الارض قرارا والسماء
بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات ذلكم الله ربكم فتبارك الله رب العالمين هو الحي
لا اله الا هو فادعوه مخلصين له الدين الحمد لله رب العالمين قل اني نهيت ان اعبد الذين تدعون
من دون الله لما جاءني البينات من ربي وامرت ان اسلم لرب العالمين هو الذي خلقكم من
تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم ثم لتكونوا شيوخا ومنكم من
يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلا مسمى ولعلكم تعقلون هو الذي يحيي ويميت فاذا قضى امرا فانما
يقول له كن فيكون ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب
تا لبه الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث ورباع يزيد
في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له
من بعده وهو العزيز الحكيم واشهد ان لا اله الا الله الذي يمسك السموات والارض ان تزولا

ولئن زالتا ان امسكهما من احد من بعده انه كان حليماً غفوراً واشهد ان محمداً عبده ورسوله
النبي الامي الذي يؤمن بالله وكلماته اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك وسلم اما بعد فيا ايها
الناس اذكروا نعمة الله عليكم هل من خالق غير الله يرزقكم من السماء والارض لا اله الا هو فانى تؤفكون
واعلموا ان الله قد امركم بامر قد بدء فيه بنفسه وثنى بملائكة قدسه فقال عز من قائل ان الله وملائكته
يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً اللهم صل وسلم على محمد النبي الامي وازواجه
امهات المؤمنين وذريته وآل بيته وعلى خليفته ابي بكر الصديق وامير المومنين عمر الفاروق
وامير المومنين عثمان ذي النورين وامير المومنين علي المرتضى والامامين الشهيدين الحسن والحسين
وسيدة النساء فاطمة الزهراء وعلى سائر الصحابة الذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور
الذي انزل معه اولئك هم المفلحون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل
في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤف رحيم اللهم اشف اسقامنا واكف آثامنا واغلب اتباعنا وايدنا
ودمر اعدائنا اللهم ايد الاسلام والمسلمين بنصرة قدوة المهاجرين وعظيم المجاهدين امام الزمان
خليفة الرحمن الامام الامجد امير المومنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وزين وجوه
المجاهدين بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دين محمد واخذل من خذل دين محمد واغفر لنا ولجميع المومنين
والمومنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك مجيب الدعوات برحمتك يا ارحم
الراحمين وصلى الله على محمد وآله اجمعين

خطبه چهارم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين واشهد ان لا اله الا الله عالم الغيب والشهادة
هو الرحمن الرحيم واشهد ان محمداً عبده ورسوله الرؤف الرحيم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد فيا ايها الناس اتقوا ربكم الذي خلقكم من نفس واحدة
وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً كثيراً ونساء واتقوا الله الذي تساءلون به والارحام ان الله

كان عليكم

كان عليكم رقيبا هو الذي خلقكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم
ثم لتكونوا شيوخا ومنكم من يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلا مسمى ولعلكم تعقلون هو الذي يحيي ويميت
فاذا قضى امرا فانما يقول له كن فيكون وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان
ربك قديرا اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة
في قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما
ثم انشاناه خلقا آخر فتبارك الله احسن الخالقين ثم انكم بعد ذلك لميتون ثم انكم يوم القيمة تبعثون
يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون

خطبة التجهيز

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العزيز الحكيم الملك الديان الذي يحكم بالعدل والفضل والجود والاحسان
اصطفى من عباده الاولياء ليهلك بهم عباد الطاغوت واولياء الشيطان واذل جموع المستكبرين
بجنود المستضعفين من المؤمنين بعزيز القهر والسلطان وقطع دابرهم ودمر ديارهم وشرد باولهم
واخرهم فله الحمد والامتنان واشهد ان لا اله الا الله المعلي المانع المذل المعز الخافض الرافع
واشهد ان محمدا عبده ورسوله المبعوث بالنور اللامع والكتاب الساطع والسيف القاطع صلى الله عليه
وعلى آله واصحابه الصادقين في محبة الله بمبايعة الاموال والنفوس الناصرين لكلمة الله بقارعة
الاسنة والسيوف اما بعد فيا ايها المحمديون ان ربكم قد امركم بامر بدء فيه بسيد المرسلين وثنى
بسائر المسلمين فقال عز من قائل فقاتل في سبيل الله لا تكلف الا نفسك وحرض المؤمنين
الا وانه الجهاد في سبيل الله بالنفس والمال لانه افضل الافعال واخير الاعمال وانه ذروة سنام
الاسلام ومن اوكد سنن سيد الانام ما زال نبيكم مشغوفا به ببذل النفس والمال ومشغولا فيه بتجهيز
الكتائب من الابطال وما مورا بتناول الاسنة والصوارم وتضرب بها الرقاب والجماجم حتى
سمي في الكتب السابقة نبي الملاحم ولم يكن صنيعة الا الجهاد في سبيل الله منذ هاجر من مولده الى

ان قيضه الله قائماً من بعيد نفسه في امته وتدعى الى الاستسلام للملة وتبغي الاعتصام بسنته عليك
بالاقتحام في معارك القتال واياك وان تؤثر النفس والمال على امر ربك الكبير المتعال ومن
لك بمثل ذو المآثر والمعالي الا وان هذا هو اشد الامتحان والامتحان من سنة الله فيمن يدعي
الايمان ولا تحسبن ان ربك يدعي المؤمنين على ما يدعون احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا
آمنا وهم لا يفتنون واياك وان تزل قدمك في هذا الامتحان فتخلع عن رقبتك ربقة الايمان
وترجع خائباً خاسراً منكوباً وتكتب عند الله كاذباً والكاذب بعيد طريد وملعون في الكتاب المجيد ولا تتخلف
عن هذا الامر العظيم فان المتخلف موعود بالعذاب الاليم قال ربنا جل كبرياؤه الا تنفروا يعذبكم
عذاباً اليماً اين الصديقون هذا زمان ظهر صدق الاخلاص واليقين واين المحبون هذا اوان
تصديق الشهادة والذين آمنوا ان تملكوا مقعد الصدق في جوار الله الكبير المتعال من غير ان
يبتلي الاحباء ويهراق الدماء دون سرادقات العز والجلال كلا والله ان مولاكم حقيق بان
يرغم له الانف وتخلع له الرؤس وتفنى له الجوارح وتتلف له النفوس واين العلماء قد حان
ان تعملوا بما كنتم تقولون كبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون وقوموا الى الجهاد في الله جميعاً
ايها المؤمنون لعلكم تفلحون وتربصوا وترصدوا ايها المتخلفون المنافقون قال الله تبارك
وتعالى من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا
تبديلا ليجزي الله الصادقين بصدقهم ويعذب الله المنافقين ان شاء او يتوب عليهم ان الله كان
غفوراً رحيماً ورد الله الذين كفروا بغيظهم لم ينالوا خيراً وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله
قوياً عزيزاً بارك الله لنا ولكم بالقرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جواد
كريم ملك بر رؤوف رحيم   رادفه الحمد لله الذي اوقد مصابيح الرسالة بقدرته وزينها
بقوارير الامامة بحكمته وخلق الانبياء شموساً ساطعة اشرقت بها الاكوان وجعل اوصياءه

بدوراً بارزة

بدورًا بازغةً استنارت بها الازمان وأشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له اللطيف
الخبير وأشهد ان محمدًا عبده ورسوله السراج المنير صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الصغير
منهم والكبير اما بعد فاعلموا ان ربنا تبارك وتعالى بمنه وكرمه بعث النبيين مبشرين ومنذرين
وأمرهم بتبليغ الرسالة وتعليم الهداية وأيدهم بالروح الامين فجدوا واجتهدوا وأوعدوا
ووعظوا وذكروا ونهوا وأمروا وجاهدوا وقاتلوا وقوموا الصراط المستقيم حتى ابلغ بهم حجته
وأوضح بينهم محجته وأتم بهم نعمته وعم بهم رحمته فيالهم من الفضل المبين والفخر العظيم ثم لما
دعاهم الى الرفيق الاعلى وأظلم على الناس طريق الايمان والتقى نصب لعباده ائمة الهدى
وما ترك الناس سدى فالحمد لله رب العلمين فاحسنوا اخلافهم وأشاعوا هدايتهم واقتفوا
على آثارهم واقتبسوا بانوارهم وساروا بسيرتهم وتشبهوا بسريرتهم وسالوا امتهم وحفظوا ملتهم
وأوضحوا سنتهم فسموا بالهادين المهديين فجدد بهم الدين وميز بهم الغث من السمين ونفى بهم تحريف
الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين ونجى بهم عباده من البدعات وأخرجهم من الظلمات فقد
ورثهم من حجج الله على العالمين وشرح الله في الارضين ففرض على عباده الايمان بالمبعوثين و
الاذعان بالمنصوبين فلما امرهم بالطاعة وذكرهم الاطاعة بدء بذكر مولاهم وثنى بالنبي وهو اولهم
وثلث بالمنصوبين منهم فقال عز من قائل اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم وقال واذا
جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولي الامر منهم لعلمه الذين
يستنبطونه منهم فيا من يبغي سواء السبيل الى رب العلمين ويطلب اوضح الدليل في هذا الدين عليك
بطاعة امامك والاستقامة عليها الى تعلب اتابك واياك ان تعصي الامام فان عصيان الامام
اقبح الآثام واعلموا ان الله قد امركم بامر بدء فيه بنفسه وثنى بملائكة قدسه فقال عز من قائل ان الله
وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليمًا اللهم صل وسلم على محمد النبي الامي و

وعلى ازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد
مجيد وصل وسلم على جميع اخوانه من الانبياء والمرسلين وعلى جميع اتباعه من الصديقين والشهداء
والصالحين وسائر المؤمنين الى يوم الدين خصوصا على اولهم وافضلهم امير المؤمنين ابى بكر الصديق
وثانيهم امير المؤمنين عمر الفاروق وثالثهم امير المؤمنين عثمان ذى النورين ورابعهم امير المؤمنين
على المرتضى وعلى الامامين الشهيدين ابى محمد الحسن وابى عبد الله الحسين وعلى سيدة النساء فاطمة الزهراء
وعلى سائر الائمة الاطهار والاعلام الاخيار خصوصا على امام الزمان خليفة الرحمن قدوة المهاجرين
عظيم المجاهدين السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد اعز الله الاسلام والمسلمين بنصرة احبائه و
زين وجوه المجاهدين بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دين محمد واخذل من خذل دين محمد عباد الله
تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان ان الله يأمر بالعدل والاحسان و
ايتاء ذى القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغى يعظكم لعلكم تذكرون اذكروا الله العلى العظيم يذكركم
وادعوه يستجب لكم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واجل واعظم واهم واكبر تمت الخطبة

آغاز بسم الله الرحمن الرحيم مکتوبات

سپاس بی‌قیاس و ستایش بی‌انداز اساس مر حضرت خداوندی را جلت عظمته و عمت رحمته که مؤمنان
پاک و مسلمانان چست و چالاک را بفرمان واجب الاذعان فليقاتل فى سبيل الله الذين يشرون
الحيوة الدنيا بالآخرة مخاطب فرمود و منافقین بدنهاد و معاندین پرفساد را بوعید شدید
قل لن تخرجوا معى ابدا ولن تقاتلوا معى عدوا انكم رضيتم بالقعود اول مرة فاقعدوا مع الخالفين
معاتب نمود و هزاران هزار تحیه بی‌عد و بیشمار از اصناف درود و سلام بانواع خضوع و اکرام
بر رهنمای جمهور انام و پیشوای هر خاص و عام که باداء مضمون نعمت مشحون آیه وافی هدایه
يا ايها النبى جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم ومأويهم جهنم وبئس المصير مامور گشت و بجزای معاد

حکم نامه

حکمت بنیاد کریمه سیاست ضمیمه لئن لم ینته المنافقون والذین فی قلوبهم مرض والمرجفون
فی المدینة لنغرینک بهم ثم لا یجاورونک فیها الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا
موعود و بر کافهٔ آل و اصحاب و سایر اتباع و احباب که بتحسین شرافت آگین و من الناس من
یشری نفسه ابتغاء مرضاة الله مشرف گردیده و بکلام بشارت التیام واخری تحبونها نصر
من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین مبشر اما بعد میگوید بنده بدرگاه رجا دم زن سید ابرار
خیرخواه کافهٔ مسلمین ملقب بامیر المؤمنین که این اعلامی ست عام بخدمت جمیع اهل اسلام
خواه اشراف کرام باشند خواه اجلاف گمنام و خواه از علمای کبار باشند خواه از عوام
خاکسار و خواه از ارائکین ذوی الاقتدار باشند خواه از مساکین ذوی الاضطرار
مشتمل بر معنی که مقصود خالق اینجهان از خلقت نوع انسان اشتغال ایشان ست بعبادت
حضرت رب و اطاعت سید عرب نه استغراق ایشان در مشاغل لهو و لعب و محافل
نشاط و طرب اصل کمال لایزال تحصیل رضای رب ذو الجلال ست نه تکمیل مناصب
جاه و جلال و ترفیع مراتب عز و اقبال و نه تطویل وساوس امانی و آمال و نه توسیع خزاین
مال و منال سرمایه سعادت جاودانی و راحت دو جهانی اکتساب مدارج وجاهت و
جلالت ست بحضور مالک دنیا و دین و مالک زمین و زمان نه امتیاز نام و نشان در میان اخوان
و اقران هر چند شعار بندگان عبودیت کیش و پرستندگان انقیاد اندیش همین ست
که در هر حال باطاعت مالک لایزال مصروف باشند و در هر آن بتحصیل رضای خالق هر مکین
و مکان مصروف و بهزار دل و جان بمحبت خالق انس و جان مشغوف باشند و آنچه محبت او
بر محبت هر محبوب و ترجیح طلب او بر طلب هر مطلوب در میان اهل زمان و ابنای دوران
معروف قال الله تبارک و تعالی انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی الله و رسوله لیحکم بینهم

ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک هم المفلحون و قال تعالی ومن الناس من یتخذ من دون الله اندادا
یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبا لله اما حصول این مرتبه اخلاص و منصب اختصاص نسبت بجمیع
افراد عالم و آحاد بنی آدم متعسر الحصول است بل متعذر الوصول لیکن بر ذمه هر خاص و عام که مدعی
دین اسلام باشد اینقدر لابدی است که در وقت معارضه نور و ظلام و مقابله کفر و اسلام غیرت ایمانی را
کار فرماید و بر مقتضای حمیت اسلامی عمل نماید که هر که در امثال این احوال هم جان خود را در مسلک
انصار حق منسلک گرداند بیشک مراتب شقاق و نفاق خود را بدرجه قصوی رساند و هر که در نصرت
هم از تایید دین متین پهلو تهی کرد لاریب داغ مخالفت رب العلمین بر جبین [illegible] خود برد و هر که
برین تقدیر هم ازین معرکه روپوش گردد یقیناً جان خود را از دایره ایمان بیرون کشید قال الله تبارک و تعالی
انما یستاذنک الذین لا یؤمنون بالله والیوم الآخر وارتابت قلوبهم فهم فی ریبهم یترددون و قال الله تعالی
وجاء المعذرون من الاعراب لیؤذن لهم وقعد الذین کذبوا الله ورسوله سیصیب الذین کفروا منهم
عذاب الیم و هر که در مقدمه تایید دین کلمه علام انتظار غلبه جنود اسلام کشید بالتحقیق در درکات
متربصین لئام و متربصین بد انجام رسید قال الله تبارک و تعالی قل هل تربصون بنا الا احدی
الحسنیین و نحن نتربص بکم ان یصیبکم الله بعذاب من عنده او بایدینا فتربصوا انا معکم متربصون
و آنچه در دل خداع منزل اهل شک و ریب و ارباب مکر و فریب خطور میکند که بهم رسیدن اسباب
حرب و جنگ از جنس توپ و تفنگ و اجتماع عساکر هزاران هزار و نحو آن بعید و شمار از شروط
اقامت جهاد است و فقدان باعث عدم جهاد پس این خیالی است پر اختلال و وهمی است [illegible]
سراسر باطل و محال زیرا که حاکم علیم و آمر حکیم در باب جمع ادوات مقابله و اعداد آلات مقاتله
همین قدر فرموده و اعدوا لهم ما استطعتم و نفرموده و اعدوا لهم مثل ما عدوا لکم بلکه فرموده انفروا
خفافا و ثقالا و در باب جمع عساکر فرموده کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله و نیز فرموده

فاذا برست

فاذا عزمت فتوکل علی الله ان الله یحب المتوکلین ان ینصرکم الله فلا غالب لکم وان یخذلکم فمن ذا
الذی ینصرکم من بعده وعلی الله فلیتوکل المؤمنون و نیز فرموده یا ایها النبی حسبک الله ومن اتبعک
من المؤمنین و نیز فرموده فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسک وحرض المؤمنین و همچنین آنچه
بعضی از علمای ابلیس کیش و درویشان تلبیس اندیش بنا بر اغوای تلامذه و مریدین بلکه
اضلال جماهیر مسلمین یا بنا بر پاس خاطر امراء و سلاطین نیابة عن الدجاجلة والشیاطین داد
تزویر ریب آمیز در قالب تنکیر فریب انگیز میدهند و بندی از شبهات نامسموع در ضمن چندی
از کلمات نامطبوع بر مخاطبین القا و در غایبین افشا میکنند که جهاد لسانی افضل از
جهاد سنانی است و جهاد نفسانی اکمل از جهاد جسمانی تادیب عباد اولی از تخریب بلاد و
ترغیب موافقین احلی از ترهیب مخالفین تعمیر مساجد بهتر از تنفیر معابد مواصلهٔ حبیب خوشتر
از مجادله رقیب مکالمه دل و جان الذ از مکالمه سیف و سنان مجالست محبوب اعز از مواقفت
مغضوب منادمه احباء انفس از ملازمه اعداء مسامره صحابه ارفع از مجاوره مسابه
مواسات مصائب جموع مساکین انفع از مقاسات متاعب جنود شیاطین و امثال آن
از مکاید تضلیل است و دعاوی بی دلیل قال الله تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا ان کثیرا
من الاحبار والرهبان لیاکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله وقال الله تعالی
اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون وقال الله تعالی لم تقولون
ما لا تفعلون کبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا
کانهم بنیان مرصوص وقال اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله والیوم الآخر
وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله والله لا یهدی القوم الظالمین الذین آمنوا وهاجروا
وجاهدوا باموالهم وانفسهم فی سبیل الله اعظم درجة عند الله واولئک هم الفائزون یبشرهم ربهم

برحمة منه ورضوان وجنات لهم فيها نعيم مقيم خالدين فيها ابدا ان الله عنده اجر عظيم وقال قل
انفقوا طوعا او كرها لن يتقبل منكم انكم كنتم قوما فاسقين بالجمله تفضيل جنود مجاهدين بر جموع قاعدين
منصوص آيات قرآنى است و مدلول بينات فرقانى و معارضه آن بوسوسه باطل آن و همه صدق
عاطل ناشى محض از تخيلات نفسانى است و تسويلات شيطانى قال الله تبارك وتعالى لا يستوى القاعدون
من المؤمنين غير اولى الضرر والمجاهدون فى سبيل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدين باموالهم و
انفسهم على القاعدين درجة وكلا وعد الله الحسنى وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجرا عظيما
درجات منه ومغفرة ورحمة وكان الله غفورا رحيما پس كسيكه مساعى جهاد را تقبيح كند تا مشاغل
ديگر را بر او ترجيح دهد و در خدشه گذارى حق سست باشد و در پاسدارى غير حق چست و در تحقير
اقران غيور باشد و در تغيير اديان صبور بر اهانت معاندين نفسانى مسابقه كند و در اعانت
مجاهدين ربانى مساهله پس همون است آثم و گنهكار و ظالم و ستمگار و از بارگاه حضرت حق
مردود و مطرود و وعيد شديد رب تال القرآن والقرآن يلعنه ورب مصل والصلوة تلعنه
موعود قال الله تعالى قل ان كان آباؤكم وابناؤكم واخوانكم وازواجكم وعشيرتكم واموال
اقترفتموها وتجارة تخشون كسادها ومساكن ترضونها احب اليكم من الله ورسوله وجهاد
فى سبيله فتربصوا حتى يأتى الله بامره والله لا يهدى القوم الفاسقين وقال تعالى اجعلتم
سقاية الحاج وعمارة المسجد الحرام كمن آمن بالله واليوم الآخر وجاهد فى سبيل الله لا يستوون عند الله
والله لا يهدى القوم الظالمين

تائیم و ائیا دست بکار و دل بیار و آبان سرو آزاد و سبز در خزان و بهار بهر زمان و هر
مکان آئینه دار جمال لایزال نه تخته مشق واردات فراق و وصال آدعای مراتب
جانفشانی و اظهار مصائب پریشانی که ما در بوادی و در دشت سرگردانیم و در تمامی کوه و دشت
بی سر و سامان نه جان در بدن داریم نه سر بر تن پاش پاش و دل فاش فاش سینه چاک چاک
و دوستان غمناک نه دست بدامان جیب و نه دگر دست بگریبان رقیب و امثال آن از
حکایات لطف و جور و شکایات عشق و شور آنهم در گوشه عافیت مجرد وهم است و خیال
و فقط شعبده قیل و قال و در میدان مرد از ما سراسر ثبوت صدق مقال و اظهار حقیقت حال
اینهمه چرب زبانی است و اینهمه جانفشانی اینهمه حکایات است و اخبار و آن سراسر صداقت
و اظهار آنهمه تکلیف است و تملق و آن سراسر تحقق و تخلق الغرض چون ما مردم که از بندگان درگاه ام
و آستان رسول مختار بی شک دعوی اسلام میداریم و جان خود را در محمدیان می شماریم چون کلام الله
را بمعنی ناطق دانستیم و رسول الله را صادق لامحاله محض به رضی الله امتثالا لامر الله کمر همت
بستیم و اتباعا لسنة رسول الله و از پشت سفر نشستیم و در بلاد هند و سند و خراسان
و در روم سیر نمودیم و در تمامی این سیاحت فقط طالب خیر بودیم آخر الامر در مثل این بلاد
دور دست گردیده و تمامی این کوه و دشت نوردیده در اوطان یوسفزئی رسیدیم و بر
ادای این عبادت عظمی ایشانرا هم باعث گردیدیم المخلصین احباب و مومنین بلا ارتیاب
شاکر این فقیر و مناصره دین رب قدیر اختیار نموده و در این میدان از سایر اخوان گوی
مسابقه در ربودند و گرم و سرد آمد رفت چشیدند و نشیب و فراز فتح و شکست دیدند چنانچه
تا حال در همین معنی سرگرم اند و چالاک و بلند عزم و زرد بیباک بالجمله ما مردم تا جان در بدن
داریم و سر بر تن مشغول همین کار رو با بیم تصد حیله دفن آنا بصد زبان شکر حق بجا می آریم که

با طاعت مالک خود شغل داریم و محض طالب رضای حق هستیم و از غیر او چشم و گوش بر بستیم
از دنیا و ما فیها دست برداشتیم و محض بوجه الله علم جهاد برافراشتیم از طلب مال و منال و جاه
و جلال و امارت و ریاست و حکومت و سیاست چه هستیم و هرگز طالب غیر حق نیستیم تا هم هر چند
عاجز و خاکسار تر و ذره بی مقدار اما بلاشک محبت حضرت حق مست و سرشار و از محبت غیر حق
بالکل دست بردار نه با کسی از امرای مسلمین منازعه دارم نه با یکی از رؤسای مومنین مخالفه
با کفار لیام مقابله دارم نه با مدعیان اسلام با دراز مویان بلکه با سایر کفر خویان مقابله مرام
نه با کلمه گویان و اسلام جویان چنانچه این معنی معلوم هر خاص و عام است و مسلم طوایف انام
لیکن حیف صد حیف که سردار شما و هرگز این معنی نفهمید و از نظر حق شناس اصلاً ندید و
سخن دین هیچگونه بگوش هوش نشنید و لذتی از ایمان بوجه من الوجوه بکام جان نچشید بلکه بوی
از غیرت اسلامی هم نشمید از عساکر مجاهدین شل و مرض رمید و در پی تفریق مجامع مسلمین
هر سو دوید چنانچه عادت قدیمه اوست که در تفریق جموع مجاهدین بنا بر تایید جنود معاندین
مساعی بلیغه بجا آرد و آن را از کمالات فراست و کیاست خود بشمارد چنانچه این معنی بکرات
و مرات از وی مرتبه بظهور رسیده و بحضور جمعی کثیر و جمی غفیر از مومنین این دیار و مسلمین این اقطار
این افحش اعمال و اقبح افعال از وی صادر گردیده آنچه در مصاف وزیر فتح خان با کفار اشرار
و معارک سردار عظیم خان با فجار نابکار از او واقع گردید معلوم هر خاص و عام است و مشهور قاچار
در میان جمهور انام که بیخ کفر و عناد و فسق و فساد بجد و جهد تمام در دارالاسلام نشانید و
خاندان سلطنت و خلافت و دودمان امارت و جلالت و جنود مجاهدین بلکه جموع مسلمین
در بلاد دور و دست و اطراف کوه و دشت بی سر و سامان و پراگنده و پریشان گردانید
قتل الوف اهل اسلام و هتک صنوف حرمات انام و سایر قبایح اجرام که از کفار لیام نسبت

بهر خاص و عام

هر خاص و عام صورت بست همه در کتاب اعمال او مکتوب گردید. تخریب مساجد هزاران هزار و تحریق
معابد بعید و شمار و لحوق انواع مذلت باراکین ذوی الاقتدار و آضعاف مضرت بمساکین ذوی
الاضطرار و اقسام ظلم و فساد و اجناس بغی و فساد که از دست کفرهٔ متمردین تا بسر کانهٔ اهل دین
گذشت همه در حساب افعال او محسوب. همچنین درین نوبت همچون اجتماع غازیان جلادت شعار
در رفاقت این عاجز خاکسار محض بنا بر اعلای ملت پروردگار و احیای سنت سید مختار
بیش از بیش گردیده بود و وقت مقابله و مقاتله و محاربه و مضاربه در پیش رسیده این سردار
مذکور هر چند از ابتدای ظهور این نور در دل حسد منزل خود عزم مخالفت میداشت و در سینه
پر کینه خود تخم منازعت میکاشت آخر الامر در مثل انوقت که وقت تموج امواج بحر جنگ بود
و تغلغل اصوات توپ و تفنگ داد عداوت و نفاق درداد و اساس شقاوت و شقاق
برنهاد و عسکر مسلمین را تفریق ساخت و مقدمه جهاد را در تعویق انداخت و نرد دغا و دغل
درباخت و بنیان کفر و فساد را بزعم خود محکم کرد و بنیاد اسلام و جهاد را متزلزل و رایت
باطل را منتظم نمود و امت حق را مختلل. علاوه برین آنکه آنچه در اهلاک این خاکسار و اتلاف
این ذره بمقدار جد و جهد موفور و سعی نامشکور بکار برد و آنرا از جمله حق شناسی پدر خود شمرد و جمعی را
از غداران نهانی و مکاران پنهانی در همین کار و بار شب و روز دوانید آخر الامر نوبت
بدادن زهر جگر سوز رسانید غرض که لطف رب خبیر بحال این عاجز ضعیف مبتدل بود و قهر
ملک قدیر در حق بدخواهان این نحیف بسان سیف مسلول آخر جان کفالت ربانی و حمایت رحمانی
شامل حال این خسته بال بی شد فی الحال بکمال استعجال دیوانه دار لباس ظهور ناسوتی میدریدم
و پروانه وار در اساس نور ملکوتی میرسیدم غرضکه این جائران ناانصاف و ظالمان با اعتساف
بقدر استطاعت خود در استحکام این تزویر و اتمام این تدبیر دقیقه از دقایق فساد در حق این ضعیف از عباد

فروگذاشتند تیر آخر گذشت آنچه گذشت اما عجب‌تر آنکه تا حال که عرصه زاید از یکسال گذشت
ازین قبایح افعال دست بردار نمیشود و بهمین راه لیل و نهار میرود چه حیله‌هاست که برای قتل
و نهب مجاهدین هندوستان نه برانگیخت و آبروی بسیاری از دوستان فقیر نه ریخت و سد
راه وصول مصارف مجاهدین گردید و در ایذای جمیع مسلمین چه جرأت ورزید سبحان الله
بمحبت کفره فجره چه بلا مبتلا گشت که از راه اسلام برملا برگشت و در موالات کفار نابکار
چه چست و چالاک است و در معادات مومنین ابرار چه سفاک و بیباک در ایفای مواعید
کفره متمردین بنهایت گرم است و در اخلاف مواثیق اهل دین بغایت بی‌شرم اعانت روسای
کافرین را از آثار ریاست میشمرد و اهانت ضعفای مسلمین را از احکام سیاست به نخوت
کافر بدین تجبر مینماید و باخوت ابنای آن فاجر لعین بغایت تکبر ارتکاب حقوق پدر مجهول
منافی فتوت میشمارد و ادای حقوق رسول مقبول مخالف مروت عجب است که با وجود ادعای
اسلام در بدخواهی دین سید الانام و خیرخواهی ملت کفره لئام به نسبت کفار بد انجام هم
سابق‌تر است و در ایذای عباد و اعانت جبابره و اشاعت فساد از اهل کفر و عناد هم
فایق‌تر و آنچه بنا بر تسلی ساده لوحان صاف طینت و تسکین صافان ساده طویت
در مقدمه موالات آن کافر روسیاه بمقام عذر بدتر از گناه آمیخته اظهار میکند که موالات
کافر لعین محض حفاظت شعائر دین است و صیانت دما و اموال و اعراض مسلمین و این هم
نوعی است از خدعه‌گذاری ملت اسلام و قسمی است از پاسداری سنت سید الانام پس این
اضلالی است سراسر تلبیس و اغوائی است سراپا تدلیس تا بس احکام دین خود کی میدارد
که بحفاظت شعائر آن اینقدر همت میگمارد و در قتل نفوس و نهب اموال و هتک اعراض
مسلمین خود چه نصد سعی مینماید که برای صیانت آن این مداهنت و فتور مینماید مگر صیانت نفس

علما از

عباد از تعدی کفار بدبیها از جمله شعائر دین است و تخریب بلاد و اشاعت فساد به نسبت ضعفاء عباد
محض بنا بر عداوت و عناد آزار اوامر شرع مبین یا امر اول از احکام حضرت حق است و ثانیاً از منهیات
غیر حق یا اوامر او تعالی مسموع است و نواهی او غیر مسموع قال الله تبارک و تعالی و اذ اخذنا میثاقکم لا
تسفکون دماءکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم و انتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون انفسکم
و تخرجون فریقاً منکم من دیارهم تظاهرون علیهم بالاثم والعدوان وان یاتوکم اساری تفادوهم و هو محرم
علیکم اخراجهم افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی
الحیوة الدنیا و یوم القیمة یردون الی اشد العذاب و ما الله بغافل عما تعملون علاوه برین آنکه اصل
خیرخواه شرع مبین جناب سید المرسلین است پس تفوق بر ایشان در مقدمات دین از علامات منافقین
الا ان اعلمکم بالله و اتقیکم حدیثی است ماثور و کلام سعدی شیرازی بیت بزهد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزای بر مصطفی مثلی است مشهور و ظاهر است که آنجناب بحیثیت خوف لحوق مضرت معاندین
شعائر دین و رجاء اهل مسلمین گاهی در مقدمه اقامت جهاد و مقاتله ارباب کفر و عناد مسالمت و نرمی و
و ترک آن اختیار نموده بلکه وصول منافع و مضار دنیویه را به نسبت اهل دین بر تقدیر رب العلمین
تفویض نموده تا محمدیان را لازم که راه رهنمای خود محکم گیرند و اتباع پیشوای خود مسلم قال
الله تبارک و تعالی لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجوا الله و الیوم الآخر بالجمله
حال نفاق مآل سرداران بحدی رسیده که نزد هر دانای هوشیار و عاقل تجربه کار قیام
جهاد بدون استیصال امثال این اهل فساد صورت نه بندد بناء علیه نگارش کرده میشود
که قتل و قتال او و اتباع او نوعی است از ازاله فساد بلکه هتک و استیصال ایشان قسمی است
از اقامت جهاد و بمقابله ایشان ماموریم و در مقاتله ایشان ماجور مبارز عسکر ما غازیست
از جنود الله و مقاتل لشکر ایشان عاصی است عند الله شهید ما مقبول است میمون و قتیل ایشان

مطرود است و ملعون و این حکم ثابت باصول اربعه اسلامیه یعنی کتاب و سنت و اجماع و قیاس
اما آنکه پس بگوئیم که سردار مذکور قسمی از اقسام منافقین داخل است که قتل و قتال ایشان
منصوص حضرت خلاق است و منطوق آیات بالکلیه بالاستحقاق اما آنکه او از جمله منافقین است
پس از اینکه موالات با کفار بد انجام و مواخات با فجار لئام بحدی پیدا ارد که آثار آن هویدا
و آشکار است کالشمس فی نصف النهار و همین موالات علامت نفاق است قال الله تبارک
و تعالی فی سورة النساء بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما الذین یتخذون الکافرین اولیاء
من دون المؤمنین و اما اینکه در قسم مذکور داخل است پس بیانش آنکه حضرت ملک علام
در کلام هدایت التیام خود چند اقسام از منافقین لئام مذکور فرموده از آنجمله بعضی را
از ایشان ذکر کرده که اگر چه در دل قوت ایمانی و محبت ربانی نمیدارند اما هیچ مضرتی
برؤسا و اراکین و ضعفا و مساکین نمیرسانند بلکه بنابر ظهور سطوت عسکر اسلام و وفور
صولت اتباع سید الانام مغلوب گردیده جبرا و کرها بظاهر در سلک مسلمین منسلک اند اگرچه
باطن در محبت شیاطین منهمک و قومی دیگر را از ایشان مذکور فرموده که به تدبیرات
شقاق آمیز و تزویرات نفاق انگیز در بدخواهی اهل اسلام و خیرخواهی کفار لئام جد
و جهد موفور و مراتب سعی نامشکور بجا می آرند و آنرا باعث حفاظت و صیانت خود از تخریب
معاندین نابکار و تشریب مجاهدین اخیار می شمارند اما چون وقت محاربه و مضاربه میسر میشود
پس در آن وقت در اعانت کفار بد انجام و اهانت جنود اهل اسلام میکوشند چنانچه عادت
مستمره سردار مسطور است پس در حق این قسم منافقین بقتال و جدال و تنکیل و قتل امر
صادر گردید چنانچه حق جل و علا در سوره نساء میفرماید فما لکم فی المنافقین فئتین چند
اقسام منافقین در همین رکوع ذکر نموده ابتدا از آن آخر همین رکوع فرموده ستجدون آخرین

یریدون

يريدون ان يأمنوكم و يأمنوا قومهم كلما ردوا الى الفتنة اركسوا فيها فان لم يعتزلوكم و
يلقوا اليكم السلم و يكفوا ايديهم فخذوهم واقتلوهم حيث ثقفتموهم و اولئكم جعلنا لكم عليهم سلطانا
مبينا و اما سنت پس بیانش آنکه از سردار مذکور بکرات و مرات واقع گردیده که هر قسمیکه
مسلمین بنا بر غیرت ایمانی و حمیت اسلامی شخصی را مقدم خود میسازند و طرح جهاد و بنام او
می اندازند این منافق بد انجام التیام کفار لئام پیش میکند و در اجتماع اهل اسلام تفریق
میزند و قتل امثال این منافقین لئام از احکام سید الانام است اخرج مسلم عن عرفجة قال
سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اتاكم و امركم جميع على رجل واحد يريد ان يشق
عصاكم و يفرق جماعتكم فاقتلوه چنانچه همین حدیث را صاحب مشکوة هم در کتاب الامارت و
القضاء روایت کرده و اما اجماع پس بیانش آنکه اجماع سلف و خلف بر همین منعقد گردیده
که اگر قومی بر ترک چیزی از شعایر اسلام اصرار نمایند و معارضه آمرین بالمعروف اختیار کنند پس قتل
و قتال ایشان مباح و حلال شود چنانچه جناب خلیفه رسول الله ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه
بر سر مانعین زکوة فوج کشی فرمودند و هیچ ترددی و شکی در منعقد نه نمودند و در حق تارکین
ختان و امثال ایشان همین فتوی جاری است و در میان علمای هر چهار مذهب همین دعوی
ساری و کدام شعار از شعائر اسلام از جهاد کفار لئام ارجح خواهد بود و کدام مرتبه معارضه
از اراده قتل و نهب مجاهدین ابلغ و اما قیاس پس بیانش آنکه از بسکه سردار مذکور اراده قتل
و نهب مجاهدین هندوستان کرده و در بعضی اوقات چهاپه بر سر ایشان برده و رعایای خود را
بر ایذای ایشان برانگیخت و کسیکه با ایشان نوعی از مواسات کرد فی الحال آن را بدوش تحت
پس ازین سبب غازیان هندوستان متوحش گردیدند و غازیان خراسان متوقف پس
و نیز ارجاف فعلی که عبارت از اتفاق آثار اخبار موحشه است ازو صادر میگردد و این فتنه که

و در حق اهل ارجاف قولی که بمراتب اضعف از ارجاف فعلی است باخذ و قتل امر وارد گردیده چنانچه
حق جل و علا در سوره احزاب میفرماید لئن لم ینته المنافقون والذین فی قلوبهم مرض والمرجفون فی المدینة
لنغرینک بهم ثم لا یجاورونک فیها الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا پس در حق این
اهل فساد بدخواه کافه عباد امر مذکور بالاولی ثابت خواهد شد زیرا که علت امر مذکور در صورت منصوصه
همین تضییع مومنین است و تبشیر کافرین و آن در صورت اکمل یافته میشود بلکه اگر راست پرسی این صورت را
مفهوم بدلالة النص تصور باید کرد که قطعی است نه معلوم بقیاس که ظنی است چه علت امر منصوص ظاهر
و باهر است بر جماهیر دانایان لغت و وجود آن در صورت بطریق قوت و کمال هویدا الغرض وقتیکه
حکم مذکور باصول اربعه اسلامیه ثابت شد حالا که بر ظاهر است که ثبوت حکمی از احکام باصلی از
اصول اسلام هم کافی و شافی است چه جای که باصول چهارگانه مبرهن گردد که لامحاله بر بیگانه
و بیگانه ظاهر و روشن شود بنابر آن علیحده بخدمت جماهیر مسلمین خصوصا مشاهیر مومنین نوشته میشود که
برین اهل فساد که اساس قیام جهاد است کمر بسته مینمایند و حمیت اسلامی و غیرت ایمانی را کار
فرمایند تا عند الله و عند الرسول و کافه مومنین و علمای مجتهدین سرخرو شوند و در خیرخواهی دین محمدی
یکسو و یکرو و از ادناس شقاق و الواث نفاق مطهر و پاک گردند و در امتثال احکام ملک علام
و اتباع اوامر سید الانام جهت و چالاک هر چند این عاجز خاکسار مع جمعی از مهاجرین ابرار
ساعات لیل و نهار در همین کار و بار مشغول است و ظهور ثمرات آن از درگاه خالق انس و جان
عنقریب مامول اگر کسی دیگر از مومنین مخلصین شریک حال ما گردد پس همون است خوشتر و اعلی
و الا توکل بر مفاد کریمه بشارت ضمیمه یا ایها النبی حسبک الله ومن اتبعک من المومنین از همه
بهتر و اولی و آخر دعونا ان الحمد لله رب العلمین وصلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

بسم الله الرحمن الرحیم

نقل خط مولانا

نقل خط مولینا عبد العزیز صاحب محدث دهلوی رحمة الله علیه بنامی منشی نعیم صاحب
منشی صاحب عالی مراتب زبده اهل خلاص خلاصه ارباب اختصاص سلمه الله تعالی و نزل علیه برکات
فی الدنیا والآخرة از فقیر عبد العزیز بعد از سلام مسنون با دعای خیر مقرون بر ضمیر صفا پذیر محبت
تخمیر واضح ولائح باد که رقیمه کریمه بهجت ضمیمه ایشان معه میر سید احمد صاحب نفع الله به المسلمین بملاحظه
درآمد و سوال نیز مفصل دریافت شد صاحب من همین قسم قصه در وقت حضرت سید الطائفه جنید
بغدادی رحمة الله علیه بعضی یاران ایشان را در پیش آمده بود که علو مراتب خود بر ایشان مکشوف میشد
و وعدها دور و دراز از غیب ایشان را وارد میشود و مردم از همین استفسار نمودند سید الطائفه فرمودند
که تلک خیالات تربی بها اطفال الطریقة یعنی این خیالات بی اصل نیست یعنی از جانب حق تعالی برای
تربیت طفلان طریقت که تابع شخصی میشوند و آنها را دعوت بسوی خدا میکنند اتفاق میشود مانند
آنکه طفلی را که بمکتب میبرند آستاد او یا مادر و پدر او را مواعید عمده میدهند که برای تو خلعتی ساخته ام
و شیرینی آماده کرده ام و فلان نعمت بتو خواهم داد و از تو بسیار خوش و خرم هستیم و کوچ همین در
کنار تو خواهیم داشت و علی هذا القیاس از کبرای اولیاء سابقین مثل غوث الاعظم و دیگر بزرگان
وعدهای مغفرت و رحمت تابعین و مریدان و بطفیل ایشان نظر رحمت بر سائر خلائق منقول
شده و آن همه وعدهای صادق برآمده و در حدیث مشهور وارد شده در حق چهل ابدال که
درین امت هیچ زمانه از آن خالی نمی‌باشد که بهم یمطرون الارض و بهم ینصرون و بهم یرزقون
یعنی مردم زمین را بطفیل ایشان باران میبارد و نصرت و رزق حاصل میشود پس چه تعجب است
که میر سید احمد صاحب را بعضی ازین مراتب حاصل شده باشد و بالفعل معاصران ایشان را
اثری از آن رسیده باشد غرض که انکار اینمعنی خوب نیست بلکه استدعا باید کشید که حق تعالی آثار
این مواعید را بر منصه ظهور جلوه گر سازد و بس اینهمه صادق اند زیاده بجز ترقیات دارین چه نویسند

بطرف سردار محمد خان که سابق بوی نیز نوشته شده بود بسم الله الرحمن الرحیم.
از فقیر سید احمد بخدمت عمده خوانین عظام قدوه اراکین عالیمقام حشمت مآب جلالت انتساب
والامناصب کثیر المناقب سردار یار محمد خان صاحب سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه در موضع خویشگی نزد فقیر رسیده مضامین مندرجه واضح گردیده
مخدوما حقیقت الامر آنست که این فقیر از بندگان اطاعت شعار و مطیعان مالک مختار است بجز
مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق جلت قدرته و عمت رحمته کسی را از مخلوقات و یکی را از ممکنات
بر سر خود حاکم نمیداند و در حق خود منعم نمی شمارد و بر هیچ یکی از مخلوقین بجز ذات پاک رب العلمین اعتماد
نمیدارد و هر چند این معنی بر ضمائر منورت ذخائر دوستان فقیر واضح و لائح است اما بنا بر مزید تاکید
باز بطریق تجدید میگوید که خدای پاک جل جلاله و عم نواله که دانای نهان و آشکار و عالم بجمیع
خفیات و اسرار است گواه میکنیم بر معنی که آنچه داعیه جهاد و عزم ازاله کفر و فساد که در خاطر فقیر
ریخته اصلاً و مطلقاً بکدورت طلب مال و عزت و جاه و حشمت و امارت و سلطنت و نام و نشان
و ترفع بر اخوان و اقران هرگز هرگز ممزوج و مخلوط نیست و آنچه دعوت مسلمین و ترغیب مومنین
بسوی اقامت این رکن رکین از فقیر صادر میگردد بجز هدایت ایشان بسوی رضامندی حضرت
رب العلمین و اتباع سنت سید المرسلین علیه افضل الصلوات والتسلیم هیچ غرضی از اغراض خسیسه
دنیاویه درمیان نه والله علی ما نقول وکیل پس فقیر را از اتمام این جد و جهد همین معنی منظور است
که امتثال احکام الهیه که در مقدمه قتال اهل کفر و ضلال وارد شده چنانچه کلمه جاهدوا باموالکم
وانفسکم در کلام مجید جا بجا واقع گردیده از فقیر صورت بندد بالجمله بنده اطاعت شعار را
بجز امتثال اوامر مولای خود چاره نیست و آنچه وعده الهیه بکفالت و وکالت مجاهدین و
تائید و نصرت معاونین صادقین وارد گردیده چنانچه منطوق لازم الوثوق وان جندنا لهم
الغالبون

لهم الغالبون و كلمه كذلك حقا علينا نصر المومنين و كلمه لقد سبقت كلمتنا لعبادنا المرسلين انهم لهم المنصورون
و كلمه يا ايها الذين آمنوا ان تنصروا الله ينصركم و يثبت اقدامكم و كلمه فسيكفيكهم الله و هو السميع العليم و همچنين وعدهٔ
مذكوره در باب تسلی خاطر و اطمينان قلب و اعتماد بر خزائن حضرت رب العالمين اين فقير را و ساير برادران
مخلصين را كافی و شافی ست پس فقير بر همين مواعيد الهيه اعتماد نموده و امتثال احكام حاكم خود را
قبلهٔ همت خود ساخته و جميع ماسوی الله را پس پشت انداخته و از جميع جهات چشم همت بسته و
راه راست رضاجوئی مولای خود پيش رو نهاده بكمال اطمينان و فرحت و غايت بشاشت و مسرت
درين راه تگاپو مينمايد هر كه شراكت فقير درين باب اختيار كرد سعادت دو جهانی و راحت جاودانی
بدست آورد و هر كه در ينباب رفاقت فقير نخواهد ورزيد آخر روزی دست ندامت خواهد گزيد
زيرا كه فقير در ينباب بشارت غيبی مامور است و به بشارت لاريبی مبشر هرگز هرگز شبهه وسوسه شيطانی
و شائبه هوای نفسانی باين الهام رحمانی ممزوج نيست بالجمله فقير را امتثال حكم الهی از ته دل مقصود است
و اعتماد بر وعده الهيه بكلی حاصل و اما اينكه وعده الهيه بچه طريق ظاهر خواهد گرديد پس بنده عبوديت شعار
را چه يارا كه از مالك خود بپرسد كه وعده خود بچه طريق ايفا خواهی كرد كه اين سوال خارج از
قانون آداب عبوديت است بالجمله از گفتگوی چون و چرا بيزاريم و از مائده اطاعت محض زله بردار
والسلام علی من اتبع الهدی و اجتنب عن اتباع النفس و الهوی و از بسكه آنوالا مناصب نگارش
فرموده بودند كه فقير مكنون خاطر خود را بر نگارد هر چه آنچه در دل هدايت منزل از الهامات رحمانی
و انوار ربانی مكنون ميدارد از حيطه تحرير و تقرير بيرون ست زياده والسلام مع الاكرام فقط

بنام فقير محمد خان كهنو ——— بسم الله الرحمن الرحيم از امير المومنين سيد احمد
بخدمت خانصاحب عالی مراتب والا مناصب كثير المناقب عظمت نشان رفيع المكان فقير محمد خان صاحب
سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح انكه احوال خير و بكرم رب المعبود

مستوجب حمد و شکرست که عنایت رحمانی و حمایت ربانی بوجهی شامل حال منتسبانست که از احاطهٔ تحریر
و تقریر بیرون است که قلوب خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بقدرت کاملهٔ خالق انام بجدی مسخر گردید
که صرف جان و مال و ترک اهل و عیال در رفاقت این فقیر و اطاعت این ضعیف بر ایشان آسان تر
نماید بالجمله حال جمهور مومنین این دیار عموما و حال صادقین قوم آفریدی و یوسف زئی خصوصا
دگرگون گردیده که در عروق قلوب ایشان شادمانی آب زلال ایمانی رسیده و آنها را برای ادراک
سعادت جاودانی و راحت دوجهانی مستعد گردانیده الحق که اگر این جان ناتوان و نهاد سست
بنیاد و مال سریع الزوال و متاع قلیل الانتفاع و عزت مشوب بذلت آخر در تحصیل رضای
ایزد متعال بکار نیاید پس هیچ کار آمدنی نیست و در مثل اینوقت اگر مصروف نگردید صرف خیالی آن
بر اختلال بلکه حال کسب و وبال در این کلام نیک نیک تامل فرمایند و بر مبالغه و مسامحه حمل ننمایند
بلکه لب محض حق بحت است مرا خود میدانند که از جنس شعرای خیال بند و فصحای بلاغت پیوند
که تنها بمجرد عبارت آرائی و الفاظ پیرائی چندی از کلمات لطیفه جمع میکنند و خیالات نازک
دران ودیعت می نهند و لذت خیالیه از ان بر میگیرند و تنها بمجرد مشغولی وقت این تکلیفات
بکار میبرند نیستیم بلکه این کلام بغایت التیام لب لباب وحی و الهام است اما وحی پس
بیانش آنکه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم
و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله
و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین اما بیان الهام پس
اینکه فقیر از پردهٔ غیب به بشارات ربانی باستیصال کفار مامور است و آنکه لاریب بشارت
رحمانی به غلبهٔ مجاهدین بار بار رسیده پس هر که امروز جان و مال و عزت و وجاهت خود را در اعلای
کلمهٔ رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین نگذاشتنی خود صرف نخواهد کرد لا بد فردا از دو برو کشیده

خواهد شد

خواهد شد و آخر با حسرت و ندامت در دست دنخواهد ماند بنابران نگارش کرده میشود که جمیع
مومنین اصلاح خود در اعمال و در رسوم ایشان از حضور ما بر جهتیکه مناسب وقت دانند آنمعنی
مجری بعمل نمایند تا ایشان از مهالک دنیا و آخرت مامون مانند و بمنافع کونین فایز شوند و از انکه
حاملین خطوط را بسبب مزاحمت راه برداشتن خطوط طولیه گران بود بنابران علیه بر سطرهای چند
اکتفا رفت زیاده والسلام مع الاکرام نقل اصل خط خانخانان علیجاهی هوتکی صاحب قلات
بسم الله الرحمن الرحیم باسمه سبحانه نحمده و نصلی علی رسوله بعده معروض رای مهر انجلای
سیادت پناه نجابت دستگاه حضرت قدسی منقبت فردوسی منزلت مهر سپهر ولایت اختر
فلک هدایت مظهر تجلیات الهی مصدر آیات نامتناهی بیرابرج عظمت و اجلال قبه امانی و آمال غوث العارفین
برهان السالکین زبدة الراشدین قدوة الواصلین سراج اولیای کرام تاج مشایخ انام مجمع انوار غیبی
مطلع انوار فیوضات لاریبی سیمرغ کوه قاف تجرید نهنگ دریای توحید معدن الهام ربانی غواص بحر علم
لدنی شیر بیشه حقیقت شهباز وادی معرفت آیت رحمت سبحانی کاشف ظلمات یلدانی نجم الملة
والانام رکن الشریعة والاسلام شهسوار میدان وحدت برفرازنده چراغ معرفت هادی دین
محمدی هادی شریعت احمدی سبا ز میدان شجاعت قمری فضای فصاحت تاج الاولیاء الاصفیاء
سراج الله البیضاء ملاح دریای احدیت دریتیم صدف معرفت غوث زمانه محبوب یگانه واقف
اسرار لی مع الله صاحبی ام سید احمد میدارد صاحبا چونکه قبل ازین در موسم خریف آنمخدوم معظم
براه کابل بخواهش جهاد میرفت مراسله سرافراز نامچه بجهت کمترین بندگان ارسال نموده بودند
که شما بر جای خود استقامت نمایند تا آمدن احوالات اینجانب بنده درگاه بنابر سبق وعده
استقامت ملاحظه نمودیم و نیز بران وعده مذکور مستقیم میباشیم چراکه لا یخلف الوعد الا الملعون
و ایضاً اتفاق افتاده من الملکور این خادم العلمای والفقرا قاصد بطرف آنصاحبی ام روانه نموده بودیم

درحین جهاد و مجادله با قوم مشرکان وارد آمده و درگیر دیده بوده و احوالات متخالفه آنها جمیع
بیان و اظهار نموده از آن صدر زیاده هم و غم رخ نموده که شرح آن بزبان خامه اشکبار نمیگنجد بیت
صبت علی مصایب لو انها صبت علی الایام صرن لیالیا : صاحبا مطاعا از آن تاریخ که از سلسله
سرافراز نامچه بهجت گستر این مرقوم شده بودند در فکر جمعیت و اتفاق تمام قوم غلجائی و تدارک
اساس و اسباب میباشیم متعدمات ایجابی همگی در تحت و تصرف قبضه خود آورده‌ایم لیکن
احوال مطابق تحقیق از جهت دوری حدود و نامعلومی منزل و مکان مبارک صاحبی ام
روشن و هویدا نگردیده و مردم خراسان طاقت نمود گرمی تابستان ملک هندوستان نمیداشتند
با برادران حاجی احمد حاجی جان محمد نام قاصد ارسال نمودیم تقدیم بوسی مبارک مشرف ظاهر شد
از روی شفقت و مهربانی احوالات محکمه و استقامت منزل مبارک خود در طی تحریر درآورده
بمهر و دستخطهای مبارک آنصاحب باسم نواب دیره و سردار خان کشی خیلی و عمرخان میان خیلی
و ظفرخان کنده پوری و جماعه ملکان قوم مروت و عیسوری و نبوود امان مرقوم نموده بصحابت
قاصد نامبرده داده که درحین ورود بنده درگاه در آنجا معاونت و تبعیت ایشان را اختیار
نمایند و اگر احدی از ایشان از امر آنصاحب تجاوز نمود و در امر جهاد سستی و توقف نمود
بنده تنبیه و تادیب آنها را از دون میباشم تا باعث ملالی خاطر آنصاحب نباشد ان شاء الله تعالی
بورود دستخط مبارک در اول موسم تیرماه با جمعیت قوم غلجائی و تمام اهل راعی و قشون
بسیار جرار خونخوار بر راه زاود و غولیری ورود و نزول خواهیم نمود محض برضای خداوند
تعالی و تنویر دین و آیین محمدی سر و جان و مال و اساس منبذل خواهیم نمود چراکه سبب سلطنت
دنیوی و فرحت اخروی خواهد شد بحکم این آیت ربانی لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا
بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین و ایضا حدیث نبوی است الشهید مشتری و المشتری باب الدی

اما زنهار

اثمانه جنانه و المصطفی سماره و نیز رجای واثق و امید صادق بجناب اقدس بارگاه خالق جهان است
که تخریب و اجحاف قوم طاغیان و مشرکان بعون عنایت ایزد منان و از برکت آنصاحبی ام میسر خواهد شد
بمضمون این آیت لن یجعل الله للکافرین علی المؤمنین سبیلاً و لقوله علیه السلام الاسلام یعلو ولا یعلی علیه
و سبب غلبه کفار نابکار در ایام ماضیه از جهت سستی و نااتفاقی اهل اسلام و نفاق ایشان بود چنانچه
بآنصاحبی ام درین مقدمه جهاد و مجادله ظاهر و باهر گردیده باشد باید که آنصاحبی ام جهد تام در خصوص
دوری نفاق و اتفاق اهل اسلام نموده که موجب فتح و نصرت اهل اسلام خواهد بود باقی عمرکم مطاعاً و
ظلکم ممدوداً. سجع مهر خانخانان (افضل حق خطاب خانخانان) این جواب خط خانخانان که از
طرف امیرالمؤمنین نوشته. بسم الله الرحمن الرحیم از امیرالمؤمنین سید احمد بجناب مستطاب معلی القاب
یادگار سلاطین کرام ممدکار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چار بالش حشمت و شوکت تکیه تاز
رخش سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت آثار دیانت دثار جلالت نشان سردار سرداران
خانخانان ادام الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مشحون واضح آنکه
نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب محبت و اخلاص و مودت و اختصاص و قوت استعداد در تقدمه
اقامت جهاد و آزار اهل بغی و فساد با دیگر مضامین خلت آگین رسید انواع فرحت و سرور در دیده
و دل را نور بخشید الحمد لله و المنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود آفاق جهان را بشمول آن رئیس صاحب
غیرت ایمانی و حمیت اسلامی منور گردانید منعم ذی النوال بفضل و کرم خود این تخم ایمانی را که برحمت
خاصه خود در سینه صفا گنجینه کاشته بثمرات جمیله در دنیا و عقبی گرداناد آنچه در باب توجه همت علیا
باطلاع نمودار آن خامه ریز فرموده بودند که از آنسوی اقامت جهاد و استیصال کفر و عناد
نموده آید هرچند این معنی اقتضای مقاصد قلبی است لیکن اگر عنان عزم آن زمان بآن سمت منعطف گردد
منافقین مفسدین فتنه و فساد برپا خواهند نمود پس اصلح و انسب چنان مینماید که اولا در باره

استیصال منافقین بد مآل سعی بلیغ بجا آورده شود هرگاه قرب و جوار آنجناب از آنها و منافقین بدکردار
پاک گردد با جمعیت خاطر و اطمینان قلب سرانجام دادن اصل مقصود متوجه توانند شد پس مصلحت وقت
همین که نخستین در ازاله فساد منافقین جد بلیغ بجا آرند و هر چند طریق دفع فتنه این منافقین آنجناب
خوب میدانند و در فن لشکرکشی و کشورکشی بخوبی ماهر لکن بنظر اخلاص مصلحت چنان مینماید که اگر
دل جلادت منزل برین مهم عظیم بی اعانت کسی اقدام نمایند و استقلال آنجناب در استیصال منافقین
باعث شورش فتنه و فساد نشود پس از کسی استعانت ضرور نیست الوس و قشون خود فراهم آورده
خود آنجناب در نواحی غزنین مقابله منافقین بطریق چپاول آغاز فرمایند و بعضی را از همراهیان با جمعی
کثیر از الوس و قشون بنواحی کابل تعیین فرمایند تا ایشان هم بطور شبخون بر منافقین آنمقام تاخت
نمایند تا آنجناب از این سو متوجه بر منافقین پشاور شوند و بعد از تصفیه آن مقام از ازالت منافقین
سرانجام بجلال آباد برسد همچنین از آنجا بکابل فایز گردد تا منافقین مطرود دین که از پشاور تا
قندهار منتشر اند بوجهی متزلزل شوند که هر کس بحال خود گرفتار بوده و بیدست و پا گردیده اعانت
همدیگر نتوانند کرد و اتفاق و اجتماع آنها متعذر گردد و اگر استقلال خود را درین باب باعث شورش
فتنه دانند و مظنه آن باشد که مردم در این باب بر حمیت و عصبیت در ریاست الوس خود مجتمع شوند و بر
مقابله آنجناب اتفاق کنند پس لابد رؤسای ایشان شریک خود باید کرد و استعانت با ارباب سلطنت
باید جست اما اینکه استقلال جناب شما مقدمه باعث فتنه و فساد است یا نه پس درین باب دیانت و کیاست
را کار فرمایند و با عقلای متدین مشورت جویند و عدل هدایت منزل را از حمیت الوس و رعایت منصب
پاک ساخته و مجرد خیرخواهی اسلام را قبله همت نموده نیکو تامل فرمایند پس در هر کدام شق از شقین
که خیرخواهی اسلام دانند همون را اختیار نمایند شما را در اختیار یکی از هر دو شق اختیار است اگر
ثانی پسند خاطر خطیر باشد خطوط ملفوفه نمونه خطوط مشتمل بر همین مضمون بهرات ارسال فرمایند و اگر

[illegible]

اول بغو

اول نظر صائب ترجیح باید پس اصلاً حاجت ارسال خطوط نیست تمام خدام متوجه کار شوند و
اینجانب را باستعجال تمام بزبان اطلاع بخشند تا از نصرت سرگرم مهم گردد و حسب الطلب خطوط اشتیاقانه
بنام رؤسای هنود و امان و غیر میرسند اما اینقدر ملحوظ خاطر دانش ذخائر باید داشت که برادر شیر محمد خان
رئیس ذیره اسمعیل خان و دیگر سرداران هر چند با اینجانب اظهار اخلاص مودت مینمایند اما فی الحقیقت
از زمره منافقین اند از مداخلت ایشان اجتناب کلی باید ورزید و هیچ نوعی بر ایشان اعتماد نباید کرد
و باقی جمیع رؤسا و مشفقان و حکام و رعایای اضلاع مذکوره و جماهیر مومنین و مشاهیر سادات و
علمای دین از اضلاع پنجاب و ملتان و سرحد و بنیر و حوالی پیشاور و خیبر و تیراه و دیگر جبال و
نواحی کشمیر با اینجانب عقد رفاقت و اطاعت محکم بسته اند که عند الطلب بجان و دل حاضر شوند
و در صرف جان و مال در تحصیل رضای ایزد متعال و استیصال کفار و منافقین به تأمل هرگز تقصیر
نورزیم هر چند مستعد گردیدن اینهمه اقوام فی الحقیقت بمحض قدرت قادر علی الاطلاق است اما
بظاهر بسبب ظهور نفاق منافقین و خیرخواهی آنها در حق کفار مشمر دین و بدخواهی درباره مسلمین
جمیع مومنین را رگ ایمانی در جوش و حمیت اسلامی در خروش آمده است ان شاء الله تعالی بحول و قوت ربانی
و تائیدات آسمانی عنقریب مقدمه گوشمالی منافقین و مجاهده مشرکین پیش کرده میشود و رجای واثق
از حضرت خالق جهان دارم که جنود رب العلمین بر احزاب ابلیس لعین البته مظفر و منصور گردند
چنانچه در کلام هدایت التیام میفرماید کذلک حقا علینا نصر المؤمنین وان جندنا لهم الغالبون و یا ایها
الذین امنوا ان تنصروا الله ینصرکم و یثبت اقدامکم پس فتح و نصرت از مواعید صادقه رب ذو الجلال
است و تخلف در ان محال پس لازم که محبت مال و جان و اخوان و اوطان پس پشت انداخته
محض تحصیل رضای حضرت حق تعالی همت ساخته صرف به نیت نصرت دین متین و اعلای کلمه
رب العلمین کمر بسته جنود رب العلمین داخل گشته بمعرکه قتل و قتال خود را نیندازند تا آنکه الله تعالی

در ضمن آن بر طبق منطوق لازم الوثوق و اخری تحبونها نصر من الله و فتح قریب و بشر المؤمنین ابواب
فتوح مفتوح خواهند گردید و تملک خزاین بسیار و تسلط بر بلاد و امصار از ممالک کفار شرار و منافقین
بدکردار ضرور بالضرور بدست خواهد آمد لیکن اینها این و آن را از زوائد منافع تصور دیده بر گرد دار
اقامت جهاد دنیا باید ساخت و آن را از نظر همت بلند باید انداخت پس هرگاه باین نیت پاک خود را
در سلک مجاهدین منسلک خواهند کرد بلا ریب در جنود الله معدود خواهند شد و بر طبق وعده حقه در
نصرت و ظفر بدست خواهد آمد و علاوه برین آنکه اینجانب را هم از پرده غیب و لیکن لاریب بکلام روحانی
و الهام ربانی در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد و بشارات صریحه مامور گشته و در باره نصرت
و فتح به بشارات صادقه مبشر شده و چون مواعید الهام مطابق کلام ملک علام باشد لابد قبول
باید داشت و عمل بران باید ساخت بالجمله حق جل و علا اینجانب و اتباع اینجانب را بکرم عمیم خود بتعیین وجه
وجیه در سلک مجاهدین منسلک گردانیده و از بیخ محبت دنیای دنیه از ته دل قمع ساخته و اتباع نبوی را
بتعلیم خاص فهمانیده و بتجدید طلب انداخته و تعلیم آن امر فرموده و ببرکت همین خلوص بمنصب امامت مشرف
نموده هر چند همین بر هزاران هزار بگبه بر خلایق بسیار راز در انقاذ حال این خاکسار واضح و لایح است
چنانچه بسیاری از اهل هند و سند و خراسان برای همین آگاه شده اند و اغلب که آنجناب هم مطلع
بوده باشند اما بنا بر مزید تاکید بطریق تجدید میگوییم که خدای پاک عالم سرائر و خفیات را گواه مینمایم
که داعیه اقامت جهاد و ازاله کفر و عناد از دل اخلاص منزل میجوشد اصلا شبه وسوسه شیطانی و
شائبه هوای نفسانی باین داعیه ربانی مخلوط نگشته و الله علی ما نقول وکیل زیاده بجز تاکید استعجال
ارسال جواب بدست کدام قاصد تیز رو و سریع السیر چه نگارش رود که مقدمات عظیمه بر رسیدن
جواب متوقف اند والسلام مع الاکرام ۱۲

بنام شاه محمود سلطان هرات

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بحضور لامع النور ظل سبحانی مورد الطاف ربانی معدن

اخلاق

اخلاق جهانبانی مسندآرای محافل جاه و جلال فرمانروای اورنگ عزت و اقبال رونق افزای مبادی شهامت منوکه پیرای اساطین شجاعت جم جاه رفیع بارگاه ادام الله ظلال جلاله و ضاعف آفتاب اقباله بعد ابلاغ ادای تحیات مسنونه سید الانام و اظهار تعظیمات مکنونه قلوب اهل مودت والتیام بر ضمیر آفتاب نظیر مخفی مباد آنکه اقامت جهاد و ازاله بغی و فساد در هر زمان و هر مکان از اهم احکام حضرت رب العباد است خصوصا درین قرون و زمان که وقت شورش اهل کفر و طغیان بحدی رسیده بود که تخریب شعائر دین و افساد حکومت سلاطین از دست کفره متمردین و نجات مفسدین بوقوع آمده و آن فتنه عظیم تمام بلاد هند و سند و خراسان را فرا گرفته پس در چنین صورت تغافل در مقدمه استیصال کفره متمردین و تساهل در باب سرزنش باغیان مفسدین از اکبر معاصی و اقبح آثام است بنابر آن علیه این بنده درگاه حضرت الله از وطن مالوف خود برخاسته در دیار هند و سند و خراسان دور و سیر نمود و مومنین آن اقطار و مسلمین آن دیار را بهمین ترغیب کرد الحمد لله والمنة که اکثر مومنین مخلصین و صادقین راسخین باین دعوت حق را بگوش هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت اینجانب بر ذمه همت التزام کردند و آنکه اقامت جهاد با اهل کفر و فساد بدون نصب امام صورت نمی بست بنابر آن علیه جماهیر مجاهدین و مشاهیر اعلام دین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آوردند و خطبه بنام اینجانب خواندند از آنجا که در میان منصب امامت و منصب سلطنت تفاوت عظیم است که نصب امام محض برای اقامت جهاد و ازاله بغی و فساد است نه تسلط بر بلاد و امصار و تملک اضلاع و اقطار آنام و اتباع آن را مقصود لذاته نمی باشد بلکه حق حکومت و سلطنت بمستحقان او میرساند بخلاف منصب سلطنت که مقصود اصلی ازان حصول معنی تجبر و فرمانروائی و تصرف و کشورکشائی است لهذا بجناب معلی القاب شاهزاده رفیع القدر وسیع الصدر مسندآرای محافل شادمانی رونق افزای مجالس کامرانی نگارش کرده شد

که بنا بر ادا کردن حق خود مشارکت و مساعدت مجاهدین فرمایند که تا مجاهدین مسطورین
مملکت قدیمه حضور را از انجاس مشرکین و آلواث مفسدین مطهر و پاک گردانیده حق
بحقدار رسانند و این وعده بذمه اینجانب واجب الایفا است اما بشرطیکه عهود حیثیت و مواعید
درست از ایشان بر همین نمط گیرند و شکر این نعمت عظمی بجا آرند یعنی علی الدوام کمر بسته جهاد را
جاری دارند و گاهی او را معطل نسازند و در آئین انتظام ممالک رعایت قوانین شرع نبی کریم
کما ینبغی بجا آرند و از فسق و ظلم احتراز کلی دارند پس درینصورت اگر اشارت حضور لامع النور
هم بشاهزاده ممدوح در مقدمه متوجه شدن ایشان بسر انجام دادن این مهم صادر گردد
البته مهم مسطور بخوبی صورت انجام خواهد پذیرفت زیاده تطویل کلام بحضور آن سلطان اهل اسلام
لقمان را حکمت آموختن است بنابران برین چند سطور اکتفا کرده شد آفتاب سلطنت و اقبال
دایما تابنده و درخشنده باد فقط بنام شاهزاده کامران از امیر المومنین سید احمد بجناب
معلی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام و نقاده دودمان خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش
چاربالش حشمت و شوکت تکیه تاز رخش سطوت و صولت یادگار ارباب سیف و قلم جگر گوشه
اصحاب جود و کرم گل سرسبد چمنستان شادمانی فرمانروای اورنگ کامرانی زاد الله اقباله
و ضاعف اجلاله بعد سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه از بسکه مهاجرت از
بلاد کفر و فساد و مجاهده با اهل کفر و عناد و مقابله ارباب بغی و فساد از اعظم ارکان اسلام است
و تساهل و تغافل درین از اقبح معاصی و آثام آمده و قطعه بلاد هندوستان از شیوع آثار اهل کفر
و طغیان مملو و مشحون گردید اینجانب از وطن مالوف خود برخاسته به نیت هجرت و جهاد بسمت
خراسان متوجه شد چون درین اضلاع رسید تمام آن بلاد را از مفاسد اهل بغی و عناد مملو دید
بناءً علیه در بلاد و عمان یوسفزی رسیده متوطن شده اند یار و مسلمین آن قطعه را بسوی اقامت این

ارکان رکین

رکن رکین یعنی استیصال کفار شمر دین دعوت نمود الحمد لله که این دعوت حق رفته رفته بگوش
اکثر مسلمین از غازیان اهل کرهار و آفریدیان و ختک و مهمند و خلیل و اهل سوات و بنیر
(نام پرگنه، پرگنه، پرگنه، ولایت، ولایت)
و اهل پکهلی و راجهای کشمیر رسید همه مومنین مخلصین و صادقین راسخین این دعوت حق را بگوش
هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت و انقیاد هرگونه مسلم داشتند و از انجا
که قتال کفار لئام شرعاً بدون نصب امام صورت نمی بست بنا برآن علیه شاهیر علمای دین و جماهیر
مومنین مجاهدین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آوردند و خطبه بنام اینجانب خواندند و ربقه اطاعت
و انقیاد در گردن خود انداخته امامت اینجانب مسلم داشتند الا چندی از منافقین که فرق در میان
منصب امامت و سلطنت نفهمیده آئینه درگاه حضرت الله را طالب سلطنت تصور کرده در پی عداوت
مجاهدین افتادند حالانکه خالق البریات و عالم السرائر و الخفیات گواه است بر همین که گاهی
بر دل اخلاص منزل اینجانب آرزوی حصول متاع ملک خود این بیشمار و تسلط بلاد و امصار یا طلب
عزت و جاهت و ریاست و امارت یا فرمانروائی بر اقران و اخوان یا اهانت رؤسای
عالیمقدار و سلب سلطنت سلاطین والاتبار گاهی خطور هم نکرده و در وسوسه آنهم بهم نرسیده
بلکه مقصود از برپا کردن تمام این معرکه پیرائی و عربده آرائی غیر از اعلای کلمه رب العلمین و احیاء
سنت سید المرسلین و استیصال کفره شمر دین و استخلاص بلاد مومنین از دست بغات مفسدین
چیزی دیگر مقصود نیست علاوه برین آنکه اینجانب از پرده غیب و مکمن لاریب باشارات اقامت جهاد
و ازاله کفر و فساد مامور است و به بشارات فتح و ظفر مبشر چنانچه بکرات و مرات بکلام روحانی
و الهام ربانی برین لطف رحمانی مطلع گردیده که هرگز هرگز شبهه وسوسه شیطانی و شائبه هوای
نفسانی با آن مخلوط نشده بالجمله چون منافقین مفسدین بحمایت کفره شمر دین کمر بستند و عداوت
مجاهدین بر روی کار آوردند پس لابد گوشمالی ایشان از مقدمات جهاد و متممات ازاله کفر و فساد

گردیده بنابر اعلیه اینجانب کافه مجاهدین را بگوشمالی منافقین ترغیب نمود چنانچه عنقریب سرانجام دادن
این مهم عظیم محول بر قوت رب کریم متوجه میگردد و بعد از پاک کردن این بلاد از انجاس مشرکین
دالوارث منافقین بمستحقین حکومت و سلطنت و مستعدین ریاست و مملکت تفویض کرده خواهد شد
اما بشرطیکه شکر این انعام الهی بجا آرند و علی الدوام جهاد را بهر حال قایم دارند و گاهی معطل نگذارند
و در ابواب عدالت و فصل خصومات از قوانین شرع شریف سر مو تجاوز و تفاوت بیان ننمایند
و از ظلم و فسق بکلی اجتناب ورزند باز خود اینجانب مع مجاهدین صادقین بسبب بلاد هندوستان
نسبت بنابر ازاله اهل کفر و طغیان متوجه خواهد شد که مقصود اصلی خود اقامت جهاد بر هندوستان
نه توطن در دیار خراسان بالجمله خان عالیشان رفیع المکان خانخانان علیجاه رئیس ولایت
بسبب کمال علو همت و وفور رغبت در مقدمه حمیت ایمانی و غیرت اسلامی این دعوت حق را بگوش
هوش شنیده مستعد مقاتله کفار شرار و مقابله منافقین نگونسار گردیدند الحمد لله و المنة که
حق جل و علا خان ممدوح را بآن توفیق موفق گردانید لهذا آنجناب مستطاب نگارش کرده میشود
که هر چند نصرت دین و اعانت مجاهدین بصرف جان و مال بر جمیع اهل اسلام عموماً و بر مشاهیر
حکام خصوصاً واجب و موکد است اما چون توجه آنجناب بدین دیار و اقتدار بنابر موانع چند در
چند ظاهرا متعذر مینماید پس لازم که چند کس را از ملازمان خاص که بعقل و کیاست موصوف
باشند و بغیرت و وجاهت معروف و به مرتبه بلند یگانگی اختصاص نسبت بآنجناب مشهور باین سمت
روانه فرمایند تا بعضی از ایشان بخان ممدوح رفاقت نمایند و بعضی دیگر خود را پیش اینجانب
رسانند درین باب مشارکت آنجناب متحقق گردد و استحقاق حصول نوال اخرویه و منافع دنیویه
ثابت شود و استخلاص حق خود از دست باغیان مفسدین بدست آید باقی تطویل کلام بجناب
آن قدوه اولی الالباب لقمان را حکمت آموختن است چه آنجناب در این ابواب فرمانروای

دکتور گشانی

وکشورکشایی را حکیم و تجربه کار داند و عاقل و هوشیار والسلام مع الاکرام فقط

رقعه محمد خان موصوله بیست نهم شهر ذی قعده سنه ۱۲۴۲ هجری در موضع هرکوت شیخان سوات

بخدمت وافی هدایت ذات بابرکات مجموعه احسانات جناب کرامت مآب رفعت و معالی
انتساب حضرت مخدوم مطاعی صاحبی امام سید بادشاه دامت برکاته بعد از ابلاغ تحفه سلام
خیر الکلام و تقدیم لوازم تعظیمات و تسلیمات که وسیله سعادت ابدی و واسطه عزت سرمدی تواند بود مکشوف
ضمیر منیر بیضا نظیر میگرداند که لله الحمد والمنة مجاری حالات بفضل و کرم حضرت معطی العطایا و یمن توجه
ظاهری و باطنی آنجناب مقرون جمعیت صوری و معنوی است و پیوسته اعتدال عنصر شریف و ابتهاج
طبع لطیف ذات ستوده صفات مخدومی مطلوب مستدعی امید واثق که این نیازمند درگاه اله تراب
الاقدام اهل الله را از جگرگوشه خاطر ملکوت مناظر مسرور فرموده مشمول توجهات خفیه و جلیه خواهند داشت
و همواره بارقام ارشاد نامجات معه هرگونه خدمات لازمه مسرور و محظوظ خواهند فرمود باقی
الله معکم اینما کنتم السلام علیکم و علی من لدیکم فقط

خط بنام میان یقین الله شاه پکهلیوالی

از امیر المومنین سید احمد بخدمت فیضدرجت سجاده نشین ارشاد و تلقین رهنمای ارباب صدق
و یقین یادگار اسلاف کرام تذکار اولیای عظام مقبول بارگاه اله مخدومی مکرمی شاه یقین الله
مدالله ظلال هدایته علی رؤس المستفیدین الی یوم الدین بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه احوال اینجا بحمدالله و بکرم رب المعبود مستوجب حمد و شکر است که شب و روز نعم منعم علی الاطلاق
والطاف مالک الملک بر استحقاق ترین عاجز خاکسار روز بروز بیشتر از همه جماعه مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار
باران صفت می ریزد و تر میبارد و تخم منکه پرورش او بحدی رسیده که باحاطه تحریر و تقریر متعذر
مینماید سه اگر هر بن موی با صد زبان کند شکر این نعمتش را بیان و به تحریر الفاظ ما بی شمارش
نباشد یکی از هزاران هزارش از اجل نعم ربانی و الطاف رحمانی آنست که اینحقیر را محض قدرت کامله

باعلای کلمهٔ رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین و ترغیب کافهٔ مومنین بسوی اقامت این رکن
رکین و تجمیع عساکر مجاهدین بنا بر استیصال جنود ابلیس لعین موفق گردانید الحمد لله علی ذلک حمداً کثیراً هر چند
در مقدمهٔ قتل و قتال با اهل کفر و ضلال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال در هر دو جانب فتح و شکست محتمل است
چنانچه درین ایام خجسته فرجام هر چند مجاهدین اخیار چند بار بر کفار اشرار مظفر و منصور گردیدند
و در یک نوبت بسبب مخالطت چندی از منافقین یک گونه گزندی بمومنین صادقین هم رسید
لیکن الحمد لله و المنة که هیچگونه فتوری و قصوری در همت عالیهٔ ایشان راه نیافته چنانچه این فقیر
بعد وقوع آن حادثه در اضلاع یوسفزئی مثل چمله و بونیر و سوات دوره سیر نموده مومنین
آن دیار و مسلمین آن اقطار را باقامت جهاد و ازالهٔ فساد بالمشافه ترغیب نمود و بسیاری را
از اقوام افاغنه مثل علیزائی و آفریدی و مهمندی و خلیل و غیرهم را بادراک این سعادت عظمی و ادای
این عبادت کبری بالمکاتبه دعوت کرد الحمد لله که همه مومنین صادقین ایشان این دعوت حق
را قبول نمودند و بگوش هوش شنیدند بنا بر آن امید که در عرصهٔ چند روز انشاء الله بحول و قوت ربانی
و تائید یزدانی مقدمهٔ جنگ و جدال و قتل و قتال و استیصال اهل کفر و ضلال پیش کرده خواهد شد
امید قوی از کرم کریم مطلق و رحمت رحیم بر حق چنان است که غلبهٔ دین حق بر ادیان باطله جلوه پذیر
میگردد خاطر جمع دارند و هرگز بر اخبار واهیه که منافقین بنا بر رنجانیدن مومنین افشا مینمایند
اعتماد ننمایند و بجمعیت خاطر و اطمینان قلب بدعای نصرت دین متین ببارگاه رب العالمین مشغول
مانند و خاطر جمع دارند که هر چند فاعل مختار در هر کار و بار محض ذات پروردگار است آری مومن
صحیح الاعتقاد را لازم است که در جمیع مقدمات خود بر کارسازی آن رب العباد بجان و دل
اعتماد نماید آری بنا بر حکم شرع قدری در جمیع اسباب هم سعی بجا آرد پس بنا بر همین حکم شرعی در جمع کردن
عساکر مسلمین قدری سعی کرده الحمد لله که سعی مذکور بانجام رسید که اقوام کثیره از مومنین افاغنه که شمار

الکثیر

اشخاص بر قوم بهرانی و لکهو که میرسد بر فاقت این فقیر اتفاق نمودند و اطاعت این عاجز بجان و
دل مسلم داشتند و وقتیکه مؤمنین صحیح الاعتقاد و مسلمین کامل الانقیاد بنا بر استیصال کفر و فساد
و اعلای دین رب العباد کمر همت چست می بندند و نیت قلبیه درست مینمایند ضرور بالضرور بحول و قوت
رب غفور مظفر و منصور میشوند و حق جل و علا بکرم عمیم خود بر طبق منطوق کذلک حقا علینا نصر المؤمنین
و ان جندنا لهم الغالبون تایید ایشان میفرماید و بر ظاهر است که شوکت هیچ کافر متمرد و منافق معاند
و معارضه قدرت ربانی و تایید رحمانی نمی تواند کرد لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا راد لما
قضیت و لا ینفع ذا الجد منک الجد شان اوست پس همین مضمون پیش نظر خود باید داشت در وعده
کریم نظر باید گذاشت آمدن حسن بانیچ هرس نمایند و السلام مع الاکرام فقط تمت —
عالیجاهان رفعت جایگاهان برادران عزیزان ساکنان گنده و پنج پیر سلمهم الله تعالی از اینجانب
فتح خان بعد از سلام و شوقمندی ملاقات بهجت آیات مشهود باد که سواران اینجانب سه راس
گاوان شما را بیخبر اینجانب بر طریق عادت قدیم افغانیه خود تاخت نموده آورده بودند لهذا آنجا کر
اینجانب از جمیع رسوم افغانیه خلاف شرع ثابت گردیده و از همه عادات جاهلیه دست بردار شده بنا بر
علیه نگارش کرده میشود که شما اینجانبی وسواس بیایند که خانه اینجانب خانه شماست و بلا تکلف
مال خود را گرفته ببرند بر چند خطی مشتمل بر همین مضمون نزد جهالت نشان خادی خان هم فرستاده ایم
فاما باندیشه اینکه مفسد مذکور شاید مال مسطور را بنام شما بگیرد و خود در میان بخورد و هیچ بشما ندهد
بنا بر علیه بشما کاغذ نوشته شد لازم که خود را بعجلت تمام نزد اینجانب رسانید و آن ضمان مال خود
بزودی کردن اینجانب را اخلاص کنید که وقت موت کسی را معلوم نیست مبادا که اینجانب را ساعت
موت برسد و درین مظلمه گرفتار باند زیاده و السلام تحریر است سوم ذی قعده سنه ۱۲۴۴
نقل جواب خط سلطان محمد خان — بسم الله الرحمن الرحيم تحرير بتاريخ سلخ ذيقعده از امير المؤمنين

[illegible]

سید احمد بخدمت اراکین عالیمقام قدوه خوانین ذوی الاحتشام رونق افزای چاربالش حشمت معرکه
پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلالت آثار شوکت نشان سردار سلطان محمد خان زاد الله
اقباله و ضاعف اجلاله و وفقه الله لما یحب و یرضاه و اوصله الله الی غایة ما یتمناه بعد اهدای حسنا
تحف اهل اسلام یعنی گلدسته ریاحین سلام و ادعیه ازدیاد مناصب دینی و مدارج دارین واضح آنکه
نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب مودت و اتحاد و مدارج خلت و وداد در احسن اوقات و اسعد
ساعات رسید انواع مسرت و اضعاف فرحت بخشید آنچه از نوک قلم مودت رقم بنظر علاقه صداقت
قدیم صادر گردیده بود که اینجانب علاقه اتحاد و اخلاص را که از مدت مدید فیما بین قائم گردیده از خاطر
فاتر محو و منسی نسازد پس الحق از روزیکه اینجانب را با آن حشمت مآب در دار السلطنت کابل ملاقات
گردیده و علاقه صداقت و اخلاص فیما بین بهم رسیده هیچگونه الی الآن بغبار رنجش مکدر نگردیده
و چیزیکه باعث ملال باشد در میان نیامده پس بنظر قوانین رعایت علائق صداقت البته علاقه مذکور
واجب الرعایت است لاکن حق جل و علا محض بکرم عمیم خود دل اخلاص منزل این ذره بی‌مقدار و این
عاجز خاکسار را بطریقه حسب محبت بهیچ بر غریب ابتدای عمر مجبول گردانیده که در باب طلب حق
محبت مدام او پاسداری وجوه صداقت و قرابت از نظر انداخته و محض تحصیل رضای خود
و اطاعت احکام خود قبله همت ساخته پس محبوب من همان است که محبوب رب العالمین است و عدو من
همانست که عدو احکام شرع مبین است لهذا بخدمت عالی گذارش کرده میشود که در درستی علاقه خود
مع الله کوشش بلیغ فرمایند تا چار و ناچار بقدر آن محبوب من شوند و طریق تحصیل مقام محبوبیت حضرت
رب العزت همین است که در باب اطاعت احکام و اعلای کلمه اسلام و احیای سنت سید الانام و
استیصال کفره بد انجام از جمیع علائق ما سوی الله خواه از جنس علائق صداقت و قرابت باشد
خواه از جنس تحصیل سلطنت و وجاهت خواه از جنس پرستاری مال و ریاست منقطع گردند

و در باب

ودر اجتناب از جمیع ما سوی الله هر دو دست بدارند و دل اخلاص منزل خود را از الواث اغراض نفسانی و طلب
حظوظ جسمانی مدد مقابله اطاعت احکام ربانی مطهر سازند و اگر بنیک تامل فرمایند التزام این امر بنده عبودیت
شعار و اطاعت آثار را لازم و متوکد است که بدون آن هرگز هرگز علاقه عبودیت خالصه از غبار نفاق صفا نمیگردد
اما امید این امر داشتن که طمع دخول در سلک عباد مخلصین هم دارند و دل خود را از الواث مذکوره مطهر
نمایند پس خیالی است پر اختلال مدد همی است باطل و محال که هرگز هرگز گاهی شدنی نیست ع هم خدا خواهی
وهم دنیای دون ۞ این خیال است و محال است و جنون ۞ پس زمینکه ایمان خالص از شوب نفاق و اطاعت
محضه حضرت خلاق قبله همت خود ساختند تا آن دم مقام محبوبیت حق یافتند قال الله تبارک وتعالی فسوف
یأتی الله بقوم یحبهم ویحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم
ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم وقال الله تبارک وتعالی انما ولیکم الله ورسوله والذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوة ویؤتون الزکوة وهم راکعون ومن یتول الله ورسوله والذین آمنوا
فان حزب الله هم الغالبون وقال الله تبارک وتعالی لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوادون من
حاد الله ورسوله ولو کانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم اولئک کتب فی قلوبهم الایمان وایدهم
بروح منه ویدخلهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا رضی الله عنهم ورضوا عنه اولئک
حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون پس زمینکه در سلک حزب الله منسلک گردیدند بلا اضطراب
محبوبیت شدند اگر شوق تحصیل این مقام دارند در جواب این رقیمه بتفصیل بنگارند تا طریق آن نمایانیده شود
و بجل دعوت ربانی بمنزل مقصود رسانیده شود هر چند مضامین مسطوره بکرات و مرات در قطعات رقایم وداد
نگارش کرده شده و بالفعل تکرار لغو مینمود لیکن چه باید کرد که بخیر خواهی جمهور مؤمنین مامورم و در حمایت و صلاح
ایشان منظور بنا بر العلیه بار بار همین مضمون در قوالب گوناگون و البسه رنگارنگ نگارش کرده میشود
و الا حضرت رب غیور که علیم بذات الصدور است آگاه است بر این معنی که این ذره بیمقدار دعاگو خاکسار

هر چند بظاهر قدری ندارد اما تمام دل با خلاص منزل از توکل محض و تسلیم بحت ممتلی است آنجا که احتیاج
بسوی غیر او باعث ننگ و عار رسیده اند و فی الحقیقت طلب چیزی که غیر رضای او باشد اصلا نباید کرد
چنانچه ایمعنی بر آن جلالت آثار کالشمس فی رابعة النهار هویدا و آشکار است حق جل و علا بکرم عمیم خود در
اصل جبلت آن امر عظیم ودیعت نهاده بیت بارها گفته ام و بار دگر میگویم که من گم شده این ره
نه بخود می پویم هر چند بهر حال در دعای خیر مشغولم و بهر صورت خیرخواه آن حشمت مآب لیکن اگر ایمعنی
متحقق گردد پس محبوبیت نامه نسبت بجناب حضرت رب العلمین و سید المرسلین و جمیع عباد مقربین
بدست آید باقی تفاصیل سرگذشت انجدود باظهار حامل رقیمة الوداد ناظر غلام محی الدین بیگ هویدا
خواهد شد زیاده والسلام مع الاکرام ۵ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی
فرض الجهاد علی العباد و امرهم بقتل اهل البغی والفساد والصلوة والسلام علی محمد خیر هاد و علی آله
واصحابه الامجاد اما بعد این اعلامی است عام بخدمت جماهیر اهل اسلام خصوص بخدمت مخلصان
پروردگار و مسلمانان صلح کیش مشتمل بر ایمعنی که اقامت جهاد با اهل کفر و عناد و قتال اهل بغی و فساد
از افضل عبادات و اکمل طاعات است که هیچ عبادتی از عبادات و طاعتی از طاعات در باب
تکفیر سیئات و رفع درجات مساوی این عبادت عظمی نمیتواند شد قال الله تبارک و تعالی لا یستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین
باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة وکلا وعد الله الحسنی وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما
درجات منه ومغفرة ورحمة وکان الله غفورا رحیما مشارکت مجاهدین از اعظم علامات ایمان و
انقیاد است و ترک رفاقت ایشان از امارات نفاق و فساد پس هر که جان خود را از محمدیان
میشمارد و خود را از زمره اهل اسلام می انگارد لابد که جان خود را شریک مجاهدین خواهد نمود و در
اعانت ایشان سعی بلیغ خواهد فرمود اما چون درین جزو زمان شورش اهل نفاق و طغیان بحدی رسیده

گوید

که بدون ازالهٔ فساد منافقین جهاد با کفرهٔ ملاعین صورت نمی بندد پس لابد مقاتلهٔ این منافقین
اساس مقابلهٔ کفار مشمر دین گردیده و آن مقابله بمرتبهٔ جهاد بلکه بمرتبهٔ اعلی ازو رسیده بنا علیه
درین ایام عزم تسخیر بلدهٔ پیشاور نموده و مصلحت چنان اقتضا کرد که این مقدمه را از دو جانب بر پا
باید کرد یکی از جانب سوات و بنیر و دیگر از جانب خیبر و حوالی آن الحمد و المنة که مومنین
سوات و بنیر و باجوڑ و تیمه درین مقدمه رفاقت اختیار کردند و بنابرآن این مقدمه از جانب خیبر
برادرزادهٔ خود را که سید احمد علی شاه نام دارد و بکمال فراست و دیانت موصوف است و بجمعیت
و شجاعت معروف بسمت خیبر روانه نمودم پس جمیع مومنین نمر ها را لازم که جان خود را شریک
حال او گردانند و خود را و جمیع دوستان خود را رفیق او سازند که رفاقت او عین اطاعت خدا
و رسول است و اعراض از رفاقت او باعث روسیاهی نزد خدا و رسول چنانچه صدبار در مقدمه
قتل و قتال و جنگ و جدال بنابر اغراض نفسانی و هواجس شیطانی در میان خود ها بعمل آورده اند
جان و مال خود را درین مقدمات صرف نموده الحال اگر یکبار محض ابتغاء لوجه الله و اذا ما
لطاعة الله کمر بسته نمایند و کوشش بلیغ بجان و دل بجا آرند بر مقتضای غیرت اسلامی و حمیت
ایمانی عمل کرده باشند و الا بر ظاهر است که کار خدا موقوف بر مشارکت کسی از مخلوقات نیست به
بقدرت کاملهٔ خود نصرت دین خواهد فرمود و مخلصین خود را مشمول کرم و عنایت خود خواهد نمود
لیکن کسیکه جان خود را در سلک مجاهدین منسلک کرد گوی سعادت دو جهانی و راحت جاودانی
برد و هر که خود را ازین امر پهلوتهی گردانید بیشک جان خود را در درکات اسفل السافلین رسانید
و ما علینا الا البلاغ المبین و آخر دعونا ان الحمد لله رب العلمین فقط   خطبهٔ عید اضحی ۵
بسم الله الرحمن الرحیم - الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد لله
العلی الکبیر المتعال ذی العزة و العظمة و الکبریاء و الجلال ذی الکرم و الجود و العطاء و النوال

ذی القهر والسطوة والبطش والمحال الله اکبر سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت
المتعزز بمحاسن الاسامی وافاضل النعوت المتوحد برداء الکبریاء والجبروت المتفرد بالتصرف
فی الملک والملکوت الله اکبر سبحان من جعل الکعبة البیت الحرام للناس قیاماً ووضع الشعائر
والمشاعر والمواقیت ووقت له اشهراً وایاماً وجعل ابراهیم خلیل صلوات الله وسلامه علیه
للمخلصین اماماً وسن له مناسک الحج ومشاعر الحج والحج وآراه وشرع الحج اعزازاً واکراماً
الله اکبر نشهد ان لا اله الا الله العزیز الغفار واشهد ان محمداً عبده ورسوله المختار صلی الله
علیه وعلی آله واصحابه الاخیار علی تعاقب الملوین ومر الدهور والاعصار

بنام دوست محمد خان والی کابل املای فقیر بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد
بخدمت سردار کثیر الاقتدار جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار
دوست محمد خان زاد اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه بر ضمیر
کیاست تخمیر آن سردار کثیر الاقتدار آنچنان کالشمس فی رابعة النهار هویدا و آشکار شده باشد
که آنچه اینجانب از وطن مالوف خود برخاسته و محبت اهل و عیال و اخوان و اوطان پس پشت
انداخته و مصائب و متاعب مثل این اسفار بعیده بر خود گوارا ساخته در کشاکش جنگ و جدال
شب و روز گذرانیده و میگذراند در اینهمه سعی فی الله و اعلاء کلمة الله و احیاء السنة رسول الله
است هرگز هرگز طلب خواهش دنیا و مافیها با آن مخلوط و ممزوج نگردیده از آنجا که تطهیر این
داعیه رحمانی از تلوث اغراض نفسانی یقیناً و قطعاً معلوم آنجناب است حاجت تحریر ندارد
بنابر آن علیه ازاله بر خاطر دانش ذخایر تفویض نموده باصل مدعا میپردازد که در اوایل برپا شدن
این هنگامه چند بار جنود مجاهدین اخیار بر عساکر کفار اشرار تاخت آورده مظفر و منصور
گردیده بود و در آن مدت انواع خیر و برکت نسبت مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار معاین

و مشهور

و مشهور نگشت بر آینهٔ ضمیر غفلت تخمیر از سابق بخوبی عکس پذیرفت حاجت تحریر نیست
لیکن از هنگامیکه سردار والی پشاور با اظهار مودت و اخلاص لباس اعانت دین متین
رب العالمین بر خود آراسته و از پی نصرت احیای سنت سید المرسلین بقامت خود برآسته
معه سازو سامان خود شارک نفیر گردیدند آن زمان ایام نکبت گونه نکبت بسوی عساکر ظفر پیکر
اهل اسلام متوجه گشت و اقسام رنج و کلفت و اصناف کربت و شدت بر سر آنها گذشت
که آنجناب هم بهیچ مبتلای عارضه شد که هوش و حواس هم بمیداشت آنهم موضوح خاطر حشمت
ذخایر بوجه احسن شده باشد لیکن طرفه ماجرا اینست که چون قوافل غزات هندوستان
باخلاص نیت صرف اعانت سنت سید الانام و نصرت دین ملک علام تبدلی مسافت دور
دراز و قطع منازل شاقه تدریجا میرسید حتی که بقرب و جوار بلده پشاور وارد میشوند
سردار مذکور با همه همت خود قصد ایذا رسانی و تکلیف دهی مینماید گاهی بر ایشان قصد
چپاو میکنند و گاهی اراده جنگ سید ان مینمایند بالجمله سردار مذکور از دین اسلام بالکل
دست بردار شده بشارکت و معاونت کفار بدکردار میکوشد و محبت این گروه شقاوت پژوه
از جذر قلب او میبوشد پس در صورت سردار پشاور روابط اسلامیه را قطع نموده راه
بیگانگی پیموده رأی اعانت برای آن منبع ریاست و سیادت و معدن حشمت و کیاست
در هیچ مرحله حکم میفرمایند و از بسکه بزبان صدق ترجمان جناب هدایت مآب افادات انتساب
خواجه عبد الخالق نقشبندی علو همت عالی در مقدمه فرمانروائی و کشورکشائی موضوح گشت
بنا علیه نگارش میرود که بمقتضای محبت دیرینه و خلت پارینه از اظهار ما فی الضمیر خود
دریغ ننمایند زیاده والسلام مع الاکرام   ترقوم من پنجتار محرم ۱۲۴۳ سنه هجری
بنام شاه بخارا   بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی نور قلوب المؤمنین باخلاص النیة

و ابلاغ السنة و تکمیل الایقان و کرم وجوه السلاطین بنشر العدالة و فضل السماحة و تائید
الادیان و فضل جنود المجاهدین بعلو الدرجة و عموم المغفرة و مزید الامتنان و الصلوة و السلام
علی محمد المبعوث بتتمیم التوحید و تعلیم السنة و مجاهدة ائمة الکفر و الطغیان و علی اله و اصحابه الذین
سووا الصفوف و سلوا السیوف و ساقوا الحتوف علی اخوان البغی و العصیان و علی الائمة
المهدیین و السلاطین العادلین و العلماء العاملین و جموع المجاهدین و کافة اهل الخلوص و
الایمان اما بعد از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور حضرت ظل سبحانی خلیفة الرحمانی
مهبط الطاف ربانی مورد عنایات یزدانی مسند آرای محافل سیادت و کیاست موکب آرای
مجامع شجاعت و شهامت رونق افزای اورنگ نشین سلطنت و اجلال فرمانروای کشور حشمت
و اقبال سرو نونهال بوستان جهانبانی گل سرسبد چمنستان کامرانی رافع شعایر شریعت غرا
ناشر امر ملت بیضا حامی انوار سنت سنیا ماحی آثار بدعت ظلما ناهر احکام رب العلمین
قاهر اعدای شرع مبین منبع ینابیع جود و کرم معدن یواقیت اخلاص و همم مرجع اساطین
ارباب علوم و حکم ملجا و اراکین اصحاب سیف و قلم جگر گوشه سلاطین خاندان عدل و سیادت
نور دیده مصابیح دودمان فضل و سیاست سلطان بن سلطان خاقان متع الله المسلمین بطول
بقائه و انطق المومنین بجمیل ثنائه و نصر الدین بعز احبائه و نصر المجاهدین بقهر اعدائه بعد از
اهدای تحفه تسلیمات مسنون و تحیات اکرام مقرون و تعظیمات اخلاص مشحون و دعوات ترقی
مناسب کونین و علو مراتب نشاتین ملتمس انکه این عاجز خاکروب ذره بیمقدار از خاندان
سادات عظام است و از دودمان شرفای ذوی الاحترام اسلاف کرام این مسکین بر سجاده
ارشاد و تلقین از صدها سنین در بلاد هندوستان استقرار و تمکین پیدا داشتند و در [illegible]
احکام رب العلمین و انقیاد اوامر سید المرسلین عمرها گذرانیده اند و جماعت مستفیدین را بانوار

بافاده فیوضات فایز گردانیده چنانچه از اعلام بزرگواران این ضعیف مقرب بارگاه آله سید
علم الله که از خلفای کبار حضرت سید آدم بنوری در احیای سنت محمدیه قدسیان جمیع اقران علم
بوده اند و در افشای طریقه مجددیه از همه اخوان پیش قدم آن بنده عبودیت شعار رعنایت
قادر مختار در ساعات لیل ونهار بر طریقه مرضیه اسلاف کبار مدتی بتربیت جماعه طالبین مشغول بود
و در میان کافه سالکین مقبول چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر از مسلمین اتقیا کیش و مرشدین خلافت
اندیش بحول وقوت رب قدیر بواسطه این فقیر حقیر از درگاه واهب العطیات و بارگاه خالق
البریات مورد الطاف و کرم گردیدند و بر صراط مستقیم راسخ القدم و سینه صفا گنجینه ایشان
از ظلمات شرک و بدعت خلاص یافت و در دل اخلاص منزل ایشان انوار خورشید توحید و
سنت تافت تقدیرت کامله قادر علی الاطلاق و حول و قوه مالک الملک باستحقاق احبای این بنده
ضعیف بانعام منعم حقیقی مشمول شدند و اعدای این نحیف با نقام منتقم تحقیقی منکوب و مخذول
ترغیبات این عاجز خاکسار در میان هندیان ابرار معمول گشته و ترهیبات این ذره بمقدار
در حق مبتدعین اشرار سیف مسلول اصحاب سنت و اخلاص فایز بمدارج عز و اقبال گردیده
و ارباب بدعت و نفاق گرفتار نکبت و وبال هزاران هزار بلکه خلایق بیحد و شمار بشرف
بیعت مشرف شده و در منامات و معاملات بانواع بشارات مبشر چنانچه اهل اسلام
و مشاهیر خواص و عوام از ادوات آثام مطهر و پاک گشته و در طی مدارج تقوی و ورع
چست و چالاک جماعه مسلمین کامل الاتقیا و در انصار شریعت محمدیه منسلک گردیدند و در
زمره مخلصین راسخ الاعتقاد و در انوار طریقه مجددیه منهمک بحمد الله علی ذلک حمداً کثیراً لیکن
از مدت چند سال بتقدیر قادر فعال حال حکومت و سلطنت این ممالک بر منوال گردیده
که نصارای نکوهیده خصال و مشرکین بد مآل بر اکثر بلاد هندوستان از لب دریای اباسین

تا دریو

تا ساحل دریای شور که تخمیناً شش ماهه راه باشد تسلط یافتند و دوام تشکیک و تزویر بنابر
اخمال دین رب خبیر یافتند و تمامی آن اقطار را بظلمات ظلم و کفر مشحون گردانیده و عزت
رؤسای کبار را بانواع مذلت مقرون و تمامی مسلمین را عموماً و سپاه و حکام را خصوصاً
بانواع تکالیف مبتلا نموده و بر مساجد و معابد اهل اسلام دست تعدی رسانیده و در تقدمات
ریاست و سیاست و معاملات قضا و معاملات قوانین شرع را برباد داده و آیین کفر را بنیاد
نهاده و بتجلیل بلاد و امصار و استیلاء و اقتدار رسوم کفر مشهور گردیده و شعائر اسلام مستور
و رایات ظلم منصوب شده و اعلام ضلال منکوب و حق پرستی منفور گشته و هوا پرستی معهود بنابراین
سینه‌ای کینه بملاحظه این حال پر از رنج و ملال بود و قدر دل اخلاص منزل اندک شوق هجرت بالاهل
غیرت بیانی بهر بهانه دل در جوش بود و آورنده لطافت جهاد بهر کیند سرور و خروش در این انتظار
این ضعیف را بر کار دیگر بر انگیختند و عزم ادای حج در خاطر ریختند الحمد لله که معه جمعی از
مؤمنین مخلصین که تخمیناً هشت صد مردم باشند بآن مقام فیض التیام رسیدیم و بزیارت حرمین
شریفین مشرف گردیدیم و دست عقیدت و اخلاص بآن مکان متبرک رسانیدیم و جبین اشتیاق
بر مواضع معظم مالیدیم و سر نیاز بر آستانه آن بی نیاز رسانیدیم و این جان ناتوان را نثار
خانه جانان گردانیدیم سبحان الله چه دریای رحمت بمکافات این اخلاص نیت و حسن طویت
موج زن گردید و چه ملاطفات دلربا در آن مقام دلگشای در مجازات این صدق و صفا
بنامات بی شمار و معاملات خارج از حد حصار بر منصه ظهور رسید زهی الطاف پنهانی و التفات
مهربانی که جان مشتاقین را شیفته و زنده گردانید و حبی انعام بیکران و اکرام بی پایان که
افتخار خاک نشین تا اوج عرش برین رسانید بیت اگر هر بن موی با صد زبان کند شکر
این نعمت را بیان به تحریر الفاظ های بی شمار نباشد یکی از هزاران هزار بالجمله آنچه از شاه ات

بوقوع

بوقلمون و مکالمات گوناگون در آن مقام دیده و شنیده ام بمیدان خیال در وهم نمیگنجد و بمیزان
قیاس و فهم نمی سنجد آری این عطیه ربانیست که هر کرا میخواهند عطا مینمایند و موهبت رحمانیست
هر کرا میخواهند بآن مشرف مینمایند اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت تهب ما تشاء لمن
تشاء و از اعظم معاملات آن مقام این است که از درگاه واهب العطایا جلت عظمته و از حضور
خیر البرایا علیه افضل الصلوة والتحیة در مقدمه اقامت جهاد و ازالهٔ کفر و فساد بطریق الهام
ربانی و کلام روحانی باشارات غیبی در باب امامت مشرف ساختند و به بشارات لاریبی
در باب فتح و ظفر مبشر در معاملات حقه باعلای کلمة رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین
و استیصال کفره متمردین مامور ساختند و در مواعید صادقه بلقب مظفر و منصور نواختند
پس بنا بر اقامت همین رکن رکین یعنی نصرت دین متین و شکست رونق اعدای دین از
حرم محترم و آن مقام معظم معاودت نمودم و الا کدام عاقل که از مثل آن مقام دلکشا و مکان راحت
افزا جان خود را کشیده در کشمکش مصاحبت ارباب کفر و ضلال و اصحاب بحث و جدال
اندازد و قطع نظر ازین اشارات و بشارات اینقدر لابد است که هرگاه بلاد اهل اسلام
در دست کفار لئام افتد بر جمیع اهل اسلام عموما و بر امیر و حکام خصوصا واجب میگردد
که سعی و کوشش در مقابله و مقاتلهٔ آنها بجا آرند تا وقتیکه بلاد مسلمین را از قبضهٔ ایشان برآرند
و الا آثم و گنهگار میشوند عاصی و ستمکار و از درگاه قبول مردود میگردند و از ساحت قرب
مطرود بنا علیه چند روز در وطن خود اقامت نمودم بعد از آن راه هجرت پیمودم و در بلاد
هند و سند و خراسان دور و دراز سیر کردیم و این تحفهٔ بشارت پیش اکثر اهل اسلام و خبر بردم
و این دعوت حق را بگوش هوش جمهور مسلمین رسانیدم و اکثر مؤمنین مخلصین را در بیعت
رفیق خود گردانیدم آخر الامر در اوطان یوسف زئی رسیده مخلصین ایشان را رفیق خود ساختم

و علم جهاد برافراختم و بکرات و مرات بر سر اهل کفر تاختم و جان و مال در رضاجوئی ایزد متعال
در باختم اگرچه در مقدمهٔ قتل و قتال و جنگ و جدال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال فتح و شکست در
جانبین متصور است اما الحمد لله و المنة که مؤمنین صادقین را نه در هنگام نصرت غرور و سرکشی بهم رسید
و نه در وقت شکست تقاعد و فتوری رو داد بلکه بفحوای کلام ملک علام و سنت سید الانام و
فتاوای جماهیر فقهای عظام و مشاهیر علمای ذوی الاحترام و صوابدید عقلای ذوی الافهام
اقامت این افضل ارکان اسلام یعنی قتال با کفار لئام بدون نصب امام بر وجه مشروع صورت نمی بندد لهذا
بنا علیه باتفاق جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و قضات ذوی الاحترام و مشایخ عالیمقام
و خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بر دست این فقیر بیعت امامت
واقع گردید الحمد لله و المنة که معاندان اهل کفر و عناد و صحبت جمع و اعیان و بعد مرور دهور بر وجه
مشروع صورت بست هر چند این اضعف العباد اول الحصول این منزل منیف بمراحل بعیدی
مستبعد بود و ثانیاً باتفاق جماعات مؤمنین بدین منصب شریف مشرف گشت الا خالق البریات
و عالم السرایر و الخفیات گواه است بر تعیینی که گاهی بدل اخلاص منزل این بنده عبودیت شعار
و عاجز خاکسار آرزوی حصول معنی تملک خزاین دنیا و تسلط بر بلاد و امصار و تحکم بر بندگان
ملک منان و فرمانروائی بر اقران و اخوان و طلب زینت و جاه و هیبت در ریاست و امارت و اهانت
رؤسای عالیمقدار و سلب سلطنت سلاطین والاتبار و امتیاز خود نسبت سایر بندگان الهی
و آشنایان رسالت پناهی گاهی خطور هم نکرده و وسوسهٔ آن هم نرسیده بلکه مقصود از برپا کرده
تمام این معرکه پیرایی و تعرضه آرایی بجز از اعلای کلمهٔ رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین و
استخلاص بلاد مؤمنین از دست کفرهٔ متمردین چیزی دیگر نیست و هرگز هرگز شعبهٔ وسوسهٔ شیطانی
و شائبهٔ هوای نفسانی باین داعیهٔ روحانی و الهام ربانی مخلوط نگردیده و الله علی ما نقول وکیل

چنانچه

چنانچه تمامی سرگذشت این عاجز ناتوان و تغیر حال هندوستان از حجاج بیت الحرام و تجار
اهل اسلام و دشت نوردان اقالیم سیاحت و دارالقران بلاد دور دست تفحص فرمایند تا حقیقت
احوال منکشف گردد و از آنجا که آنجناب و اسلاف بزرگواران آنجناب بغیرت ایمانی و حمیت اسلامی
موصوف اند و باعلای اعلام دین و احیای سنت سید المرسلین معروف و دیانت و عدالت ایشان
مسلم طوایف انام است و قطعات و حکایات ایشان زبان زد هر خاص و عام بلکه جابجا بر سر منابر
آن دیار و مشاهیر مسندنشین آن اقطار بغیرت ایمانی و حمیت اسلامی در جمیع اقالیم مشهور اند
و قلوب ایشان باخلاص نیت و حسن طویت معمور حتی که بخارای شریف در معتقدات دیانت و امانت
ضرب المثل شده و رسوم مروجه آن بلده شریفه در حق جابجا مسلمین مسطر عمل گردیده بنا علیه
بر طبق منطوق لازم الوثوق و حرض المومنین علی القتال بخدمت رفیع درجت آن حامی انوار
ملت بیضاء و ماحی آثار بدعت ظلماء ناصر احکام رب العالمین قاهر اعدای دین متین نگارش
کرده میشود که حق جل و علا بکرم عمیم خود آنجناب را بمنصب فرمانروایی و کشورکشایی که اعلای مناصب
ارباب عزت و اقصای مآرب اهل وجاهت است مشرف گردانیده پس در شکر این نعمت عظمی
لازم که همه اسباب راحت و فرحت و سامان عظمت و شوکت در تحصیل رضای رب العزت مصروف
کرده شود و در اعلای کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین داد کوشش داده آید که
رؤسای بلاد هند و خراسان در مقدمه اطاعت و انقیاد و تغافل ورزیده در باب اقامت
جهاد تکاسل و از مقتضای حمیت عاطل گردیدند و از حقوق عبودیت غافل آمده اند که بنا بر
محبت ما سوی الله از امتثال احکام الهی پهلوتهی نمایند فی الحقیقت بنده نیست و مومنی که غیرت
ایمانی ندارد در نفس الامر مومن نیست و مخلصیکه مرغوبی را از مرغوبات نفسانی و امتثال احکام
ربانی ترجیح دهد مخلص نه سبحان الله کسانیکه تخریب بنای اسلام از دست کفار لیام می بینند و می شنوند

باز غیرت ایمانی در دل ایشان جوش نمیزند و حمیت اسلامی در سینه ایشان خروش نمیکند
چگونه ادعای ایمان مینمایند و جان خود را در زمره محمدیان می شمارند آری محبت حق با محبت دنیا
مخالفت میدارد و حق پرستی با هوا پرستی متضادات تجویز اجتماع این هر دو امر در یک قلب خیالی است
بر اختلال و وهمی است سراپا باطل و محال الدنیا والآخرة ضرتان لا تجتمعان حدیثی است مأثور و لا
جمع بین الحقیقة والمجاز مسئلی است مشهور بیت هم خدا خواهی و هم دنیای دون این خیال است و محال است و جنون
چنانچه رؤسای بلاد مسطور بپاداشتن این کردار رسیدند و گرفتار در ذلت ادبار گردیدند و از بسکه
وصول این اخبار وحشت آثار بمحفل جلالت منزل مشکوک بود بنابر آن علیه اجلال کیفیت تجبر نصاری
فرنگ و تعدی مشرکین هند بسمع مبارک رسانیده شد تا غیرت ایمانی که موروث شما از اسلاف کرام است بجوش
آید و اساس اهل کفر و ضلال را از پا براندازد و جمعیت جنود ابلیس لعین را برهم زند و رونق بازار
اهل کفر و شرک بشکند هر چند ضلع اوطان شریف زمینی که فرودگاه این عاجز خاکسار است و سراسر
کوهسار چه یارا که مهبط انوار اقبال و محفل موکب اجلال تواند شد چه آن جناب بانواع کار و بار
در مقدمات انتظار بندگان پروردگار در پیش است و ضلع مذکور از دار الخلافت مبارک واقع
در اقطار و جماهیر مؤمنین رعایا و مشاهیر جنود مشرکین نصاری با آنجناب عقد بیعت بسته اند
و مستعد اطاعت و انقیاد و منتظر اقامت جهاد نشسته در این صورت اگر معاونت عملی از علمای
دین و مشارکت علمی از اعلام شرع مبین نسبت ایشان متحقق شود هر آئینه علو همت و وفور رغبت
ایشان دوبالا گردد بنابر آن علیه مناسب وقت چنانست که جمیع صغار و کبار را از علمای متدینین
و اراکین معتبرین و سپاهیان شجاعت شعار و رعایای انقیاد دثار ترغیب فرمایند و جمعی را از
لشکر ظفر پیکر تعیین نمایند و از خزانه عامره پرورش مجاهدین کنند تا مشارکت آنجناب در
اعلای دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و ارتیاب باحسن وجه متحقق گردد و مجاهدین

مذکور

ذکور دین را تقویت قلب بدست آید و چنانچه بسلطنت ایجهان فانی مشرف شده‌اند و میان
توجه عالی اصول دین متین و رسوم شرع مبین در آن دیار و اقطار مروج و در نشر انوار عدالت
معروف اند و به پرورش ارباب هدایت مشغول همچنین اگر استخلاص بلاد مومنین از تصرف کفره
ملاعین بدست عسکر فیروزی اثر صورت بندد هر آئینه حمایت سابقه بحمیت لاحقه ممتزج گردیده
بمثابه نور علی نور بر انظار مخلصین مودت ظهور جلوه گر شود و نهایت منتهی از رضاجوئی مولی
حاصل گردد و در درجه اعلی از مدارج جنت نعیم در جوار رب کریم مقعد صدق بدست آید
علاوه برین آنکه هر این هیچمدار و بلاد و کفار شرار را در تصرف انصار و اخیار آن مویدان ملت
سنیه مختار در آید این فقیر تحصیل آمال و منال در تصرف بلاد و امصار غرض نمیدارد هر گاه از اخوان
مومنین و اقران مخلصین بلاد مسلمین را از دست کفره متمردین استخلاص نموده قوانین شرع مبین
در ریاست و سیاست و قضایا و عدالت کما حقه مرعی دارد مقصود این فقیر حاصل گردد که
تسلط سلاطین عادلین را بر تمام روی زمین بهتر از تسلط خود میشمارم زیرا که سلطنت هفت کشور
را بخیال هم نمی آرم و تا نیکه نصرت دین متین و استیصال کفره متمردین متحقق گردیده تیر سعی
بر هدف مراد در رسید و در نیفتد سه بیک نیک تامل نمایند و فکر عمیق را کار فرمایند که سرداران ملک
خراسان بجبن و نامردی موصوف اند و بظلم و تعدی معروف تا بحدیکه رعایای ایشان
از حکومت ایشان بیزار اند و جنود ایشان بیکاره و کفار فرنگ که بر هندوستان تسلط یافته
اند نهایت تجربه کار و هوشیار اند و حیله باز و مکار اگر بر اهل خراسان بیایند بسهولت تمام
جمیع بلاد آن بدست آرند تا از حکومت آنها بحدود ولایت آنجناب متصل گردد و اطراف دار الحرب
با اطراف دار الاسلام متحد شود انواع مفاسد در میان مسلمین دار الاسلام بحیله و مکر خواهند انداخت
و علم مخالفت آنجناب خواهند افراخت اگر فی الحال لشکر فیروزی اثر بر آنها تاخت فرمایند

و جنود آنها را ز بروز برنماید البته از خیال تسلط بلاد مسلمین دست بردار شوند و در کار و بار خود
گرفتار این مضمون را شامل مضامین شعریه بالطایف شریه تصدیق نمایند بلکه اگر فی الحال در رسد
ابواب درآمد آن ملاعین به بازار خراسان تغافل خواهند نمود آنچه در عرصه قریبه از طرف ایشان
در حق اهل خراسان بظهور خواهد رسید تماشا خواهند نمود که آن ملاعین چه قدر آئیم پس جهت
و خیالات نهایت دور در دست میدارند و قطع نظر از مراعات این تدبیر مذکور پس اینقدر ضروریست
که بلاد هندوستان از اصل دار الحرب نیست بل کوه هند و فرنگ بالفعل بر آن مسلط گردیده
پس استخلاص بلاد مذکوره از دست آنها بر ذمه جماهیر اهل اسلام عموما و مشاهیر حکام خصوصا
واجب آمد این فقیر بقدر استطاعت خود کوشش مینماید آنجناب را لازم که بقدر طاقت خود سعی فرمایند
که با دنی معاونت آنجناب بلکه بمجرد نام مشارکت آن والا القاب غلبه دین ترقی میگردد و کار و بار
مجاهدین رونق می پذیرد زیرا که عنایت لطیف خبیر و اعانت رب قدیر هیولای قیام جهاد بکمال
استعداد رسیده و ماده علو دین و اجتماع جنود مومنین آماده گردیده همین که همت عالیه متوجه
گردد بسهولت تمام سرانجام صورت این امر عظیم بر منصه ظهور جلوه میفرماید و در اختتام این مهم فخیم
رو مینماید آینده سررشته بدست قادر مختار رشته اول در تاسیس امتحانی تدبیر مساعی جمیله
برروی کار آرند و آنرا از عبادات نبیله شمرده بجهد تمام بکار آرند بعد از ان در تفویض بسوی
تقدیر همت عالیه بگمارند و آنرا از عقاید جلیله قرار داده بر الواح قلوب بنگارند که آیه و شاورهم
فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی الله نص است از کلام ملک علام و کلمه السعی منی و الاتمام من الله
قولی است زبان زد هر خاص و عام بیت گفت پیغمبر به آواز بلند بر توکل زانوی اشتر ببند
این است ملخص مقصود این فقیر و منتج مکنون ما فی الضمیر لیکن از انجا که تشریح اجمال و تفصیل
این اجمال تحریر خامه بریده زبان متعسر میشود و تقریر لسان انسان متیسر بنابرآن علیه

جناب مستطاب

جناب مستطاب هدایت مآب مقرب بارگاه رب قوی مولانا عبدالحی هدی الله به کل عمی و غوی
و نفع الله به کل فطن و ذکی را که بر راه توحید و اتباع سنت راسخ القدم اند و در متعدد ترغیب
و ترهیب و وعظ و تذکیر علم در براعت علم ایقانی بحر زخار اند و در رشاقت بیان ایمانی سحاب ماطر
در ارشاد سالکین بدر منیر اند و در افاده طالبین بی نظیر در هدایت راه گم کردگان بادیه ضلالت
نجم ثاقب اند در استیصال خبثاء اهل شرک و بدعت غیور و غالب و در مرافقت این فقیر اسفار
در دوست کشیده اند و گرد وحشت نوردیده و در ملازمت این حقیر نشیب و فراز ترسنگانه و یگانه
دیده اند و گرم و سرد زمانه چشیده و مع اعلام هدایت التیام مشتمل بر تقریر علم تجدید جابر اهل اسلام
بحضور لامع النور روانه گردانیدیم و بواسطه قوت لسان و عذوبت بیان ایشان تفاصیل ما فی الضمیر
بسمع اشرف رسانیدیم آنچه از کلام هدایت التیام آن مجمع حسنات و منبع برکات فائض گردد آنرا
بر کف قبول آرند و مضامین هدایت آگین آنرا از جنس قوانین علم معقول و منقول شمارند و آنرا
باعث سعادت دارین و جالب برکات نشأتین تصور فرمایند زیاده والسلام مع الاکرام تمت

عریضه ملک فیض الله خان مهمند که عمده ارکان والی پشاور است بسم الله الرحمن الرحیم
بسم الله خیر الاسماء قطعه ای دلارام آرام جهان رام تو باد همه در دام یک عشوه با دام تو باد
برالفهای دم نامی تو زما باد سلام سر فدا بر تو مرا بلکه ز هم نام تو باد افاضل نکوسیر و عمده
افاضل شمایل آن خجسته اثر حمد حمیدی است که ساحت ساحت جلالش از وصمت صحت نقصان
و گنجایش آلایش امکان منزه و مبرا است و بنیان ایوان کبریای جلالش بالا رتبه از لوث
حدوث و قدرت عیب مقدس و مبعد از ادای ثنای الهی و بیان شکر نعم نامتناهی صحیح دین
حدیثی که طوطیان ذی بال حسن المقال آن لب گشایند و خوش خبر که بلبلان چمن درایت نمایند
و درود ثابت متواتر و متصل و صلوة غیر منقطع متسلسل بر آن هادی صراط مستقیم صاحب لوای علای

الحمد لله علی خلق عظیم بمقتضای بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اطباق از شمیم شمیمه کریمه اش معطر است
و بر طبق سودای قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا مشرق تا مغرب جهان از انوار خورشید هدایتش
منور و رضوان بر یاران و یاوران و عترت طاهره او که بمضمون لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة
اخلاق و اطوار آن حمیده کردار را حلیه ظاهر و زینت باطن فیض مواطن ساخته اند و طریقه متابعت
و انقیاد در موافقت و اعتقاد با آنحضرت سرمایه سعادت دارین شناخته بعد محامد و صلوات
و تحیات بلاغایات و تسلیمات بلانهایات و آرزومندی دریافت ملاقات بهجت سمات این احقر
عباد الله فیض الله معروض میدارد الحمد لله والمنة احوال غلام حلقه بگوش مستوجب است و صحت
و تندرستی آن حامی دین متین ظل الله رب العالمین شب و روز مرکوز خاطر نیازمند نامه گرامی در حین عین
نگرانی پرتو ورود افکند حمد مستوفی بسیار و خرمی بیشمار زاید الوصف بعمل انجامید سر افتخار غلام خیراندیش
تا فلک تاسع رسانید کرامت مندرجه آن معلوم و مفهوم گردید آنچه در باب مشرف شدن غلام بحضور لامع
النور و یا فرستادن یکی از برادران غلام در قید قلم مبارک گهر شیم آورده بودند بعد شکوه و شکایت
آزردگی از زمانه و ظلم و اعتساف اعدای دین ناحق و صدق نوشته اند بالرأس و العین سر را
قدم ساخته ربقه اطاعت در گردن جان انداخته سر و در حضور میشدیم اما از معالجت و مداوای این مرض
عاجز مانده که بدون اجازت سرداران عالی مکان که ناظمان زمانه اند این سعادت غلام را میسر
نخواهد شد اگر ملاقات با بنده درگاه ضرور است از خوردان خطا و از بزرگان عطا منظور داشته
مکتوب مبارک اسلوب آمیخته از ملاطفت و دلداری که فقولا له قولا لینا لعله یتذکر او یخشی
آمده است بجانب سرداران ارسال دارند که این حشمت پناهان اینقدر غباری در خاطر دارند
و احیانا در محفل خاصه سفیر باشند که مثال های این باب شامل نباشد که خدمت بر پا و دوگانه لازم نیست شاید
خلد الله ملکه با قادیل عام اعتقاد و زمره ما یاران باش با وجود اخلاص و یگانگت متهم ساخت

گدای بابر

گاهی بنامه و پیغام یاد دشا دنواز موده است مرا جان در وفا داری برآمد؛ هندت درحق من بیگانگی بسیار است
ترشد و توقع بخلاف ایام خالیه ابواب رسل و رسایل بسر داران مفتوح فرمایند که خیریت و خوبی
درین مرتبه است و تطلید است غلام حلقه بگوش در حاشیه رقیمه عنبر شمیمه ابقا برنگارند باز بهم
مستعد شرف حضور شده رفع کدورات که منافقین فیمابین ثبت نموده اند کرده شود و سایر
احوال رونق پذیر گردد مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز؛ لیک در مجلس رندان
خبری نیست نیست؛ حاجت ترقیم ندارد وقت تنگ است آنچه حامل عریضه نیاز زبانی رساند
مقرون صدق دانند؛ جواب از طرف امیرالمومنین خلدالله ملکه بنام ملک فیض الله خان مهمند
که از اعظم ملازمان والی پیشاور است بسم الله الرحمن الرحیم؛ نیکوترین ترانه عندلیبان چمنستان سخن آرایی
و بهترین ترنم قمریان سروبستان دانش پیرایی سپاس بی قیاس شهنشاه تقدس بارگاهی است که
انطباق کون و مکان و صفایح زمین و زمان از سمک تا سماک و از قعر مغاک تا اوج فلک الافلاک سفینه
ظهور کمال قدرت سرا پا ندرت اوست و حمد حکیمی است که هر ذره از ذرات بیابان و هر ورقی
از اوراق درختان آیینه تماشاگاه بدایع جمال حکمت بی علت او و بعد از ادای حمد آن احد
خوشترین کلامی که طوطیان شکر بیان بآن سرایند و زیباترین زیوری که ابکار عرایس افکار بدان
آرایند درود نامحدود برنجم عرصه وجود صاحب مقام محمود آیینه دار جمال لایزال مظهر اوصاف
ذوالجلال محمود الهام حرض المومنین علی القتال و صلوات متتالیات و تسلیمات متوالیات
بر سرور کائنات ملقب بالقاب سید المرسلین و رحمة للعالمین مشرف بخطاب یا ایها النبی جاهد
الکفار والمنافقین و بر آل بیت اطهار و صحابه کبار که فرمانروایان اورنگ فسوف یاتی الله
بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة
لائم اند و کشورگشایان اقلیم والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم بعد از حمد و صلوة

از امیر المؤمنین سید احمد بعطاالله خان اخلاص نشان تودد عنوان حشمت مآب عظمت انتساب
ملک فیض اسد خان سلمه الله الملک المنان بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح
آنکه احوال اینجد ود بکرم رب معبود تا تحریر نامه مودت شمامه سراسر مستوجب حمد و شکر رقیمه نامی
و صحیفه گرامی مشتمل بر اظهار مراتب خلت و اخلاص و محبت و اختصاص رسید انواع مسرت و انبساط
فرحت بخشید مضامین وداد انگیز مجملا از عبارات بلاغت آیات و مفصلا از بیان حامل نامه
اخلاص عنوان لائح گردید احبکم الله الذی احببتمونا لاجله و چندی از کلمات حکمت سمات
که از خامه اتحاد شمامه بر صفحه قرطاس وداد اساس شده بود بپاسخ آن تصریحا می پردازد
و جوابش تشریحا می طرازد آنچه در مقام عذر عدم تشریف آوری خود ارقام فرموده بودند که بدون
اجازت سرداران عالی مکانان که ناظمان زمانه اند این سعادت علام را میسر نخواهد شد تحقیقش
آنست که آن مکرم را محض بنابر مشارکت مؤمنین و معاونت مجاهدین و مشاورت در تدبیر انجام
دادن این مهم عظیم بقدوم مسرت لزوم ترغیب داده بودم پس اگر اطاعت سرداران زمان که بنسبت
حمیت دین و حمایت شرع مبین بزعم خود اوجب و اکد میدانند و در سعی این ملت را در سویدای قلب
از امر امور ردیه نمی شمارند و در مداوات و معالجه آن سعی نمی آرند پس بحکم کل حزب بما لدیهم فرحون
شادان و فرحان مانند و آنچه در مقام تدبیر قدم نگارش نموده بودند که اگر ملاقات بنده درگاهی
ضرورست پس مکتوبی بجانب سرداران ارسال دارند و طلب داشت علام حلقه بگوش در حاشیه برنگارند
که باذن هم مستعد شرف حضور شود معروضش این است که درخواست ملاقات کسی از مخلوقات بنابر استعانت
در سرانجام دادن مهمات هیچگونه ضرور نیست زیرا که در مقدمه اقامت جهاد بر کفار اشرار توکل
و اعتقاد محض بر قادر مختار داریم و بر طبق وعده و من یتوکل علی الله فهو حسبه درباره حل کل مشکلات
صرف از درگاه واهب العطیات امید داریم هر چند عاجز و خاکسار و ذره بمقدارم از آثار جاه و جلال

مخلوقم

مخلوقین را در جنب عظمت و جلال رب العالمین بجوی نمی شمارم لیکن از آنجا که اعلام عام بخدمت
جماهیر اهل اسلام بحکم حرض المومنین علی القتال ضروری است و آن با مضامین هدایت آگین است
که تبا مها در حیله تحریر نگنجد و در منصه تقریر با حسن وجوه جلوه ای نمی پذیرد تا با اهلیه درخواست ملاقات
ننمودم هرگز هرگز راه استعانت و التجا نه پیمودم پس اگر با مکالمه با ایشان در مرتبه تعذر انجامید بسبب
اصل اعلام بطریق مکاتبه هم بسمع گرامی رسید و مضمون آیه وافی هدایه و حرض المومنین
علی القتال مودی گردید و آنچه در مقام تعلیم لین کلام در مخاطبه سرداران ذوی الافهام به آیت
وافی هدایت فقولا له قولاً لینا لعله یتذکر او یخشی استشهاد فرموده بودند پس این ضعیف کلمه عنیف
و سخن سخیف گاهی در مکالمه ضعفا هم فضلاً عن الرؤسا بمیان نمی آرم بلکه آنرا از مساوی
اخلاق و شنائع خصال می شمارم و چون این امر ذمیم بروی کار آرم که با کسی مدارا جبلی و مجاملت
کلی نمیدارم بلکه همین قدر آرزو می دارم که هر یگانه و بیگانه در پیش و ضعیف را براه حق دعوت
نمایم و با اطاعت مالک مطلق کارساز نمایم اگر کسی بگوش هوش شنید در سلک بندگان خاص و
مقبولان ذوی الاختصاص منسلک گردید و هر که پهلو تهی کرد حسرت و ندامت با خود برد نه
نفع آن بمن می پیوندد و نه مضرت این بمن می رسد تا شکر آن بجا آرم و شکایت این بر زبان
رانم و آنچه در مقام استحکام علاقه خلت و التیام با سرداران ذوی الاحترام نگارش نموده بودند
که بخلاف ایام خالیه ابواب رسل و رسایل بسرداران مفتوح فرمایند بر تنمیر مودت تحریر واضح باد
که سردار سلطان محمد خان و سردار سید محمد خان راه رسل و رسایل مسلوک میدارند پس
جواب آن همه از اینجا میباید بلکه اگر مکاتیب طرفین را شمار کرده آید هر آینه مکاتیب اینجانب
در تعداد زاید بر آید چنانچه عنقریب یک خط مسرت نمط فرستاده بودند جوابش نگارش کرده شد
باز وقتیکه زبان فترت رسل و رسایل ممتد گردید خطی دیگر در طلب جواب جواب ارسال داشته شد

فاما سردار یار محمد خان و سردار پیر محمد خان اصلاً این راه نمی‌پویند و ابتدای این امر از من تجویز شد
حالانکه سابق واضح گردید که راه النجاح ذالنجاح با حدی از مخلوقین نمی‌پاییم و در استحکام رابطهٔ محبت
و اتحاد فرق الطائفه سعی نماییم آری اعلام سرداران کثیر الاقتدار که مقصود من بود نوشتم خطوط مشتمل بر
انواع ترغیب و ترهیب بکرات و مرات بر نگاشتم وقتیکه ایشان با وجود ولایت بلده پیشاور
که مخزن قراطیس و اقلام است در ارسال مکاتیب اهمال میفرمایند پس ما فقرا را چه یارا که درین کهسار
که مبرا از ادوات کتابت است بدفاتر نگاری مشغول شویم و آنچه در مقام بیان شکایت سرداران رفیع
المقدار ان رقم زده کلک اتحاد سلک شده بود که آن حشمت مآبان در محفل خاصه میفرمایند که شال ما این پین
مثل مشهور میباشد که محنت برباد و گناه لازم پس ظاهر است که اگر سرداران ممدوحین محض لله و فی الله
در خدمت این اضعف عباد الله بنا بر حمایت شرع مبین و اعانت مجاهدین کمر بسته بودند پس فی الحقیقت
این خدمت دین رب قدیر است نه خدمت این فقیر حقیر لازم که شکر این نعمت عظمی و عطیه کبری بدرگاه
خالق الوری بجا آرند و گردن کسی از مخلوقین را زیر بار منت خود نسپارند قال الله تبارک و تعالی یمنون
علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل الله یمن علیکم ان هداکم للایمان ان کنتم صادقین و اگر
خدمت این بنده درگاه اله لغیر وجه الله بجا آورده بودند پس این امریست از اصل هبا و باطل
و در همه خیر سراسر عاطل زیرا که لغیر وجه الله باشد خیالی است پر اختلال و سلاقه که با سوی الله
بهم رسد امریست جالب نکبت و وبال من نه آنم که رعایت این تعلقات بیمعنی نمایم و باین تملقات
بیهوده گرایم بلکه من همانم که در هر باب سینه صافم خاصه در معاملات صلح و جنگ یکرو و یکرنگ از
دو روئی بیزارم و از پاسداری غیر حق دست بردار و تاج خاکسارم و بنده عبودیت شعار از اعانت
ما سوی الله عار و ننگ میدارم و گلبرگ غیر حق را با خار و سنگ میشمارم کسیکه با من راه اتحاد
میپوید لازم که برنگ عبودیت خالصه رنگین شود و ثبات استقامت سنگین و با من خواجه تاشی

اختیار کند

اختیار کند و آزار و باشی اجتناب ورزد هر که خواهد که از حق علاقهٔ تعلق بگسلد و با من رابطه
تعلق پیوندد و با مولای این بنیاد مخالفت نهد و گفتار ما بکار رد نبرد و عبودیت شعار را در یک سلک
موافقت کشد پس هرگز هرگز این امر گاهی شدنی نیست که من محض بندهٔ پروردگارم نه بندهٔ
کسی از صغار و کبار آری اگر سرداران معه دین به نسبت رب العلمین از بندگان عبودیت کیش
شوند و به نسبت دین متین از هوا خواهان خیر اندیش پس البته سرداران کرام را واجب التعظیم
و لازم الاکرام شمارم و در خدمت گذاری ایشان سعی بجان و دل می آرم پس من با کسی از بیگانه
و آشنا عداوت ذاتی نیدارم در هیچ معاملات نسبت بخود گناهکاران نمی شمارم تا از من شکایت
ایشان نمایند و حرف گله در میان آرند آری غافل از حقوق پروردگار و خاذل دین سید ابرار
هموست آن ام و گنهگار و ظالم و ستمگار خواه با من معامله لطف و مروت نماید خواه راه عنف
و عداوت پیماید و آنچه در مقام اختتام نامهٔ مروت شمامه تغییر قلم خلت توام این بیت حافظ
شیرازی مرقوم بود بیت مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز : ورنه در مجلس رندان خبری نیست
که نیست : برای خاطر صفا پیرای واضح و لایح باد که اگر مراد از راز نهانی عزم ایجاب سمت
جهد و جهاد بنا بر پاک کردن ملک هندوستان از خس و خاشاک ارباب نفاق و خار و سنگ
اصحاب ضلالت و شقاق است همه را اصلاً از اسرار مخفیه نیست بلکه رو بروی ملا میر عالم اخوندزاده
وکیل سردار سلطان محمد خان این سخن با واز بلند گفته ام در هیچ گوشه لذین باب نهفته و اشارات
اینقدر همه در سلک حجاب که معه کریمات آن سفته آری تعیین مدت ننمودم تعیین بکدام وقت سرانجام
این مهم خواهم کرد و بکدام ساعت درین عبادت سعی بجا خواهم آورد زیرا که سر رشتهٔ هر کار بدست
قادر مختار است عزم اجمالی دارم و اتمام آنرا از درگاه واهب العطایا امید دارم پس وصول خبر
این امر ظاهر و باهر بسمع اشرف اصلاً مستبعد نیست مصرعه نهان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلها

واگر مراد از سر نهانی حال عجز مآل ما فقرا آنست که با وجود این بی سر و سامانی و ضعف و ناتوانی
بر مقابله ارباب حشمت و ثروت چالاکیم و در مخالفت اصحاب عزت و مکنت بیباک پس باید
دانست که هر چند ما فقرا به نهایت بی سر و سامانیم اما از بندگان شاه شاهانیم و بر وعدهٔ
او فرحان و شادانیم و در اطاعت او کامیاب و کامرانیم بر آیت کافی هدایت کم من فئة
قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله اعتماد کلی داریم و بر مضمون لطف مشحون و من یتوکل علی الله
فهو حسبه توکل جلی عدهٔ مخالفین را اگر چه بهزاران هزار در رسد و قوت معاندین را اگر چه
بدوارج بیشمار کشد در جنب عظمت مولای خود همسنگ خس و خاشاک هم نمی شماریم و هر تگ
و سگ ناپاک هم بخیال نمی آریم بالجمله انقیاد شعاریم با فتح و شکست کاری نداریم و خیال اعانت
اهل دین در سر داریم و عزیمت اهانت متمردین پیش نظر هر قدر تیریکه در ترکش میداریم در حین
معرکه خواهیم انداخت و هر زور و تدبیریکه از ته دل برآرم برین بساط خواهیم باخت انواع منفعت
و مضرت بمن رسد یا بکسی دیگر خواه تاج شهامت بر سر یابم خواه خلعت شهادت در بر
زیاده والسلام مع الاکرام مرقوم هفتم محرم سنه ۱۲۴۳ هجری بمقام پنجتار
بنام حبیب الله خان پسر عظیم خان برادر دوست محمد خان والی کابل نوشته شد
بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه سید احمد بمطالعه سلالهٔ خاندان عظمت
و اجلال نقاوهٔ دودمان عزت و اقبال مسند آرای محافل سیاست و ریاست معرکه آرای
میادین شجاعت و شهامت جلالت نشان سردار حبیب الله خان زاد اقباله بعد از سلام مسنون
و دعای اجابت مقرون واضح آنکه هر چند اقامت جهاد و ازالهٔ کفر و فساد بر ذمهٔ جمیع مسلمین
لازم است اما بر مشاهیر بلاد آن زیاده واجب چنانچه والد بزرگوار آن سردار کثیر الاقتدار در مقابله
کفار اشرار داد شجاعت و شهامت داده اند و اساس فراهم آوردن جنود اغزا نهاده صیت شهامت

ایشان زبانزد

ایشان باطراف واکناف عالم رسیده و آوازهٔ جلادت ایشان در اکثر بلاد و امصار منتشر گردید
چنانچه آن عظیم الشان تمام عمر درهمین راه پیموده اند و درهمین کار و بار از جهان فانی رحلت نموده اند
الحمد لله شما که خلف رشید آن سردار سعید مستند بفضل الهی در باب شجاعت و جوانمردی ضرب المثل
گشتند چنانچه تجلد شما در معارک مردآزما و تقدم شما در مصاف شهامت افزا مشهود در میان ارباب
پیکار و جنگ و اصحاب ناموس و ننگ گردیده لیکن نهایت مقام حیرت و محل غیرت است که امسال
ما غربا و مساکین بنابر اعلای کلمهٔ رب العالمین و استیصال کفرهٔ متمردین از مسافت دور و دراز در قرب و جوار
شما وارد شویم و مقدمه جنگ و جدال و قتل و قتال با اهل کفر و ضلال پیش کنیم و در تشیید بنیان ایمان
و تأسیس مبانی اسلام و ترویج دین سید الانام شب و روز در کوشش باشیم و آن سلالهٔ خاندان
عظمت و نقاوهٔ دودمان حشمت با وجود عداوت موروثی با کفار شرار و جلادت جبلی در مقدمات
جنگ و پیکار شریک نشوند و در نصرت دین و اعانت مجاهدین و اهانت متمردین داد کوشش ندهند
حالانکه بر حقیقت این امر مطلع اند و بر تفاصیل این اخبار آگاه خیر آنچه گذشت گذشت احال
از خواب تغافل و تساهل سر بر آرید و در مشارکت مؤمنین و اعانت مجاهدین سعی بلیغ بکار آرند که آخر
روزی در محکمهٔ حساب و کتاب حاضر خواهید گردید و در معرکهٔ سوال و جواب خواهید رسید و مصداق
کلام هدایت التیام ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم خواهید دید لازم که امروز تدابیر فردا کنید تا
مصداق آیهٔ وافی هدایه قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیهم فی الحیوة الدنیا وهم یحسبون
انهم یحسنون صنعا نشوید در آن مقام مزلت اقدام غیر از اطاعت حق چیزی بکار آمدنی نیست و
هر چه درین دار الفنا از مال و منال عزت و وجاهت حاصل کرده اند چیزی بدست نمی آید
اگر ذره از حقوق منعم خود می شناسید درهمین مقدمه نیک تأمل فرمائید و در انقیاد احکام
رب العباد کمر بسته نمائید و مردانه وار جان خود را بعجلت تمام در مجمع مجاهدین رسانید و هرگز هرگز

زاه تکاسل و تغافل نه پیمایند که دفتر ملک الموت بر سر می‌رسد و تمام این راحت و فرحت از دست
می‌رود و الحکم لله رب العالمین و ما علینا الا البلاغ المبین باقی تفاصیل احوال از زبان دارنده که از
محبان قدیمی و مخلصان صمیمی این جانب است واضح خواهد گردید آنچه اظهار نماید آن را قرین صدق و مصلحت
دانند و آن را در اعمال و افعال خود مرعی دارند که باعث سعادت دارین و جالب برکات نشأتین
است زیاده والسلام مع الاکرام ترقیم نهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری منمقام پیچار بنام حاجی خان
کاکر که از اعظم ملازمان و عمده مصاحبان دوست محمد خان والی کابل و کوهستان و قاربابان
بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد تعالی به خان عالیشان رفیع المکان جلالت نشان
عظمت منزلت حاجی خان کاکر سلمه الله تعالی تعبه از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح
آنکه از آنجا که حق جل و علا بکرم عمیم خود آن سامی منزلت را بانواع نعم و اصناف جود و کرم نواخته
و از متقبلان زمان و معززان دوران ساخته و اجناس هنر مثل فکر صائب و رای ثاقب و اطلاع
اذهان و رشاقت بیان و دقت مراتب دانش آرائی و شدت صولت سوکر سرائی در خاطر
فضائل ذخایر ودیعت نهاده و آن عالیشان این تمام انواع هنر و کمال را الی الآن در طلب
تحصیل مال و منال و جاه و جلال مصروف فرموده اند و بمقصد اعلی و مآرب اقصی رسیده چنانچه
سرداران زمان و اراکین دوران مجالست و مصاحبت ایشان را غنیمت کبری میدانند و بر
مشاورت ایشان در مهمات زمانه آرائی و کشورکشائی عمل می‌نمایند لازم که الحال بدریافت حقوق
مالک بالاستحقاق و منعم علی الاطلاق بشناسید و در ادای شکر نعم او بشتابید و این رای صائب
و فهم ثاقب و جلادت و شجاعت و عظمت و شهامت را در اعانت احیای شرع مبین و اهانت
اعدای دین متین صرف نمایند و چنانکه سرداران کثیر الاقتدار را بانواع مشاورات در مهمات
معاشیه اعانت کرده آمد همچنین الحال ایشان را باقامت این رکن رکین یعنی نصرت دین متین

در استیصال

در استیصال کفره منکر دین و ترویج شرع محمدی بر انگیخته کنید تا جائیکه عمر خود را در انواع راحت
این جهان فانی گذرانیده اند همچنین دولت جاودانی بدست آید بالجمله وقتیکه دعوی میدارید و
جان خود را در محمدیان میشمارید لازم که در تائید دین محمدی سعی بلیغ بجا آرند و غیرت ایمانی و حمیت
اسلامی را کار فرمائید و در رضا جوئی حضرت رب الارباب راسخ قدم شوید که همین وقت است
و وقت از دست رفته باز بدست نمی آید زیاده بجز تاکید درینمعنی چه نگاشته آید والسلام
مع الاکرام مرقوم ۹ محرم سنه ۱۲۴۳ هجری بنام فیض الله خان مهمند که از اعزه ملازمین والی پشاور است
بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المؤمنین سید احمد تعالی الله خان عالیشان رفیع المکان جلالت
نشان ملک فیض الله خان سلمه الله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
زبانی آخوند جیو اولاً و ثانیاً بزبانی نعمت خان واضح گردید که آنجناب را گمانی بس عجیب بهم رسیده
که خطیکه شما نزد اینجانب در اصلاح سعادات مشتمل بر مراتب اظهار اخلاص و اتحاد فرستاده بودند
بدست اغیار حواله نمودم سبحان الله این عجب خیالی است پر اختلال و احتمالی است محال سخن چینی
و فتنه انگیزی فیما بین مسلمین از طینت منافقین نکوهیده خصال و از سیرت مفسدین بدمآل است
نه از عادات مؤمنین صادقین و معاملات مخلصین راسخین اگرچه فیمابین ما و شما انواع معاملات
شکر و شکایت متحقق گردد اما این امر قبیح هرگز گاهی شدنی نیست چه فتنه انگیزی و تزویر بافی
منافی خیرخواهی و سینه صافی است بالجمله از امثال این مقدمات از طرف اینجانب اطمینان کلی دارند
و هر که خلاف آن نقل کند آنرا از جمله مفتریات شمارند بنا بر تسلی خاطر و طمانیت قلب خط مسرت نمط
که مزین بمهر خاص است بخدمت سامی بدست نعمت خان ارسال داشته شد انشاء الله تعالی بملاحظه
عالی خواهد رسید بخدمت سردار سلطان محمد خان از طرف اینجانب بطریق پیغام اینمعنی رسانند
که تائید استعداد سرانجام شدن مهم جهاد از دست ما ضعفا آن سرداران بخاطر عاطر مرکوز گردید

و احتمال دوام شوکت و صولت مخالفین بهم رسیده حالانکه انقلاب زمان و تغییر دوران در هر زمان

و هر مکان علی سبیل التواتر و التوالی متحقق میگردد و اسلاف شما که ذره از عزت و وجاهت نمیداشتند

باز اخلاف ایشان بکدام مدارج عزت و مکنت رسیده اند تا دیگر در گردنکشی و دشمن کشی ضرب المثل

بود بیک گردش گردون و تغییر زمانه بو قلمون منفعل و خجل شد بیت بیک گردش چرخ نیلوفری

نه نادر بجا ماند و نی نادری بحشمت و عظمت ظاهری را از فتح و نصرت میشمارید و حکم تقدیر را

که قاهر بر تدبیر است بخیال هم نمی آرید بیت ما از برون در شده مغرور صد فریب تا خود درون

پرده چه تدبیر میکنند ۞ بر رای نظافت پیرای ایشان معامله این خاک رکاکت شعار کالشمس فی رابعة النهار

هویدا و آشکار است که جهاد اهل عناد مامور و مبتهج و نصرت موعود احتمال خلف در مواعید

ملک منان از اوهام اهل کفر و طغیان است نه از افهام اهل دین و ایمان کرمن اوفی بعهده من الله

نصی است از کلام ملک علام و کان حقا علینا نصر المومنین وعده ایست از کلام هدایت التیام

آنچه معنی را لغور تمام دریافتند و بسر دار مصروح برسانند و بخوبی ایشان را بفهمانند دیگر آنکه آن خان

عالیشان را لازم که در رسانیدن مجاهدین هندوستان در قرب و جوار موضع کنند و اقامت

میدارند نزد فقیر از طریق مامون سعی بلیغ بجا آرند آنست که بنا بر سداری سرداران معلومان

ایشان را از قرب و جوار پیشاور در بیارند بلکه بر راه موضع متجنی عبور کنانند و خدمتگذاری

ایشان را بانواع مشاورات و مساعدات از افاضل عبادات شمارند زیاده و السلام مع الاکرام

مورخه نهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ از موضع پنجتار

وصیت نامه

الحمد لله الذی تفرد بالبقاء و القدم و تحکم علی جمیع عباده بالفناء و العدم حتی نعی بذلک علی

نبیه و حبیبه محمد صاحب الشفاعة و النعم و علی سائر الانبیاء و الاوصیاء و الخلفاء و الاولیاء و العلماء

الاکرم فالاکرم صلی الله علیه و علیهم و سلم اما بعد بر الواح متفحصان اخبار مجاهدین و اخیار مهاجرین ابرار

منقش آنکه جناب هدایت مآب زبدهٔ اسلاف و قدوهٔ اخلاف پیشوای اصحاب شریعت
رهنمای ارباب طریقت عالم ربانی و عامل حقانی مقبول بارگاه رب قوی مولانا عبدالحی بتاریخ
هشتم شهر شعبان سنه یکهزار و دوصد و چهل و شش در قریه خار ضلع سوات یوسف زئی
بتقدیر یزدانی و قضای آسمانی بر طبق منطوق لازم الوثوق کل نفس ذائقة الموت از جهان
فانی بدار البقا جاودانی شتافتند و نقاب ثوب جسمانی از جمال تجرد روحانی برانداختند
رفع الله درجاته فی اعلی علیین و اوصله فی حظیرة عباده المقربین از آنجا که اظهار وصایا
بمقتضای فحوای حدیث نبوی و کلام مصطفوی من مات علی وصیة مات علی سبیل و سنة و
مات علی تقی و شهادة و مات مغفورا از مستحسنات شرعیه و موجبات نجات اخرویه است
بنا بر آن علیه جناب مغفور مبرور قبل از وفات خود بحضور حضرت امام همام قدوهٔ اهل اسلام السید
الامجد سید المومنین سید احمد نصر الله دینه بعلو مجده و جمعی دیگر از خدام آنحضرت مثل فضیلت
مآب مناقب اکتساب مقبول بارگاه رب جلیل مولانا محمد اسماعیل دهلوی و فضیلت پناه کیاست
دستگاه حکیم محمد اشرف کاندهلوی و سعادت آگین میان شیخ نظام الدین بودهانوی و صلاح
آئین قاضی علاء الدین بکهروی و حافظ کلام ربانی حامل آیات قرآنی حافظ محمد صابر تهانوی
باین مضمون مصلحت مشحون وصیت فرموده که آنچه حق تصرف در جمیع اشیا عموما و ولایت بنات
و ابنا خصوصا بذات آنجناب تعلق میداشت همه آن حق مذکور بنا بر وصایه و نیابه بعفت مآب
عصمت قباب زوجه ایشان که والده عبد القیوم است تعلق دارد پس حق مذکور تا آن عفت مآب
از آن جناب مغفور مبرور مفوض باشد بنا بر آن علیه اینچند کلمات مشتمل بر وصی ساختن آن عفیفه
نوشته شد هر که اطلاع بر همین داشته باشد لازم که مهر خود با علامت دستخط خود برین کاغذ
ثبت کند تحریر بالتاریخ شانزدهم شهر شعبان المبارک ۱۲۴۶ سنه هجری فقط فقط فقط

اعلام‌نامهٔ کلان — بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بر ارباب خواص
سادات کرام و مشاهیر علمای عظام و جماهیر مشائخ ذوی الاحترام و اراکین امرای عالی مقام
و سائر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام خصوصاً منقش ضمیر منیر آنکه اصل جمیع
طاعات و اساس همه عبادات و مدار سعادات جاودانی و سرمایهٔ راحت دوجهانی تکمیل علاقهٔ عبودیت
و انقیاد و تحصیل مقام اطمینان و اعتقاد و ترجیح جانب حضرت حق بر جانب عبادت و اقوی علامات
و اعظم آثار آن ایثار محبت حضرت حق جل و علا رب الارباب بر محبت سائر اخوان و احباب است چنانچه نص
و من الناس من یتخذ من دون الله انداداً یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حباً لله و حدیث
من کان الله و رسوله احب الیه مما سواهما برین دعوی برهان متجلی و شاهد عدل است و هر چند این
محبت مذکوره سریست مخفی است و امریست مبطن لیکن آثار و علامات آن در ضمن افعال و اعمال
ظاهر و هویدا میگردد و اقوی مظنهٔ ظهور آثار این محبت و انقیاد امر جهاد با اهل کفر و عناد است چه
مقابلهٔ مشرکین و اقامت این رکن رکین مستلزم صرف جان و مال و ترک اهل و عیال و مهاجرت
اخوان و اوطان است پس اقدام در اقامت ذروهٔ سنام اسلام اقوای علامات غلبهٔ محبت
حضرت خالق است بر محبت جمیع مخلوقات و لهذا در کریمهٔ قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و
ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من
الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین جهاد را
با محبت خدا و رسول در یک سلک منسلک گردانیده اند و هر چند قتال اهل کفر و طغیان در هر زمان
و هر مکان لازم است اما درین عصر و زمان که شورش اهل کفر و طغیان از حد گذشته و فریاد و فغان
مظلومان از دست تظلم ایشان سر بفلک کشیده و تخریب شعائر اسلام از دست تعدی ایشان هویدا
گردیده پس برین تقدیر اقامت این رکن رکین یعنی مقابلهٔ مشرکین نزد جمهور مسلمین درین ایام

اکد و اوجب

او که واجب گردیده تا بنا علیه اینجانب از وطن مألوف خود برخاسته در دیار هند و سند
و خراسان دور و سیر نمود تا مؤمنین آن اقطار و مسلمین آن دیار را بسوی ادای این عبادت عظمی
و ادراک این سعادت علیا ترغیب کنم الحمد لله والمنة که اکثر مؤمنین مخلصین و صادقین را این سخن این
دعوت حق را قبول کرده و بکمال وفور رغبت و غایت علو همت کمر عزیمت در ادراک این سعادت
چست بستند عند الطلب بقالب جان حاضر خواهند گردید و در صرف جان و مال در رضاجوئی ایزد متعال
دریغ نخواهند کرد و آخر الامر در دار الامان یوسف زئی رسیده آنها را بادای این عبادت عظمی و ادراک
این سعادت علیا ترغیب نمود الحمد لله والمنة که مخلصین ایشان این دعوت حق را بگوش هوش
شنیدند و در رفاقت اینجانب در مقابله کفار نگونسار نمودند چنانچه چند بار بر سر آن اشرار تاخت آورده
مظفر و منصور گردیدند هر چند در مقدمه قتل و قتال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال فتح و شکست جانبین میسر است
اما در هر حال آنها در وفاق نیک مآل مستعد این کار اند بالجمله بر طبق منطوق کلام الله فقاتل فی
سبیل الله لا تکلف الا نفسک وحرض المؤمنین بخدمت کافه اهل دین و جماع ارباب صدق و یقین بطریق
دعوت نامه نگارش کرده میشود که ای مؤمنان پاک و ای مسلمانان چست و چالاک شکر منعم علی الاطلاق
بجا آرید و حقوق مالک بالاستحقاق یاد آرید و حمیت اسلامی کار فرمائید و غیرت ایمانی بر روی کار
آرید و این جان ناتوان و تنها دست بنیاد بخداوند حقیقی و خداوند تحقیقی بسپارید و متاع زندگانی
فانی بعوض راحت جاودانی بفروشید و در تحصیل رضاجوئی حضرت رب العزت بکمال علو همت کمر
تا کمر عزیمت بکوشید و لباس صبر و استقامت در میادین شجاعت و شهامت بپوشید و آب شمشیر از آن
تشنگی آب زلال باران بنوشید بالجمله محبت اهل و عیال و الفت اخوان و اوطان پس پشت انداخته
و جان و مال در رضاجوئی ایزد متعال در باخت و اطاعت رب ذی الجلال قبله همت خود ساخته
و علم نصرت دین متین برافراخته و کوس تأیید شرع مبین نواخته مردانه وار در معرکه جهاد کفار نگونسار درآیید

و اگر سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بقوت بازوانی از میدان شجاعت و جلادت برآیید
و در مصاف قتل و قتال و معرکه جنگ و جدال مثل کوه متین در مقابله اعدای دین ثابت القلب
و راسخ القدم باشند و شکستن رونق اهل کفر و عناد و بر باد دادن نمایش ارباب شرک و فساد
بمثابه راندن مگس‌ها یک بار بر تافتن خس و خاشاک شمارند و نص قرآنی ان تنصروا الله ینصرکم
و یثبت اقدامکم در دل جلادت منزل ملاحظه کنید و آیه فرقانی کان حقا علینا نصر المؤمنین
و کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله بلسان صدق ترجمان بخوانید و مضمون اذهب انت
و ربک فقاتلا انا ههنا قاعدون و لا طاقة لنا الیوم بجالوت و جنوده مثل قاعدین سابقین بر
زبان صدق‌شان جاری نگردانید و گلگونه شهادت بر چهره عبودیت و اطاعت مالیده سرخروئی دنیا
و آخرت حاصل کنید و انگشت وفا و انقیاد بحنای خون اهل کفر و فساد مخضب کرده عروس وار
در محضر حضرت داور دادار جلوه گر شوید و چون همین رفتار و گفتار و آیین نیت درست و غیرت و حمیت
مثل شیر نر غران و پیل مست دمان در مقابله اهل کفر و طغیان خواهید رسید مقرر مدد بالعزم و بر طبق
منطوق لازم الوثوق و ان جندنا لهم الغالبون مظفر و منصور خواهید شد و از الوان آثام مطهر
گردیده و از عذاب الیم جحیم نجات یافته بمدارج عالیه و مراتب سامیه در ریاض جنان و روح و ریحان ملکانه
در جوار رب الملک المنان خواهید رسید و در سلک عباد مقربین و جماعه سابقین از بندگان خاص و مقبولان
ذوی الاختصاص منسلک خواهید گردید و علاوه بر اینکه در میان اخوان و اقران بشجاعت و جلادت
موصوف و بغیرت و حمیت معروف خواهید شد و آن سرا اسد بر بلاد کفار و خزاین ایشان را مالک خواهید
گردید و بتسلط و حکومت بر اهل غرور و نخوت فایز شده بمنصب ریاست سلطانی و خلافت سبحانی
خواهید رسید و این مواعید مثل نمایش باغ سبز نیابر تسلی اطفال تصور نفرمایید بلکه مواعید مذکوره
مطابق کلام ربانی و موافق مضمون آیات قرآنی است قال الله تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا

هل ادلکم

هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون فی سبیل الله باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار ومساکن طیبة فی جنات عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونها نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین و علاوه برین آنکه اینجانب در منامات بیشمار و معاملات خارج از حد و حصار در باب سرانجام دادن این امر عظیم و مهم فخیم از پردهٔ غیب ببشارات ربانی مامور و از کمین لاریب ببشارات رحمانی مبشر است و چونکه الهام غیبی بکلام لاریبی منضم گردد مصمم شد پس در نظر مومنین راسخ الاعتقاد و مخلصین کامل الانقیاد مشابه نور علی نور جلوه گر شود و اگر کسی از مدعیان اسلام که از زمرهٔ منافقان بد انجام باشد مانع این امر گردد پس اولاً با او معامله و مقاتله نماید قال الله تبارک و تعالی یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم وماویهم جهنم وبئس المصیر و اگر تقاعد و تساهل درین باب عمل خواهند آورد پس چنانکه در دار دنیا مخذول و منکوب شده اند همچنین در دار آخرت بعذاب الیم در درکات جحیم گرفتار خواهند گردید و در عوض ایشان دیگر سعادتمندان ازلی و مقبلان لم یزلی در سلک حضرت ربانی منسلک خواهند شد قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم ولا تضروه شیئا والله علی کل شیء قدیر بالجمله این زندگانی فانی روزی گذشتنی و گذاشتنی است و در محکمه حساب و کتاب سوال و جواب در حضور حضرت رب الارباب حاضر شدنی است پس اهل تقاعد و تساهل در موکل حساب و کتاب بکدام زبان جواب خواهند داد و در حضور ملک علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق بکدام روی حاضر خواهند شد و از گرفت و گیر آن رب قدیر بکدام حیله و تزویر خلاص خواهند یافت وما علینا الا البلاغ المبین والسلام علی من اتبع الهدی ۵

اعلام نامه خورد

از فقیر سید احمد بالحاح خواطر سادات کرام و مشاهیر علمای عظام و جماهیر مشایخ ذوی الاحترام

و ارکان امرای عالیمقام و سایر خواص و عوام آن اهل ایمان و اسلام منقش و مبرهن آنکه هرچند
این فقیر در زمان سابق هم بحمد الله در امر خیر تبلیغ دعوت جمهور انام بسوی اتباع سنت سید الانام
علیه الصلوة والسلام در ساعات لیالی و ایام بکوشش تمام و سعی بالاکمال مشغول بود چنانچه بهمینی
بر اکثر دوستان فقیر واضح و لائح است بعد از ان حق جل و علا محض کرم عمیم خود این فقیر را مع چندی
از مؤمنین مخلصین در سلک مهاجرین صادقین منسلک گردانید الحمد لله علی ذلک حمداً کثیراً لیکن باز آنجا
که دعوت لسان بدون انضمام جهاد سیف و سنان کامل و تمام نمیگردد لهذا امام همه داعیان و رئیس
داعیان یعنی سید ولد عدنان علیه الصلوة والسلام آخر کار بقتال کفار مامور گردیده و ظهور شعائر
دین متین و علو اعلام شرع مبین از اقامت همین رکن رکین صورت بست بنا بر آن علیه عزم ادای
این عبادت عظمی و ادراک این سعادت علیا ترجیح در خاطر فقیر القا کرده اند که صرف جان و مال و
ترک اهل و عیال و مهاجرت اخوان و اوطان در جنب سرانجام دادن این امر عظیم و آنا این مهم
مثل ماندن یک من ناپاک و ما بر تافتن خس و خاشاک مینماید و آنچه محض بعد فی الله است که شعبه وسوسه
شیطانی و شائبه هوای نفسانی باین داعیه رحمانی اصلاً مخلوط نگردیده هرچند بهمینی بر اکثر واقفان
حال فقیر ظاهر و باهر است اما بر سبیل مزید تاکید باز بر طریق تجدید میگوید که خدای پاک جل شانه که دانای
نهان و آشکار و محیط بجمیع خفیات و اسرار است گواه میکنم بر همینی که آنچه داعیه جهاد با اهل کفر و عناد
از دل فقیر جوش میزند اصلاً و مطلقاً بوجه من الوجوه بکمد و در طلب مال و عزت و جاه و حشمت و امارت
و سلطنت و نام و نشان و ترفع بر اخوان و اقران و بالجمله بطلب چیزی سوای مالک حقیقی و اعلای کلمه
ملک تحقیقی باشد هرگز هرگز مزموم و منسوب نیست و الله علی ما نقول وکیل پس هر که خود را در سلک مسلمین منسلک میسازد
و در زمره محمدیان میشمارد بر ذمه او لازم و متوکد است که خود را نزد فقیر رسانیده مشارکت فقیر
درین باب اختیار کند تا در معرکه محشر که مجمع اولین و آخرین است هم بحضور حضرت خالق السموات والارضین

[illegible]

وهم رو برو بجناب سید المرسلین علیه الصلوة والسلام الی یوم الدین سرخروئی حاصل کند و بشفاعت و بصحبت
حضرت رسول مقبول صلوة الله وسلامه علیه فائز شده بمزید عزت و اکرام که بابت حضرت سید الانام
علیه الصلوة والسلام که بحضور ایشان بهره ور شود هر چند غلبه دین محمدی بر مشارکت کسی معین و شرف منوط نیست
زیرا که اگر قومی درین امر تقاعد و تساهل خواهند کرد قومی دیگر از بندگان الهی در عوض ایشان درین باب
داد کوشش خواهند داد لیکن اهل تقاعد و تساهل در حضور مالک حقیقی از روی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
چه خجالتها خواهند کشید و در انتقام منتقم حقیقی گرفتار شده چه حسرت ندامت و افسوس خواهند کرد
قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروه شیئا والله علی
کل شیء قدیر بالجمله وقت امتیاز مومن از منافق بر سر رسیده و مقاتله اهل کفر و طغیان پیش رو آمده
پس هر که خواهد خود را در جماعه معاندین که بانکار رسالت مقابله شرع مبین مینمایند داخل کند یا در زمره
منافقین که در پرده حیل و ابطال حکم حق را دفع مینمایند خود را شمارد و شلائی بعضی از اعذار جسمانی مثل ضعف
و ناتوانی نسبت تحمل مشاق سفر و تکالیف جهاد اظهار مینمایند حال آنکه حق جل و علا در حق امثال
ایشان میفرماید فرح المخلفون بمقعدهم تا یفقهون و دیگر محبت والدین و پاسداری آقا و وابستگی
بعلایق اهل و عیال و اخوان و اوطان و سایر امور معاشیه پیش میکنند حال آنکه حق جل و علا میفرماید
قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم تا الفاسقین و هر که خواهد خود را از لوث عناد و نفاق پاک گردانیده در
اطاعت و انقیاد حضرت رب العباد کمر همت چست بسته و نیت طیبه درست نموده نام خود را در سلک
مخلصین در اعلی علیین داخل کند پس آنکه طریق آن را بیان کردیم و ما علینا الا البلاغ المبین
اجازت نامه بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بر ضمیر صفا پذیر
طالبین راه حضرت حق و سالکین طریق آن هادی مطلق عموما مخفی نماند که تا بجناب [illegible] الله
حاضرانه و غایبانه محبت پیدا نکنند حصه ما نه پوشیده نماند که مقصود از بیعت بر دست مشایخ طریقت

همین است که راه رضامندی حضرت حق همین است آنچه در راه رضامندی حضرت حق منحصر در اتباع شریعت
غرا است هرکه سوای شریعت مصطفویه طریق تحصیل رضامندی حق انگارد پس بیشک آن شخص کاذب
و گمراه است و دعوی او باطل و نامسموع و اساس شریعت مصطفویه دو امر است اول ترک اشراک
دوم ثانی ترک بدعات اما ترک اشراک پس بیانش آنکه هیچکس را از ملائک و جن و پیر و مرید و استاد
و شاگرد و نبی و ولی حلال مشکلات و دافع بلیات و قادر بر تحصیل منافع نداند و همه را مثل خود عاجز
و نادان در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز نیاز بر طلب حوائج خود نذر و نیاز کسی از انبیاء
و اولیاء و صلحاء و ملائکه بجا نیارد آری اینقدر داند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند و بارگاه
صمدیت اند و ثمره مقبولیت ایشان همین است که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید
کرد و آثار ایشان را پیشوایان این طریق باید شمرد نه آنکه ایشان را قادر بر حوادث زمان و عالم السر و
الاعلان داند که این امر محض کفر و شرک است هرگز مومن پاک را ملوث آن شدن جایز نیست اما
ترک بدعت پس بیانش آنکه در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق خاتم الانبیاء
محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم را بکمال قوت و علو همت باید گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد پیغمبر صلی الله
علیه و سلم از قسم رسوم اختراع نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و تجمل قبور و بنای عمارات بر آن
و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه سازی و امثال ذلک هرگز پیرامون آن نباید گردید و حتی
الوسع سعی در محو آن باید کرد اول خود ترک باید نمود و بعد از آن هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باید کرد
چنانکه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف و نهی عن المنکر نیز فرض است چون این امر ذهن
نشین شد پس طالبین حق را باید که همین امور را پیش نظر خود نگاه داشته باید که بیعت نمایند خصوصا
کسانیکه بر دست اینجانب بیعت نموده اند و اینجانب این امور را روبروی ایشان کما حقه اظهار
نموده و ایشان را اجازت با خذ بیعت و تعلیم اشغال از جانب خود نموده پس بر ذمه ایشان لازم است

که اول خود ترک امور مذکورة الصدر نمایند و قلب و قالب خود را متوجه بسوی حق کنند و اتباع شریعت
غرا را ظاهرا و باطنا پیش گیرند و تمامی انجاس شرک و الواث بدعات را از خود دور نمایند و بعد
ازان جمیع طالبین حق را بسوی آن ترغیب دهند و در اخذ بیعت بدست خود از خود ساعی باشند
و ترغیب را فرو نمایند و هرگز انجام ازان ننمایند چه درین بیعت که بر دست یاران اینجانب واقع خواهد
فایده شد فی سبیل الله تعالی کلمه گویان از رسوم شرک پاک خواهند شد و تعظیم شرع شریف در
دل ایشان جا خواهد گرفت و اینجا دعا خواهد کرد که آن بیعت مثمر ثمرات جمیله جزیله گردد و در
تعلیم و تفهیم طالبان سعی موفور بجا آرند و آن کسانی که اخذ بیعت کنند ایشان را تعلیم اشغال فرمایند
حق جل و علا اینجانب را و جمیع مخلصین و محبین ما را در زمره مرشدین مخلصین و متبعین شریعت غرا
منسلک گرداناد آمین

بسم الله الرحمن الرحیم

نیابت نامه

بر ضمایر دانش ذخایر کافه اهل انصاف و هدایت پوشیده نماند که قتل و قتال و جنگ و جدال
که با اهل کفر و ضلال واقع میشود اگر محض بنابر تحصیل مال و عزت و ریاست و حکومت باشد عند الله
اصلا اعتبار ندارد و اگر بنا بر نصرت دین و اعلای کلمه رب العلمین و ترویج سنت سید المرسلین
علیه افضل الصلوة والتسلیم متحقق گردد آنرا در عرف شرع جهاد گویند و آن افضل عبادات و اکمل
طاعات است که هیچیک از طاعات و عبادات در باب رفع درجات و تکفیر سیئات مساوی آن نتوانند
شد چنانچه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منه و مغفرة و رحمة بران دلالت
میدارد و پس آنرا بوجهی ادا باید کرد که موافق قانون شرع شریف باشد تا در عقبی وسیله نجات و در دنیا
مثمر برکات باشد و باعث نزول رحمت یزدانی و تائید آسمانی گردد و از اعظم شروط جهاد نصب
امام است چنانچه کریمه اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و کریمه و لو ردوه الی الرسول و
اولی الامر منهم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و حدیث صلوا خمسکم و صوموا

شهرکم واطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنة ربکم وحدیث من قتل تحت رایة عمیة فقد مات میتة جاهلیة و
حدیث من خلع یدا من طاعة لقی الله یوم القیمة ولا حجة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة
وحدیث الغزو غزوان فاما من ابتغی وجه الله واطاع الامام وانفق الکریمة ویاسر الشریک واجتنب
الفساد فان نومه ونبهه اجر کله واما من غزا فخرا وریاء وسمعة وعصی الامام وافسد فی الارض فانه لم یرجع
بالکفاف ودیگر آیات واحادیث بسیار بران دلالت میدارد و ازینکه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد
درین عصر و زمان که مدت شور و شر اهل کفر و طغیان است بر ذمه جمهور مسلمین واجب و مؤکد گردیده پس نصب
امام هم بر ذمه ایشان واجب و مؤکد شد الحمد لله والمنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود آنجناب یعنی
سید احمد را اولا باشارات غیبی والهامات لاریبی باین منصب عالی مشرف گردانیده و ثانیا
بتالیف قلوب جمعی کثیر از اهل اسلام و جمی غفیر از خواص و عوام منصوب ساخته چنانچه بتاریخ دوازدهم
شهر جمادی الثانی روز پنجشنبه یکهزار و دوصد و چهل و دو هجری قدسی جمعی از سادات کرام و علمای
اعلام و مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و خوانین عالی مقام و جماهیر از خواص و عوام
از اهل ایمان و اسلام بر دست آنجناب بیعت امامت بجا آورده امام خود قرار داده اند و امامت و
ریاست آنجناب مسلم داشته ربقه اطاعت در گردن انداختند و در روز جمعه خطبه بنام آنجناب خواندند
ان شاء الله الغفور ببرکت ادای این امر مأثور عنقریب مظفر و منصور خواهند گردید پس مؤمنین غائبین
را هم لازم است که کمر همت در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد چست بندند و بیعت امامت
آنجناب بر دست نایب آنجناب یعنی حامی سنت بیضا ماحی بدعت ظلما زبدة العلماء الراسخین ملاذ
المسلمین الناصر لدین الله الجلیل مولانا محمد اسماعیل ایده الله ومنه واعانه فیما یحبه ویرضاه
ادا کرده اطاعت و انقیاد مولانای ممدوح و معدود بمقدمه بجا آرند بعد ازان بکمال ذوق و رغبت و خلوص نیت
برفاقت ایشان در لشکر جهاد در آیند و خطبه بنام آنجناب خوانند تا قتال اهل کفر و فساد و تا نصب

و امام

و اعیاد بر وجه مشروع واقع شود در دنیا و آخرت ثمر ثمرات جمیله و موجب اجر جزیله گردد والسلام
علی من اتبع الهدی

اجازت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی نور قلوب المؤمنین باخلاص النیة و اتباع السنة و قوة الایقان و کرم وجوه الناس
بقبول التوبة و عفو الخطیئة و تکفیر العصیان و فضل جنود المجاهدین بعلو الدرجة و عظم المغفرة و نور الصحائف
والصلوة والسلام علی محمد المبعوث بتکمیل التوحید و تعلیم السنة و مجاهدة ائمة الکفر و الطغیان و علی
آله و اصحابه الذین سووا الصفوف و سلوا السیوف و ساقوا الحتوف علی اخوان البغی و البدعة
و علی الائمة العادلین و السلاطین العاملین و جمیع المجاهدین و کافة اهل الخلوص و الایمان اما بعد
بر ضمیر صفا پذیر طالبین راه حق و سالکین طریق آن هادی مطلق پوشیده نماند که بیعت بر دو قسمت
بیعت طریقت و بیعت امامت اما بیعت طریقت پس مقصود ازان همین ست که راه رضامندی حق
بدست آید و راه رضامندی حضرت حق منحصر ست در اتباع شریعت غرا هر که سوای شریعت مصطفویه
علی صاحبها الصلوة والسلام طریق تحصیل رضامندی انگارد پس بیشک کاذب و گمراه ست و
دعوی او باطل و نامسموع و اساس شریعت مصطفویه در امر ست اول ترک اشراک و ثانی ترک
بدعات اما ترک اشراک پس باینش که هیچکس را از ملک و جن و پیر و مرید و استاد و شاگرد
و نبی و ولی حلال مشکلات و دافع بلیات و قادر بر تحصیل منافع ندانند و همه را مثل خود عاجز و نادان
در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارند و هرگز نام برای طلب حاجت خود نذر و نیاز کسی از انبیا و اولیا و
و صلحا و ملائکه بجا نیارند آری اینقدر بدانند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند و مرتبه و منزلت
ایشان همین ست که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید کرد و آثار ایشان را
انبیا و ایشان باید شمرد نه آنکه ایشان را در هر حوادث زمان و عالم السر و الاعلان دانند که این امر
محض کفر و شرک ست هرگز مومن را گرد آمدن آن شدن جایز نیست اما ترک بدعت پس باینش آنکه

حق تبارک و تعالی ایشان را اجور و مساعی ایشان را مشکور گرداند و ما را و جمیع مؤمنین مخلصین را در سلک متبعین خود منسلک فرماید آمین یا رب العالمین و آخر دعوینا ان الحمد لله رب العالمین و صلی الله تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

نیابت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ الحمد لله الملک العلام ۰ الذی امرنا باقامة الجهاد و نصب الامام و الصلوة و السلام علی محمد سید الانام و آله و اصحابه البررة الکرام اما بعد بر کافهٔ طالبان حق پوشیده نماند که اقامت جهاد افضل طاعات رب العباد است چنانچه کریمهٔ فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما بر آن دلالت میدارد و ادای این عبادت عظمی بدون نصب امام صورت نمی بندد ۰ لهذا نصب امام بر جماهیر اهل اسلام فرض عین گردید و معنی نصب امام همین است که بیعت بر دست رئیس جهاد بجا آرند و طاعت او را فرض عین شمارند کسیکه بیعت امامت مدة العمر بجا نیاورد در ربقهٔ جاهلیت مرد و کسیکه بعد ادای بیعت دست از اطاعت امام کشید بیشک بمهالک جهنم رسید چنانچه حدیث نبوی بر این هر دو مضمون دلالت میدارد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خلع یدا من طاعة لقی الله یوم القیمة ولا حجة له و من مات و لیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة چنانچه صاحب مشکوة این حدیث را در کتاب الامارت و القضاء روایت کرده از آنجا که جمعی کثیر و جمی غفیر از مسلمین این دیار و مؤمنین این اقطار بیعت امامت بر دست این عاجز خاکسار یعنی سید احمد بجا آوردند و اطاعت این فقیر مسلم داشتند و رفاقت مجاهدین اختیار کردند لیکن بسیاری از مؤمنین غایبین بسبب بعد مسافت از ادراک این سعادت محروم ماندند بنا علیه فضیلت مآب کمالات اکتساب ملا فیض محمد اخوندزاده را در مقدمه نایب خود ساخته روانه کرده شد تا مؤمنین غایبین بر دست ایشان بیعت امام این فقیر بجا آرند و ادای آن جزو فرض عین شمارند و اطاعت ایشان را موجب خوشنودی پندارند و الله الهادی الی سبیل الرشاد و آیاه ندعوا الاستقامة و السداد

بسم الله

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین اما بعد پس این رساله
اشغال مشتمل است بر سه باب و هر سه باب مشتمل است بر دو فصل باب اول در ذکر اشغال
طریقه قادریه فصل اول در اذکار طریق ذکر یک ضربی آنست که دو زانو بطریق نماز نشسته
اسم ذات را از وسط سینه بر آورده به پیش روی خود ضرب کند و چنان تخیل نماید که همراه این اسم
نوری از دهنش بر آمده بعد از آن نور را در خیال خود ممتد نماید و چنان تخیل کند که نور مذکور پیدا در
گردیده شکل چادر نورانی تمام بدن او را فرا گرفته باز آن صورت خیالی هم برگشت کرده چنان
تخیل کند که چادر نورانی مذکور در تمام بدنش فرو رفته و فراهم آمده در وسط سینه مجتمع شده شکل
گره گردیده باز اسم مذکور بطریق مسطور بگوید و در اثنای این ذکر لحاظ خود را بذات بحت متوجه نماید
و چند روز مزاولت همین ذکر کند و طریق دو ضربی آنست که دو زانو بطور نماز نشسته اسم ذات
بطریق مسطور ضرب کند و متصل آن از خیال بجانب شانه راست متوجه شده بر قلب ضرب کند
و چنان خیال نماید که نور در درون قلب فرو رفته اندرون تمام بدن ساری گردیده و طریق ذکر
سه ضربی آنست که چهار زانو نشسته ضرب اول و دوم بطریق مذکور و سیوم در قلب باید و طریق
ذکر چهار ضربی آنست که چهار زانو نشسته یک ضرب بجانب راست و دیگر بجانب چپ و سیوم در قلب
و چهارم پیش رو فصل ثانی در مراقبات مراقبه وحدانیت آنست که چنان تصور کند که ذات
الهی در هر مکان و هر زمان موجود است نه بمعنی که در هر چیز سرایت کرده است بلکه بمعنی که قیوم
هر چیز است مراقبه صمدیت آنست که انعامات الهیه را اجمالاً و تفصیلاً ملاحظه کند و صفت جود
او را تصور نماید یعنی نعم بیشمار عطا میفرماید و حال آنکه وصول هیچ منفعت و مضرت از طرف مخلوقاتش
در بارگاه او تعالی متصور نیست و صفت عموم فیض او ملحوظ دارد یعنی انعام او بهر کس میرسد

در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق خاتم الانبیاء محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
را بکمال قوت و علو همت باید گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد پیغمبر صلی الله علیه وسلم از قسم رسوم اختراع
نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و تجمل قبور و بنای عمارات بر آن و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه سازی
و امثال ذلک هرگز پیرامون آن نباید گردید حتی الوسع سعی در محو آن باید کرد و اول خود ترک باید کرد و بعد
از آن هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باید کرد چنانچه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف و نهی
عن المنکر نیز فرض است الحمد لله والمنت که کریم برحق و رحیم مطلق بکرم عمیم این عاجز خاکسار و ذره بیمقدار
یعنی سید احمد را بدرجه اعلی از درجات توحید فائز گردانید و بمرتبه قصوی از مراتب اتباع سنت رسانید
و بمعاملات رحمت ریز و مکالمات محبت انگیز نواختند و بهدایت طالبین و ارشاد سالکین مامور
ساختند پس بجا آوردن بیعت طریقت بر دست این بنده درگاه رب العزت درمان بیماران اشتیاق
و مهجوران است و هادی دشت نوردان بادیه طلب و حرمان پس اهل و انسب در حق اصحاب طلب همین است
که این اکسیر اعظم و تریاق مجرب را از دست ندهند و در راهیکه این فقیر دعوت مینماید قدم همت
بنهند اگر بنابر بعد مسافت ادای این بیعت نمیتوانند پس بر دست خلفای این فقیر بیعت بجا آرند
تا در عنایت خاصه ربانیه که بحال اتباع فقیر متوجه است شریک شوند اما بیعت امامت پس باعث
آنکه قتل و قتال و جنگ و جدال که با اهل کفر و ضلال واقع میشود اگر محض بنابر تحصیل مال و عزت و ریاست
و حکومت باشد عند الله اصلاً اعتباری ندارد و اگر بنابر نصرت دین و اعلای کلمة رب العالمین و ترویج
سنت سید المرسلین علیه افضل الصلوة والتسلیم متحقق گردد آنرا در عرف شرع جهاد میگویند و آن افضل
عبادات و اکمل طاعات است که هیچیک از عبادات در باب ترفیع درجات و تکفیر سیئات مساوی آن
نمیتوانند شد چنانچه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منه و مغفرة و رحمة بر آن
دلالت میدارد پس آنرا بر وجهی ادا باید کرد که موافق قانون شرع شریف باشد تا وسیله نجات

و ذریعه نیل مثوبات

در دنیا ثمر برکات باشد و باعث نزول رحمت یزدانی و تائید آسمانی گردد و از اعظم شروط جهاد
نصب امام است چنانچه کریمهٔ اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و کریمهٔ و لو ردوه الی الرسول
و الی اولی الامر منهم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و حدیث صلوا خمسکم و صوموا
شهرکم و اطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنة ربکم و حدیث من قتل تحت رایة عمیة فقد مات میتة جاهلیة و دیگر آیات
و احادیث بسیار بران دلالت میکند پس نصب امام واجب و موکد است الحمد لله و المنة که مالک الملک علی الاطلاق
و ملک بالاستحقاق این زاویه نشین فقر و خاک نشین عجز را اولاً بشارات غیبی و الهامات لاریبی بلیاقت
خلافت مبشر گردانیده و ثانیاً بتالیف قلوب جمعی کثیر از اهل اسلام و جمعی غفیر از خواص و عوام باین
منصب امامت مشرف ساخت چنانچه بتاریخ دوازدهم جمادی الثانی روز پنجشنبه ۱۲۴۲ السنه یکهزار و دو صد
و چهل و دو هجری قدسی جماعه از سادات کرام و علمای اعلام و مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی
الاحتشام و خوانین عالیمقام و جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بر دست این جانب بیعت
امامت بجا آورده امام خود قرار دادند و امامت و ریاست این جانب مسلم داشته ربقه اطاعت در
گردن انداختند و از آن روز تا حال بیعت مذکوره بر دست این فقیر جاری است و در میان جماهیر اهل اسلام
ساری پس مومنین غایبین را هم لازم که بیعت مذکوره بر دست این جانب بجا آرند و آنرا از
جنس ادای واجب شرعی شمارند تا از معصیت ترک نصب امام رهائی یابند و باقامت سنت
متواتره ثواب یابند از آنکه جناب هدایت مآب کمالات اکتساب کاتب انشا تحریر احکام
رب العلمین ناشر سنت سید المرسلین محمد مهدی استظهری که از اعزه دوستان این ضعیف
و اعظم رفیقان این ضعیف اند لیاقت نیابت این فقیر دارند بیعت طریقت و امامت میدارند
بنا بر آن ایشان را نایب مناب خود قرار داده بنا بر ترغیب مومنین غایبین باقطار بعیده فرستاده شد
لازم که هرکه از مومنین مخلصین رغبت انتساب باین فقیر داشته باشد بر دست ایشان بیعت نماید

مطیع باشد یا فاسق انسان باشد یا حیوان حجر باشد یا شجر فلکی باشد یا ملکی شیطان باشد یا جن
طریق شغل دوره آنست که چنان قصد کند که روح او مجتمع شده در مکان ناف مثل کره گردیده است
بعد ازان لفظ اَللّٰهُ سَمِیعٌ را چنان قصد کند که لفظ الله بالای آن روح است و سمیع زیر
آن باز بقوت خیال این هر دو اسم با همه روح مذکور از مقام ناف کشیده تا لطیفه سر بیارد
و آنجا بجای لفظ سمیع لفظ بَصِیرٌ نهد و از لطیفه سر کشیده تا لطیفه اخفی رساند و در مقام
لفظ قدیر را بجای لفظ بصیر نهاده و از آنجا کشیده تا آسمان چهارم رساند و آنجا بجای لفظ
قدیر لفظ علیم نهاده و از آنجا کشیده تا بعرش رساند و در آن مقام روح را دوره دهد
بعد ازان همون لفظ اَللّٰهُ عَلِیمٌ تا به آسمان چهارم فرود آرد و از آنجا همراه لفظ الله قدیر
تا لطیفه اخفی فرود آرد و از آنجا همراه لفظ الله بصیر تا لطیفه سر فرود آرد و از آنجا همراه
لفظ الله سمیع بلطیفه نفس فرود آمد این یک دوره شد بعد ازان بار بار همین شغل دوره بعمل
آرد تا آثار آن مترتب شود یعنی نورانیت روح و ملاقات با ارواح انبیا و اولیا و ملائکه و
سیر جنت و نار و امثال آن بدست آید طریق شغل نفی آنست که همه موجودات ممکنات را
نفی کند اول نفی بدن خود باین طریق نماید که چنانکه نفس را بدست کم کند همچنین قوت خیالیه بجو
بدن خود متوجه سازد اگر دفعةً نفی تمام بدن بدست آید فبها و الا اجزای بدن خود را بتدریج
نفی کند و چون نفی بدن خود حاصل شد نفی تمام عالم حاصل کند تا اینکه بجای جمیع ممکنات
یک خلو متخیل شود و در آن خلو نوری نمایان گردد و آن نور بوجهی وسعت گیرد که بجای تمام عالم
قایم شود بعد ازان آن نور را هم نفی کند تا نوری دیگر نمایان شود و همچنین برود تا که تمام حجب
نورانی برانداخته شود و همراه همین شغل یادداشت پیش گیرد یعنی خیال خود را در هر حال بجناب
حضرت احدیت متوجه سازد و دوام بران توجه نماید طریق شغل نفی النفی آنست که خیال خود را

که با نفی

که بآن نفی تمام عالم بگیرد و بآن انوار ادراک نتیجه را اورا هم نفی کند و هر چیزیکه بر وی منکشف شود
اورا هم نفی کند تا آنکه حالت ربودگی و غفلت مثل حالت نوم بر وی عارض شود بعد ازان سالک
بکرم عمیم حضرت حق بمقام مشاهده فایز میشود و مراتب سلوک متعارف تا بمقام منتهی میشود باب دوم
در ذکر اشغال طریقه چشتیه فصل اول در اذکار اول باید که دوزانو بطور نماز نشسته اسم ذات
را دوبار بگوید باین وضع الله الله چون بار اول بشدت و جهر بگوید چنان تخیل کند که نوری از
وسط سینه برآورده تا لب سینه و چون بار دوم بهمان شدت و جهر بگوید و چنان تصور کند که
همراه لفظ مذکور نور مسطور از دهن برآمده بقدر یکدست بالای سر رسید تا باز بار دوم همین اسم
مکرر را بطریق مذکور بگوید و چنان تخیل کند که نور ثانی همراه نور اول ملحق گردید باز همچنین مزاولت
نماید تا آنکه چنان در خیال او مستقر گردد که نور مسطور تو بتو شده مثل ستونی نورانی گردانیده
تمام بدن ذاکر در وی مضمحل گردیده بعد ازان ذکر لفظ الا الله بشدت و جهر شروع کند و چنان
تخیل نماید که نوری از وسط سینه همراه این لفظ برآمده زیر قدم بفاصله یکدست در زیر زمین
رفته و بر همین ذکر چندان مداومت نماید که از نور مذکور از زیر بالا رفته با نور ذکر اول ممزوج گردد
بعد ازان ذکر لفظ الله بدون شدت و جهر بلکه به سبکی بگوید و چنان تصور کند که این اسم مبارک
مثل جاروب بر همان ستون نورانی میگردد و بسبب گردش آن ستون مذکور درخشان گردد و طریق
نفی و اثبات آنست که لا اله الا الله بخیال خود کشیده محیط زمین و آسمان سازد و بر هر جهتیکه بلفظ
لا اله نفی خود و نفی تمام عالم ملاحظه کند و لفظ الا الله بجانب فوق بالای عرش مجید ضرب کند همین
شغل را بار بار بعمل آرد تا آنکه نوری بنهایت وسیع از بالای عرش فرود آید و تمام عالم حتی که
جسم خود سالک و ذاکر در میان نور گم گردد فصل دوم در مراقبات باید دانست که مراقبات
اینطریقه هم همان است که در باب اول مذکور شد پس مراقبات مکرر ابتدای از شغل نفی ست

و انتهای آن بمشاهده مشغول باید گردید و طریق شغل دوره چشتیه آنست که ذکر یا حی یا قیوم بطریق نماید که کلمهٔ یا حی را بخیال از وسط تا لب آرد و روح خود را همراه آن سازد باز لفظ قیوم را از پس آن بوجهی برآرد که مصداق این اسم روح خارج شود پس روح را بقوت همین هر دو اسم تا بعرش مجید رساند و در آن مقام قدری توقف نموده سیر و دور نماید تا امور غیبیه مثل ارواح ملائکه و جنت و نار و مثل آن منکشف گردد بعد از آن وقتی که خواهد که این ذکر تمام کند بلفظ یا حی از راه دماغ نقل کند و بلفظ یا قیوم ببدن خود درآید و برای کشف قبور ذکر سبوح قدوس رب الملائکة والروح با توجه باید کرد که سبوح را از ناف تا بدماغ باید رسانید و لفظ قدوس را از انجا بعرش مجید و لفظ رب الملائکة والروح از عرش تا بقلب آورده و تا به در فوقانی آن داخل کرده و در تحتانی آن خارج نموده بقبر متوجه سازد انشاء الله بعد از مداومت این شغل کشف قبور حاصل خواهد گردید باب ثالث در ذکر اشغال طریقه نقشبندیه فصل اول در ذکر مقامات لطایف ششگانه اینست که لطیفهٔ قلب زیر پستان چپ و روح زیر پستان راست و سر میان هر دو و نفس در مقام ناف و خفی در پیشانی و اخفی بمقام کام پس لطایف ششگانه را بذکر خیالی ذاکر باید کرد و در ابتدا علیحده علیحده هر لطیفه را ذاکر باید نمود و در انتها مجموع ششگانه دفعة ذاکر باید کرد بعد از آن نفی و اثبات بحبس نفس باین طریق باید کرد که دو زانو روی بقبله نشسته دم خود را بند کرده و زبان را بکام چسپانیده لفظ لا را از لطیفهٔ نفس کشیده بر لطیفهٔ سر و اخفی گذار کرده تا بخفی رسانند و إله را از خفی بلطیفهٔ روح رسانیده الا الله را در لطیفهٔ قلب ضرب کند و این ذکر را بوجهی ادا کند که هیچ اثر آن بر اعضای ظاهره نمایان نگردد بلکه محض خیال باشد بعد از آن سلطان الذکر بعمل آرد یعنی چنانکه ذاکر از مقامات لطایف متصور میگردید همچنین در تمامی رگ و پی و هر بن موی از سر تا قدم ذکر سرایت کند فصل ثانی در ذکر مراقبات بهمان ترتیب که در باب اول مذکور شد بجا آرد و اگر خواهد که کدام

واقعه از

واقعه از وقائع این بنده منکشف گردد پس احسن واعلی آنست که در پاس سیوم از شب بیدار شده
بکمال آداب و مستحبات و حضور قلب طهارت بجا آرد و آن چنانکه بتکفیر سیئات بعد از طهارت
تعیین فرموده اند بکمال خلوص و التجا بخواند بعد آن صلوة التسبیح بکمال آداب و رعایت سنن
و مستحبات و بکمال حضور قلب بلا خطره خشوع و خضوع بوجهی ادا نماید که در ته دل او طلب مغفرت از
درگاه رب العزت بکمال التجا و الحاح مکنون باشد بعد از آن بکمال حضور قلب از جمیع معاصی توبه نماید.
و در آن باب التجا و الحاح بغایت و بکمال رساند بعد از آن بشغلی از اشغال مذکوره مشغول شود
و در اثنای آن شغل بعالم غیب بوجهی متوجه باشد که خواهش انکشاف واقعه مذکوره از انعام وارد
انشاء الله بطریق الهام یا بطریق مشاهده حقیقت آن واقعه بر وی منکشف خواهد گردید اگر صد بار
همین عمل بجا آورد و حقیقت واقعه بر وی منکشف نگردد بعد از آن بدستور مذکور یعنی پاس سیوم از شب دو رکعت نماز بطریق
ادا نماید در هر رکعت سه بار سوره فاتحه و سه بار آیة الکرسی و پانزده بار سوره اخلاص بخواند
بعد از آن سر بسجده نهاده بکمال خشوع و خضوع یکصد و یکبار کلمه یا خبیر اخبرنی بخواند بعد از آن
سر از سجود برداشته دعای انکشاف واقع مذکور بکمال الحاح و التجا نموده در خواب رود ان شاء الله
الله تعالی حقیقت آن در منام منکشف خواهد گردید : فقط لله تمت

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی رسوله محمد وسیلة الطالبین
و علی آله و اصحابه السالکین اما بعد پس بشرف بیعت و توبه مشرف شده و در سلک طریقه عالیه
چشتیه قادریه و نقشبندیه و مجددیه و محمدیه بتوسط فقیر سید احمد منسلک گشت و این فقیر را در
اخذ برکات این طرق دو وجه است وجه اول اویسیه و آن در طریقه چشتیه از روح مقدس اویسیه
حضرت خواجه قطب الاقطاب خواجه قطب الدین بختیار کاکی و در قادریه از روح مقدس حضرت
غوث الثقلین حضرت سید عبد القادر جیلانی و در طریقه نقشبندیه از روح مقدس حضرت امام الطریقه

و الطریقه حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند بخاری متحقق گردید و در طریقه مجددیه محمدیه پس بلا واسطه

احدی از جناب حضرت حق مستفید گردیده و آن حصول مقام اویسیه اگرچه محض بفضل الهی متحقق شده

لیکن آنرا سببی نزد ارباب بصائر ضروری باید و آن سبب در حق این فقیر دعای حضرت پیر و مرشد

خودست در وجه ثانی انسلاک بطریق بیعت و اجازت در سلک مشایخ طرق مذکوره و آن برین وجه است

که این فقیر را انتساب بیعت و اجازت بجناب قدوة العلماء و المحدثین و وارث الانبیاء و المرسلین و حجة

الله علی العالمین مولانا و مرشدنا شیخ عبد العزیز است و ایشان را بجناب والد ماجد خود شاه ولی الله

است و ایشان را بجناب والد ماجد خود شیخ عبد الرحیم و ایشان را در طریقه چشتیه بجد امام خود شیخ

رفیع الدین و ایشان را بشیخ قطب عالم و ایشان را بشیخ نجم الحق جاءین لده و ایشان را بشیخ

عبد العزیز و ایشان را بقاضی خان یوسف ناصحی و ایشان را بشیخ حسن طاهر و ایشان را بسید راجه حامد شاه

و ایشان را بشیخ حسام الدین مانک پوری و ایشان را بخواجه نور قطب العالم و ایشان را بشیخ علاء الحق

و ایشان را بشیخ اخی سراج و ایشان را بسلطان الاولیاء حضرت نظام الدین و ایشان را بامام العارفین

الزاهدین حضرت شیخ فرید الدین شکرگنج و ایشان را بخواجه قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی

و ایشان را بنایب رسول الله حضرت خواجه معین الدین چشتی و ایشان را بخواجه عثمان هارونی و

ایشان را بحاجی شریف زندنی و ایشان را بخواجه مودود چشتی و ایشان را بخواجه یوسف چشتی و

ایشان را بخواجه محمد چشتی و ایشان را بخواجه ابو احمد چشتی و ایشان را بخواجه ابو اسحاق چشتی و ایشان را

بشیخ علو دینوری و ایشان را بابی هبیره بصری و ایشان را بحذیفه مرعشی و ایشان را بسلطان التارکین

ابراهیم ادهم و ایشان را بفضیل بن عیاض و ایشان را بعبد الواحد بن زید و ایشان را بخیر التابعین

حسن بصری و ایشان را بامام الاولیاء قدوة الاتقیاء حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و ایشان را

بجناب سید الانبیاء و المرسلین محبوب رب العلمین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و آله و اصحابه اجمعین

و همچنین

و همچنین شیخ عبدالرحیم را قدس سره انتساب بیعت و اجازت در طریقه قادریه بسید عبدالله اکبرآبادی
است و ایشان را بسید آدم بنوری و ایشان را بجناب امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی حضرت
شیخ احمد سرهندی است و ایشان را بجناب والد ماجد خود شیخ عبدالاحد و ایشان را بشاه کمال
و ایشان را بشاه فضیل و ایشان را بسید گدا رحمن و ایشان را بسید شمس الدین عارف و ایشان را
بسید گدا رحمن بن ابی الحسن و ایشان را بشیخ شمس الدین صحرائی و ایشان را بسید عقیل و ایشان را
بسید بهاء الدین و ایشان را بسید عبدالوهاب و ایشان را بسید شرف الدین قتال و ایشان را بسید
عبدالرزاق و ایشان را بجناب غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی و ایشان را بشیخ
ابوسعید مخزومی و ایشان را بشیخ ابی الحسن القرشی و ایشان را بشیخ ابی الفرح طرطوسی و ایشان را
بشیخ ابی الفضل عبدالواحد و ایشان را بشیخ عبدالعزیز یمنی و ایشان را بشیخ ابی بکر شبلی
و ایشان را بسید الطائفه جنید بغدادی و ایشان را بشیخ ابی الحسن سری سقطی و ایشان را بشیخ
معروف کرخی و ایشان را بشیخ علی رضا و ایشان را بامام موسی کاظم و ایشان را بامام جعفر صادق
و ایشان را بامام محمد باقر و ایشان را بامام زین العابدین و ایشان را بسید الشهدا حسین رضی الله عنه
و ایشان را بسید الاولیا خاتم الخلفا حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و ایشان را بسید الانبیا محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم و همچنین شیخ عبدالرحیم را قدس سره انتساب بیعت و اجازت
در طریقه نقشبندیه مجددیه بسید عبدالله اکبرآبادی است و ایشان را بسید آدم بنوری و ایشان را
بشیخ احمد سرهندی مجدد الف ثانی و ایشان را بخواجه باقی بالله و ایشان را بخواجه امکنگی و ایشان را
بمولانا درویش محمد و ایشان را بمولانا زاهد و ایشان را بخواجه عبیدالله احرار و ایشان را بمولانا
یعقوب چرخی و ایشان را بامام الشریعة والطریقة خواجه بهاء الدین نقشبند و ایشان را بخواجه
محمد بابا سماسی و ایشان را بخواجه رامیتنی و ایشان را بخواجه محمود الخیر الفغنوری و ایشان را بخواجه عارف

ریوکری و آنش از خواجه خواجگان خواجه عبد الخالق غجدوانی و آنش از خواجه یوسف همدانی
و آنش از ابی علی فارمدی و آنش از امام ابی القاسم قشیری و آنش از شیخ ابی علی دقاق
و آنش از شیخ ابی القاسم نصیرآبادی و آنش از شیخ ابوبکر شبلی و آنش از سید الطائفه جنید
بغدادی و آنش از شیخ ابی الحسن سری سقطی و آنش از شیخ معروف کرخی و آنش از امام
علی رضا و آنش از امام موسی کاظم و آنش از امام جعفر صادق و آنش از رئیس الفقهای
والتابعین قاسم بن محمد و آنش از صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم سلمان فارسی و آنش از
امیر المؤمنین سید المسلمین افضل الخلفاء الراشدین ابی بکر الصدیق و آنش از سید المرسلین
امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم — نماز پنجگانه ادا نمودن فرض است
و ترک آن کفر لازم است هر مومن را که بجان و دل حکم خدا بجا آرد. تمت الشجرة

بسم الله الرحمن الرحیم. طریقه نقشبندی امیر المؤمنین سید احمد دام فیضهم حضرت شاه
عبد العزیز شاه ولی الله شیخ عبد الرحیم سید عبد الله سید آدم بنوری شیخ احمد سرهندی
مجدد الف ثانی خواجه باقی بالله خواجه امکنگی مولانا درویش محمد مولانا زاهد خواجه عبید الله احرار
مولانا یعقوب چرخی حضرت خواجه جناب بهاؤالدین نقشبند خواجه محمد بابا سماسی خواجه رامیتنی
خواجه محمود انجیر فغنوری خواجه عارف ریوکری خواجه خواجگان خواجه عبد الخالق غجدوانی
خواجه یوسف همدانی خواجه ابوعلی فارمدی خواجه ابوالقاسم قشیری شیخ ابوعلی دقاق
ابوالقاسم نصیرآبادی ابوبکر شبلی سید الطائفه جنید بغدادی ابوالحسن سری سقطی معروف
کرخی امام علی رضا امام موسی کاظم امام جعفر صادق قاسم بن محمد سلمان فارسی امیر المؤمنین
ابوبکر صدیق سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه وعلی آله واصحابه وسلم
اجازت نامه. بسم الله الرحمن الرحیم. الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد

وسید الطالبین

و سید الطالبین و علی آله و اصحابه ائمة الکاملین اما بعد پس برادر دینی بر دست این
خیرخواه کافه مؤمنین سید احمد بشرف بیعت و توبه مشرف گردیده و در قید سلک طریقه چشتیه
و قادریه و نقشبندیه و مجددیه و محمدیه بتوسط اینجانب منسلک گشته الله تعالی نعمتهای این طرق عالیه
نصیب ایشان گرداناد و قدم اتباع شریعت غرا را استقامت عطا کناد آمین. تحریر هفتم ذی الحجه
سنه ۱۲۴۲ هجری من مقام تخته بند ۱۵ رقعه خاص بنام نواب احمد علیخان رامپوری
در جواب از امیر المؤمنین سید احمد بجناب مستطاب متعالی القاب حشمت مآب شوکت انتساب
محامد اکتساب نواب احمد علی خان صاحب دام الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و
دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی مرقومه گرامی مشتمل بر مراتب اتحاد و اخلاص و مدارج وداد
و اختصاص بخیر ورود فرمود علاقه صداقت و رشته مودت را محکم تر نمود و دیده را نوری و دل را سروری
بخشید آنچه بنوک قلم خلت شیم رقم فرموده بودند که تجدید بیعت بابرکت جناب هدایت مآب افادات انتساب
مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حیدر علی صاحب معامله مسنونه بجا آوردند از استماع آن فرحت
بر افزود الحمد لله و المنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود آن حشمت مآب را باین توفیق رفیق خیر موفق گردانید
اکثر تجربه کرده شده که هر که از مؤمنین مخلصین به نیت پاک این معامله ادا میکند البته ابواب هدایت بر روی
او منفتح میشود امید قوی است که حق جل و علا بکرم عمیم خود ببرکت ادای امر مسنون در سلک بندگان
خاص و مقبولان ذوی الاختصاص منسلک خواهد گردانید و احوال اینجا بحمد و بکرم رب معبود بر بهترین احوال است
که قادر علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق این عاجز خاکسار و ذره بیمقدار را محض بکرم عمیم خود ترجیح
نواخت که محبت ما سوی ذات خود را پس پشت این ضعیف انداخت و فقط تحصیل رضای خود را
قبله همت این ضعیف ساخت و کفالت پرورش این فقیر بذات پاک خود پرداخت شکر نعمت عظمی
بجناب آن معبود بکدام جوارح ادا توان کرد و حمد این عطیه کبری بپایگاه آن محمود بکدام زبان بجا باید آورد

بیت اگر هر بن مویی با صد زبان : کند شکر این نعمتش با بیان و تعبیر الفاظ نهایتش از بیانگی از هزاران

هزاره و بالجمله برکت این اخلاص و یمن این اختصاص قلوب بندگان خود را بحدی مسخر این ضعیف

گردانیده که از حیطهٔ تحریر و تقریر بیرون است و کیفیت توجه عنایات حضرت شان در باره این ضعیف

ناتوان قابل تماشا کردنی است حقیقت آن کما حقه بعیان منکشف میشود نه به بیان اگر اینجانب را بشما

نمایند چه مراتب تعجبات که لاحق نگردد هرچند مقتضای غیرت ایمانی و حمیت اسلامی در حق جماهیر

مؤمنین عموماً و در رؤسای ایشان خصوصاً همین است که درین معرکه بجان و مال حاضر شوند و در سلک

الذین جاهدوا و جاهدوا باموالهم و انفسهم منسلک گردند لیکن از آنجا که حرکت آن والا منزلت درین ایام

باعث حدوث مفاسد عدیده است بناءً علیه نگارش کرده میشود که بنفس نفیس خود اقامت نمایند

و سایر محبین مخلصین را ترغیب فرمایند و در باره عازمین این صوب اعانت مالی بجا آرند خصوصاً کسانیکه

بتقوی و دیانت موصوف اند و در علم و وجاهت معروف مثل فضایل مآب کمالات اکتساب مولوی

غلام جیلانی صاحب و امثال ایشان که انصرام عنان عنایت در باره ایشان بر ضروری است و آنچه

مضامین مراتب نهایت خلت و مدارج غایت محبت در نامه نامی مندرج بود از بسکه این محبت

محض فی الله است حق جل و علا بذات پاک خود متکفل مجازات آن در دنیا و عقبی خواهد گردید انشاء

الله باعث حصول سعادت اخرویه و موجب نزول برکات دنیویه بحدی خواهد شد که سیمرغ بلند پرواز

همت بشری گاهی باوج آن نرسیده باشد و در قلوب انسانی خیال حصول آن خطور هم نکرده باشد

و در حضور حضرت رب العلمین و جناب سید المرسلین علیه افضل الصلوٰة و التسلیم مراتب وجاهت و مناصب

مقبولیت بر وجهی حاصل خواهد شد که رشک اغزه اخوان و اقران باشد زیاده والسلام مع الاکرام

شقه خاص بنام مولوی حیدر علی رامپوری در جواب هفتم ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ از مقام پنجتر

بسم الله الرحمن الرحیم : از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت سراپا برکت مولوی صاحب معدن علوم

اینجانب

و منبع علوم متعدد و فیوض ربانی مخزن اسرار رحمانی حامی انوار سنت شہباز آسمان احمدی آثار رافع بدعت ظلمات
هدایت مآب کمالات اکتساب مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حیدر علی مد الله ظلال
افاضته علی رؤس المستفیضین الی یوم الدین آمین یا رب العالمین تحیه از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه بعد ورود سمینت لزوم قضیت آیات ایاب انتساب مقبول بارگاه قوی
مولوی محمد علی صاحب چه ابواب فرحت و مسرت که بروی این ضعیف نحیف مفتوح نگردید لاسیما
وقتیکه از زبان صدق ترجمان آن مقبول ملک منان اخبار فرحت آثار انصراف عنان عزیمت
آن والا همت بترغیب جماهیر مؤمنین عموما و تشویق جماهیر رؤسا خصوصا در باب اعانت مجاهدین در استیصال
کفره متمردین شنید فرحت بر فرحت و مسرت بر مسرت حاصل گردید حق جل و علا بکرم عمیم خود
ضعفاء را و آن هدایت مآب را بلکه جمیع بندگان خود را در همین کار دائما علی ممر الدهور و الاعصار
مشغول کناد و دل اخلاص منزل جمیع مؤمنین صادقین را بتمنای اعلای کلمه رب العالمین و احیاء
سنت سید المرسلین تا دم واپسین مملو و مشحون دارا دو آمین یا رب العباد و احوال اینجا بکرم رب معبود
سراسر مستوجب حمد و شکر است که الوف الوف انام بلکه جماهیر اهل اسلام از سکنه این دیار و
اقطار در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد در رفاقت این بنده خاکسار ذره بی مقدار بمحض قدرت
قادر مختار اختیار نموده اند و در صرف جان و مال تحصیل رضای رب ذو الجلال مستعد گردیده سبحان
الله که تسخیر آن رب قدیر بدنسای قوم آفریدی و مهمند و خلیل و یوسف زی که از مرور دهور
پیشینی ها سکبار بر سلاطین ذوی الاقتدار بد میداشتند ربقه اطاعت این بنده ضعیف عاجز
نحیف در گردن خودها انداخته و ریاست این فقیر را بر سر خودها مسلم داشته چه قدر شادان و فرحان
اند که از حیطه تحریر و تقریر بیرون است بنابر تفریح خاطر عاطر این چند اشارات اجمالیه نگارش کرده شد
والا حقیقت سرگذشت اینجا به بیان واضح میگردد آن میان که از اکتفا آن من خود تمام م

تا به گیری چه رسد حمد این نعمت عظمی در بارهٔ آن محمود علی الاطلاق بکدام زبان برآرم و شکر
این عطیهٔ کبری در درگاه آن معبود بالاستحقاق بکدام قلب و قالب بجا آرم مثنوی کرا باشد آن
فکرهای غریق • که خود در این بحرهای عمیق • اگر آن زبان و اگر آن بیان • که ذکر ثنائت تواند بیان
ثنائت همان به که تو گفته‌ای • ترا میسزد آنچه تو سفته‌ای • زباریکی و دقت آن میان • بیان چون کند
کس بجز آن دهان • نظر چون کنم در انعامهای تو • تعجب کنم از کرمهای تو • که چون من خسی را
تو بنواختی • و با صلاح حالم تو پرداختی • ترا زیبد این لطف و صد زان دگر • فدای تو این جان و
صد جان دگر • ترا حمد گویم بصد احترام • کلام برین ختم شد والسلام تمت

بنام مولوی غلام جیلانی رامپوری در جواب بتاریخ ختم ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ از تخته بند آب

بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المؤمنین سید احمد تحیات فیض درجات بجناب هدایت مآب
کمالات انتساب مناقب اکتساب مورد فیوض رحمانی مهبط انوار ربانی مخدومی مولوی غلام جیلانی
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقیمهٔ کریمهٔ مودت ضمیمه مشتمل بر نهایت
وفور رغبت و تاکد عزیمت و کمال مراتب اشتیاق در اعانت دین رب خلاق و انسلاک در
سلک مجاهدین و استیصال کفرهٔ متمردین رسید مضامین مندرجه واضح گردید الحمد لله والمنة که
حق جل و علا بکرم عمیم خود در دل هدایت منزل آن مناقب اکتساب این داعیهٔ رحمانی القا فرمود
آنچه در نامهٔ نامی مندرج بود که بسیاری از مومنین مخلصین بنابر استیصال اعدای دین مستعد
گردیده اند در رفاقت آن هدایت مآب اختیار نموده اند لهذا انتظار تعلیت سامان سفر و کثرت رفقاء
بدین گونه توقف واقع گردید از استماع این کلام نهایت تعجب دست داد با وجودیکه حق جل و علا آن
هدایت مآب را بعلم و عمل مشرف گردانیده باز امثال این خیال پر اختلال در سینهٔ اخلاص گنجینه
خطور کند چه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید وفی السماء رزقکم وما توعدون وان الله هو

الرزاق ذو القوة المتین و ما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها آیا محل ایفای این وعده
در راپسور و بلاس پور منحصر است تا وقتیکه ازان دیار قدم بیرون نهادند از ایفای این وعده مایوس
خواهند گردید یا اینکه هر چند رزق هر کس از جناب جواد مطلق موعود است اما چون چندی از بندگان الهی
بنا بر امتثال احکام او تعالی مجتمع خواهند گردید آنوقت ابواب رزق بر روی ایشان مسدود خواهد گشت
سبحان الله اینچه خیالات دور از دور است توکل را کار نفرمایند تا آنیان بالقدر را ملاحظه نمایند و از ته
دل هیچ اذعان کنند که خطای این ربانی بنا بر مقتضای آیت قرآنی وان من شیء الا عندنا خزائنه غیر فنای
ست اگر آن قادر علی الاطلاق را رسانیدن رزق منظور است پس هیچ مکان و هیچ زمان و هیچ حال
مانع نمیتوانند شد اگر ایمعنی منظور او است پس هرگز هرگز هیچ تدبیری از تدبیرات بدست آمدنی نیست
لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت علاوه برآن مشیت شان او است پس این وسوسه نفسانی را دور
فرمائید و بر کفالت مالک حقیقی و کفیل تحقیقی اعتماد نمایند و در جمیع مومنین آواز بلند نفیر عام در دهند اگر که
رفاقت ایشان اختیار نماید آنرا همراه گرفته محض اعتماد علی الله بر خیزند آنگاه الله بر طبق منطوق
لازم الرزق و من یتوکل علی الله فهو حسبه عنایت ربانی و کفالت رحمانی را در باره خود بوجهی
مشاهده دل خواهند یافت که از وهم و خیال فوق باشد آری اگر درین اثنا کسی از مومنین اغنیا را
بنا بر تحصیل سعادت مشارکت مجاهدین اعانت مالیه بوجهی نماید آنرا من الله فهمیده هرگز رد
نباید کرد که رد عطیه الهیه از قبیل سوء ادب است آری آنهمه را در مهمات او صرف باید نمود
و هوای نفسانی را هیچگونه دران دخل نباید داد زیاده تطویل کلام در خدمت آن قدوه لقمان
حکمت آموختن چه است والسلام مع الاکرام ۞ بنام سردار میر عالم خان با جمعی که امیر کبیر است
بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد مطالعه سردار کثیر الاقتدار دیانت شعار
شجاعت آثار سر حلقه محافل ریاست و کیاست پیش قدم معارک صولت و جلادت حشمت نشان

سردار میر عالم خان ایده الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه هر چند اقامت جهاد در ازاله کفر و فساد بر جمیع مومنین عموماً و سلاطین خصوصاً
در هر زمان و هر مکان لازم است اما درین عصر و زمان که وقت شورش اهل بدعت و طغیان است
اوجب و اوکد بنا بر آن علیه این ضعیف بعد از چندی با مومنین صادقین از وطن مالوف خود بر خاسته
محض بعون الله بنا بر اقامت همین رکن رکین یعنی جهاد نصرت دین رب العالمین کمر همت بسته
حال این ماجرا خاکسار روز بروز چه قدر بر خاطر ماطر آن سردار کثیر الاقتدار باخبار متواتره واضح
و لایح شده باشد که آنچه داعیه استیصال معاندین دین در دل خلاص منزل این ضعیف مرکوز است
آن هرگز مطلب غرضی از اغراض دنیویه مثل تحصیل اموال و منال یا بدست آوردن عزت و جاه است
یا تسلط بر قری و امصار و امثال آن هرگز هرگز منظور نیست بلکه سوای اعلای کلمة الدین و احیای
سنت سید المرسلین هیچ غرضی درمیان نیست درین صورت بر هر مومن راسخ الاعتقاد و مسلم کامل الانقیاد
را لازم که در مقدمه اعانت دین رب ذو الجلال تقصیری در صرف جان و مال ننمایند هرگز هرگز ازین
امر جلیل تهی نکنند که محکمه حساب کتاب بحضور حضرت رب الارباب پیش است لا بد در مقام مقتضای
کریمه لتسئلن یومئذ عن النعیم شکر نعمت اموال و منال و عزت و جاه مطلوب شدنی است و از
تغافل بیت المال که در باب امتثال احکام رب العالمین مرتفع میشود سوال متوجه خواهد گردید پس بکدام زبان
جواب پیش کرده خواهد شد بالجمله اگر این جان ناتوان نهاد دست نیاید و مال سریع الزوال و متاع
قلیل الانتفاع و در حمایت مشروب بذلت امروز در راه حضرت رب العزت مصروف نگردد پس صرف
خیالی است پر اختلال بلکه باعث حصول معنی نکبت و وبال علاوه برین آنکه چیزی که در راه خدا مصروف
میگردد فی الحقیقت بر باد نمیرود بلکه منافع آن در دنیا و فواید آن در عقبی و حصول اجر جزیل در جنان
و ثنای جمیل درمیان اخوان و اقران بر چه حاصل میشود که خارج از حیطه وهم و خیال است بنا بر آن علیه

عالی نوشته شد

عالی نوشته میشود که هرچند مشارکت مجاهدین غزا هر امری صعب مینماید لیکن فی الحقیقت بمقتضای
کریمه یا ایها الذین آمنوا هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون بالله و رسوله و تجاهدون فی سبیله
باموالکم و انفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم و یدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار و مساکن فی
جنات عدن ذلک الفوز العظیم و اخری تحبونها نصر من الله و فتح قریب و بشر المؤمنین نوعی تجارتست از سوداگری
که منفعت آن حصول راحت کونین و سعادت دارین و سرفرازی در بارگاه رب العالمین و جناب سید
المرسلین و ثمره است آمدن عزت و وجاهت و مملکت و امارت و تصرف قری و امصار و اضلاع و
اقطار و تحصیل مال حلال از غنایم کفار بد مآل است پس نفسی که اگر بیع بر نفس خود اختیار نماید انواع
راحات بعوض آن در دنیا و عقبی مشاهده فرماید اما اینقدر لازم است که مردانه وار در معرکه
درآیند و یکروی و یکجهت شده علایق طمع و خوف از غیر ذات حضرت حق منقطع گردانند و در زمره
یجاهدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة لائم منسلک شوند غرض آنکه اقامت جهاد و ازاله
بغی و فساد و افضل احکام رب العباد است که هیچ عبادتی از عبادات و طاعتی از طاعات مساوی
آن نمیتواند شد قال الله تبارک و تعالی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر و المجاهدون
فی سبیل الله باموالهم و انفسهم فضل الله المجاهدین باموالهم و انفسهم علی القاعدین درجة بناء علیه این
ضعیف بکرم عمیم حضرت حق و قدرت کامله او در تعلق بنابر ادای این عبادت عظمی و ادراک این
سعادت علیا خود هم کمر همت بسته و ندای و سارعوا الی جنة عرضها السموات و الارض در میان جماهیر
مؤمنین و مشاهیر مسلمین در داد چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر از شنیدن آن مشارکت مجاهدین اختیار نموده
داد دیانت و شجاعت در معرکه قتال اهل کفر و ضلال در دادند لیکن درین اثنا مهمی بمقتضای مقدر پیش آمد
که سرداران پیشاور بر عادت قدیمه خود که پیشه حسد و نفاق نسبت بهرکس در سینه پرکینه خود
خود مرکوز میدارند در نقد عهد هم مداخلت نموده و در راه حیله و تزویر پیموده گزندی بسیار بمسلمین رسانیدند

لیکن بحمد الله والمنة که نکبت و وبال این قبایح افعال لاحق حال ایشان گردیده هیچگونه مضرتی
باهل ایمان نرسید چنانچه مومنین سوات و بنیر و اشال ایشان را زیر اقامت جهاد و ازالهٔ نفاق
و فساد مستعد گردیده اند لیکن منافقین مذکورین تا حال هم از قبایح افعال خود دست بردار نمیشوند
چنانچه مجاهدین هندوستان که ... بجای آمده بد سگالی ایشان داد نفاق میدهند درینصورت
بحکم مقدمة الواجب واجب جهاد با منافقین هم واجب گردیده بنا بر آن علی این ضعیف با مومنین صادقین
عزم پاک کردن بلده پشاور و قرب و جوار آن از لوث منافقین بکردار مان مصمم کرده تا بموضع
پنجتار رسیدیم و بنا بر امتثال فرمان عالیشان حضرت ملک دیان که منطوق کلام لازم الوثوق
یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم است کمر همت بستیم و بر حول و قوت الهی اعتماد کرده
و دعای ماثوره اللهم بک احول و بک اصول و انت عضدی و نصیری بر زبان اخلاص ترجمان رانده
متوجه سمت بلده مسطور گردیدیم حق تبارک و تعالی بقدرت کاملهٔ خود مظفر و منصور گرداناد هر چند ما
ضعفا را بقا هر سر و سامانی نبوده ایم اما بمقتضای کریمهٔ کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله حکم
مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق در باب استیصال گروه متمردین و منافقین مخذولین بقدر وسعت
خود کوشش مینمائیم آینده سرانجام دادن هر کار بدست قادر مختار رب بیت اوست مالک هر چه خواهد
آن کند عالمی را در دمی ویران کند درینصورت لازم که آن حشمت مآب هم غیرت ایمانی و حمیت
اسلامی را کار فرمایند و در منطوق انما المومنون الذین امنوا بالله و رسوله و جاهدوا باموالهم و انفسهم
غور نمایند که مجرد ایمان لسانی از اقامت جهاد از پایهٔ اعتبار ساقط است هر چند مشارکت آن حشمت
مآب بنفس نفیس خود درین مقدمه بعید تر مینماید لیکن بفرستادن اقربا و اتباع ممکن است پس لازم که وقتیکه
این فقیر از موضع پنجتار کوچ نماید عسکر ظفر پیکر خود در سلک مجاهدین منسلک گردانند باقی تفاصیل احوال
زبانی حافظ کلام ربانی مورد عنایات رحمانی مقبول بارگاه اله حافظ اعظم شاه واضح خواهد گردید

حافظ ممدوح از زبان صدق ترجمان خود اظهار نمایند آنرا قرین صدق و مصلحت تصور دیده بر طبق
آن عمل باید نمود که حافظ ممدوح از خلص یاران اینجانب و خیرخواه آن دین اسلام است زیاده والسلام
مع الاکرام ۵ بنام احمد خان بن شاه خان کمال زئی متوسل معتمد یار محمد خان

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المومنین سید احمد بطالعه خان والا مناصب عالی مراتب اکبر المناقب
عظمت نشان رفیع المکان احمد خان سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه رقیمه کریمه مشتمل مراتب محبت و اخلاص و مودت و اختصاص رسید انواع فرحت و انبساط
مسرت بخشید حق جل و علا بر همت خود این مراتب خلت را که محض لله فی الله است روز افزون
گرداناد بالنبی و آله الامجاد و آنچه کمال شوق و رغبت و نهایت علو همت آن والا نهمت در باب اعلای
دین رب العزت از قلم خلت شیم نگارش فرموده اند همه ناشی از حمیت اسلامی و غیرت ایمانی است
حقا که تمام این عزت و وجاهت و حکومت و ریاست و آرام و راحت که به روزی گذشتنی و
گذاشتنی است و در محکمه سوال و جواب و حساب و کتاب بحضور رب الارباب حاضر شدنی است در آن مقام
پر هول غیر از ایمان و اسلام چیزی دیگر کار آمدنی نیست و در ظلمات قبر و صراط غیر از نور اخلاص
چیزی افروختنی نه و این نه علم عمر افراشتنی است و این تخم طرب همیشه کاشتنی است این
درشتنی همه بگذاشتنی است جز ذره دردست که بجهد داشتنی است غرض آنکه اگر این لذائذ
دنیا دنیه را امروز اگر در راه مولای خود صرف نکردیم لابد فردا جنود عزرائیل بجبر و زور بستانند
پس بهتر آنست که بطوع و رغبت جان و مال در رضای رب ذو الجلال در بازیم و وسیله حصول
سعادت کونین و راحت دارین بدست آریم و علاقه بندگی با حضرت مالک حقیقی محکم سازیم و ایمان
کامل حاصل نمائیم و تکمیل ایمان غیر از مقاتله اهل کفر و طغیان صورت نمی بندد و قال الله تبارک و تعالی

قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم وان تطیعوا الله ورسوله

لا یلتکم من اعمالکم شیئا ان الله علیم خبیر انما المؤمنون الذین آمنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا وجاهدوا باموالهم
وانفسهم فی سبیل الله اولئک هم الصادقون پس لابد دعوی ایمان را بشهادت اقامت جهاد مبرهن باید کرد
والا تجرد ایمان بدون اقامت جهاد از پایهٔ اعتبار ساقط است آری بنده که در مقابلهٔ اعدای مولای خود
غیرت و حمیت نمیدارد فی الحقیقت بنده نیست و محبیکه جان و مال و عزت و آبروی خود را در تحصیل
رضای محبوب خود نگهدارد فی الحقیقت محب نیست و مخلصیکه پاسداری وجاهت غیر محبوب خود ملحوظ دارد
در دعوی اخلاص کاذب و دروغ زن است مقتضای علاقهٔ عبودیت همین است که محبت اهل و عیال و
طلب مال و منال و مراعات عزت و وجاهت و امارت و ریاست و الفت اخوان و اقران و پاس بیگانه
رو آورد و دوستان پس پشت اندازند و فقط رضای رب ذو الجلال و بجود انقیاد و امتثال جملهٔ
همت سازند مصلحت دید من آنست که یاران همه کارها بگذارند و خم طره یاری گیرند بر خاطر عاطر واضح
و لایح است که سرداران زمان با وجود دعوی اسلام رعیت گیری سکهه لیام اختیار نموده و بلاد مسلمین را
بسبب این عمل قبیح دار الحرب گردانیده و اولاد خود را زیر عمل کفار شهر اند در دارند و محبت و خلت
آن ملاعین بجوی در سینهٔ نفاق گنجینه خود مرکز ساخته که در پی ایذای مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار
افتادند سبحان الله زهی اسلام و خهی ایمان است که بار خیر خواهی کفره ملاعین بدخواهی افاضل مؤمنین
که زمرهٔ مهاجرین و مجاهدین اند بعمل می آرند نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا آخر
نوبت ایشان بجدی رسید که مومنین را اشتغال بجهاد بدون استیصال آن اهل فساد متعذر گردید
و بحکم مقدمة الواجب واجب جهاد ایشان نسبت جهاد با کفار واجب اوکد شد تا وقتیکه استیصال
ایشان متحقق شود جهاد با اهل کفار عنا و صورت نه بندد بنا برآن علیه این عاجز خاکسار رو بذره همه تدبیر
با چندی از مهاجرین اخیار بر طبق فرمان عالیشان واجب الاذعان یا ایها النبی جاهد الکفار
والمنافقین واغلظ علیهم ومأواهم جهنم وبئس المصیر بر جهاد منافقین مخذولین کمر بسته تا بر منع چنجار

المیم

٥١

رسیدیم آنشاءالله عنقریب بحول وقوت ملک جبار ومالک قهار تمام شوکت منافقین بدکردار بسهولت
تمام مضمحل میگردد و در عرصه قلیله انشاءالله این تماشای قدرت قادر مختار بعین الیقین مشاهده خواهند
نمود لازم که آن والامناقب مشارکت عساکر رب العلمین را بر رفاقت جنود شیاطین ترجیح دهند
و پاسداری رب العلمین را بر پروداری منافقین ایثار فرمایند آنچه از سرداران زمان توقع حصول
منافع دنیویه میدارند اضعاف آن از درگاه شاه شاهان که خالق انس وجان است باید داشت
امید واثق از درگاه حضرت خالق آنست که اگر یکدل و یکجهت شده در زمره ناصرین دین متین
منسلک خواهند گردید منافع دنیویه هم بحدی حاصل خواهند کرد که خارج از وهم وخیال است اما اگر کسی خواهد
که پاسداری جانبین ملحوظ دارد و در زمره مذبذبین بین ذلک خود را منسلک گرداند با آنکه خود را از
بندگان عبودیت کیش ومحبان اخلاص اندیش شمارد وتحصیل رضای حضرت حق متوقع باشد پس این
خیالیست پر اختلال و وهمیست سراپا باطل ومحال بیت هم خدا خواهی وهم دنیای دون ، این خیال است
ومحال است وجنون ، آنچه از واقعه منازعت فیمابین عالیجاه محمد خان وسیف الله خان نگارش فرموده
بودند حقیقت آن واضح گردید بالفعل انتقام آنرا در حیز تعطیل واهمال باید انداخت واستیصال اعدای
دین پیش نظر باید ساخت وهنگامیکه این دیار را از لوث مفسدین بدکردار مطهر و پاک گردید
بصلاح فیمابین علاجش بغایت سهولت صورت خواهد بست اگر بالفرض انصلاح واقع نخواهد شد
تدبیری دیگر که مناسب وقت خواهیم دید عمل خواهیم آورد زیاده والسلام مع الاکرام

بنام درانیان عالیجاه ازعساکر یار محمد خان بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد
بخدمت مومنین مخلصین وصادقین راسخین از قوم درانی وغلزئی که در سلک عساکر یار محمد خان
منسلک اند بعد از سلام مسنون ودعای اجابت مقرون واضح آنکه کسیکه دعوی اسلام می نماید
وجان خود را در امت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم میشمارد لازم که در مقدمه نصرت دین محمدی کوشش

بلیغ بجا آرد و در تمهید مرجانب خدا و رسول را بر جانب منافقین و کفار ترجیح دهد و در رفاقت دشمنان
دین بگذارد و جان خود را شریک مجاهدین سازد و بالفعل این عاجز خاکسار دو ذره مقدار یعنی سید احمد
که بنده عبودیت شعار رب الارباب است آن بندگان قادر مختار را باعتبار نسب از اولاد نبی سید ابرار است محض بنابر نصرت
دین و احیای سنت سید المرسلین کمر بسته و استیصال کفار متمردین پیش نظر نهاده اما بعضی از کلمه
گویان منافقین که محبت و خیرخواهی کفار در دل نفاق منزل مرکوز میدارند و بنابراین بدخواهی بر
مسلمین عموما و مشاهیر علما و خواتین خصوصا مینمایند و در حق مهاجرین و مجاهدین بدی و اذیت
میرسانند که مضرت آنها بنسبت مضرت کفار بمراتب زاید گردیده افزون شده عداوت آنها بحدی
رسیده که مومنین را مانع از اقامت جهاد میشوند و مجاهدین را سد راه میگردند و در صورت جهاد
برایشان بنسبت جهاد کفار لازم تر گردیده پس هر که ایمان خود را عزیز میدارد و دین اسلام را فخر
خود میشمارد و محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم را پیشوای خود میشناسد و توقع شفاعت ایشان در روز
جزا میدارد لازم که خود را شریک مجاهدین گرداند و غیرت ایمان و حمیت اسلامی را کار فرماید و خیرخواهی
کفار و در رفاقت منافقین را ترک کند و دل را از محبت این هر دو گروه شقاوت پژوه پاک سازد
و در عسکر مجاهدین داخل شود آنچه در رفاقت کفار یا منافقین او را منفعتی دنیاوی حاصل میشد
زاید از آن بمراتب انشاء الله خواهند یافت و در دنیا و آخرت وجاهت و سرخرویی حاصل خواهند کرد
بالجمله هر کس که اراده مشارکت مومنین میدارد لازم که آنجناب را آگاه نماید تا صورت معاش او
و طریق گذران او معین کرده شود زیاده والسلام مع الاکرام فقط نقل خطیکه از جناب سلطان محمد خان
بتاریخ بیست و سیوم ذی الحجه سنه ۱۲۴۴ هجری در موضع پنجتار رسید
بسم الله الرحمن الرحیم • تحمدت وافی هدایت ذات بابرکات مجموعه حسنات مستجمع الفیوضات
خلاصه خاندان حضرت سید المرسلین خلاصه دودمان جناب خاتم النبیین امیر المومنین و امام المجاهدین

حضرت سید بادشاه

حضرت سید پادشاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه بعد از تبلیغ تحفه سلام خیر الکلام
و عرض تعظیمات و تسلیمات ضراعت انجام که شیوه و شعار معتقدان واثق الارادت و صادق
النیه است مکشوف میدارد اگر ارشاد نامه فیض شمامه مشتمل بر نوید صحت و سلامتی عنصر لطیف
و جوهر نظیف در عین انتظار شرف ورود ارزانی فرمود باعث مسرت تازه و موجب فرحت بی اندازه
گشت مقاماً حضرت حق جل شانه شاهد حال و گواه صدق مقال که این نیاز مند درگاه اله
دوست دار اهل الله محض خاصه لوجه الله مختصاً برضات رسول الله صلی الله علیه وسلم از انقدر صدق
اعتقاد و حسن ارادت و نسبت بخدمت شامل السعادت خادمان آنحضرت ثابت و کائن دارد که
بهیچ از وجوهات اعراض نفسانیه مشوب و محلول نقص و زوال تواند شد بلکه به دستیاری عنایت
حضرت باری عز اسمه و تمین توجه ظاهری و باطنی آنحضرت امیدواراییم که جذبه شوق و ذوق و
علاقه صداقت بنده درگاه بخدمت خادمان آنحضرت یوماً فیوماً بل آناً فآناً متزاید آید و از آنجا
که از عهد قدیم نیت و همت نیاز مند مصروف و مشغول آن بوده که بموجب فحوای کرامت انتمای
آیه وافی هدایه ان الله اشتری من المؤمنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة مردانه دار پای ثبات
و لنگر استقامت در مقام محاربه و مجاهده با طائفه ضاله مخذول العاقبت کفار محکم و مستحکم داشته
بوسیله این امر جلیل القدر بهره یاب بفائز المرام سعادت ابدی شوم لیکن موافق الامور مرهونة
باوقاتها اتفاق وقوع اینمطلب اقصی معطل و در گرو ساعت موعود ماند تا آنکه از تائیدات بی نهایات
ربانی و اتفاقات حسنات جاودانی توجه و التفات آن حضرت رو باین طرف صورت تحقق یافت
و بتقریب آن بشرف ملازمت سامی در توقف دار السلطنت کابل معزز و معزز گردیده در تمهید
و استحکام مبانی امر جلیل القدر جهاد کوشش و مساعی جمیل آوردم و سجدات شکرانه حضرت
معطی العطایا در عوض اینکه بنعمت متابعت و پیروی حضرت صحابه علیه اشداء علی الکفار رحماء بینهم

کامیاب گشته نمودی ساختیم والحمد لله علی ذلک که الی زمان وقوع مجاهده و مقابله با کفار فجار
فی مقام اکوڑه و در آنچه فی مقام دار السلطنت کابل با آنحضرت سلمه الله مقرر و معهود بود که آنی
اینکه بنحوی از تقدیم یا تاخیر بنابر ضرورت و تقاضای مصلحت هرگاه بعمل آمده باشد خواهد بود و
دیگر تخلف و تفاوت هیچ وجه من الوجوه ازین نیازمند درگاه که سر بر زده و لله المنة که
محض اخلاص و صرف اعتقاد بنده درگاه که فی سبیل الله بود و برآنحضرت نیز بر اتحاد گشت
از آن بعد بموجب مشیت ازلی عند الحرب هزیمت جمیع مجاهدین واقع و مطابق مضمون بلاغت
مشحون کریمه لا راد لقضائه ولا معقب لحکمه تسلط و تصرف کفار بملک پشاور متحقق آمد در
آن حالت بنابر ملاحظه نجات رعایا و برایا و محافظت مساجد و معابد و زیارات متبرکه از
انواع ضرر و شر کفار چنانچه تاراج و تاخت و انهدام بنیان مساجد و غیره نور الابصار
ارجمندی محمد حسن خان را معه ناظر مراد علی به لشکر کفار ودیعه سپرده مرخص و مراجعت نمود
الابصاری و ناظر مذکور از حدود اتک قرارداد مقرر نمودیم قضارا آن بدکرداران ارجمندی
را معه ناظر الی حد لاهور با خود بردند چنانچه الی یومنا هذا ارجمندی از احاطه کفار نجات
و مخلصی نیافته سابق ازین چندگاه میشود که رنجیت رخصت ارجمندی را مقرر نمود که معه ناظر
روانه پشاور نماید که درین اثنا ناگاه اخبار عبور جنود مجاهدین از اطراف پشاور در لطف
یوسفزئی و واصل شدن شان بخدمت سامی و زمره اغوی جمع آوری صورت یافتن لشکر
اسلام به رنجیت رسید به فقط اطلاع بر همین خبث جبلی و بغض باطنی آن بدسرشت در استیلا آمده
و زخم دیرینه کینه جویی او تازه گشت و مستعد ویرانی و خرابی پشاور شده در صدد آن ساعی
گشت که کره بعد اولی لشکرهای خود را رو بانطرف مقرر نماید چنانچه ارجمندی محمد حسن خان را
معه ناظر نزد خود طلبیده حال گونه غضبانا گفت که برای سردار حشمت و شوکت مدار یعنی خلیفه گاهی

محمد

خود سردار یار محمد خان و برای عموی خود که برادرش بنده درگاه باشد عرایض قلمی دارید که
از عبور لشکر حضرت سید بادشاه من اطراف پشاور الی سمت یوسفزئی مانع شوند بل از هم
شده مقابل گردند والّا آنچه زجر و عتاب و جبر مقصود من است متوجه حال شمایان نمایم مطالع من ارجمندی
محمد حسن خان که طفل مهجور الوطن و دور افتاده وصال والدین از اینگونه کلمات رعب انگیز شرارت
خیز از زبان رنجیت شنیده و ایذا و ضرر او متوجه حال دیده مراسلات الم افزا و آه و نالات
محنت زا و برای قبله گاهی عینی اخوی مطاعی امیدگاهی سردار یار محمد خان و برای بنده درگاه
قلمی داشته و منفصل واضح ساخت که اخبار زبانی رنجیت روز مره احوال عبور لشکر بطرف یوسف زئی
و مانع ناشدن و لیکن قبله گاهی ام و خود شما بلکه مدد دار بودن و گوارا داشتن شما عبور لشکر را بطرف
یوسفزئی حالی رنجیت مینمایند در صورت نجات ما محض محال و ابتلا و گرفتاری ما بکینه جوئی
در هر آن افزونی غضب کافر مارس و نقد حال بیشتر خاطر حضرت ایزدی بر همه غالب است مقصود ما
چون تصفیه و تزکیه نفوس ما از الواث تعلقات ظاهری و علاقه الفت و گرفتاری محبت فرزندان
و اقربا و هر چه که آنحضرت تکمیل آن حاصل دارند و صبر و تحمل و شکیب بر نزول آلام و مصائب حادثه
به ما رسانیده طالب اسمه تارک ماسوی الله اند بر این نیازمندان هنوز جلوه گر نشده و ترقی
باینچنین مقام عالی حاصل نیامده تا بارها مع هذا از استماع ابتلا و گرفتاری نور چشمی بدام ضرر و شر
آن بد منظر رحم و رقت بحال آن طفل مهجور دامنگیر جان گشته و بیقراری دست داده هر گاه این
توجه کامل و معونت شامل آنحضرت متوقع آنیم که از کل دنیا و ما فیها فراغ حاصل و لوح سینه از نقوش
مقتضیات نفسانیه صافی و منزه گردد در آنحالت هیچ المی و غمی متوجه حال نخواهد و تسلیم سارخ
و رضای صرف بر حوادث عالم امکان منصور خواهد گشت خلاصه کلام که فی الجمله حیله که اخوی مطاعی
صاحبی سردار یار محمد خان بنابر ظاهر بر طبق فی الحقیقت بعمل آورده محمد اسد اسمعی ۳۰ نعره

عبدالله‌خیل که زیاده بر سه گروه مفاصله از شهر نادر مقرر کرده فرستاده بودند و نتیجه آن مد نظر
بشمند که برای رنجیت ملی دارند که عبور لشکر حضرت سید با دشواری رود بیوسف زئی از حدود
متعلقه قریبا نمود و هر چند ما برای مانع بودن آنها لشکر مقرر نمودیم لشکر مذکور مانع نشد
و از اطراف بعیده عبور کرده تا بدین قریب رنجیت از آن مرحله فرود آمده ضرر با رجمندی رساند
در خدمت او چنانچه سابق مقرر کرده بوده هم چون در آن روز فیمابین اخوی مطاعی و بنده درگاه
ملال خاطر واقع بود در حین تعیین نمودن محمد اسد خان با جاخیل غیر مطلع و خالی‌الذهن بودم بعده
بمجرد اطلاع بخدمت مطاعی رفته محمد اسد خان را معه سی نفر سواره به شهر واپس طلبانیدم و در
باطن آدمان خود را بجد و جهد مأمور نمودم که حامی و مدد لشکر آنحضرت بوده بسلامت بگذرانند
صورت اصل واقعه روئیداد اینولا بدین منوال بود که معروض داشته شد و هر چه از بدعملی ایشان
بعمل آمده تفصیل آن این است که مردم کینه جو فتنه‌جو مکتوبات متعدده از تقاضای آنحضرت برای
اعیان ملک و مشتمل بر مضامین متباین و بیگانگت فیمابین از خود انشا و املا داده خبث
اصلی و شرارت ذاتی خود ها بظهور میرسانند و بخشنده مکاتیب را بحضور اخوی و مطاعی برده
و مشغول رخنه اندازی و فساد پیشگی سرگرم کار اند البته هم برین قیاس بخدمت آنحضرت گرفتار همین
عمل خواهند بود از یک طرف عداوت با برادران فیمابین خود و از یک طرف خدا نخواسته رنجش
خاطر آنحضرت مقصود و مطلب دارند چنانچه بخدمت اخوی مطاعی بنده درگاه را مبدء و منشأ
کار گرفتاری اجنبی محمد حسن خان و اختراع خلل و فساد ملک و معارضه و کدورت بخدمت
آنحضرت از تقاضای اخوی مطاعی بر بنده تهمت و بهتان می بندند و حال آنکه هرگاه کل متعلقان
و جمیع زبان یک لفظ شده حکمها در باب جدائی فیمابین و تعصب فساد بنده نسبت بآنجناب خواهند
که بوقوع آرند معاذ الله که بنده فریب خورم و لغزش نیت از جانب فانی و فدویت در راه حق

بجلوگاه را

بخود گوارا دارم نتیجه در مقام خوشنودی خدا و رسول از صرف جان و مال و منال و ننگ

و ناموس و الحاق عار و لزوم پریشانی روزگار باک نمیدارم تن کل امور دنیوی که زیاده

بر پنج روزه عمر فانی بقا و دوام ندارد در عوض حیات ابدی که انقطاع و زوال نپذیرفته سودا

نموده شود و سرمایه لطف ناشناسی حضرت باری را بجان خریدارم تا روح در قلب من و سر

بتن است همین آرزو میجوییم و این راه میپوییم و هواداران انتقام رفیع را بجان و دل دوست

دارم بیت مرا عهدی است با جانان که تا جان در بدن دارم ٭ هواداران کویش را

را چو جان خویشتن دارم ٭ و استقامت صبر و تحمل بر مفارقت و مهاجرت فرزند خود و

ابتلای او در ایذاء و ضرر کافر از آنحضرت میخواهم و بنا بر قلق و اضطراب و بیتابی که از روی

ترحم و رقت قلبی و عدم اصطبار بر مفارقت فرزند لخت جگر عارض حال اخوی سلطانی است و

هم کدورت و ملال خاطری که بعضی منافقان بعلت اظهار مکتوبات وضعی و ساختگی ذهن نشین

اخوی معظمی نموده است از شرارت باز نمیدارند و مشغول همین کار اند و تنبده درگاه را هدف

تیر تهمت و نشانه سهام ملامت ساخته در نزاع خاندان ما ساعی میباشند بخدمت آنحضرت

استدعا میرود که هر گاه موافق تدبیر نجات فرزندی قبل از صفا رائی جنود مجاهدین

صورت بندد و کافر را غفلت داده ارجمندی را از ملک او بیرون آوریم و تنبده مستعد اتمام

دین مبین ایم و هم بنا بر یگانگت و اتحادی که فیمابین متحقق است انفعال غمازان منافقت

شعار را صورت بسیم از این دو مدعا رای صواب نمای آنحضرت چه حکم میفرماید در آنچه آنحضرت

مراقبه و تامل کامل مصروف نموده امر و ایما بخشند برآن عمل است چون اخوی سلطانی مع الخیر

عازم کابل و ارجاع کل امور تعلق باین نیازمند گرفته لهذا استدعای استفسار مطالب فرق

علی سبیل التفصیل درخواست رفت و هم حسب الاشاره آنحضرت و صنوح کوایف تجدد و جو ما وقع

مرقوم داشته‌اند تا بقی حالات زبانی فضایل نشان ملا میر عالم اخوندزاده حالی خواهند شد

(مهر: سلطان محمد) بنام سردار سلطان محمد خان در جواب مرقومه ۲۵ ذی الحجه ۱۲۴۴ سنه هجریه بمقام پنجتار

از امیر المؤمنین سید احمد تجدید عمده اراکین عالیمقام زبده خوانین ذوی الاحتشام
چار باشی حشمت مهر که پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلالت آثار شوکت نشان
سردار سلطان محمد خان زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از اهدای احسن تحف اسلام یعنی
گلدسته ریاحین سلام و ادعیه ترقی مناصب دارین و مدارج نشأتین واضح آنکه رقیمه مودت
ضمیمه مشتمل بر غایت مراتب اخلاص و نهایت مدارج اختصاص مع تفاصیل احوال خیر مآل در حین
انتظار رسید مضامین مندرجه از تحریر دلپذیرش اجمالاً و از تقریر فضیلت پناه ملا میر عالم
اخوندزاده تفصیلاً واضح و لایح گردید الحمد لله والمنة که محبت دیرینه و خلت پارینه تا حال آن
سرور نونهال در سینای کینه اخلاص گنجینه بکرم رب الارباب بسی سبز و شاداب است حق تبارک و تعالی
بقدرت کامله و تربیت بالغه خود این شجر موالات را مثمر ثمرات گرداناد آمین یا رب العباد
آنچه از لحوق انواع پیچ و تاب و قلق و اضطراب در مفارقت خان سعادت نشان محمد حسن خان
بخواطر شفقت ذخایر آن عظمت نشان و سردار کلان رقم زده کلک مودت سلک شده بود آن
اسد در مقدمه صیانت خان مسعود از شر کافر مطرود دعا کرده خواهد شد حضرت رب کریم بفضل
عمیم خود بر موقف اجابت آرد فاما آنچه استشاره در تدبیر استخلاص آن نوجوان از پنجه ظالم نامهربان
ذکر در خامه محبت شمامه شده بود پس حقیقتش آنست که در هنگام تفویض آن سعید در دست عدو
عنید هیچگونه مشاورت باینجانب ننموده بودند تا الحال در مقدمه استخلاص آن معصوم بغیر تایید لم یزل
چاره استخلاص آن بیچاره غیر از این هیچ بنظر نمی آید که جمیع اقربا و دوستداران آن گرفتار رنج و بلا تمامی
همت خود را فراهم آورده دفعةً شورشی عظیم بر سر آن لئیم بوجهی برپا کنند که بالاضطرار از آن برخوردار

دستبردار شود

دست بردار شود و آنچه در مقدمه تعطیل و اهمال و تسویف و اهمال در اقامت جنگ و جدال
با اهل کفر و ضلال تا زمان استخلاص آنعزیز از قبضه متعدی‌های بی‌تمیز نگارش فرموده بودند پس
حقیقتش آنست که ما مردم بنا بر امتثال احکام رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین ترک
اهل و عیال خود گزیدیم و مهاجرت اخوان و اوطان ورزیدیم و جمیع ماسوی الله را پس پشت
انداختیم و اطاعت و انقیاد احکام رب العباد قبلهٔ همت خود ساختیم و علایق را که با
با فرزند و عیال و مال و منال و اوطان و اخوان میباشد از سویدای قلب برکندیم و انواع
رنج و تکالیف بر خود پسندیدیم و تعطیل و اهمال را هیچگونه در مقدمه اقامت این رکن رکین و نصرت
دین سید المرسلین بدون توقع منفعتی از منافع دین روا نمیدیم و از پاسداری محبان قدیمی
و اخوان صمیمی درین ماده دست کشیدیم و از ملاحظهٔ منافع و مضار جان خود درین باب دست برداریم
و از پاسداری ماسوی الله درین راه بیزار تا بجمله شب و روز در کار و بار خود چالاکیم و از لحاظ
چپ و راست بیباک و در تدابیر نصرت دین ما قلیم و از پس و پیش غافل تا بندگان عبودیت
شعار را چه یارا که در امتثال احکام مولای خود دمی توقف ورزیم و ما چاکران خاکسار را چه
طاقت که بر مصروف شدن جان و مال در راه قادر ذو الجلال ذره‌ای تاسف کنیم پس توقف
و انتظار در مقدمه استیصال اشرار بدون مظنهٔ حصول مدعا بهر وجه که خیالیست پر اختلال
و وهمی است سراسر باطل و محال و اگر بالفرض قدری مهلت روا داریم لابد اولا اطمینان از قرار
شما بدست آریم و اعتقاد مسلمان خالص الایمان بر مواعید و مواثیق سردار کلان خیلی متعذر
الحصول پس تاخیر هم از ما مردم غیر مامول شب و روز در تهیهٔ مهم سعی بیکران و دل بجا می آریم
و اتمام آن از درگاه واهب العطایا امید داریم بالجمله تا جان در بدن و سر بر تن است همین
کار را بجا آریم و انجام اینکس بسته در مختار میسپاریم در صورت فتح توقع غلبه دین بیشتر ال

و در صورت شکست نقد شهادت فی الحال در هر دو صورت بمقصد خود فایزیم و بمراد خود
کامیاب و آب‌های سرد آزاد در بهار و خزان سرسبز و شاداب باقی تفاصیل احوال از زبان
صدق ترجمان ملا میر عالم اخوندزاده بمنصه ظهور خواهد رسید والسلام مع الاکرام
بار دیگر خطی که بجانب خانان عالیجاه والی قلات مصحوب ولی محمد بتاریخ بیست نهم ذی الحجه
۱۲۴۴ سنه هجری مقدس نوشته شد از امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب معلی القاب
یادگار سلاطین کرام زبده اکابر خوانین ذوی الاحتشام آرایش افزای چار بالش ابهت و جلالت
بزم آرای اورنگ سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت دثار رایات آثار عظمت نشان
سردار سرداران خان خانان ادام الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای جاذب
متمنون واضح آنکه هر چند غایت علو همت و نهایت وفور رغبت و کمال قوت استعداد در
اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد که از سینه جلادت گنجینه آنجناب جوش میزند مسلم طوایف انام
بل زبان زد هر خاص و عام است لیکن بر طبق منطوق لازم الوثوق و حرض المومنین علی القتال
بجناب معلی القاب نگارش کرده میشود که درین ایام خجسته فرجام جماهیر اهل اسلام از سوات و بنیر
و پکهلی و باجور و تهند و خلیل و آفریدی و پشتوری دیگر هم از جماعات مسلمین بنابر اعانت
دین متین رفاقت این عاجز مسکین اختیار نموده اند و در راه اطاعت این بنده درگاه رب العالمین
جان و دل میبرده و مجاهدین هندوستان تواتر و تواصل تدریجا می آیند بسیاری رسیده اند
و بسیاری انشاء الله عنقریب میرسند از آنجا که مقاصد کار شرع بدون استیصال منافقین بد کردار
صورت نمی بندد بنابر آن علیه مصلحت وقت همین است که اولا بر منافقین شمشیر تیز باید جست
و ثانیا بر کفره متمردین کمر باید بست و طریقش آنست که والا تبار در قرب و جوار غزنین و قندهار
دایره دولت قایم فرمایند و منافقین آنجوار را زیر و زبر نمایند و آنجناب بجمعیت کثیر و جمع غفیر

ازومینی

از مومنین مخلصین و مجاهدین صادقین بسمت پیشاور متوجه میگردد آنجا آمده باشند تا بنیاد
فساد اهل بغی و عناد متزلزل شود و هر یکی از منافقین شرار که از جلد و پیشاور تا بلده قندهار
منتشر اند در همین کاروبار مشغول خواهند گردید و بحال خود بوجهی گرفتار خواهند شد که اعانت
دیگری از ایشان متصور نباشد و اجتماع ایشان متعذر گردیده الحاصل بهر وجهیکه بهتر دانند در باب
استیصال ایشان سعی بلیغ بجا آرند تا وقتیکه استیصال منافقین محقق نگردد جهاد با کافرین باطمینان
خاطر صورت نه بندد آری اگر این مهم عظیم بالفعل متعسر الحصول باشد لازم که جهاد کفار را
بطریقیکه در نامه نامی نگارش فرموده بوده پیش نظر همت عالیه سازند و این امر نهایت متیسر
الحصول است زیرا که مومنین اطلاع شده و امرای دیره اسماعیل خان با این فقیر موافقت بسیار دارند
و اظهار موافقت مینمایند و خطوط مشتمله برین مضامین میرسانند و قاصدین خود را نیز متواتر میفرستند
چنانچه نقل خط رئیس دیره مذکور و معه نقل خط شیرخان رهاینده خان که از اکابر سرداران
رئیس مذکور اند در لفافه این رقیمه بخدمت عالی میرسند تا حقیقت حال بر رای فطانت پیرای
منکشف شود و در جواب خطوط ایشان اشارتی باینمعنی نوشته ام که اگر موکب جلال با لشکر
اقبال آنجناب به قرب و جوار ایشان بنا بر نصرت دین ملک شان نزول فرمایند جمیع روسای
آن نواحی را عموما و سرداران مذکورین را خصوصا لازم که رفاقت آنجناب در هر باب اختیار
نمایند و اگر اجتناب از موافقت آنجناب خواهند نمود آنجناب بی دغدغه گوشمالی آنها خواهند فرمود
هر چه ازین هر دو صورت مناسب وقت دانند بلا تکلف بعمل آرند لیکن در تالیف روسای
قوم خود بلکه جمیع روسای آن قرب و جوار سعی بلیغ بجا آرند و از مناقشات سابقه درگذرند
و این تالیف اعداء و احباء را افضل عبادات شمارند و بهر وجه که مناسب دانند داد کوشش
درین باب بدهند و هرگز ازین امر پهلو تهی نکنند و تکاسل و تساهل را در تمهید مهم هیچگونه راه ندهند

که ما ضعفا در این وادی پرهول قدم نهاده‌ایم و جهات و مال و اهل و عیال محض لله فی الله بباد
داده با وجودیکه خلوت گزینی کار و بار داشتیم و زاویه نشینی عنوان خود می انگاشتیم در نعمت
آن زوال الاقتدار که سلاله سلاطین کبار و خواقین ذوی الاقتدار اند که شوکت و صولت ایشان در میان
جمیع ترک و دیلمان کالشمس فی رابعة النهار تابان و درخشان است چه مراتب شجاعت است که از ایشان
در مقابله اهل ایران بر منصه ظهور رسیده و چه مدارج عدالت است که در دیار خراسان جلوه‌گر
گردیده آن غضنفر صولت ایشان سرکشان زمین و زمان لرزیدند و از هیبت سخاوت شان
ضعفای اهل ایمان مذاق جود و کرم ایشان چشیدند لیس نهایت محل حیرت است که ضعفای مسلمین
با تمامت این رکن رکین آماده شوند تنها آن سردار سرداران درمانده و فقرای مؤمنین را
نصرت دین کمر بسته کنند و آن خان خانان در خلوتخانه نشسته و کمال اهتمام غیرت است که باغیان
مفسدین سرکش کار بفلک رسانند و آل اولاد سلاطین جبین ذلت بر زمین سایند و کافران بی‌دین
بر مسلمین صادقین دست تعدی و ظلم گشایند و رؤسای عالیمقدار و امرای قوی الاقتدار در
استیصال ایشان تساهل نمایند لیکن الحمد لله والمنة که درین جزو زمان بر اثر شورش و طغیان
رگ غیرت آنجناب جوش زده و غضنفر صولت آن زوال اجناب خروش کرده و همت عالیه استخلاص ممالک
موروثه خود متوجه گردیده و فکر عالی بطریقه مرضیه اسلاف کرام خود منتبه شد از آنجا که بسیاری
از مضامین ارادت بحیطه تحریر بیرون است بنابر علیه عقیدت مآب اخلاص انتساب جهت تقبل پایگاه سپهر
حاجی الحرمین الشریفین حاجی ولی محمد را که از قدیم رفقای این فقیر است و اعزه دوستان این حقیر
و گوهر و دشت نوردیده و گرم و سرد زمانه چشیده و در مواقع مقابلات و مقاتلات با اهل کفر و ضلالت
لشکر همت گردیده بجناب عالی روانه کرده شد تا شب و روز از این مهم عظیم و طریق و انداز این امر فخیم بحضور پر نور
السرور عرض نماید و دعای انتصیر این فقیر بسمع رساند زیاده والسلام مع الاکرام

بنام سردار پاینده خان

بنام سردار پاینده خان که امیر کبیر است از متولی بسم الله الرحمن الرحیم آز امیر المؤمنین
سید احمد بمطالعه سردار شجاعت شعار جلادت آثار صولت تاب شوکت انتساب عظمت نشان
سردار پاینده خان سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
آز آن روز یکه درین دیار و اقطار وارد گردیدیم اخبار حمیت و شجاعت شما بیش از بیش شنیدیم
که با عدای دین رب العلمین عداوت کلی میدارند و با حیای شرع مبین محبت جبلی با کفره
ستمگر دین گاهی موافقت ننموده اند و راه مساهلت نه پیموده شب و روز با کفره فجره در
محاربه و جنگ مشغول اند و همت عالیه در محافظت ناموس و ننگ مبذول هرچند بظاهر ملاقات
نگردیده اما احوال خجسته مآل شما از زبان هواخواهان دین آله مجملاً و از بیان هدایت نشان
اخوی اعزی میان شاه رسید مفصلاً باستماع رسیده از همین محبت غائبانه روی نمود
و مراتب اخلاص بیشی از بیش افزود از انسکه درین ایام اقامت جهاد در برابر اهل کفر و فساد عناد
هم افضل ارکان دین است و گوشمالی منافقین بیشتر هم از اهم ضروریات شرع متین
لیکن تقدیم یکی بر دیگری محل فکر است و نظر که کدام یک را ازین هر دو مهم پیش نظر باید ساخت
و دیگری را بالفعل پس پشت باید انداخت چنانچه بر تقدیر پیش کردن مهم کفار احتمال حصول
منافع و مضار همچنین در جواب تقدیم مهم منافقین جانبین فایده و نقصان بر روی کار و از انجا
که شما بحمیت و شجاعت موصوف هستید و بعقل و کیاست معروف آنچه از نشیب و فراز مقدمات
این دیار و اقطار برای فطانت پیرای شما واضح و لائح است کسی دیگر را اطلاع بران مراتب
حاصل نی بنابراً علیه هدایت مآب کمالات انتساب اخوی اعزی ملا شاه سید اخوندزاده
را معه خان عالیشان رفیع المکان سید محمد مقیم خان که از اعزه برادران این فقیر اند
و از اعقل اخوان این حقیر و از افاضل سادات کرام اند و اکمل هواخواهان دین اسلام

بنا بر مشاورت بخدمت والانهمت روانه کرده شد تا غور تام و فکر مالاکلام را کار فرموده
آنچه در باب تقدیم یکی بر دیگری از مقدمتین مذکورتین اولی و انسب باشد بر آن مطلع فرمایند
و هر دو برادران مهربان را بر منافع و مضار آن آگاه نمایند و آنچه گفتگو در مقدمه منظور باشد
با این هر دو برادران بروی کار آرند که کلام این هر دو برادران در مقدمه بعینه کلام نجابت
نشانست لیکن در مرخص کردن ایشان عجلت تمام فرمایند زیرا که بسیاری از مجاهدین هندوستان
فراهم آمده اند و بسیاری عنقریب میرسند و مومنین سوات و بنیر و کاغان و غوربند و
آز دیه این و مهمند و خیل کر همت چست بسته مستعد و آماده این کار شده اند پس همه را
معطل داشتن مناسب وقت نیست لابد در کاری ازین دو کار مشغول باید ساخت
تا مطمئن الخاطر گردند زیاده بجز تاکید اکید ترخیص برادران چه نگاشته آید والسلام
تحریر تاریخ ۲۰ ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری مقام پنجتار فقط بنام سردار دوست محمد خان
که سابق نوشته شده بود یعنی از رسیدن ایشان سابق نوشته شده بود فقط

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بجناب سردار کثیر الاقتدار
جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار دوست محمد خان زاد اقباله
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر
قوت استعداد تعالی نهاد در مقدمه اقامت جهاد و استیصال کفر و فساد و با دیگر مراتب
اظهار اخلاص و اتحاد و محبت و وداد رسید مضامین مندرجه واضح گردید الحمد لله و المنة
که عزم اقامت این رکن رکین یعنی نصرت دین متین و استیصال کفره متمردین در دل
جلادت منزل آن سردار جلالت آثار رهویدا گردید الحق که مثل این علو همت و تاکید عزیمت
شایان شان مثل آن عظیم الشان تواند بود هر چند سعی در اقامت این رکن اسلام یعنی قتال

کفار لیاده

کفار لئام در هر زمان و هر مکان واجب است اما درین خرد زمان که وقت شورش اهل کفار
و طغیان است بر ذمه جماهیر مؤمنین عموماً و مشاهیر مسلمین خصوصاً اوجب و اکد هر قدر که حصول
معنی اقتدار و کثرت جنود و انصار و تسلط بر بلدان و امصار زیاده است در اصلاع و اقطار
بیشتر اقامت این رکن رکین و اعلای دین سید المرسلین مؤکد تر بنابرین هر که از سرداران
نامدار و رؤسای ذوی الاقتدار بنصرت دین پروردگار و ترویج سنت سید مختار موفق
میگردد مستحق اجر جزیل در عقبی و ثنای جمیل در دنیا میشود و حصول سعادت اخروی و نزول
برکات دنیوی و صعود در مراتب جنت و عروج در معارج حشمت بوجهی نصیب او میگردد که
آحاد مسلمین را ادراک آن خیلی متعذر و اگر معاذ الله از ایشان در اقامت همین امر مأثور
ادنی تساهل و قصور واقع میشود پس لابد بحکم الناس علی دین ملوکهم تمام رعایا و عساکر ایشان
بالکل در مبادی تغافل و تساهل خواهند داد پس بحکم من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها
اعمال ایشان بمعاصی جمیع رعایا و سپاه مشحون و سیاه خواهد گردید درین مقدمه بیک تأمل
فرمایند و فکر عمیق و غور غریق را بکار برند و از قبیل مخیلات شعرا و تکلفات منشیان که محض بهار زبان
آرائی و عبارت پیرائی در سلک تحریر میکشند نشمارند که این مضمون در کلام ملک علام و احادیث
سید الانام منصوص و مصرح است پس کسیکه ایمان بالله و بالرسول و بالآخرة میدارد البته بیقین و تطبیق
میداند که این امر حق محض و صدق بحت است پس بجزای این تغافل و تساهل در محکمه حساب و کتاب
بحضور رب الارباب ظاهر شدنی است و در مجازات آن چه انواع رنج و متاعب و اجناس تکالیف
و مصائب کشیدنی است اما آنچه در ظن اکثر تجربه کاران زمان مرتکز است که بغیر اعانت سرداران
نامدار و اصحاب مکنت و اقتدار حصول این معنی صورت نمی بندد پس این خیالی است محال و احتمالی
است پر اختلال زیرا که ممکن که حق جل و علا بقدرت کامله خود دیگر سعادتمندان ازلی و مقبلان لم یزلی

که از ضعفای مسلمین و فقرای مخلصین باشند تر بردی کار آرد که بمحض عنایت خود این مهم عظیم از دست
ایشان برآرد قال الله تبارک و تعالی ان لا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروه شیئا
والله علی کل شیء قدیر باقی احوال اخذ ود بکرم رب المعبود بر این منوال است که این ها جو از دار السلطنت کابل
برآمده و در اضلاع جلال آباد و نواحی پشاور راطی کرده در بلده نوشهره رسید درین اثناء لشکر
مخالفین بموضع اکوره بکمال جمعیت و نهایت استکبار و نخوت آمده یراق کرد هر چند همراه این فقیر جمعی
قلیل بی سر و سامان بودند اما از انجا که طالبان رضای حضرت خلاق بودند و در صرف جان و مال نهایت
مشتاق بنابر آن اعلیه این زاشب شب از دریای لنده عبور کنانیده بر سر کفار نگرون ریلابوی شبخون
و تاخت روانه کرده شد در آخر همان شب بحکم حضرت رب مثل موت مفاجات با عذاب بغتت
جنود مجاهدین بر سر آن غافلین ناگهان رسیده و از اسلحه در دست مثل تیر و تفنگ در گذشته
آنها را زیر تیغ بیدریغ گرفتند معسکر ایشان را از خون آنها لاله زار ساختند چنانچه جمعی کثیر از ایشان
که قریب بهزار باشند تا آن هم بسیار بدار البوار فرستادند و جمعی را بزخمهای پرخطر تا لب سعیر
رسانیدند و اجناس غنیمت از قسم اسپ و شتر و اسلحه و یراق وغیره بیش از بیش بدست آمدند بعد از آن
آنچه بمرتبه شهادت مشرف گردیدند بجنة الماوی ماوی ساختند و اکثر ایشان مشمول حفاظت ربانی
و کفالت رحمانی بمعسکر خود مراجعت نمودند و این شبخون کمر کفار را بکرد و از را لحدی شکست که از مقام
اقامت برخاسته بمقامی دیگر بار انداختند و از شدت خوف گرداگرد معسکر سنگر زدند بعد از آن
فقیر از بلده نوشهره برخاسته بموضع هند آمده اقامت نمود متوطنین این اقطار از دریای اباسین
عبور نموده بر سر شهر حضرو که مرکز کفار آن دیار است جمع متمولان آن اقطار بوده تاخت آورده چهار صد
ناکس را بجهنم رسانیدند و اشیای غنیمت و اموال خطیره از نقود و اجناس بدست عموم الناس
آنقدر افتاد که از تقریر و تحریر بیرون است بعد از آن ابواب جنگ و جدال و قتل و قتال مفتوح

گفته

گردیده و شب و روز نصرت آسمانی و تائید ربانی باران صفت میبارد از جمله تائیدات الهی این است
که اجتماع جنود مجاهدین هرچند بسیار از بسیار بود لیکن از بسکه لشکری بی سر بود مثل لوای بی علام
تودۀ کوه و در کوچ و مقام بی انتظام میبود بنابر علیه بر طبق فحوای مضامین کلام ملک علام و احادیث سید الانام
علیه الصلوة والسلام و فتوای فقهای عظام و صوابدید ... ی ذوی الافهام مصلحت وقت چنان
اقتضا کرد که اقامت این رکن اسلام بدون نصب امام بوجهی مشروع صورت نمی بندد بنابر علیه
دوازدهم جمادی الثانی سنه ۱۲۴۲ هجری مقدس باتفاق مشاهیر سادات کرام و علمای اعلام و
مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام
از اهل ایمان و اسلام بیعت امامت بر دست اینجانب واقع گردید و در روز جمعه خطبه بنام اینجانب خوانده شد
هرچند این عاجز خاکسار روز بروز بمقدار حصول این مرتبه منیف اولا باشارات غیبی و الهامات ربی
مبشر بود تا ثانیا بحصول این منصب شریف باتفاق جماعات اهل اسلام از خواص و عوام مشرف گردید
لیکن رب غیور که علیم بما فی الصدور و دانای نهان و آشکار و محیط بر مراتب اعلان و اسرار است گواه است
بر ضمیر که این فقیر را از قبول این منصب شریف غیر از اقامت جهاد و صحت جمع و اعیاد و امثال آن
از اظهار احکام دین و اعلای کلمه رب العلمین غرضی دیگر از اغراض دنیویه مثل تحصیل مال و عزت و
جاه و سلطنت یا حصول معنی تسلط و برتری در امصار و اصقاع و اقطار یا تذلیل اهل سیاست و ریاست
جلالت ارباب ایالت و یا تنفیذ احکام خود بر بندگان ملک دیان یا تحصیل معنی ترفع بر اخوان
و اقران هرگز هرگز نیست بالجمله شعبه وسوسه شیطانی و شائبه هوای نفسانی باین داعیه رحمانی اصلا
مخلوط نگردیده و از بسکه اقامت این امر خالصا لوجه الله الکریم بوقوع آمده بود بنابر علیه آثار آن
بهویدا گردیده و چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر هزاران هزار بعید و بیشمار از هر جانب مثل مور و ملخ فراهم
آمده اند و می آیند و در میدان جلادت و دیانت داد شجاعت و حمیت داده اند و میدهند و علاوه

برین آنکه حق جل وعلا بکرم عمیم خود علایق خوف وطمع را از ما سوای خود منقطع گردانیده است نه از
شوکت مخالفین خوفی فی الحال داریم و نه از کثرت موافقین طمعی فی المآل آری اینقدر میدانیم
که هر که جان خود را در سلک مجاهدین منسلک گردانید دعوی ایمان خود را مبرهن کرد و هر که درین وقت
پهلو تهی کرد باد حسرت بدست بدهد. ما ای مدعیان دین اسلام بیایید و در نصرت دین خود
جان و مال بیازید تا گوی سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بربایید چنانکه در نعم منعم حقیقی
عمرها گذرانیده اید الحال هم ادای شکر آن جان و مال خود را حاضر کرده کوشش بلیغ نمایید
تا سعادت دارین و ریاست کونین حاصل کنید فقط   بنام مسلمین علیجائی دوم از موضع پنجتار
بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه خوانین کرام دارالکین عالیمقام و
ملکان ذوالاحترام و سایر مسلمین مؤمنین علیجائی کثرهم الله تعالی و وفقهم لما یحب و یرضی بعد سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه هر چند اقامت جهاد در دار الکفر و فساد بر جمیع مؤمنین
عموماً و مشاهیر مسلمین خصوصاً در هر زمان و هر مکان واجب و مؤکد است اما درین جزو زمان که در وقت
شورش کفر و طغیان است اوجب و آکد گردیده و بنابر آن علیه این بنده ضعیف با چندی از مومنین صادق یقین
از وطن مألوف برخاسته محض لله و فی الله برای اقامت همین رکن رکین و نصرت دین متین
کمر همت بسته و دانای نهان و آشکار را آگاه و خبردار است که سوای اعلای اعلام دین و احیای
سنت سید المرسلین هیچ غرضی و مطلبی در میان نداریم و درین صورت بر هر مؤمن راسخ الاعتقاد
و مسلم کامل الانقیاد واجب و لازم که غیرت ایمانی و حمیت اسلامی را کار فرموده در تقدیم مراعات
دین و نصرت شرع مبین کمر عزیمت چست بندند و در صرف جان و مال در راه رب ذو الجلال دریغ
نورزند و هرگز هرگز از ادای این عبادت عظمی و ادراک این سعادت کبری روی تغافل نتابند تا روز
جزا در محکمه حساب و کتاب بحضور رب الارباب سرخرو برخیزند و در زمره بر روی خیر الانام علیه الصلوة والسلام

ترجمه ازنه

شرمسار نشوند که شکر نعمت مال و منال و جاه و عزت طلب شد نیست و از تغافل و تساهل در
اطاعت فرمان رب العزت سوال متوجه گردیدنی پس بکدام زبان جواب خواهند داد و چه عذر
پیش خواهند نهاد بالجمله اگر امروز جان و مال در راه ایزد متعال صرف نگردید فردا وبال جان است
و هیچ کار آمدنی نی پس اگر کمر همت چست بسته درین باب داد شجاعت و شهامت خواهند داد
و در راه تائید دین قدم خواهند نهاد و آنچه اجر جزیل از حضور ملک منان و ثنای جمیل در میان
اخوان و اقران خواهند یافت بر هیچ عاقل پنهان نیست و اما آنچه منافع بسیار و حاصل بیشمار
از عزت و وجاهت و دولت و مکنت بدست خواهند آورد بیرون از اندازه قیاس خواهد بود
ان شاء الله تعالی هم مناصب موروثی ایشان بدست خواهد آمد و هم نظر بمساعی جمیله ایشان
درین باب فوائد بیش از بیش علاوه بر آن حاصل خواهد شد زیاده والسلام مع الاکرام
مرقومه بیست و نهم ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری از ضلع یوسف زئی از پنجتار
نقل خطیکه ملفوف بوده در خط خان خانان که قبل ازین بسه خط نوشته شده جهت ارسال کرده شد
بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المومنین سید احمد بجناب سردار سرداران خان خانان مکرم
آنکه از بسکه رؤسای درانیان عموماً و پاینده خیل خصوصاً بانواع فسق و فجور موصوف اند
و باصناف تعدی و تظلم معروف بنابراً علیه حمیت دین و حمایت شرع مبین همین اقتضا مینماید
که سلطنت و حکومت این طبقه ظلمه از بیخ برکنده شود خصوصاً حکومت پاینده خیل که البته برهم زدنی
است و تعاقبش همین است که آنجناب از آنطرف نهضت فرمایند و اینجانب از نیطرف عزیمت نماید لیکن
عقل دور بین چنان حکم مینماید که اگر بدون مشارکت رئیسی از رؤسای درانیان اینمقدمه
پیش کرده میشود ممکن است که تمام قوم درانی بنابر حمیت ناموس در حمایت حکومت قوم خود شورش خورده
و فتنه عظیم برپا نمایند بنابراً علیه مناسب وقت چنان بنظر می آید که کسی را از خانزاده سلطنت شریک حال خود

سازند تا دیگر دزدانیان سوای پاینده خیل باین سلسله کمر بسته نمایند و سعی بلیغ در مقدمهٔ استیصال
منافقین دکا[?] زین بجا آرند و نهایند یک قطعه خط بنام شاه هرات و دیگر بنام شاهزاده کامران
ارسال خدمت عالی کرده شد تا آنجناب هر دو خط را ملاحظه فرمایند اگر مناسب دانند تا بدم[?] نجاب
بازرسانند تا هر دو خط را عجالهٔ ارسال سازد و اگر مناسب ندانند خطین را در حیز تعطیل اندازند
بالجمله بهر وجه که انسب و اولی دانند بر طبق آن عمل فرمایند و داد همت و شجاعت بدهند و وقت
را از دست ندهند ان شاء الله تعالی بعد استقلال حکومت اسلام آنجناب را در مقدمات ریاست
و سیاست بهیچ مداخلت بدست خواهد آمد که بسیار راضی و خوشنود خواهند شد آنچه میگوییم که
در امور سلطنت و حکومت آنجناب را بنوعی مداخلت خواهیم آمد و اساس ریاست قدیمه آنجناب
از سر نو خواهیم نهاد و آنچه را از مواعید صادقه شمارند و خیال خلف و کذب را درین وعده بخاطر
نیارند که ان شاء الله تعالی ضرور بالضرور مطابق وعده مذکور معامله خواهیم نمود و در راه صدق
و وفا در ایفای وعده بر طبق مصلحت وقت خواهیم پیمود و سابق ازین حسب الالتماس آنجناب
که مشروح نامه نامی بود خطوط بنام اهل نجرو دامان[?] و غیرهم ارقام نموده در لفافهٔ رقیمه کریمه
همدست حاجی جان محمد ارسال خدمت داشته بودیم اغلب که فائز شده باشند حالا باحتمال
نرسیدن بتکریر ترسیل پرداخته شد و از نصیب هم بنام اینها خطوط ارسال داشته ام همه‌ها
رفاقت و اطاعت خواهند نمود و در راه موافقت خواهند پیمود. والسلام مع الاکرام ـــ
بنام شاهزاده کامران شاه هرات از سرمنع[?] بختیار بسم الله الرحمن الرحیم
از امیر المؤمنین سید احمد مخاطب معلی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام نقاوهٔ دودمان
خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چار بالش حشمت و شوکت تکیه‌ساز[?] ... سطوت و دولت
یادگار ارباب سیف و قلم جگر گوشه اصحاب جود و کرم گل سرسبد چمنستان شادمانی فرمانروای

درینجا کاتب ترتیب فرمانها [illegible] سهواً خطی حاجی[?] ... و خطی دیگر متضمن مضامین خطوط شاه پسندخان از زبان محمود شاه
[illegible] آنجا ترتیب ... محمود شاه ... تحلیف است
بتاریخ ۲۹ ماه ذیحجه ... بین وزیر ...

اورنگ کامرانی

اورنگ کامرانی زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
از بسکه مهاجرت از بلاد کفر و فساد و مجاهده با اهل کفر و عناد و مقابله با ارباب بغی و فساد از اعظم ارکان
اسلام است و تساهل و تغافل درین از اقبح معاصی و آثام آمد امّا چونکه بلاد هندوستان از شیوع آثار
اهل کفر و طغیان مملو و مشحون گردید آنجناب از وطن مالوف خود برخاسته به نیت هجرت و جهاد بسمت
خراسان متوجه شد چون درین اضلاع رسیدیم طرفه ماجرای دید که رعایا و ضعفاء برایا آمدند با آماده
و لبریز شوق جهاد اند و رؤسا، و اقویای این جوار سرمست و سرشار بغی و عناد بنا بران علیه در اوطان
یوسف زئی رسیده مؤمنین آن دیار و مسلمین آن اقطار را بسوی اقامت این رکن رکین یعنی استیصال
کفار بشمر دین دعوت نمود الحمد لله که این دعوت حق رفته رفته بگوش اکثر مسلمین از غازیان و اهل
گمرکار و از فریدیان و رزخشک و تهند و خلیل و اهل سمات و بنیر و اهل پکهلی و از اجهای کشمیر رسیده همه مؤمنین اجهای
مخلصین و صادقین را چنین حق را بگوش هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت و انقیاد
هرگونه مسلم داشتند و از آنجا که قتال کفار لئام شرعاً بدون نصب امام صورت نمی بست بنا بران عامه مشاهیر
علمای دین و جماهیر مؤمنین مجاهدین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آوردند و خطبه بنام اینجانب
خواندند و ربقه اطاعت و انقیاد در گردن خود انداخته امامت اینجانب مسلم داشتند الا چندی از
منافقین که فرق درمیان منصب امامت و سلطنت نفهمیده و زبنده درگاه حضرت رب الارباب را
طالب سلطنت تصور کرده در پی عداوت مجاهدین افتادند حالانکه خالق البریات و عالم السر و الخفیات
گواه است بر معنی که گاهی بر دل اخلاص منزل اینجانب از روی حصول معنی تکلفی این بسیار و تسلط
و اراده ارباب طلب عزت و وجاهت و ریاست و امارت یا آوازه ناروائی بر اقران و اخوان یا تسخیر بندگان
ملک و بیان یا آراهان رؤسای عالیمقدار یا سلب سلطنت سلاطین والا تبار گاهی خطور هم نکرده و روی
آن هم بهم نرسیده بلکه مقصود از برپا کردن تمام اینمعرکه پیرایی و غزوه آرائی غیر از اعلای کلمه رب العلمین

و احیای سنت سید المرسلین و استیصال گروه متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست بغات مفسدین چیزی
دیگر مقصود نیست علاوه سبب آنکه ابحاث این پرده غیب شکن لاریب باشارات اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد
مامور ست و به بشارات فتح و ظفر مبشر چنانچه کرات و مرات بکلام روحانی و الهام ربانی برین لطف نهانی مطلع گردیده
که هرگاه هرگز شعبه وسوسه شیطانی و شایبه هوای نفسانی برین مجلوه طاری نشده بالجمله چون منافقین بد نهاد که به پیشه بغی و عناد
و گمراهی نهاده از مدتها معتاد شده بودند در هر شهر و از بنسبت خاندان سلطنت و اجلال پرورده ها بعزت و اقبال
گستاخ چنین که مراتب سوء ادب و بی‌رستگالی بنسبت آنجناب نواده عالی نجدی رسانیدند که اکثر را از اولاد و امجاد آن ارباب
عدل و داد آواره بادیه بی نوایی گردانیدند بعضی از ایشان در بند زندان نهادند و بعضی که مستان ایشان تیغ کینه گردیدی اختیار
نموده بعضی دست نخوردند و بعضی پیشه سوداگری گرفتند و بعضی بذلت گدائی بالجمله آنچه از دست اعدای این ظالمان بد نهاد
و حاکمان بیعدل و داد بر جمیع ارباب جاه و حشم و اصحاب سیف و قلم گذشت و میگذرد شهره جمهور انام است و زبان زد هر خاص
و عام که کار را بر جمیع صغار و کبار بدین پایه رسانیدند که از دست این متعدیان ستمگار بانواع اضطرار و الحاح کشیده فقیری
بمراتب ذلت و خواری رسیده هر گاه بانواع غیرت ناموس و ننگ در رفاقت مشرکین بینند و کفار فرنگ دانند و همیاری او با ما
تولا نسبت نمایند از دست منافقین بنا بر طریق خلاص جویند و با کفار بد کیش از خلاص پوینده چنانکه کسی از سلاطین
زمان خواهد که تفقد حال ایشان نماید و التفاتی بسوی ایشان فرماید که در صورت رجوع مراتب اخلاص و انقیاد بنسبت اولیای
دولت جان و مال خود در رفاقت او از معرفت خود شمارند و از بسکه بد بختی خود در حق خود کلانی میدانند تا بر ایشان از یاد پر کرده خود
ترسان در زان که مبادا مظلومان از اهل اضطرار فراهم آمده شورشی برپا کنند و قلعه عالی جاه را باهم شده جوششی بر روی کار آرند
بنابران منافقین بد طینت تا حال دعای سلطنت بر زبان نمی آرند که شاید خیر خواهان دودمان سلطنت پنهان سزای کردار
برسانند آخر الامر این قبایح افعال و شنایع اعمال ایشان را بحد رسانیده که برا ساز ادب نسبت احکام سید
عرب گستاخ گردانیده و از حدود و نفاق گذرانیده تا بر آنجا ارتداد کشیده چنانچه فی الحال آن منافقین بر تاک[?] ما سوی الله دوده حیا
از روی برانداخته و سرمایه دین و ایمان در باز نفس شیطان در باخته بحمایت کفره متمردین کمر بسته عدو اهل جهاد بر روی

کار آورده‌اند پس به صورت نیکو گوشمال ایشان از مقصد ما جهاد و مهمات ازاله کفر و دفع گردیده بنا بر آن علیه آنجناب که نزد مجاهدین را
بگوشمال منافقین ترغیب نمود و چنانچه عنقریب بانجام رسانیده دادن این مهم عظیم و تحویل نوبت بسکریم متوجه میگردد و بعد از
پاک کردن این بلاد از انجاس مشرکین و ارذال منافقین مستحقین حکومت و سلطنت و مستعدین ریاست و ملک تفویض کرده
خواهد شد اما بشرطیکه شکر این نعمای الهی بجا آرند و علی الدوام شبها در شهر خلاق قایم دارند و کاهی مطلق نگذارند و در ابواب
عدالت و فیصل خصومات از قوانین شرع شریف سر موی تجاوز و مخالف میان نیارند و از ظلم و فسق بکلی اجتناب ورزند تا خود
آنجناب معه مجاهدین آمین سمت بلاد هندوستان بنابر ازاله اهل کفر و طغیان متوجه خواهد شد که مقصود اصلی خود از جهاد بر
هندوستان است نه توطن در دیار خراسان بالجمله رؤسای علما بیان شل خانخانان و شهاب الدین خان و امثال ایشان
هر چند در مقدمه حمیت اسلامی و غیرت اسلامی استعداد و تمکن بسیار زود و علو همت با وفور رغبت متحقق لیکن اگر از انعطاف عزیمت
آنجناب بنصرت دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و ارتیاب مطلع خواهند گردید البته استعداد و تمکن ایشان بر نسبه ظهور
خواهد رسید و مشارکت ایشان در مهمات بیشتر غنیمت کبری و اعانت انسب و اولی زیرا که اگر شورشی از طرف ایشان برپا
شود هر آینه لشکر اسلام منافقین متزلزل گردد و هنود آنجناب مستعد بنگاه تسلیم کرده شود که هر چند نصرت دین و اعانت
مجاهدین بتصرف جان و مال بر جابه اهل اسلام عموما و بر شاهیر احکام خصوصا واجب گشته است اما چون توجه
آنجناب بدین دیار و انعطاف ایشان بر مواقع چند در چند ظاهر مستقد زنیامده پس لازم که کسی را از شاهزادگان عالیمقدار
و صاحبزادگان والا تبار که تعلق بهمت موروثی خانزاده خود مفوض ساخته و کفایت و نجابت موصوف باشند قدری از
لشکر ظفر پیکر نزد آنجناب روانه فرمایند و نسخه خاص بنام خانخانان و سایر رؤسا و علمای ایشان مشتمل بر ایشان
بر آمدن شوق این سلک مجاهدین ابرار شرف صدور یابد تا در آن مشارکت آنجناب متحقق گردد و استحقاق حصول فواید اخروی
و منافع دنیوی ثابت شود و استخلاص حق خود را از دست باغیان مفسدین بدست آید باقی تطویل کلام بجناب آنقدر و الا
الا و هام تمام را مشکلات بر ضمن سنجیه آنجناب و بعد از جلب زوای و کشور کشایی حکیم و تجربه کار رانده و کامل و زیاده
والسلام مع الاکرام مرقومه دوم محرم الحرام سنه یکهزار دو صد و چهل و سه از صبح بیچار مشغله ضیع ثمره ها از روز گردیده بود

تصور حاجی ولی محمد قندهاری بعد نماز جمعه روانه نموده شد بنام شاه پسند خان
وزیر شاه محمود بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد سلمه الله عمدة خوانین عظام
زبده اراکین عالیمقام والا مناصب کثیر المناقب عالیشان عظمت نشان شاه پسند خان سلمه الله تعالی
وعظمه بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه ایزد متعال و منعم لایزال
بمحض جود و نوال خود آن کثیر المناقب را بمناصب عالیه ریاست و مراتب رفیعه حکومت نواخته و بانواع
نعم حشمت و شوکت و اصناف شیم شجاعت و شهامت بهره ور ساخته پس مقتضای شکر این دولت
عظمی و لازمه سپاس این موهبت کبری آنست که در باب اطاعت احکام ملک علام بال همت
کشایند و ربقه فرمانبرداری و رضاجوئی پروردگار بقدم عزیمت بپایند و کمر همت چست بسته و نیت
خالصه درست نموده در اعانت ملت بیضاء و حمایت شریعت غراء تسلی جبله بر روی کار آرند
و محبت اهل و عیال و جان و مال پس پشت انداخته در رضامندی و خوشنودی ایزد کریم را قبله همت
ساخته در اعلای کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین همت عالیه گمارند که اینهمه مال و منال
سریع الزوال و این حشمت و ریاست فنا مآل روزی گذشتنی و گذاشتنی است و در روز جزا و معرکه
پر هول حساب و کتاب و سؤال و جواب بر روی ارباب حاضر شدنی پس مقتضای حرارت
ایمانی و غیرت اسلامی آنست که در راه رضای مولای خود جان بازند و جهان تازند و ماسوی
الله پس پشت اندازند و لوای جهاد بر اهل کفر و عناد و ارباب بغی و فساد افرازند و این جان ناتوان
و بها داشت بنیان بخداوند حقیقی بسپارند و زندگانی فانی بعوض حیات جاودانی بفروشند
و در تحصیل رضامندی حضرت رب العزت بکمال اهتمام و وفور رغبت بکوشند و در تألیف انام
و ترغیب خاص و عام بسوی اقامت این رکن رکین و اعانت دین متین جد و جهد بلیغ بکار برند
و داد کوششها دهند حضور ما مجبور لامع النور حضرت بادشاهی اعظم مناسب آنکه از معقول

بامیمون

بامضمون عرض لازم القبول زمایند و گوش حق نیوش ملازمین آنجناب جلالی را بدرر مکنون
خوش بیانی و گوهر فشانی چنان آرایند که مدعای دلی و خواهش کلی آنحضرت یعنی اقامت جهاد
بر اهل کفر و ضلالت و استیصال بیخ و بنیاد اهل بغی و نخوت از پرده اختفا بظهور آید و از
قوت بفعل گراید و تبرعی مشارکت فقیر درین باب بمعرض قبول افتد و بوجه من الوجوه معاودت
دین رب الارباب بمنصه بروز جلوه آرا گردد و هر چند نهضت فرمای دایره دولت و اقبال
آنحضرت و رونق افزای قدوم میمنت لزوم آن والاهمت باین دیار و اقطار منصور و دشوار است
که حاجت روائی رعایا و انجاح مسئول و مأمول و دادرسی برایا مانع این کار ظاهر و آشکار
اما نفاذ امر عالیمقدار در باب سرانجام این امر عظیم و مهم فخیم بنسبت کسی از عمده اراکین عقیدت
و بندگیت آیین خیلی آسان و میسر الحصول و انبعاث و انتهاض این داعیه رحمانی و امداد
شرع ربانی ازفور رغبت و تاکد عزیمت آن سلطان حق پسند سزاوار اجابت است و قابل
قبول بالجمله بهر وجه که دانند و توانند باعانت دین متین و نصرت شرع مبین بجان و دل کوشند
تا فردا روز جزا روبروی حق تبارک تعالی و حضرت سید الوری افضل البرایا تشریف شرف و خلعت
عزت پوشند که ثمره مملکت جلالی مولی همین است و نتیجه حق شناسی مالک چنین که دار عقبی برای
مکافات همین سعی‌هاست روز جزا برای ایفای مواعید حقه عوض چنین پیر دنیا و آنچه
ثمرات این جهد جمیل و نتایج این جهد جزیل در دنیا خواهند دید از دیده و شنیده بیرون است و از
وهم و خیال افزون آنست که ان شاء الله تعالی زود مناصب منیعه حاصل خواهد گردید و مراتب منیعه اصل
الحاصل کربالفعل کاروبار دیگر را بجای خود واگذارند و همه همت بنصرت دین مبین و اعلای
کلمه رب العالمین و استیصال کفره متمردین و شکست رونق این فرق ملاعین بگمارند که در
سرانجام آن هم دنیا حاصل و هم دین و هم منفعت آجل بسیار است و هم بهبود عاجل خارج از حد شمار

و هم جالب رضای ایزد متعال است و هم باعث حصول حشمت و شوکت برادران و امثال ...
موجب ازدیاد مال و منال است و واسطه عزت و اقبال علاوه ازین نیکنامی در دنیا نقد
وقت است و در دین نجات موقت پس لابد با متثال اوامر الهیه کار فرمایند و تا کمر غیرت بسته نمایند
که مقتضای غیرت ایمانی و لازمه حمیت اسلامی همین است و بس و السلام مع الاکرام مرقومه
دویم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری از مقام پنجتار ضلع سمه بموضع فتح خان رقعه شاه زمان
بسم الله الرحمن الرحیم. مشهود ضمیر منیر سیادت و نجابت پناه فضیلت و کمالات
دستگاه نقاوه خاندان مصطفوی خلاصه دودمان مرتضوی عارف اسرار شریعت و طریقت
عالم علوم حقیقت و معرفت حسیب نسیب سید سند امیر المؤمنین سید احمد شاه شود هر چند که آن
سیادت پناه در ارسال خبر خیریت خود تساهل و تغافل را بسبب اشتغال طبیعت بطرف دیگر
روا میدارند لیکن طبیعت اینجانب از بسکه غلیان شوق بی اندازه دارد جبراً بر آن می آرد
که در ارسال مکاتیب محبت اسالیب نموده اطلاعی حاصل نموده آید چون مدت مدید و عرصه
مزید رو بانقضا آورده که خبر مسرت که موجب جمعیت خاطر و اطمینان قلب باشد مسموع نگردیده
ازین سبب خاطر لیل و نهار متعلق آن اطراف میماند لهذا انتظاری بسیار کشیده داد محمد خان را
بتحفه رقیمه الشوق روانه آن اطراف نموده شد امید که نظر بر اتحاد معنوی که چندی مدت ما بین متحقق
و متیقن است نموده با ارسال خبر خیریت خود و معه دیگر کوائف اتحاد و اجتماع مردمان مجاهدین که
چه قدر هستند و ترتیب بنیاد و مردمان آن نواحی که در درستی اعتقاد همان طور دارند و اراده جدال
با کفار بد مآل بر چه منوال است بکیفیت تعلم تو دو رقم آرند که تسلی خاطر گردد و مدام بتحریر خیریت
نامجات تودد سمات فرحت افزای خاطر مشتاق میشوده باشند غره محرم ۱۲۴۳ هجری
بموضع پنجتار رسید جواب خط بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد

جهت ورود نامه

بحضور لامع النور ظل سبحانی مورد الطاف ربانی معدن اخلاق جهانبانی مسندآرای بزم
جاه و جلال فرمانروای اورنگ عزت و اقبال رونق افزای بنیاد دین شهامت معرکه
پیرای اساطین شجاعت جم جاه سکندر پایگاه ادام الله ظلال جلاله و ضاعف مدارج اقباله
بعد از ادای تحیات مسنونه سید الانام و اظهار تعلقات مکنونه قلوب اهل مودت والتیام
بر ضمیر آفتاب نظیر مخفی مباد که نامه نامی و فرمان گرامی مشتمل بر مراتب مودت و اخلاص و محبت و اختصاص
غره ورود فرمود مدارج استحکام علاقه خلت بیش از بیش افزود چنانکه از سطر سطرش نسایم
حب و وفا بمشام جان می رسید و از سحاب مضامین دلنشینش زلال صدق و صفا باران
صفت میچکید آنچه از گله محبانه و شکایت دوستانه در باب اهمال ارسال تفاصیل احوال
در مطاوی مضمون لطف مشحون مندرج بود پس تحقیقش آنست که اینجانب گاهی در ارسال
جواب رقایم گرامی هیچگونه تاخیر و تعطیل نورزیده و در نگارش اخبار مقاتله مجاهدین اخیار
بوجهی من الوجوه قصوری و فتوری واقع نگردیده چنانچه سابق ازین دو قطعه مودت نامه
ارسال حضور عالی نموده ام لیکن شاید بسبب تغافل و تساهل حاملان رقایم مودت شمایم بحضور معلی
رسیده باشند تفاصیل احوال خیر مآل اینست که جماهیر ضعفا و مشاهیر روسا از اهل قندهار و علمای کابل
و اهل نگرهار در پشاوری تعهد و تحلیل و آزمودگی تعهد و توقف زنی از اهل سوات و بنیر و باجور
و اهالی پکلی و کاتره و غوربند و تنول و راجه های کشمیر و روسای کهات و ذریه اسماعیل خان و عیسی خیل
و دیگر مومنین اطراف و اکناف سوای چندی از منافقین بارکزئی و امثال ایشان برای اعلای
کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفره متمردین و گوشمالی منافقین مفسدین کمر بسته
اند و آماده کار و منتظر طلب نشسته بیعت امامت بر دست این عاجز خاکسار نموده در راه اطاعت
این فرقه بمقدار پیموده رشته روابط ماسوی الله را بریده اند و بیخ علایق من دون الله از ته دل کشیده

و محبت جان و مال پس پشت انداخته اند و موالات مولای خود پیش نظر ساخته بجمله کمر همت
چست بسته اند و نیت ثابت درست نموده و زر نه بسکه بیت نخستین این ایران و رکن رکین این
بنیان خان عقیدت نشان فتح خان یوسف زئی ست بنا برآن علیه این جانب خاک ربوطین
خان اخلاص آثار یعنی موضع بحیار که معمور بحبار کوهسارست رخت اقامت انداخته و آن را
معسکر خود مجاهدین ساخته بنا برآن علیه بحضور لامع النور اظهار کرده میشود که ضرور بالضرور این
شبستان کوهستان را فی الحال بکمال استعجال با نوار خورشید موکب جلال تابان و درخشان
فرمایند و کسی را از شاهزادگان والا تبار عالیقدر از نسل شاهزاده محمد ناصر یا غیر ایشان هر کرا
مناسب دانند شریک این سعادت جاودانی و دولت دو جهانی یعنی نصرت دین ربانی نمایند که
قران مشتری با نیر اعظم یعنی مقارنت شاهزاده مکرم با شاه معظم قرین ظهور عجایب گوناگون و
وقوع غرایب بوقلمون خواهد گردید غرض که آنچه از پرده غیب بمکمن لاریب به کسوت این تدبیر رخ
خواهد نمود آن را بعین الیقین مشاهده خواهند فرمود حکم صایب و نظر ثاقب را کار فرمایند و رنج در آ
سفر را بر ذات والا ساعات گوارا نمایند و محفل مجاهدین را بقدوم فیض لزوم بیارایند و علم نصرت
دین متین بشارکت مومنین مخلصین برافرازند زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه جمعه دوم
محرم الحرام ۱۲۴۴ سنه ۱۲ شقهٔ شاه زمان بنام فتح خان رئیس بحیار که بشنگرف
نوشته بود معلوم عالیجاه رفیع جایگاه فتح خان بوده باشد چون نیک اندیشی و سعادت
آن رفیع جایگاه در آئینه ضمیر منیر بوجه احسن عکس پذیر است و شما را خیرخواه با اخلاص دانسته
مقصد رخدمات شایسته دانسته میشود لیکن عجب صد عجب که با وجود آنکه اینقدر تعزرات و
فسادات از بحیار سرفراز معاینه و مشاهده میکنند هیچ بخاطر شما نمیرسد لهذا داد محمد خان
را که محرم حقیقت نهانی فهمانیده معه دستخط جهان مطاع خورشید شعاع روانه فرموده شد لازم

که دگر سلیم

مگر تسلیم و اندیشه مستقیم نموده ساعی باشند که غبار اشرار از میان برخیزد و ملک موروثی از
خیله باغیه خلاص شود و دوستان دولت بموجب اخلاص خود بپایه عزت و اعتبار رسند و مخالفان
سزای اعمال خود دیده بجهنم شتابند غرض که این مقدمه را مقدمه دولت خود دانسته ساعی
باشند فقط — بنام خوانخانان علیجاه سیوم بار دویم محرم وارد و نجا گشته — نقل
بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب معلی القاب یادگار
سلاطین کرام تذکار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چار بالش حشمت و شوکت تکیه تاز
رخش سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت آثار درایت دثار جلالت نشان سردار
سرداران خان خانان ایده الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه مودت نامه مشتمل بر تفاصیل احوال اینجا در سابق مصحوب حاجی ولی محمد صاحب
ارسال جناب کرده شد امید که قبل از وصول این رقیمة الوداد رقیمه اولی بملاحظه عالی خواهد گذشت
پس نگارش آن مضامین را درین رقیمه باعث تطویل دانسته عنان کمیت قلم بجولانگاه
تحریر اصل مقصد منعطف کرده میشود که از بسکه آنجناب بحمیت ایمانی موصوف اند و بغیرت اسلامی معروف
و خلف وعده هم در شریعت ایمانی مذموم است و هم در عرف ارباب ناموس و ننگ ملوم بنابر آن اعلیحضرت
عالی نگارش کرده میشود که در نامه نامی و رقیمه گرامی خود این وعده مندرج فرموده اند که بر تقدیر
طلب این فقیر بنفس نفیس خود معه الوس و قشون در مقدمه تایید دین رب العلمین کمر همت خواهند بست
و در صرف جان و مال درین راه بوجه من الوجوه قصوری و فتوری نخواهند ورزید و هیچگونه مرتبه
را از مراتب مساعی جمیله درین مقدمه فروگذاشت نخواهند کرد چنانچه نقل رقیمه کریمه مشتمل همین در
لف این رقیمة الوداد بنابر تذکیر وعده سابقه ارسال خدمت عالی کرده شد انشاء الله تعالی
بملاحظه عالی خواهد گذشت پس الحال آنجناب را بنابر تایید دین متین طلب مینمایم و وعده سابقه را یاد میدهم

لازم که در ایفای وعده وداد کوشش دهند و در این راه قدم راسخ نهند که خلف وعده هم از قبایح شرعیست و هم از ذمائم عرفیه اهل دین و ایمان را از آن اجتناب واجبست و هم ارباب ناموس را از آن احتراز لازم که آیة المنافق اذا وعد خلف حدیثیست مأثور و سخن مردان جان دارد مثلی مشهور بنا و علیه داد محمد خان را که از معتبران اهل دانش و بینش است بنا بر یاد دهانیدن وعده و فهمانیدن تدبیر ایفای آن بخدمت عالی روانه کرده شد زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه دویم محرم الحرام ۱۲۲۴ سنه هجری بمقام بخارا ۞ شقه شاه زمان بنام خانخانان

علیجای نوشته شد بسم الله الرحمن الرحیم معلوم عالیجاه رفیع جایگاه خانخانان بوده باشد چون حسن خدمتی و خیراندیشی آن عالیجاه بر آئینه ضمیر منیر بوجه احسن عکس پذیرست و خیرخواه پدری و مخلص پرازی با نهما معلوم چون از چند مدت که بحسب تقدیر داور در این ملک نشسته‌ایم لیکن تعلق خاطر اکثر با اطراف میباشد پس شما را لازم که نظر بر رضامندی جناب ایزدی نموده فکری نمایند که دامن ولایت از خس و خاشاک اهل فتنه و فساد صاف و پاک شود و خیرخواهان دولت بجدمتهای شایسته عز امتیاز یابند و بدخواهان سزای اعمال خود در کنار دیده بدکردار گشته باشند لهذا داد محمد خان که معتبر سرکارست تعهد دستخط جهانمطاع خورشید شعاع و دیگر کوایف زبانی فهمانیده روانه فرموده شد لازم که سرانجام این امر را موجب عزت و اعتبار خود دانسته ساعی باشند که از دو جانب نهج آمد امورات مقصوده نموده سرفرازی و بخت بلندی عنایت خواهد کرد و هم موجب نیکنامی همیشه خواهد ماند دویم محرم دار در بخارا گشته ۞

بسم الله الرحمن الرحیم از امیرالمؤمنین سید احمد بمطالعه خوانین سامی منزلت عالی مرتبت کثیر المنقبت حشمت نشان خوانین علیجاه سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه در این جزو زمان بفضل ایزد منان مقابله اهل کفر و طغیان و مقابله منافقین

وبافغان

و باغیان پیش روآمد درین حالت بر مجاهدین مؤمنین عموماً و مشاهیر رؤسا ایشان خصوصاً واجب
و لازم گردید که بجان و دل تمام همت گردیده باعانت مجاهدین و نصرت شرع متین کوشند
تا خلعت افتخار و تشریف شرف روز جزا بحضور جناب کبریا بپوشند پس هر که داد سعی درین
باب خواهد داد فردا قیامت بمکافات آن آنچه ثمرهٔ نیک خواهد دید بیانش بیرون از
خارج از حد حصار و هر قدر که بدار دنیا نقد وقت بدست خواهد آورد از حیطهٔ تحریر بیرون است
و از حد تقریر افزون انشاء الله تعالی بعد استقلال حکومت اسلام و تسلط اسلامیان هر یکی
را بمرتبه رضامند و خوشنود خواهیم گردانید و بپایهٔ عزت و وجاهت خواهیم رسانید که دور
از وهم و قیاس باشد و این کلام که بر اقوال کاذبه دنیا طلبان قیاس کرده آید که ایزد کریم
بکرم عمیم خود این خاکسار و ذره مقدار را از چنین الواث که علامت نفاق و صفت منافقین است
مطهر و پاک گردانیده هرگز شک و اشتباه را درین گنجایش نیست خاطر جمع دارند و تمام همت خود
بتائید دین و نصرت مجاهدین برگمارند که مقتضای حمیت ایمانی و لازمهٔ غیرت اسلامی همین است
و بس زیاده والسلام مع الاکرام فقط و دیگر نه خطوط بهمین مضمون باسمای بعضی
خوانین علیجاهی مفصله ذیل نوشته شد: یار محمد خان ساکن میدان طره باز خان ایضاً
تبر محمد خان و نعمت الله خان ساکن مرغه تاج خان ساکن کهورا و رحمت الله خان ایضاً
بختیار خان ساکن غزنی و سبحان و وادیجان ساکن کابل عبدالله خان ساکن زرمل
یار محمد خان نایب از میدان القاب اینهمه سامی منزلت عالیمرتبت کثیرالمنقبت حشمت نشان
علاقی خان سلمه الله تعالی سید گل شاه ساکن سرده القاب سیادت مآب نقابت انتساب
اخوی اعزی میان سید گل شاه سلمه الله تعالی خواجه مراد خان اخوندزاده القاب فضیلت
مآب کمالات انتساب خواجه مراد خان اخوندزاده سلمه الله تعالی فقط :

بسم الله الرحمن الرحيم ۞ قال عباد الله الملك القيوم تلامذة جهابذة العلوم طلبة علوم الدين خدمة الشرع المبين المجتنبين عن مسلك التعصب والبغي الساكنين في جوار قرية باجاوركي ۞ الحمد لله الذي جعل الامام عصاماً للاسلام ونظاماً للملة وقياماً للاحكام وامر الناس بان يعرفوه ويطيعوه ويعاملوه بالتعظيم والاكرام ووعدهم على ذلك بنزول الرحمة ودخول دار السلام ۞ ونشهد ان لا اله الا الله الملك العلام ونشهد ان محمدا عبده ورسوله سيد الانام صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الكرام اما بعد فهذا كتاب بالقبول حقيق وخطاب بالاستماع يليق ۞ عمدة من احكام الفلاح والرشاد ۞ عمدة لاحكام اساس الجهاد ۞ نبراس على الصراط المستقيم ۞ قسطاس لتقويم الدين القويم ۞ تذكرة من اخبار اخيار المهاجرين ۞ تبصرة لمن اقتفى آثار المجاهدين ۞ ذكر لما سنح في هذه الايام من سطوع نور الله في تراكم الظلام وهو ان الشريف النظيف ذو الفضل المنيف خلاصة كبد الرسول قرة عين الزهراء البتول السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد الفاطمي مجداً والحسني مولداً اعز الله الاسلام بتاييد احبابه واذل الكفر بتبديد اعدائه من خرج من بيته ناوياً للهجرة والجهاد داعياً الى سبيل الفلاح والرشاد مع جماعة من اهل الكرم المتمحضين بمعالي الهمم المتشبثين باذياله المتمسكين بافعاله واقواله اولو الاحلام والنهى من سكان الامصار والقرى فما ادراك من المناقب والمآثر والفضائل والمفاخر فمنهم السادات الكرام ومنهم العلماء الاعلام ومنهم حجاج بيت الله الحرام ومنهم زوار قبر سيد الانام عليه افضل الصلوة والسلام ومنهم حملة القرآن ۞ ومنهم قتلة الشيطان ۞ فدار وسار في الامصار والبلاد يدعو الناس الى طاعة رب العباد فلم يزل يتخطى الرمال ويترقى الجبال ويشد الجمال ويحط الرحال الى ان طلع على ارض خراسان فضج هناك من صدره ينابيع الايمان فآمن عالم جليل ومولا ذي فضل نبيل ۞

الازعيام

ولا شريف كريم ولا سيد عظيم الا وقد استسقى من غمامه واستشفى من كلامه فما زال يظهر بره
وينتشر بره ويمطر كالسحاب على كافة اولي الالباب حتى نزل باذن الله الملك الحق في
قبيلة معروفة بيوسف زئي فاظهر الدعوة بها كل جهار او دعا بها الناس صغارا وكبارا فشافه بها
بعضا وكاتب بها آخرين ان تعالوا عباد الله الى ربكم ناصرين فان كفار الهند يجترون على هذه
البلاد في كل عام فاليوم صار الجهاد فرض عين عليكم يا كافة اهل الاسلام فاجاب الدعاء جماهير الفخام
واناب الى نداءه مشاهير الاقوام فاجتمع عليه الاعاظم والاحاقر وصنف الاصاغر والاكابر و
لما كان الجهاد لا يتم الا بنصب امام ونصبه كان من فرائض الاسلام كما لوح اليه كلام الملك العلام
وصرح به حديث سيد الانام عليه الصلوة والسلام واجمع عليه جمهور المحدثين من اهل الحق وسائر المتكلمين
الا شرذمة من المبتدعين كانهم خوارج من جماعة المسلمين فلما كان كذلك عزم المسلمون على ذلك
فبايع على يده جمع كثير وسلم امامته جم غفير منهم من هو من اهل الحل والعقد والجرح والنقد من
السادات الكرام والعلماء الاعلام والرؤساء العظام ثم انه اعظم الله مجده واكرم له قدره
ارسل الكتب والرسائل وبعث الرسل والوسائل الى من غاب من المسلمين يدعوهم الى اعلاء
كلمة رب العلمين ثم الى قبول امامته وتسليم خلافته فانتدب لها الاماثل والاراذل والافاضل
والاسافل فسلموا له التقدم على الاصاغر والاكابر وودسوا اليه تعبئة الجيوش والعساكر حتى
ان ولاة خيسانور قد بعثوا اليه كتابا يخبرون فيه عن انفسهم انهم سلموا له الامامة الكبرى
والخلافة العظمى وانهم لما اتوه يدعون معه اقامة الجهاد وانهم كانوا يريدون تغلبهم المكر و
الفساد قد اظهروا له الخضوع والانقياد وانهم اضمروا في نفوسهم البغي والفساد فتم بذلك تسليمهم
للامامة ولكن لا يضر حج خلافهم بعد باتمام خلافته ثم انه رفع الله قدره وشرح صدره جد له بعد
برهة من الزمان وعلى تغلب الدوران ان يتيسر لسيره وسيره في قرى سوات وبنير

فانتقد غارب الاغراب وتظلل علينا تظلل السحاب تظلل بتصنيع القرى وتمحص من اهل النبي
بدعوتهم الى ان يقيموا الجهاد ويسلموا الرياسة خليفة الله على العباد فتقبل منه هذا القول الوف
من الصادقين ولم ينكروا ذلك عليه الا شرذمة من المنافقين تابعه كافة جماهيرهم ولم يخالفه
احد من مشاهيرهم ثم ان هذا الامام الجليل نزل فينا واكرم من نزيل فلما اظهر علينا دعوته وعرض علينا
بيعته سلمنا له الامامة والتزمنا له الطاعة وبايعناه على ذلك فنرجو الله ان يجنبنا بها من المهالك فنشهد
بالله والله امامته قد ثبتت واطاعته قد وجبت وان رحمة الله بهدايته قد عمت العباد وان حجة الله
بامامته قد تمت في الجهاد وان من تخلف عنه بعد ظهور دعوته او خالفه بعد ثبوت بيعته فهو الذي خبر
به النبي صلى الله عليه وسلم بانه مات ميتة جاهلية فهو المعدود من الفرقة الخبيثة الخارجية كيف لا والامامة
بيعة واحدة من المسلمين كما صرح به شارح المواقف وغيره من المتكلمين فضلا عما اذا اجمع خلق كثير
وجم غفير يبلغ كثرتهم آلاف الوف من اولى الاحلام والسيوف فهذا هو حكم الله الملك الجبار فهو
الذي يحكم به على الصغار والكبار وآخر دعوينا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على خير خلقه محمد وآله
واصحابه وسلم اجمعين ۞ استفتاء ما قول العلماء الربانيين وخدام
الشرع المتين درين صورت كه جمعى كثير وجمى غفير از علماى اعلام وروساى ذوى الاحترام بر دست
امام همام خليفه سيد انام عليه الصلوة والسلام سيد امجد امير المومنين سيد احمد مد الله ظله بيعت
امامت بجا آوردند واطاعت آنجناب ~~بجا آورده~~ التزام نمودند پس اگر آنجناب بنابر خدمت دين
واجراى احكام شرع مبين امرى اصدار فرمايند وكسى از مسلمين خواه رئيس باشد خواه ضعيف امر
آنجناب را رد نمايد وبر مخالفت ايشان مستعد شود حتى كه بنابر او حكم آنجناب بر قتل وقتال وجنگ
وجدال آماده گردد درين صورت حكم شرع شريف درمقدمه مخالفت مذكور ورفيقان او چيست بينوا
توجروا ۞ جواب امامت چنان كس مذكور به بيعت علماء ورؤساى مذكورين

منعقد لعيه

منعقد گردید زیرا که امامت به بیعت یکی از مسلمین منعقد میگردد چه جای آنکه جمعی کثیر و جمی غفیر از ایشان
به بیعت مذکور بجا آرند قال شارح المقاصد وتثبت الامامة باختیار اهل الحل والعقد وبیعتهم من العلماء
والرؤساء ووجوه الناس الذین تیسر حضورهم ولا یشترط اجماعهم علی ذلک ولا عدد محدود بل ینعقد
بعقد واحد منهم وقال ملا علی قاری رحمه الله فی شرح الفقه الاکبر وتنعقد الامامة بعقد واحد وقال
شارح المواقف واذا ثبت حصول الامامة بالاختیار والبیعة فاعلم ان ذلک الحصول لا یفتقر الی الاجماع
من جمیع اهل الحل والعقد اذ لم یقم علیه ای هذا الافتقار دلیل من السمع والعقل بل الواحد والاثنان
من اهل الحل کاف فی ثبوت الامامة ووجوب اتباع الامام علی اهل الاسلام وذلک لعلمنا ان الصحابة
مع صلابتهم فی الدین وشدة محافظتهم علی امور الشرع کما هو حقها اکتفوا فی عقد الامامة بذلک المذکور
من الواحد والاثنین کعقد عمر لابی بکر وعقد عبد الرحمن بن عوف لعثمان ولم یشترطوا فی عقدها
اجتماع من فی المدینة من اهل الحل والعقد فضلا من اجماع الامة من علماء الامصار الاسلام ومجتهدی
اقطارها هذا کما مضی ولم ینکر علیهم احد وعلیه ای علی الاکتفاء بالواحد والاثنین فی عقد الامامة
انطوت الاعصار بعدهم الی وقتنا هذا وچونکه امامت آنجناب ثابت گردید پس عصیان از حکم
آنجناب اثم صریح است وجرم قبیح قال الله تبارک وتعالی یا ایها الذین امنوا اطیعوا الله واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اطاعنی فقد اطاع الله ومن عصانی
فقد عصی الله ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی وقال صلی الله علیه وسلم من
خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات میتة جاهلیة وقال صلی الله علیه وسلم من خلع یدا عن طاعة لقی
الله یوم القیمة ولا حجة له وچون سرکشی مخالفین بحدی رسید که بدون برپا کردن معرکه قتل وقتال
جنگ وجدال از مخالفت دست بردار نشوند بر حکم ایکام کردن تهیه دیدند پس جمیع مسلمین مامور میشوند که
باایشان لشکرکشی کنند وحکم امام بر ایشان چرا جاری گردانند قال الله تبارک وتعالی فان بغت

احدیها علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیء الی امر الله وقال النبی صلی الله علیه وسلم انه ستکون هنات
وهنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان وقال صلی الله علیه وسلم
من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه قال فی مختصر الوقایة
والبغاة قوم مسلمون خرجوا عن طاعة الامام فیدعوهم الی العود فان تحیزوا مجتمعین حل لنا قتالهم بدءا
انتهی پس لابد هرکه از لشکر امام در معرکه مقتول خواهد گردید پس همون ست شهید ناجی و هرکه از
لشکر مخالفین مقتول خواهد گردید پس همون ست طرید ناری و حرمت این مخالفین اقبح ست از سایر
فاسقان مثل زنا و سارقین چه نماز جنازه بر سایر فاسقین ادا کردن واجب ست بخلاف این مخالفین
که نماز جنازه هم بر ایشان جایز نیست کما فی الدر المختار والله اعلم بالصواب تمت
ضعیف العباد
بسم الله الرحمن الرحیم این ذکریست در بیان آنچه بندگان درگاه حضرت رحمان
فلان محله عهدی بس چست و میثاقی بغایت درست و این معنی مکمل و مسجل نمود که ما بندگان بحمد الله
دیده
مسلمان و مسلمان زاده ام آیین شرع متین و دین سید المرسلین بسر و چشم قبول میداریم و از ابهر
افتخار خود میشماریم آنچه از احکام معاملات و بین الوسات خلاف شرع شریف رواج یافته
معاملات
از همه رسوم مذکوره دست بر داشتیم و همین احکام شریعت غرا را اینجا خود بند داشتیم و در جمیع
و مناقشات در مقدمه اجرای احکام شرعیه جناب قدسی القاب امام همام خلیفه ملک علام نایب
سید انام علیه الصلوة والسلام یعنی سید احمد امیر المومنین سید احمد مد الله ظله را امام خود برضا
و رغبت قرار دادیم و بیعت امامت بر دست آنجناب بجا آوردیم و اطاعت آنجناب را بموجب کریمه
اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم عین اطاعت خدا و رسول خدا شمردیم و همین التزام
بیعت و اطاعت دین و اسلام خود را مکمل کردیم هر چند این بیعت از مدت مدید بجا آورده بودیم
تا ما فی الحال بنابر تذکیر ما سبق و تاکید ما لحق اعنی در محضر علماء دین و مجمع فضلای شرع متین مطهره

نمودیم

نمودیم و این بزرگان را بر عهود و مواثیق خود گواه گردانیم و از ایشان دعای استقامت خود بر
همین عهد و مواثیق درخواست نمودیم تا حیات و ممات ما این بر قانون اسلام و آئین سنت سید الانام
واقع گردد والله علی ما نقول وکیل آنچه به کلمه بطریق عهدنامه نوشته شد تا عند الحاجت حجت باشد

بسم الله الرحمن الرحیم

هذا کتاب من عبد الله الصمد امیر المؤمنین سید احمد. الحمد لله الملک الدیان الذی یحکم بالعدل
والفضل والاحسان جعل القضاء اداء الحق الاسلام وثمار الملة ووفاء السنة سید الانام واشهد
ان لا اله الا الله العدل الحکم واشهد ان محمداً عبده ورسوله ذو المجد والکرم صلی الله علیه وسلم
واما بعد فان اشاعة احکام الملک الجبار واقامة العدل فی عباده من الصغار والکبار من افضل
الطاعات واوکد العبادات قد امر الله به فی مزبره المنزل وقضی به فی منشوره المسجل تعالی
عز من قائل ان الله یامر بالعدل والاحسان وقال الله تعالی ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات
الی اهلها واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان الله نعما یعظکم به ولما اردنا ان نبعث رجلاً
یقضی بحکم الله الملک الجبار فی الاضلاع المنسوبة الی پنجاب وکان الاخ الحبیب والفاضل اللبیب
المزکی من الظلم والجهل المحلی بالعلم والعدل الحبر البحر زبدتنا سید امیر حقیقاً بان یقوم فیهم بما
قضی به رب العلمین ویحکم علیهم بالشرع سید المرسلین نصبناه فیهم قاضیاً وجعلنا حکمه علیهم ماضیاً و
فوضنا الیه قطع المنازعات وفصل الخصومات واقامة الحدود والتعزیرات وازالة الجور والفساد
واقامة الجمع والاعیاد فان قام فیهم بالعدل والانصاف وتجنب عن المیل والاعتساف کما امره مرشده
فله عند ربه الاجر علی ذلک وبه ینجو فی الآخرة من المهالک ویستحق به منا التعظیم والاکرام وجمیل
الثناء من سائر عقلاء الاسلام وان عدل الی غیر ذلک فنحن براء منه عند الله وعند عباده المومنین
والله حسیبه فی الدنیا والآخرة وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین. تحریر یوم الجمعة الخامس عشر من شعبان سنة
الف و مائتین و اربع و اربعین من الهجرة النبویة علی صاحبها الصلوة و السلام فی پنجتار ۱۲۴۴

بسم الله الرحمن الرحیم. خلاصه مضمون این منشور هدایت معمور آنکه جناب امیر المؤمنین
امام المسلمین خلیفة الله فی الارضین ظل الله علی العالمین بتاریخ فلان فضیلت مآب مناقب
اکتساب مقبول بارگاه رب قدیر مولانا سید امیر ساکن قریه کوته ضلع اتمان زئی را بمنصب
قضا در موضع پنجتار مشرف گردانیدند و فصل خصومات و قطع منازعات و اقامت حدود و تعزیرات
و احتساب بر اهل فسق و فساد و اقامت جمع و اعیاد در قریه مذکوره و حوالی آن بایشان تفویض
نمودند که ایشان احکام شرعیه بعون الله بکمال عدالت و انصاف جاری نمایند و از جور و میل
احتراز فرمایند و الله المستعان فقط. فضیلت مآب ملا جلندر اخوندزاده بتاریخ
دوازدهم ماه شوال ساکن قریه سراکه در اضلاع بنیر از حضرت امیر المؤمنین مشرف منصب
قضا گشتند. بتاریخ چهاردهم ماه رمضان سنه ۱۲۴۴ هجری روز جمعه فضیلت مآب ملا صفی الله
اخوندزاده ساکن قریه شیوه ضلع سه خیل را بمنصب قضا در قبیله عمر خیل مشرف گردانیدند
و فصل خصومات و قطع منازعات و اقامت حدود و تعزیرات و احتساب اهل فسق و فساد
و اقامت جمع و اعیاد در قبیله مذکوره بایشان تفویض فرمودند فقط. بتاریخ پنجم ماه شوال
سنه ۱۲۴۴ هجری روز پنجشنبه فضیلت مآب ملا عین الدین ساکن قریه تورلی متعلقه ضلع صدر را
بمنصب قضا در دیهات متعلقه فیض الله خان مشرف گردانیدند و فصل خصومات و قطع منازعات
و اقامت حدود و تعزیرات و احتساب اهل فسق و فساد و اقامت جمع و اعیاد در دیهات
مذکوره بایشان تفویض یافت. تمت

بسم الله الرحمن الرحیم

ذکر سرگذشت حضرت امام همام در بین ایام ربیع الخطاب که چون از جنگ اشغر مراجعت فرموده

در مقام لوات رسیدند چنان فکر فرمودند که قیام جهاد علی اکمل وجوه که باعث نزول تایید
آسمانی باشد بدون آن ممکن منصور الوقوع نیست که مسلمین این اضلاع را اول بقبول احکام
شرع ربانی و ترک رسوم افغانی و وجوب اطاعت امام چندی دعوت کرده شود تا که مومن
خالص مبرا از شوب بدعات و منکرات و عصیان امام شوند و اطاعت خدا و رسول و
اولی الامر باکمل وجه نمایند در آن صورت البته قیام جهاد بکمال استحکام صورت خواهد بست
بناءً علیه در مقام لوات اظهار این دعوت حق فرمودند چنانچه هزارها مردم از سادات
و علما و خوانین و عوام فرادی فرادی بیعت امامت بر دست آنجناب بجا آوردند و باجرای
احکام شرعیه اقرار نمودند اما چون هر کس بسبیل انفراد اقرار نمود و کدام جمعی از مسلمین سنت
جماعیه بر همین مستعد نگردیدند بناءً علیه سرانجام این امر عظیم باعتبار ظاهر عقل از ایشان مستبعد
مینمود لهذا حضرت امام همام عزم انتقال از همین مقام در دل پیدا داشتند درین اثنا هدایت نشان
فتح خان و ریاست عنوان اشرف خان بیک قطعه عریضه مشتمل بر همین ارسال نمودند که اگر جناب
در غریبخانه ما رونق افزا شوند هر آنچه احکام شرعیه بلا کم و کاست بر ذمه خود قبول خواهیم نمود
و بر الوس خود طوعاً یا کرهاً اجرا خواهیم کرد و حتی الاستطاعت در همین مقصد بجان و دل سعی بلیغ
بجا خواهیم آورد و چون عرائض ایشان مشتمل بر همین علی سبیل التواتر والتوالی بحضور لامع النور
رسید بناءً علیه آنجناب از مقام لوات کوچ فرموده بموضع پنجتار متوجه گردیدند در اثنای
راه بضلع سه صده که مجمع علما و کبرا و نصف قوم مندر است وارد گردیدند و در موضع داگی
که مرکز ضلع مذکور است دیره نمودند بنابر ملاقات جمعی کثیر از علما که قریب دو صد کس باشند
در موضع مذکور مجتمع گردیدند آنجناب مسئله وجوب نصب امام و اطاعت او در مجمع مذکور پیش
کردند آخر بعد قیل و قال و بحث و جدال در دوران سوال و جواب مابین خود ها مسئله مذکور منقح گردید

چنانچه سرآمد همه علمای مذکورین مولانا نیاز محمد در مجمع جمیع علما از نصوص مسئله مذکوره و تخلیه
خود ها در مساهلت نصب امام زبان کشادند و کلامی وعظ آمیز در مقدمه مداهنت کبرای زمان
در مقدمه دین و ایمان عموماً و در مقدمه اقامت جهاد و نصب امام خصوصاً بوجهی بیان نمودند
که اکثر اهل مجلس از آن کلام متأثر گردیدند آخر الامر مولانا ممدوح و جمیع علمای حضار مجلس بیعت
امامت بر دست آنجناب بجا آوردند بعد از آن بموضع پنجتار تشریف آورده بکرات و مرات
در خلوات و جلوات بتقاریر رنگارنگ فتح خان ممدوح را اینمعنی فهمانیدند که مشارکت ما و شما
در باب صلح و جنگ و التزام ما با شما در وطن شما هرگز بدون این معنی متصور نیست که رسوم ریاست
و سیاست و سایر رسوم غیر شرعیه را که بنا بر تحصیل مال و جاه بسته اید آنهمه را یکقلم ترک نمائید
و جان خود را مثل آحاد الناس یکی از رعایا یا انجناب شمارید و پاسداری احباب و اقربا را در باب
اجرای احکام شرعیه بالکل بگذارید و از وجوه تحصیل اموال که بالکل غیر مشروع است دست بردار
شوید و در باب معاش محض بر کفالت رزاق مطلق توکل نمائید بالجمله چند روز در تقاریر همین مضامین
گذشته بود که درین اثنا امری پیش آمد که باعث سفر آنجناب بضلع اتمان نامه که مجمع کبرای
نصف دیگر قوم مندر است گردید که چون آنجناب بموضع باجا که مرکز ضلع مذکور است رسیدند علمای
آن نواح بنا بر ملاقات آنجناب مجتمع گردیدند و همون واقعه که در ضلع سه صده بموضع ذاکی
متحقق گردیده بود همان واقعه بعینها در موضع باجا مذکور بوقوع آمد چون باز بموضع پنجتار
مراجعت فرمودند بفتح خان موصوف همون کلام پیش کردند آخر الامر خان موصوف اقرار نمود
که بعد چندی بر طبق آنجناب عمل خواهم نمود در همان ایام جناب امام همام بتقریب علمای سه صده و
اتمان نامه را در موضع پنجتار طلب فرمودند چنانچه جمعی کثیر از اساتذه و جمی غفیر از تلامذه که
عدد ایشان قریب دو هزار باشند بموضع مذکور فراهم آمدند و آنجناب در همون ایام اشرف خان

دفادیخان

و خادیجا را نیز طلب فرمودند و ضیافتی بس وسیع برای علماء و خوانین مهیا ساختند
بالجمله بروز جمعه غره شعبان سنه ۱۲۴۴ هجری در مجمع اینهمه علما و رؤسا آنجناب فتح خان
موصوف را باز بهمان معنی تنبیه نمایند و فرمودند اگر مقدمه مذکوره قبول کردنی است بالفعل در همین
مجمع قبول کنید و الا از اتحاد ما دست بردار شوید خان مذکور بعد از فکر عمیق و غور دقیق فرمود
که هر چند قبول این امر نهایت صعب است که هم ترک جاه و مال است و هم سد وجوه معاش و هم
برپا کردن مخالفت با جمیع افاغنه درباب ترک رسوم راسخه از صدها سال لیکن محض لله
و فی الله و ابتغاء لوجه الله و توکلا علی الله ان شاء الله تعالی بجان و دل قبول دارم و اتباع
خدا و رسول و صاحب امر در جمیع احکام عبادات و معاملات اختیار نمودم و منفعت آجله را
بر منفعت عاجله و صلاح معاد را بر فساد معاش ترجیح دادم ان شاء الله بعد نماز جمعه در مجمع
عام تجدید بیعت امامت خواهم نمود و عهدنامه مشتمله بهمین معنی نوشته خواهم داد و دیگر خوانین
را با همین ترغیب خواهم گرداند و در همان روز علما و مفتیان را امر فرمودند که بیعت امامت که
سابقا بجا آورده اند درین مجمع باز تجدید نمایند چنانچه ایشان عهدنامه محرر کرده بمواهیر اسامی
علما مسجل گردانیده درست کردند که بعد ادای نماز جمعه هم تجدید بیعت واقع خواهم کرد و هم
عهدنامه مسطوره پیش کرده خواهد شد درهمین اثناء آنجناب بصورت استفتاء مشتمله بتفتیش
احکام عاصی و باغی محرر کنانیده فرمودند که بعد وقوع تجدید بیعت و عهدنامه این استفتا
در مجمع علمای مذکورین پیش باید کرد و جواب آن بمواهیر شان طلب باید نمود بالجمله
بعد ادای نماز جمعه جمیع علما و رؤسا تجدید بیعت امامت کردند و علما عهدنامه خود را که
بزبان عربی است مسجل بمواهیر پیش کردند و خوانین عهدنامه خود را که بزبان فارسی است هم مسجل
بمواهیر خود نموده بحضور گذرانیدند بعد ازان جواب استفتای مذکور مسجل بمواهیر شان علما محرر

کرده شد چنانچه نقول هر سه قطعات بخدمت سامی میرسد انشاء الله بملاحظه خواهد رسید
بعد از آن بروز جمعه دیگر فتح خان جمیع رؤسا الوس خود را حاضر نموده از ایشان بیعت اقامت
و اجرای احکام شریعت و ترک رسوم جاهلیت نمود و آنچه مخلصین بعد نماز جمعه بیعت اقامت بجا آوردند
و بر دوام مذکور اقرار نمودند و در همان مجمع یک فاضل جلیل سندی را منصب قضا سپرده شد و دستار
قضا بر او بسته شد و منشور قضا باو داده شد چنانچه نقل منشور مذکور هم بخدمت سامی میرسد
انشاء الله بمطالعه سامی خواهد گذشت بعد از آن بحمد الله احکام شرع جاری گردید و فصل خصومات
و قطع منازعات بر قانون شرع شریف در اضلاع متعلقه پنجتار شروع شد چنانچه چندی از معاملات
عموماً بنا بر تمثیل مناقشه میشود و از آنجمله امام ملا قطب الدین ساکن ضلع ننگرهار که از مدت مدید بنابر
نیت اقامت جهاد در رفاقت آنجناب سالها بسر برده و در دیانت و تقوی بی نظیر برآمده خدمت
احتساب بر تارکین صلوة سپرده شد و قریب سی مردم تفنگچی کاری از قندهاریان همراه او
متعین کرده شد چنانچه ملا ممدوح با رفقای خود در دهات قرب و جوار تا بکره میدود و در سیر نمود
و چندان ضرب و شلاق بر اعزه و نوجوانان افاغنه که تارک صلوة بودند قایم گردانید که همه صغیر و
کبیر از دهات مذکور بادای صلوة مستقیم گردیدند چنانچه بالفعل یک متنفس هم در دهات مذکوره
که تارک صلوة باشد باذن الله یافته نمیشود و بر اهل دهات چندان هیبت تعذیرات واقع گردید
که اگر کدام از هندوستانیان یا قندهاریان بنا بر بعضی حوائج خود به بعضی دهات مذکوره میرود
در تمامی ده بجدی شور و غوغا برپا میشود که رؤسای ده مذکور عاجز گردیده التماس مینمایند که درین
ده یک متنفس از تارکین نماز نیست و از آنجمله آنکه از عادات افاغنه که اگر کسی گناه کرده باشد
خواه از جنس حقوق الله خواه از جنس حقوق العباد باز از قریه خود گریخته بقریه دیگر آمده نزد
رؤسای آنجا بنشیند پس رؤسا بالضرور بجدی اعانت او میکنند خواه ظلم باشد خواه عدل

که اگر کسا

که اگر لشکر پادشاهی هم بر سر ایشان تاخت آرد جان و مال ایشانرا پناه گرداند هیچگونه از رفاقت آن حامی دست بردار نمیشوند و جان و مال خود را بی تکلف بر باد میدهند بنا بر همین قاعده چندی از مردمان دهات مذکوره در قدیم الایام مرتکب بعضی از منکرات و فواحش گردیده از مقامهای خود گریخته به دهات دیگر رفته بودند آنجناب بنابر سد باب این فتنه در یک شب جماعتی را از غازیان بطریق چپاو بر سر دهات مذکوره فرستادند چنانچه غازیان مذکورین شبا شب بر سر آن حامیان رسیده آنها را گرفتار کرده آوردند و آنجناب بعضی از ایشانرا بحبس و بعضی را بضرب و بعضی را با آویختن بشاخهای درخت کلان بر سر شارع عام بتعزیر رسانیدند و بعد از آن کسی از روسای دهات مذکوره باعانت ایشان نپرداخت و از آنجمله اکبر زئی دهی بسیار کلان متصل حدود اضلاع پنجاب واقع است و داخل در اضلاع پنجاب نیست بلکه داخل در اضلاع هندست که تعلق بجهاندادخان دارد نه بفتح خان و نام آن ده ماهنری است ساکنان ده مذکور بنهایت سرکش و بیباک اند و هزار تفنگچی از عین ده بیرون می آیند و شش هزار تفنگچی از قوم ایشان در دهات دیگر گرداگرد ده مذکور سکونت میدارند و جهاندادخان که مالک جمعی کثیر از سوار و پیاده است از قدیم الایام جنبه و حامی ایشان است در ایام سابقه که قریب نود سال گذشته باشد یکی حادثه در آن ده واقع شده بود که مردم آن ده مجتمع گردیده رئیسان خود را بجهت گستاخی و شوخ چشمی از ده کشیده بودند و تمام اراضی و منقولات ایشانرا بطریق غصب بتصرف خود آورده آن مظلومین گریخته در دهی دیگر از متعلقات اشرف خان نشسته بودند و از اهل آن ده رفاقت خود طلب کرده چنانچه اهل آن ده رفاقت اینها اختیار نموده بر سر قریه ماهنری تاختند اهل ماهنری بمقام برخاستند بسیار کشت و خون واقع گردید باز همون عداوت فیما بین هر دو قوم جاری و ساری گشت همیشه یکی با دیگری

چپاو

تاخت آورده آمده مرتکب قتل و قتال و جنگ و جدال برپا میگردد چون آن قرن درگذشت
عداوت آنها با ابنای ایشان گردید بالجمله به تواتر چنان مسموع گردیده که بقدر چهار هزار مردم
از طرفین بقتل رسیده اند چون آوازه اجرای احکام شرعیه در اضلاع متعلقه پنجاب در تمام
قوم مندر رسید مظلومین مذکورین بخدمت امام زمان قضیه مذکوره مرافعه نمودند و حال
آن موافق قانون شرع درخواست کردند آنجناب خادیخان و اشرف خان و فتح خان و دیگر
اعزه خوانین قریب جوار را طلب فرموده استفسار حقیقت این مقدمه نمودند بعد از قیل و قال
بسیار حق مظلومین مذکورین واضح گردید آنجناب به حق ایشان حکم فرمودند که باراضی قدیمه
خود قابض شوند و در خانهای آبا و اجداد خود سکونت گیرند اهل ماهنری که بر شوکت خود مغرور
بودند و بر رسوم جاهلیت معتاد از جمله رسوم جاهلیت ایشان اینهم هست که وقتیکه بر مالی از اموال
خواه عقار باشد خواه منقول منازعت بجایی واقع شود که نوبت بکشت و خون رسد پس حق
مالک از وی منقطع شد و چون منازعت مذکوره بکشت و خون هزارها مردم رسیده بود و مدتی مدیده
بر همین گذشته بنا بر آن حق مالکان اول از اراضی مذکوره بزعم ایشان منقطع گردیده بود بالجمله اهل بنا بر آنکه علیه
ماهنری از قبول این حکم سر پیچیدند و متمردان الوس ایشان و خادیخان بنا بر پاسداری رسوم
جاهلیت اعانت آن متمردین در تمرد اختیار نمودند آنجناب اول مساعی بلیغه در تفهیم ایشان بجا آوردند
بعد از ان بحکم السیف آخر الحیل بر سر ایشان لشکرکشی نموده عزم فرمودند چنانچه جماعه هندوستان و جماعه
الوس فتح خان و جماعه الوس اشرف خان و جماعه علماء و طلباء از اهل سه صد مجتمع گردیده بسمت
ایشان کوچ نمودند و علمای مذکورین ایشان را از جمله باغیان شمرده باستحلال دم ایشان حکم دادند چون این
لشکر گران برپا گردید و حکم علمای جوانب و اقطار باستحلال قتل ایشان بگوش شان رسید ایشان مرعوب
گردیده رؤسای آنها بحضور حاضر گردیدند و مدعیان مذکورین را همراه خود گرفته باراضی مملوکه ایشان

قابض گردانیدند

قابض گردانیدند و ریاست قریه مذکور بایشان سپردند و جان خود را مثل آنجا در رعایا در زیر حکم ایشان
آوردند از وقوع این واقعه حیرتی بس عظیم و هیبتی بس فخیم بحال اکثر مردم این قرب و جوار لاحق گردید
چنانچه شخصی از مشاهیر علما مسمی بمولانا صفی الله قاضی موضع مذکور مقرر کرده شد و از سکنه موضع
مذکور عهد بس چست و مواثیق بس درست در مقدمه اطاعت قاضی مذکور گرفته شد همچنین معاملات
رنگارنگ که از فروع اجرای احکام شرعی است شب و روز میگذرد لیکن این شه چهار معامله
بطریق تمثیل درین مقام ذکر کرده شد تا کاشف حقیقت حال باشد بالجمله تمامی ملک متعلق فتح خان
بلا مانع و مزاحم در تصرف اهل اسلام است و ریاست و سیاست آنجا تعلق بآنجناب دارد و در خصومات
و منازعات تمام بمحکمه قضا رجوع میشود و فتح خان مثل دیگران یکی از رعایاست هیچگونه بر ملک مذکور
تصرف ندارد ان شاء الله بر وقت تحصیل عشور هم جاری خواهد شد و مامول از درگاه واهب العطایا
آنست که درین استحکام بنیان دین را یوما فیوما ترقی بخشد و ابتدای این عروج را بانجام رساند
آمین یا رب العلمین ۱۲

بسم الله الرحمن الرحیم

از بنده ضعیف محمد اسمعیل بجناب حشمت مآب جلالت انتساب نواب وزیر الدوله بهادر زاد
الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون اخلاص مشحون ملتمس آنکه
نامه نامی و رقیمه گرامی که بدست شجاعت نشان عبد المجید خان بنام این ضعیف ارسال فرموده بودند
خان ممدوح بعسکر اقبال پیکر رسیده تفاصیل اخبار صداقت آثار از زبان واضح البیان خان ممدوح
بوضوح انجامید حاجی محمد صابر که سابق از ایشان بعرصه قلیله رسیده بودند از زبان صدق ترجمان
ایشان چنان بوضوح پیوست که اکثر مدعیان اسلام از سکان هندوستان از قسم دانشمندان کتب
فضیلت مآب و سالکان طریقت پیشوا و اسیران نخوت شعار و اتباع ایشان در نفاق و فجار
بلکه جمیع منافقین اشرار و فاسقین بدکردار از ملت محمدیه دست بردار شده راه کفر را داده و طعن

بر ساعیان جهاد اختیار نموده‌اند و وساوس شیطانی الطریق نیابت از وسواس خناس در قلوب طالبین

حق القا کرده‌اند و در راه راست ملت محمدیه علی صاحبها افضل الصلوات واکمل التسلیمات کج مج

نموده و طالبین حق را سد راه گردیده آن گروه شقاوت پژوه مبتلای غضب الهی و مورد لعن رب العالمین

شدند چنانچه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن

سبیل الله و یبغونها عوجا چنانچه پاره از اشکالات ایشان که بحسب ظاهر بر اهل اسلام و عسکر اسلام

ایراد کرده بودند و بحسب حقیقت آنها از اشکالات بر کلام ملک العلام و بر ذات سید الانام وارد

میگردید از زبان صدق ترجمان حاجی صاحب ممدوح مسموع گردید حال اشکالات مذکوره از کلام

رب العالمین و سنت سید المرسلین در روی حاجی صاحب ممدوح با حسن وجوه بیان کرده شد هر چند

حاجی صاحب ممدوح که طالب حق بودند از حال مذکور منتفع گردیدند اما این ضعیف را یقین قطعی باین معنی

حاصل است که تقریر مذکور هیچ منفعتی بملاعین مذکورین نخواهد رسانید که سند تقریرات مذکوره کتاب

و سنت است و مقصود منافقین مذکورین در پرده ایراد اشکالات بر عین کتاب و سنت است و

مطلب ایشان رد و قدح بر سیرت نبویه است علی صاحبها الصلوة والسلام پس جواب طاغیان غیر

ضربة السیف چیزی دیگر نبوده اند شد و تا وقتیکه استطاعت این امر حاصل نیست جواب ایشان همین

ترک التفات بکلام ایشان است و بس بیت آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی این است جوابش که

جوابش ندهی و آنجناب که از صفای عقیدت بی بدل اند و در صدق نیت ضرب المثل انشاء الله

عند الملاقات حقیقت این امر را تفصیلا بخدمت عالی عرض خواهم نمود اما درین چند زمان که وقت

شورش وساوس شیطان است محافظت جان خود از وساوس آن شیاطین و نزغات جنود ابلیس

لعین واجب و لازم که دانند و تا زمان ملاقات بر ادراک همین نکته قناعت فرمایند که اصل سیرت

سید المرسلین و جمیع خلفای راشدین و اهل بیت مطهرین و صحابه مکرمین همین است که تمام عمر خود را

بلکه هر ساعتی از ساعات روز و شب را در سعی اقامت جهاد صرف نمایند و جمیع اوقات عزیزه را
بهمین مساعی جمیله معمور دارند و صرف عمر گرانمایه را درهمین شغل چنین سعادت عظمی شمارند خواه
سعی مذکور بانجام رسد یا نرسد چه مقصود صرف عمر عزیز است در اطاعت رب العلمین و اتباع سنت
سید المرسلین فاما انقلاب ادوار و اطوار و برهم تقلب اقبال و ادبار و درهم زدن ملل و دول
پس تعلق بقدرت کامله ربانی میدارد نه باستطاعت ناقصه انسانی و مسلمان محمدی را همین
لازم است که جان و مال و عزت و آبروی خود را در همین راه در بازد و آنرا همین سعادت خود شمارد
و ترقی و تنزل موافق و مخالف بقدرت کامله ربانیه سپارد بیت بخت اگر مدد کند دامنش آورم بکف
گر بکشم زهی طرب ور بکشد زهی شرف و صرف اوقات را در همین مساعی معظمه عبادات
انگارد و قرب حق را درهمین راه منحصر پندارد و دیگر مشاغل دنیه و دنیویه را معطل کرده مردانه وار
درهمین میدان درآید بیت مصلحت دید من آنست که یاران همه کار بگذارند و خم طره یاری گیرند
پس انجناب را لازم که همین راه را راه خدا و رسول انگارند و هر که درین امر زبان طعن و طنز کشاید
او را از جمله اعدای دین و مطرودان رب العلمین مثل نصاری و یهود و مجوس و هنود شمارند
والسلام مع الاکرام ط

بسم الله الرحمن الرحیم • از بنده ضعیف محمد اسمعیل
بخدمت معدن غیرت ایمانی منبع حمیت اسلامی مقبول بارگاه رب قوی مخدومی میر شاه علی
سلمه الله تعالی • بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه
گرامی متضمن بر بیان کلامیکه فیما بین صادقین و منافقین واقع گردیده رسید مضامین مندرجه
واضح گردید جزاکم الله خیر الجزاء علی ما تجاهدون المنافقین باللسان و تدعون الطالبین الی
طریق الایمان • آنچه بنگارش فرموده بودند که مضامین سؤال و جواب را منقح گردانیده و آنرا بکسوت
تالیف رساله پوشانیده ارسال باید داشت مخفی نماند حقیقة الامر اینست که هرچند تحریر و تقریر هم درین

مقدمات نوعی از جهاد است فامّا این ضعیف بلکه سایر حاضرین این مقام در امری مشغول اند که
تقریرات و تحریرات را در آن امر اصلاً گنجایش نیست حال آنکه مردم نسبت بحال اهل تقریر و تحریر مثال آن
حال شخصی است که بنفس ادای صلوة مشغول است بنسبت کسیکه تعلیم مسائل صلوة مینماید پس هر چند
تعلیم مسائل صلوة هم از جمله مقدمات صلوة است فامّا حال ادای نفس صلوة مانع است از اشتغال
بتعلیم مسائل صلوة کسیکه حال مجاهدین را مشاهده نماید بالیقین میداند که مسلک قیل و قال و بحث و جدال
خواه حق باشد خواه باطل دیگر است و مسلک این مردم دیگر مسلک اول از جنس مسلک علما است و مسلک
ثانی از جنس مسالک سپاهیان و شتّان ما بینهما حالانکه درین مقام که چند کلمه تحریر کرده میشود هر چند آنهم
بر خاطر فاتر بس گران است فامّا بنا بر پاس خاطر عاطر نوشته میشود که در انعقاد امامت جناب امیر المؤمنین
بر قانون حدیث و کلام و فقه اصلاً شبهه نیست و آنچه مخالفین از جنس قبائح بآنجناب یا باتباع آنجناب
نسبت مینمایند پس اولا اینکه آنچه بذات آنجناب نسبت میکنند آنهمه سراسر باطل و از وسمه صدق عاطل
و آنچه بر رفقای آنجناب نسبت مینمایند پس اکثری از آن هم مطابق واقع نیست و بتقدیر تسلیم پس قبح
رفقای امام هر که در امامت آن امام قادح نیست چنانکه قبح امتیان هرگز در نبوت نبی ایشان
قدح نمیتوانند کرد و نیز بر تقدیر تسلیم آنچه بذات آنجناب هم نسبت میکنند پس ظاهر است که آنهم در
ثبوت امامت با بقای آن اصلاً قادح نیست چه منتهای آن قدح در مراتب ولایت است نه ثبوت
مراتب ولایت اصلاً در شروط امامت نیست بلکه فسق و ظلم هم سبب زوال امامت بعد ثبوت آن
هرگز نمیتوانند شد چنانچه احادیث متواتره و عبارات اسلاف و اخلاف از فقهای متکلمین بر آن
دلالت میدارد بالجمله مدار کلام بر همین دو امر است اول ثبوت امامت و بعد از آن عدم زوال
آن بسبب اعتراضات مسطوره امّا مقدمه اولی پس باید دانست که طریق ثبوت امامت را از کتب حدیث
و کلام و فقه تفتیش باید کرد و در تمهید مقدمه روایات قویه از ضعیفه و ارجح را از مرجوح تمیز باید داد

بعد از آن

بعد ازان خلاصه مضمون قول راجح که درباب طریق انعقاد امامت است منقح کرده در ذهن
محفوظ باید داشت و بعد ازان تامل باید کرد که در ما نحن فیه آن امر منقح متحقق است یا نه هرچند
حقیقة الامر در امثال این مقدمات بمشاهده منکشف میگردد که لیس الخبر کالمعاینه حدیثی است ماثور
و شنیده کی بود مانند دیده مثلی است مشهور اما جابر مشاهده حال به نسبت غائبین مفقود است
پس انکشاف حال بر سبیل اجمال به نسبت ایشان از اطلاع بر اخبار این مجمع اخیار بقدر
ضرورت میتواند شد بنابران یکقطعه مشتمل بر اخبار این اطلاع مع چند قطعات کاغذ دیگر که
شارح قطعه مذکور میتواند شد تحفه است ارسال داشته شد تا بوجه من الوجوه حقیقة الحال منکشف
گردد پس هرکه در مقدمه بخوبی تامل خواهد کرد لابد بانعقاد امامت آنجناب اذعان خواهد نمود
اما مقدمه ثانیه پس آنرا هم از کتب حدیث و کلام و فقه تفتیش باید نمود که کدام امر باعث
انعزال امام است از امامت خود و یقینی است که هیچ یک ازان در آنجناب یافته نمیشود بلکه وجود
امثال این قبائح در وزرات که باعث انعزال امام باشد از منصب امامت خود بجدی در بارگاه
آنجناب بعید است که کسی از کفار سکهه و فرنگ هم ادعای وجود این قبائح در وزرات آنجناب
نمیتواند کرد بالجمله چون امامت آنجناب ثابت گردید و هیچ امری باعث انعزال آنجناب از منصب امامت
باشد یافته نشد پس اطاعت آنجناب بر کافه مسلمین واجب گردید هرکه امامت آنجناب ابتداءً
قبول نکند یا بعد القبول انکار نماید پس همون است باغی مستحل الدم که قتل او مثل قتل کفار عین جهاد
است و همچنین است او مثل سایر اهل فساد عین مرضی رب العباد چه امثال این اشخاص بحکم
احادیث متواتره از جمله کلاب النار و ملعونین و شرار انام اند این است مذهب این ضعیف در مقدمه
پس جواب اعتراضات معترضین نزد این ضعیف همین ضربة بالسیف است نه تحریر و تقریر اما آنچه
ذکر مینمایند که برای مقابله اهل شوکت مماثلت ایشان در شوکت ضروری است پس میگوییم اولاً اینکه

مقدمهٔ مذکوره ممنوع است بلکه سعی در تحصیل معنی شوکت بقدر استطاعت خود کافی است مقابل
شوکت مخالفین باشد یا نباشد قال الله تبارک و تعالی و اعدوا لهم ما استطعتم و لم یقل و اعدوا
لهم مثل ما اعدوا لکم و ثانیاً اینکه معنی وجود شوکت این است که در جسم امام قوتی بهم رسد که بآن قوت
دولت مخالفین را برهم زند و بذات خود تمام جنود و عساکر ایشان را هزیمت دهد بلکه معنیش
همین است که جماعات موافقین همراه او بحدی مجتمع شوند که باعتبار ظاهر عقل مدافعت مخالفین
بقوت ایشان میتوانند کرد و مراد از اجتماع این نیست که در همراه آن گرداگرد او استاده مانند
بلکه معنیش همین است که ایشان را بذات او علاقه بهم رسد که مقتضای آن علاقه در حق ایشان
اطاعت احکام او باشد مثل علاقهٔ نوکری در عرف سلاطین و علاقهٔ قرابت و برادری در عرف
افاغنه و در عرف شرع همین علاقهٔ بیعت را اعتبار فرموده اند پس چنانکه صاحب شوکت در عرف
سلاطین همین است که جمع کثیر از نوکران همراه داشته باشد و در عرف افاغنه همان است که جمع کثیر
از مسلمین بر دست او بیعت امامت بجا آورده باشند چه علاقهٔ بیعت نزد شارع اقوی است
از علاقهٔ نوکری و قرابت پس جناب امام همام را شوکت شرعیه بالفعل بحدی حاصل است که بمراتب
اقوی است از شوکت مخالفین چه سرداران پشاور که صاحب عساکر و جنود و توپ و سامان اند
و خوانین سوات و بنیر و سمه و همه عوام و خواص ایشان و پاینده خان تنولی بیعت امامت بر دست
آنجناب بجا آورده اند و شمار این اشخاص بلک میرسد پس ان شاء الله شمار عساکر آنجناب بحدی خواهد
رسید که شمار جنود کسی از مخالفین هرگز بآن حد نمیتواند رسید فاما اینکه بعضی از ایشان نکث بیعت
نمودند و حق آنکه طاعت است بجا نیاوردند پس محتمل است که دیگران هم همین معامله پیش کنند پس
این معنی اصلاً در شوکت شرعیه قدح نمیتواند کرد چنانکه بسیاری از نوکران نمک حرامی میکنند و در بدخواهی
آقای خود میکوشند پس احتمال است که دیگران هم همین معامله پیش کنند پس چنانکه این احتمال در شوکت

عرفیه سلاطین قدح میکنند پس همچنین آن احتمال در شوکت شرعیه ائمه قدح نمیتواند کرد و دریافتنا آنکه مماثلت
شوکت با شوکت جمیع مخالفین از کفره شرق و غرب اصلاً مراد نیست و الّا امامت هیچ امامی از سابقین
و لاحقین ثابت نگردد پس مماثلت با شوکت همین مخالفین مراد باشد که بالفعل مقابله با ایشان در پیش است
و در ما نحن فیه اینقدر شوکت البته متحقق است که مماثل شوکت سلطان ضلع چهچهه و هزاره و پکهلی میتواند شد
اگرچه مماثل شوکت رنجیت سنگه و کمپنی نباشد و کدام کس بایشان خبر داده که جناب امام همام بهمین جمعیت
قلیله عزم لاهور و کلکته میدارند بلکه شب و روز در ازدیاد جمعیت مسلمین و ترقی شوکت ایشان ساعی
بلیغه بجا می آرند و عروج شوکت اسلامیه تدریجاً امید میدارند و این امر اصلاً مستبعد الوقوع نیست
بلکه در انقلاب ملل و دول همین سنت الهیه جاری است که ضعیفی از ضعفاء آحاد الناس مثل نادر شاه
وغیره سری برآرد و آهسته آهسته اجتماعی از رفقا بهم میرساند و قوتی و شوکتی تدریجاً بدست می آرد
حتی که سلطنت سلاطین کبار و مملکت خزاین ذوی الاحتشام را برهم میزند چه بلای انصافی است
که کسیکه محض برای طلب دنیا کمر بسته باشد در حق او گمان فتح و نصرت نمایند و برهمین گمان رفاقت
او اختیار میکنند و کسیکه محض بتوفیق الله و ابتغاءً لوجه الله برای نصرت دین حق قائم گردد در
حق او حصول معنی فتح و نصرت مستبعد می پندارند و آنرا از جمله اوهام بعیده شمارند و انکارات رنگارنگ
و اعتراضات گوناگون بر روی کار آورده اند و خود رفیق او نشوند بلکه عوام مسلمین را از رفاقت او متنفر
گردانند تا آنکه نوبت باین حد رسانند که در برهم زدن کار و بار جهاد سعی نا مشکور بجا
آرند الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل الله و یبغونها عوجا و در اینجا آنکه مسلمنا که
حصول شوکت قویه شرط اقامت جهاد و با اهل شوکت باشد آنجناب را بالفعل شوکت حاصل نیست لیکن
میپرسم که طریق حصول شوکت برای امام وقت چیست آیا شوکت باین طریق حاصل میشود که شخصی
از شکم مادر خود مع عساکر و جنود و سائر سامان جنگ بیرون برآید یا کسیکه بر اقامت جهاد مستعد بود

پس هانوقت فی الفور از غیب الغیب تمام عساکر و جنود و سایر سامان جنگ باو عطا شود این نه گاهی
شده است و نه گاهی شدنی است بلکه طریقش همین است که چنانچه نصب امام بر ذمه کافه مسلمین فرض
است و مداهنت دران موجب معصیت همچنین تحصیل یعنی شوکت هم برای امام وقت بر ذمه ایشان
فرض است که جماعات مسلمین از هر سو دوان نزد او جمع شوند و هر کس از ایشان بقدر استطاعت خود
در تحصیل سامان جنگ کوشش نموده و اسباب آن بقدر طاقت خود بدست آورده بحضور امام وقت
حاضر گردانند و بهمین در کریمه واعدوا لهم ما استطعتم و کریمه جاهدوا باموالکم وانفسکم خطاب بعموم سلف
متوجه گردیده نه بخصوص ائمه پس هر که میگوید که شوکت امام شرط جهاد است و شوکت مذکور در ما نحن فیه
متحقق نیست پس او را لازم که اول خود بیاید و بقدر استطاعت خود سامان جنگ همراه آرد و انتظار
مشارکت دیگری درین امر اصلاً جایز نیست پس آنچه در امر جهاد تعویق و تعطیل واقع میشود وبال
و نکال اینهمه بر گردن قاعدین متخلفین است تشابه آنکه ادای نماز جمعه بر هر کس واجب است و ادای آن بدون
جماعت متصور نه و نه انعقاد جماعت بدون امام ممتنع پس اگر هر کس در خانه نشسته انتظار همین معنی
کشد که وقتیکه امام قایم خواهد شد و جماعت مجتمع خواهد گردید آنوقت من هم حاضر خواهم شد پس
لابد نماز جمعه فوت خواهد گردید و هر کس در عصیان گرفتار خواهد شد چه نزول امامی از ارواح
مقدسه و جماعتی از جماعات ملائکه برای اقامت جمعه هرگز واقع شدنی نیست بلکه طریقش همان است
که هر کس از خانه اگرچه تنها باشد بیرون برآید و در مسجد رود اگر جماعت مجتمع باشد شریک ایشان
شود والا در همان مسجد بنشیند و انتظار دیگری نماید نه اینکه چون مسجد را خالی بیند بخانه خود باز گردد
که انعقاد جماعت و اقامت جمعه هرگز با توجه نخواهد شد همچنین لازم که هر کس اگرچه تنها و ضعیف و قلیل
الاستطاعت باشد بمجرد استماع آوازه دعوت امام از خانه خود برون دود و جان خود را معه هر قدری
از سامان جنگ که میسر باشد در مجمع مسلمین رساند تا قیام جهاد صورت بندد نه اینکه جان خود را

[illegible]

از سلک عباد الله برکشیده در زمرهٔ عباد الاجوفین داخل گردانند و آن رکن رکین دین
متین را گذاشته در کاسه لیسی اغنیا و مشترین و ترویج مسائل نسوان ما تعلق الفعل والدین
مشغول بوده‌اند سبحان الله حق جل علا همین بود که پنج رکن اعظم او را بر کشند و کسیکه با وجود ضعف
و ناتوانی غیرت ایمانی و حمیت اسلامی در سینه او جوش زند او را ملام و مطعون سازند اما این قوم
از جمله نصاری یا یهود یا مجوس و هنود اند که با ملت محمدیه عداوت میدارند بلکه مقتضای محمدیت
همین بود که اگر کسی بطریق سیر و بازی هم ذکر جهاد بر زبان میراند قلوب مسلمین از استماع آن بسان
گل شگفته میگردد و بستان سنبل سرسبز میشد و اگر از بلاد دور دست هم آوازه قیام جهاد بگوش
هوش اهل غیرت اسلامی میرسید فی الفور دیوانه وار در دشت و کوهسار رسیده بلکه مثل شهباز می پرید
آیات امر جهاد و با وجود این علم شان از پایه تعلیم و تعلم کتاب الحیض والنفاس هم ساقط گردید مناسب
همین است که این هواجس نفسانی و وساوس شیطانی را از دل دور گردانند و غیرت ایمانی و حمیت
اسلامی را بجوش آرند و مردانه وار در مجمع مجاهدین در آیند و در تشیید قواعد شرع که برای شان سنگ در ره
مصاعب ورزند و خیالات دور دراز که از عقل اسباب پرست سر بر می آرند دست بردارند
و آنرا از راه کم خبری شمارند و علایق دینیه و دنیویه را که مانع آن استعجال این امر باشد از هم پاشنده
سازند مصلحت دید من آنست که یاران همه کار بگذارند و خم طرهٔ یاری گیرند در حدیث شریف
وارد گردیده که ان لقلب ابن آدم بکل واد شعبة فمن اتبع قلبه الشعب کلها لم یبال الله بای
واد اهلکه و من توکل علی الله کفی به الشعب مخاطب این کلام سیادت پناه سید محبوب علی و امثال
ایشان از طالبین حق هستند که دین و ایمان را هم در جنس صفات محموده میشمارند نه مولوی نصیر الدین
و امثال ایشان که بسبب بلادت طبع و غباوت فهم منتهای مقصود ایشان همین قیل و قال و بحث
و جدال است نه تفتیش حقیقت حال و اکتفا بر کنه مقال وقتیکه این ضعیف با این هر دو بزرگ

در شاهجهان آباد ملاقات میداشت حال هرکس ازیشان بر همین منوال بود که نگارش
کرده شد تا آنکه حال اگر حال ایشان منقلب گردیده باشد بر آن اطلاع میدارم و آنرا از ممکنات
عقلیه میشمارم و السلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی الشیخین الجلیلین و الحبرین النبیلین زاد الله مجدهما
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فقد من الله علی اهل الاسلام فی هذه الایام بتائید
احبائه علی اعدائه وتبدید اعدائه برجب احبائه فلما ان جاءنا جنود ارسل علیهم ریحا وجنودا
لم تروها وکان الله بالخلاص بصیرا فانهم اذ تراءا دلنا القی الله فی قلوبنا سکینة وایانا فوالله
ما ضربناهم بسیف ولا رمیناهم بمدفع الا ربنا جل جلاله القی الرعب فی قلوبهم وردوا جنودنا رأیناهم
فروا او تهوروا اما نعرف الی الآن لم انهزموا وکیف انهزموا فالحمد لله الذی صدق وعده
ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده فلا شیء بعده ثم ان بریدکم المسمی برمضان خان قد اتی
فی عین تلاطم امواج الملاحم بسفتجة الف من الدراهم فالقیناها علی تاجر منا ره فقبلها بالتبشش
وحسن البشارة ولم نتفرغ اذ ذاک لان نکتب کتاب الوصول بلسان عربی فامرنا واحدا من
اخواننا ان یکتبه بلسان عجمی ثم انه لابد لنا فی هذه الایام من ان یصل الینا مجموع خمسة الاف
من الدراهم فان کان عندکم هذا القدر حاضرا فعلیکم ان تسعوا فی ارسال سفتجتها بید هذا البرید
الامین فانا قد ارسلناه الیکم للضرورة والا فهو ممن یعتنی بمرافقته ولا یجوز اعلی مفارقته اذ
ما تخلف عن غزوة ولا سریة فقد اقامنا الله علی هذه السجیة السلام علیکم وعلی من لدیکم .
حرر فی تاریخ الغرة من ذی الحجة یوم الخمیس سنة الف ومائتین واربع واربعین فقط

بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی
ذی المناقب والمفاخر والمکارم والمآثر الشیخ الجلیل ذی الفضل النبیل طیب الاعراق بحظ

احاط

رجال الاشواق والى علوه في العلم والادب رصنوه في الحسب والنسب العظيم اليعسوب
ذي الخلق المرغوب السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فقد وصل البريد الامين وهو نذر
الله القوي المتين مع الخير والظفر في عشرين من شهر صفر فتح الينا منكم ما هو عدة لانجاح
الحوائج اعني به اربع قطعات من سفاتج مجموعها بعدة اثنين من المرتبة الرابعة وخمس من الثلثة
احديها ثمانيات ذي عدة الحجبات معدودة من المآت والاخرى سداسيات ذي عدة الكتب
المنزلة اذا نزل في تلك المرتبة وثالثها ثلاثيات ذي عدة السيارة من الكواكب اذا لوحظت
في تلك المرتبة من المراتب ورابعها سباعيات ذي عدة ابواب الجنان اذا لوحظت في تلك المرتبة
عند الحساب وقد اشعرتم في كتابكم واودعتم في خطابكم انه ما بقي عندكم من مال الله الملك الجليل
الا شيء يسير ونذر قليل فليس ذلك مما يضرنا في هذه الامر الخطير فانا عند ربنا كثير خير كل شيء
عنده خزائنه الا انه لا ينزل الا بقدر معلوم فنحن بحمد الله راضون بالمقدر والمقسوم ونحن
نرجو الله ان يملأ بيت المال بكثير من البركات والاموال وما وصل اليكم من بلدة عظيم اباد من
قبل بعض المخلصين معونة للجهاد فقد كتبنا اليهم بوصوله وبشرناهم بقبوله وما وصل عندكم من جبل
ذي الجود والمعال شيء من اليواقيت والمال لا يبلغ ثمنها ثلثة آلاف لا تشتهير الا ذيال
وزعم الاخرف فالتحقيق بها ان يباع بما تيسر من الثمن ولا يترقب غلاءها الى كثير من الزمن وما وقع
من المكاتبة بينكم وبين مرزا كريم الله بيك الفارسي في وصية امرءة كانت تحت النصراني و
قد علمنا ذلك واتركوه كذلك ولا تعرضوا اليه بالرد والقبول ولا تعدوه ايده ولا ذلول فانا قد كتبنا
اليه ما كان به اليق واشرنا فيه بما هو به حقيق السلام عليكم وعلى من لديكم ثم السلام مع الاكرام
من محرر الصفات وملفق العبارات مقرر المضمون محرر السطور على جنابكما واليكما وعلى فلذة كبده
وحبة ولده وعلى اخته الكبرى وبنته الصغرى وعلى ابنها ومع سائر الاقربا والاحبة فارد

بعد التسليم على اخته الكبرى اقول انما ارسلت من التنباك المصنوع مع حاملين للشعور وعارض
للمسطور على يد البريد الامين فقد وصل وعلى محله نزل فلله الحمد ولك الشكر وجازاك الله خير الجزاء
ثم ان ما تحتم ارساله معونة للمجاهدين هو خمسون منيطا لاصلاح جروح المجروحين وان قطعة من الكتاب
يصل اليكم في لف هذا الكتاب فعليكم ان ترسلوها الى قاضي محمد حيات المبرشي مع خمسة وثلثين
درهما من بيت المال فعليكم بارسالها بالاستعجال واياكم والمسامحة فيه فان مقتضى المصلحة بيانه
والتنبيه الى ذلك القاضي المكتوب اليه ان يوصل الدراهم الى المرسل اليه ويأخذ منه قرطاس الايصال
ويرسله الينا بلا تاخير واهمال ۰ تحرير بتاريخ دهم ماه ربيع الثاني ه
نقل خط شاهزاده كامران مورخه تاريخ بيست وهفتم ماه ربيع الثاني ۱۲۴۶ سنه هجری
بر ضمير منير آفتاب نظير كالشمس في رابعة النهار هويداست كه از دست منافقين شقاوت شعار بغاوت
دثار كه بر بلده پشاور و دار السلطنت كابل وقندهار يافته اند بر بندگان ملك علام وخواص
عوام چه ها جور وفساد وظلم وبيداد بر پا گشته وشعاير دين متين واحكام رب العلمين همه برهم خورد
وبنياد فسق وفجور وزور وغل وغش قايم گرديده كه بجز نام اسلام درين ملك وديار باقي نمانده وبه نسبت خاندان
عاليشان سلطنت چه گستاخيها وبي ادبيها بوقوع آمده حتى كه بسياري از شهزادگان والا تبار را باطراف
واقطار نهادند وباديه پيماي كربت وغربت گرديدند وبعضي از متعلقان اين خانواده رفيع الاقتدار
برگشتند وبلا جاري خواري در دو تيره كري اختيار كردند پس استيصال بنيان اين منافقين بددين
وتجديد دين به آئين از لوازم خدمت دين است آن ذره بيمقدار درين باب مساعي جميله بكار ميبرد وهمت
خود بسر انجام اين اهم المرام مصروف ميدارد وآثار خير وبركت آن يوما فيوما جلوه ظهوري مي يابد اميدوار
از بارگاه الهي ميداريم كه در مدت قليل ساحت اين سرزمين از الواث اين اعداى دين پاك
ومطهر گردد وانوار عدل وداد واطاعت احكام رب العباد درين بلاد درخشان شود اگر غيرت ايماني

دمگر

دشمن خاندانی در سینه همت گنجینه جوش زند و داعیه انتقام دگرگون شاید این مفسدین در دل صفا منزل
در عروش آید تحویل به قوت قادر علی الاطلاق در عرصه قلیل سر رشته این اهم المرام نیک سرانجام یابد
لیکن از بسکه نهضت مواکب اجلال و توجه رایات اقبال بسبب اشتغال در مهمات جهت روای انام و کارفرما
بندگان ملک علام متعسر مینماید قرین صلاح چنان مینماید که چندی از مقربان سریر عزت و جلالت را
مثل عالیجاه سمندر خان و جانداد خان و عبدالمجید خان و عظیم خان همراه رکاب سعادت انتساب
از صاحبزادگان والاجناب بشرف رخصت امید مشرف و ممتاز فرمایند و اگر قدوم میمنت لزوم
کدام صاحبزاده عالی قدر هم درین دیار متعذر باشد پس رخصت خواهی معدودین را از مهمات جلیله
پندارند تا به نیابت آنجناب در خدمت دین متین و اعانت سید المرسلین مشغول شوند و شراکت آنجناب
درین سعادت عظمی و عبادت کبری متحقق گردد آنست و انتها آنچه آرزوهای مکنونه ضمیر منیر اند صحایف
مضاعف آن بر صفحه ظهور جلوه گر خواهند گردید این خاکسار درگاهی خواهش حکومت و ریاست و عزت
و وجاهت بخیال هم نمیگذراند بجز اطاعت رب العزت و اجرای احکام شریعت و قوت و شوکت اسلام
و اشاعت اوامر ملک علام هیچ غرض ندارد و هر که استعداد آن داشته باشد سلطنت و حکومت باد
مبارکباد از محض اطاعت رب العلمین و اجرای احکام دین و عمل و داد بر بندگان رب العباد میخواهم
و بس و السلام بالتعظیم والاکرام ط

از امیر المومنین سید احمد بمطالعه

سامی منزلت عالی مرتبت معدن جود و کرم مرجع اصحاب سیف و قلم تا کمک غزای و وفای صاحب جنود
و عساکر سیاست آرای ریاست انتمای راجه هندو رای بفرمانروائی و کامرانی مسرور باشند
و بفرحت و شادمانی مامور بعد از اظهار مراتب اتحاد و وداد آنکه این فقیر با چندی از بندگان رب قدیر
در حوالی پیشاور بخدمت گذاری اسلام و تائید ملت سید الانام مشغول است و ثمره این مساعی جمیله
از درگاه واهب العطایا مامول برای سامی روشن و مبرهن است که بیگانگان بعید الوطن ملوک زمین

گردیده اند و تاجران متاع فروش بپایهٔ سلطنت رسیده امارت امرای کبار و ریاست رؤسای
عالیمقدار بر پا نموده اند و عزت و اعتبار ایشان بالکل ربوده و چون اهل ریاست و سیاست در
زاویهٔ خمول نشسته اند ناچار چندی از اهل فقر و مسکنت کمر همت بسته این جماعهٔ صغار محض بنابر
خدمت دین رب العلمین برخیسته اند هرگز هرگز از دنیاداران جاه طلب نیستند محض بنابر خدمت دین
رب ذو الجلال برخاسته اند نه بنابر طمع مال و منال و چونکه میدان هندوستان از بیگانگان نشان
خالی گردیده و تیر سعی ایشان بر هدف مراد رسیده آینده مناصب ریاست و سیاست لطالبین آن
مسلم باد و هیچ شوکت و سطوت ایشان محکم نشواد و این صغار را از رؤسای کبار و عظمای عالیمقدار
همین قدر مطلوبست که خدمت اسلام بجان و دل کنند در مسند مملکت متمکن نشوند چه این جماعه فقراء
اگرچه بظاهر بی سر و سامان اند فاما به پرورش مالک حقیقی فرحان و شادان آزاد از زر و جاه و جلال
بیزار اند و از طمع مال و منال دست بردار آری نزد لذائذ نفسانی نه فی الحال مرغوبست و نه در
استقبال مطلوب هرگاه از ارباب ریاست قدیمه در اعانت ایشان سعی خواهد نمود تاج ریاست خود
مستحکم خواهد فرمود و از آنجا که حامل رقیمة الوداد یعنی مقبول بارگاه اله حاجی بهادر شاه از قدیم
رفقاء این ضعیف اند بنابران علیه تفصیل این مقال و تشریح این مقال بر زبان صدق ترجمان ایشان
حواله کرده شد زیاده تحریر تاکید اکید در معز شناسی این کلیم دعوی رسی نمیتوانم چه بر نگارد
دیگر آنکه حاجی صاحب ممدوح از مدت مدیده در رفاقت دین رب قدیر مشغول اند و از خبرگیری عیال خود
مجبور و آینده هم قصد ملازمت لشکر اسلام میدارند پس بدین صورت هرگز هرگز خبرگذاری اهل
و عیال ایشان متصور نیست بنابر آنکه بخدمت سامی منزلت نگاشته میشود که برادر و فرزند
ایشان را در سلک ملازمان سرکار خود منسلک گردانند تا باطمینان تام در خدمت دین ملک علّام
مشغول باشند زیاده والسلام مع الاکرام فقط

از امیر [illegible]

از امیر المؤمنین سید احمد بسامی خدمت رفیع المنزلت کثیر المنقبت ریاست نشان غلام حیدر خان
صاحب سلمه الرحمان بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه تفاصیل
احوال اینجا سابقاً بدست اخلاص نشان یار خان ارسال خدمت عالی نموده شده یقین که
بملاحظه سامی رسیده باشد تدبیری که باعث فتح باب جهاد باشد باذن الله تعالی هر صورت
می پذیرد سابق هم تدبیری بس چست و درست بعد از مدتی بر روی کار آمده بود اما چه باید کرد
که بسبب بد اخلاقی چندی از منافقین تدبیر مذکور بر هم خورد فی الحال هم تدبیری بهتر از تدبیر سابق
درست گردیده لیکن بنای تدبیر اول بر جانبازی بود و بنای این تدبیر بصرف مال اگر این تدبیر
بانجام رسید ان شاء الله تعالی بی رنج و کلفت باب جهاد مفتوح خواهد گردید و محض بنا بر انتظار
وصول مصارفی که در سرانجام مذکور کفایت کند تاخیر مقدمه میکنیم و الا همه سامان آن مهیا چیزی
از مصارف که در شاهجهان آباد نزد مولانا محمد اسحاق صاحب موجود است تدریجاً نزد اینجانب میرسد
چنانچه قدری از آن بالفعل هم رسیده درین صورت مناسب وقت چنان مینماید که ریاست رای
سیاست آرائی عظمت نشان راجه هندو رائی ایمنی بفهمانند که اکثر بلاد هندوستان بدست
بیگانگان افتاده و ایشان هر جا بنیاد آئین جور و ظلم نهاده ریاست رؤسای هندوستان
بر باد رفته کسی تاب مقاومت ایشان ندارد بلکه هر کس ایشان را بجای آقای خود میشمارد و چون
رؤسای کبار از مقابله ایشان نشستند لاچار چندی از ضعفاء بیمقدار کمر همت بستند پس
درین صورت رؤسای عالیمقدار را لازم چنانکه بر مسند ریاست سالها سال متمکن مانده اند
بالفعل در اعانت ضعفای مذکورین مساعی بلیغه بجا آرند و آنرا باعث استحکام بنیان ریاست خود
شمارند چه حال این فقیر هر چند کسی دیگر بخوبی نمی فهمد اما بر آن سامی منزلت نهایت روشن و مبرهن
است که این فقیر اصلاً آرزوی حصول جاه و جلال و غرور اقبال و طمع مال و منال در دل مطلقاً نمیدارد

بلکه علاقهٔ غیر الله را از جنس شرک میشمارد و خدا گواه است که این فقیر را از همه کره برای دعوه ارای
بجز اعلای کلمهٔ رب العالمین و خدمتگذاری دین متین چیزی دیگر مقصود نیست و الله علی ما نقول وکیل پس چونکه
میدان هندوستان از بیگانگان که دشمن دین اند و اهل دین خالی گردید و تیر مراد بر هدف رسید پس عنان ریاست
لعالمین ریاست مبارکباد و این فقیر بهر تقدیر بندهٔ پروردگار است نه پادشاه جبار اگر رؤسای هندوستان طاقت
شرکت ضعفای بی سر و سامان نمیدارند پس استطاعت اعانات ایشان بزبان البته میدارند لازم که جان خود را
بهمین وجه شریک ایشان گردانند و غیرت ریاست و سیاست را بانجام رسانند غرضکه اینمعنی ایشان را بخوبی بفهمانند اگر
فهمیدند پس اعانت اینوقت در حق ایشان روزی کار آمدنی است والا بیقین انشاءالله این کار شدنی است
که حق جل و علا این ذرهٔ بیمقدار را بتصدق کلمهٔ خود باین منصب رسانیده و به فتح و نصرت بیشتر گردانیده اگر امروز
آثار آن روپوش است فردا ظاهر شدنی است و اگر فی الحال در پردهٔ خفا است لیکن عنقریب جلوه گر شدنی زیاده
والسلام مع الاکرام مکرر آنکه از بسکه این رقیمه بدست حاجی بهادر خان بخدمت سامی برسد و قدریکه ایشان را
از یگانگی و اتحاد و عزت و اعتبار نزد این فقیر حاصل است آن سامی منزلت را بخوبی معلوم نباشد لهذا بر چند
سطور اکتفا کرده شد و بر چه کاغذ مشتمله مجمل اخبار علحده نوشته شد و تفاصیل اخبار زبانی است بر
زبان صدق ترجمان ایشان حواله کرده شد دیگر آنکه حاجی صاحب ممدوح از مدت مدیده در رفاقت این فقیر
در اعانت دین رب قدیر مشغول اند و از خبرگیری عیال خود مجبور و اینده هم قصد ملازمت سکهٔ اسلام دارند
پس در صورت هرگز خدمتگذاری اهل و عیال از ایشان متصور نیست بنابرآن علحده بخدمت سامی
نوشته میشود که برادر و فرزند ایشان را البته بهر وجه در سلک نوکران سرکار منسلک گردانند تا
باطمینان تمام در خدمت دین ملک علام مشغول باشند و شراکت جهاد در نامهٔ اعمال آن سامی منزلت
هم نوشته میشود زیاده والسلام مع الاکرام ۞

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیرالمؤمنین سید احمد بحضور لامع النور جناب معلی القاب بیلغرامی اورنگ عزت و اجلال

زینت آرای

زینت آرائی چارپالش حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت مالک دیهیم و تخت قدوة السلاطین
عمدة الخواقین زاد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب کونین
و مدارج دارین واضح آنکه شقه خاص مشتمل بر مراتب اختصاص مبتنی است اخلاص نشان شیر زمان خان
عز نزول ز مورد محبت دیرینه و اتحاد پارینه را تجدید نمود آنچه در باب نزول موکب اجلال بنابر
اعانت لشکر رب الجلال و استیصال اهل کفر و ضلال نوک زبان خامه حشمت شمامه شده بود حقیقة الامر
این است که مشارکت زمره مهاجرین و مجاهدین ابرار و معاونت لشکر اخیار در حق جمیع بندگان
الهی و امتیان رسالت پناهی خواه سلاطین ذوی الاقتدار باشند خواه مساکین ذوی الاضطرار
خواه اشراف کرام باشند خواه اجلاف لئام مایه عزت جاودانی است و مایه حشمت دو جهانی
چه جماعه مذکوره لشکر خالق زمین و زمان است نه لشکر کسی از افراد انس و جان هر که دعوی
بندگی مالک ایشان میدارد لابد مشارکت ایشان را از سعادت خود میشمارد لیکن مقتضای
عقل و کیاست و فهم و فراست همین است که اول حقیقت انجه دور را ملاحظه فرمایند بعد از ان بر
طبق رای ثاقب عمل نمایند بیان آنکه در تمامی ملک خراسان از قندهار تا لب دریای اباسین همین
فرزندان پاینده خان تسلط و تحکم میدارند و ایشان نهایت ناکسان بیحیا و نامردان بیوفااند
که در خیرخواهی کفار ستمگر دین علم اند و در بدخواهی دین و اهل دین نهایت راسخ قدم پاس اهل حق
و اعتبار را اصلاً نمیکنند و حرف مردم شناسی مطلقا نمیخوانند آنچه کینه دیرینه با آن خاندان
معظم نشان میدارند بر هر کس و ناکس مبرهن و روشن است حضرت صفا و قبیله بدانند که کسی از
ارکان آن خاندان جلالت عزم مشارکت لشکر مجاهدین میدارد و که بدخواهی ایشان بر بلا خواه
گردیده و عداوت ایشان دو بالا چه عداوت کهنه که با آن دودمان عزت میدارند با کینه نو
که فی الحال به نسبت لشکر مجاهدین بهم رسانیده اند آمیخته خواهد شد پس لابد و بدخواهی خواهند ورزید

و اسلس کینه جویی خواهند نهاد و طریق وصول لشکر مجاهدین بهتر ازین دو راه راهی دیگر بنظر
نمی آید یکی همان راه است که در میان کفار متمرد دین واقع است دوم دیگر همین که در میان این منافقین
بیدین و در هر دو راه احتمال وصول مضرت قوی است و گمان صدور یکنوع بی ادبی از گستاخان
شوخ چشم قطعی و حال حاکمان سند را هم این فقیر دیده و طریقه ایشان را بخوبی فهمیده آنست ایشان از آن
قسم نیستند که بر مواعید و مواثیق ایشان اعتماد کرده شود و بقبول و قرار ایشان اعتبار نموده شود
و احوال قوم غلجایی بر همین منوال است که ایشان هرچند بنا بر جمیعت ایمانی و غیرت اسلامی با این فقیر
راه رسل و رسایل مسلوک میدارند و جان خود را از محبان لشکر مجاهدین میشمارند فاما قوم
درانی عداوت جبلی دارند و بغض دلی سینه ایشان از کینه دیرینه بوجهی مالامال است که آتش
عداوت و ایا در اشتعال است و درین عداوت حال ایشان با همه کس یکسان است خواه کسی از
فرزندان پاینده خان باشد خواه از خاندان عالیشان فاما حال ساکنان باغستان و نسل آفریدی
و یوسفزئی پس برهمین منوال است که هرچند جمیع خواص و عوام ایشان با این فقیر رابطه محبت و اخلاص
میدارند و علاقه مودت و اختصاص دعوی مشارکت مهاجرین بهزار زبان میدارند و آرزوی معاونت
مجاهدین در دل و جان فاما بعضی از رؤسای ایشان بروقت کار باین صدق و یکرنگی و یاری بر آمده
که در میان نمی آید چنانچه درین ایام عنایت الله خان یوسفزئی با این فقیر علاقه عقیدت و ارادت
میداشت و بیعت طریقت و امامت چند بار بر دست این فقیر ادا نموده و در ادعای محبت و اخلاص
گوی مسابقت از تمامی خوانین سوات در ربوده چون وقت مقابله با منافقین در رسید مقدمه کارزار
بر پا گردید سراسر نرد دغا و دغل درباخت بلکه بی پرده علم منازعت و مخالفت برافراخت بالجمله
هرچند اکثر صغار و کبار این دیار نسبت لشکر مجاهدین دعوی محبت میدارند و ادعای مودت
اما بر قول و قرار کسی اطمینان دلی و اعتماد کلی حاصل نیست که مبادا کسی از گستاخان شوخ چشم با کینه کیشان

پرخشم

برخشم در اثنای راه یک گونه بی ادبی بر نسبت آن عظمت دستگاه پیش آرد و این فقیر در آن
حال شریک آن صاحب عزت و اقبال نباشد بلکه در مقام خود با حجت آرام نشسته باشد و در اثنای
راه بآن عظمت پناه گزندی برسد پس این امر نهایت باعث رنج این فقیر خواهد گردید و خجالت جدید
در دل خود خواهد کشید و نیز درین ایام تدبیری برای فتح پشاور باذن الله درست گردیده که مسلمین
منافقین محض بنابر غیرت دین شریک این مهم گردیده اند بعضی از ایشان از قوم درانی اند و
بعضی از قوم علمای دین و ازینکه این فقیر اختصاص با قوم خاص نمیدارد و محض خدمت دین متین
شعار خود می انگارد بنا علیه هر کس از قوم مختلفه با این فقیر رابطه مودت محکم میدارد و تعظیم
این فقیر را مسلم میشمارد و منازعتیکه فیما بین خود میدارند در تقدیم خدمتگذاری این فقیر از آن
هم دست بردارند ۞

رقعه شاهزمان پادشاه

مکشوف ضمیر خلت تخمیر سید السادات مجمع الحسنات برگزیده خاندان مصطفوی و پسندیده
دودمان مرتضوی رونق افزای و زینت پیرای شرع متین مظهر الطاف سبحانی مهبط فیوضات
ربانی امیر المؤمنین سید احمد شاه و چون از امتداد مدت کثیر نوید عافیت ذات شریف سامع
افروز ما مودت نگردیده آز ضمیر توجه طبع همایون بسیار از بسیار بهمان سمت منصرف میماند
مدایحش بجز شواغل دینی امری دیگر مباد چون مزاج و هیچ شایق آن سلاله سلسله سیادت
غیر از اکثر بر ساعت رسل و رسایل فیما بین اخبار خیریت دماغ حال را تر و تازه دارد و صورت
نمی بندد و جذبات شوق آن سالک طریق طریقت بدان غایت رسیده که غیر از ملاقات صوری
هیچ خورسندی نمیشود بلکه خواهش باطن فیض مواطن همایون آنست که با جمعیت چند هزار کس
عزم آنصوب نموده آید و دیگر آن بود که ما از راه سند که حاکمان آن گل زمین از قدیم با این خاندان
عظمی نسبت غلامی دارند از آن راه تردد کرده شود بنابران اشتیاق نامه که مشتمل بر استفسار خیریت

ارسال داشته للازم که مطابق صوابدید خود بهر چه که مافی الضمیر کلی باشد بر نگارند که نهضت با دولت
با جمعیت چند هزار کس [illegible] یا اراده سنده هر چه که مستحسن باشد مفصل بقید قلم آرند که موافق
آن بعمل آید و بندگان حضور را از همه جهت موافق رای خود فهمیده و هیچ نحوی حرف دوئی تصور نکنند که
ان شاء الله سبحانه در اندک فرصت ببرکت اتفاق تمامی مهمات که مرکوز خاطر اند بخوبی انصرام خواهند
یافت و در جواب نامه هرگز تأنی و تساهل روا ندارند که در اسرع اوقات در مقدمه پیش نهاد
تدارک کرده آید والسلام مع الاکرام زیاده خیر باد

رقعه شاه میر خان و جر(?) احمد شاه

بسم الله الرحمن الرحیم

تعز عرض امیر المؤمنین و زبدة العارفین و اولیاء الله میر سید احمد شاه
میرساند بعد از لوازم بندگی معروض آنکه فدوی از چند مدت دراز ما به بای(?) کار ضروری
آمده ایم و در ینجا شاه زمان شاه نیازمند را طلبید و بسیار پرسش آنصاحب کرده و بار بار بر زبان
آورده که من هم برای خدا بخدمت سید احمد صاحب حاضر خواهم شد ولیکن بدون اجازت
آنصاحب رفتن ما بان نمیشود چرا که کسی میگوید که میان صاحب دیگر را اشتعال(?) خود می کنند این بنده
بسیار قسم اقسام از جانب آن خداوند در میان آورده باز همین مقرر شد که نوشته حضرت صاحب
بنام ما بان می آید و امر شود بحکم خدا تعالی که شما هم بیایید و شامل جهاد گردید اینجانب تا یارم(?)
هر قدر که جمعیت بهم آید جمع کرده زود میروم اگر حکم صادر شود براه بهاول پور و دیره غازیخان
می آییم با طرف دره دیره مذکور فوج جمع کرده شامل سید موصوف شوم همین آدم خود را که نام
شیر زمان است فرستاده ایم هر چه زبانی عرض کند یقین فرمایند و جلد این را رخصت فرمایند
که انتظار خواهم کشید و شیخ منور علی در ینجا رسیده بود زبانی نامبرده همه احوال دریافت شد
و بطرف دهلی رفت و مولوی قدوس که قید بود او هم مخلصی یافته بطرف پوریه(?) رفته است برای اطلاع
معروض داشته شد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین

۸۳

از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور جناب معلی القاب زیب افزای اورنگ عزت و جلال
زینت بخش چار بالش حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت فلک نشین هم رتبت قدوة السلاطین
عمدة الخواقین زاد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب کونین
و مدارج دارین واضح آنکه شقه خاص مشتمل بر مراتب اختصاص بدست اخلاص نشان شیر زمان خان
عز نزول فرمود تهمت دیرینه و اتحاد دیرینه را تجدید نموده آنچه درباب نزول موکب اجلال
بنا بر اعانت لشکر ذو الجلال و استیصال اهل کفر و ضلال ذکر زیر خامه حشمت شمامه شده بود حقیقة
الامر آنست قدری که اشتیاق ملاقات این فقیر در دل عظمت منزل میدارند زیاده چند از ان این
فقیر را اشتیاق ملازمت خود میشمارند اول آنکه رابطه محبت قدیم که فیما بین طرفین واقع است چنانکه
آنجناب را مشتاق ملاقات این فقیر گردانیده چندها را به از ان این فقیر را باشتیاق ملازمت آنجناب
رسانیده دوم اینکه درین ایام مشارکت یک گدای فقیر را هم غنیمت کبری میشمارم چه جای که معاونت
بادشاه کبیر و نیز حال این فقیر بر آنجناب بخوبی واضح باشد یا نباشد لیکن حقیقة الامر اینست این
فقیر را از تمامی این معرکه آرائی و عربده پیرائی غیر از خدمت دین متین و اعلای کلمه رب العالمین امری
دیگر مقصود نیست بلکه آرزوی این فقیر همین است که هر کافر عنید و جابر مرید از میان برخیزد
و مسلمانی خداپرست بر سریر سلطنت بنشیند و این فقیر خدمت او بجان و دل بجا آرد و اعانت
او را از جمله خدمت دین متین شمارد و اولی و الیق باین منصب فی الحال غیر از آنجناب دیگر بنظر نمی آید
آنجناب هم سلطان قدیم این دیار اند و هم قاتل کفار شرار و آئین سیاست بخوبی میدانند و قوانین
ریاست بوجه احسن میشناسند عامل بکلام ملک علام اند و حاجی بیت الله الحرام لیکن چنانکه این فقیر
بجان و دل آرزومند ملاقات آنجناب است همچنین بهر وجه خیرخواه آن والا اقبال هر چند آرزوی
ملاقات تعجیل تشریف آوری آنجناب میخواهد اما خیرخواهی باجرا آن مینماید چه تشریف آوری آنجناب

درین ایام شورش و غوغا بنظر قاصر مناسب نمی آید که مبادا گزندی در اثنای راه بفتنه دشمنان گردد
آرزی بعد سرانجام مهم پیشاور که در عرصه چند روز پیش آمدنی است تشریف آوری آنجناب بغایت
انسب و اولی است و نهایت افضل و اعلی انشاء الله بعد فتح پشاور بتکلف خدمت خواهم گردید
و بتقضای قلبی خواهم رسید بالفعل فضیلت پناه و علامه آیت الله و اخلاص نشان دائم خان
و امثال ایشان را باستعجال تمام نزد آنجناب روانه فرمایید و در توقف بر همین قدر اکتفا نمایند فی
الحال مجمل این سخن را در خاطر فیض مظاهر محفوظ دارند انشاء الله عنقریب بعد از دو سه روز
شخصی را از اقدم رفقای خود مقبول بارگاه آله حاجی بهادر شاه اند بحضور لامع النور روانه
خواهم ساخت تفصیل این اجمال و تشریح این مقال از زبان صدق ترجمان ایشان واضح خواهد
گردید فقط   بسم الله الرحمن الرحیم .   از امیر المومنین سید احمد
بمطالعه سامی منزلت عالیمرتبت اخلاص نشان محبت عنوان شاه میر خان سلمه تعالی .
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه مع شقه خاص شاهی بدست
شیر زمان خان رسیده کوائف مندرجه واضح گردید حقیقت الامر این است که هرچند این فقیر را
اشتیاق ملاقات آن شاه جم جاه بحدی که پایان ندارد و در تشریف آوردن آنجناب باین نواحی
در حق این فقیر و سایر لشکر مجاهدین خیلی نافع پس بملاحظه شوق ملاقات و سرانجام مهمات دل
اخلاص منزل این فقیر همین میخواهد که بعجالت تمام آن شاه عالیمقام را مکلف تشریف فرمائی شوم
لیکن از انکه رابطه محبت قدیمی و مودت صمیمی با آن عالیجناب معلی القاب میدارم بآوردن رنج
آنجناب را از قبیح قبایح میشمارم و ظاهر و باهر است که درین ایام شور و غوغا بهر سو برپا است
دشمنه و فساد در هر راه برملا هیچ راهی نیست که نسبت آنجناب مخطر نباشد و هیچ مکانی
نیست که بفتنه و فساد معمور نباشد مبادا که در اثنای راه در دست کدام گستاخ گزندی به نسبت

آنجنا

آن معظم مکرم برسد و بر دل این فقیر از آن حسرت و رنجی باند بنا بر آن علیه بعقل ناقص این فقیر
همین مناسب مینماید که بنفس نفیس خود در همان مقام قیام فرمایند و تفصیل پناه ملا هدایت الله و اخلاص نشان
دایم خان تعجیل تمام رخصت نمایند تا ایشان فی الحال بکمال استعجال نزد این فقیر رسیده شریک مهم مشار الیه
شوند و حقوق دوستی آنجناب والاقتباس را در رفاقت این فقیر ادا نمایند و بعد فتح پشاور که انشاء الله
عنقریب پیش آمدنی است آنجناب را تکلیف خواهیم گردید همانوقت رونق افزای این نواحی شوند و آنچه
شدنی است در آنوقت بر منصه ظهور خواهد رسید و در آن وقت ذات مجمع الحسنات آنجناب بهر کس و ناکس
انواع فیض و سرور خواهد بخشید آری است آنچه عقل این فقیر در سرانجام این تدبیر حکم مینماید فاما
از بسکه آنشاه والاجاه حالات این سمات تجربی میدانند و تشبث وفور از انجام مقدمات بر جمیع احسن میباشد
اگر رای صایب و فکر ثاقب آنجناب تشریف آوری حکم فرماید عین آرزوی دلی و تمنای قلبی این
فقیر است بلا تکلف بر طبق آن عمل فرمایند و بعد دوم همینست لزوم خود لشکر مجاهدین را مشعور فرمایند
آنچه در مقام از مصلحت وقت در این رقیمه نوشته ام سببش همین است که اظهار مصلحت وقت در حق
دوستان بر ذمه هر مسلمان واجب است مگر آنکه حاجی بهادر شاه را بنا بر سرانجام کردن بعضی
مقدمات بطرف هندوستان روانه نموده ام در اثنای راه با ایشان ملاقات خواهند کرد اگر رسانیدن
چیزی از خرج یا از سلاح یا اسباب دیگر از شما ممکن باشد آنرا آنکه نزد حاجی صاحب مجمع الخیر نمایند
تا ایشان چیزی شما را خواهند نمود شما محافظت تمام نزد اینجانب رسانند زیاده و السلام مگر آنکه
اگر شاه جم جاه عزیمت این سمت فرمایند پس بمجرد عزیمت آنجناب پیش از نهضت فرمایی شما را
لازم که این فقیر را بزودترین اوقات اطلاع بخشند و اگر مصلحت دیگر اختیار فرمایند بر آن هم اینجانب را
اطلاع باید داد بجمله آنچه در جواب نوشته خاص رساله نوشته ام آنرا وقتیکه ملاحظه خواهند فرمود بعد
از آن هر چه مصلحت مقرر شود و عزیمت بر آن قرار گیرد آنرا بعجالت تمام نزد اینجانب بنگارند و در این باب

ساحت روا دارند زیاده والسلام مع الاکرام ۱۲ در باب اثبات فرضیت جمعه

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درین صورتیکه در یک مکانی
اذن امام وقت در باب اقامت جمعه و عید متحقق گردید لیکن جمیع احکام شرعیه بالفعل بدان مقام جاری
نیست پس درین صورت مسلمین آن مکان را اقامت جمعه و عید میرسد یا نمی رسد جواب
مسلمین مکان مذکور را اقامت جمعه میرسد زیراکه هرچند فقها را درین مسئله اختلاف است بعضی
میگویند که نفاذ جمیع احکام شرعیه شرط اقامت جمعه است و بعضی میگویند فقط اذن امام کافی است بالفعل
نفاذ جمیع احکام شرعیه ضرور نیست لیکن قول ثانی بسیار صحیح است و نهایت قوی زیراکه پیغمبر صلی الله علیه وسلم
پیش از هجرت خود مصعب بن عمیر را که از اعظم اصحاب بود بمدینه منوره برای هدایت اهل مدینه فرستاده بعد
دعوت ایشان بمدینه رسیده با چندی از مومنین مخلصین در آن مقام اقامت جمعه نمودند حالانکه در آنوقت
اکثر اهل مدینه اسلام هم قبول نکرده بودند چه جای نفاذ حکم شرعی و چون پیغمبر صلی الله علیه وسلم بذات پاک خود
در مدینه منوره تشریف آوردند فعل مصعب بن عمیر را مسلم داشتند بلکه خود هم اقامت جمعه فرمودند حالانکه
تا آنوقت حکومت اسلام در مدینه مستحکم نگردیده بود حتی که جهاد هم در آنوقت قایم نگردیده بلکه در آن
زمان به تدبیر جهاد مشغول بودند و در ابتدای وقت امامت جمعه نمودند و در وقت عید آنکه بسیاری از
صحابه و اهل بیت و اکابر تابعین اقامت جمعه میکردند حالانکه جمیع احکام شرعیه هرگز در آنوقت جاری نبودند.
و همچنین در وقت هارون رشید حضرت امام اعظم و صاحبین و امام مالک و امام شافعی اقامت جمعه میکردند
حالانکه هارون رشید هرگز جمیع احکام شرعیه جاری نمیکرد و لهذا حضرت امام اعظم از منصب قضا قبول
نکردند و با وجود آن گاهی ترک نماز جمعه ننمودند پس معلوم شد که قول ثانی همان است صحیح که موید است
بفعل پیغمبر صلی الله علیه وسلم و اصحاب کرامین و اهل بیت طاهرین و اکابر تابعین و ائمه مجتهدین پس بر همان
قول عمل باید نمود و هرگز در اقامت جمعه توقف نباید کرد و چنین حکم شرع اول جاری باید کرد تا جمیع احکام

شرعیه

شرعیه ببرکت آن تدریجاً جاری گردد ۞

بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله المنتهض لنصر دین الله الی ذوی سمات العز والعلا وآثار
وذوی شجرة المجد والسخاء معلمی العلم والهدی متحلی الحلم والتقی زمرة الاسلام قدوة الاخلاف
کمّل الله افادتها وجعل الله ابهتها اما بعد فلما کنا مستشرفین لاخبارکم متفحصین عن آثارکم
آذهب قبول الشمال والصبا تنشیط الاطلال والربا آعنی به بریداً اتی بروح وریحان المسمی
بروح سعید ولد عدنان فالقی الینا رقیمة هی بالروح شبیهة وللجسم تمیمة مع سفتجة هی نهر الجود
ینبوع من الآلاف بعد الیم ابتهج ذا لقینا کما مر رئیس اهل التجارة من ساکنی قریة مبارزة طلبنا بالتعظیم
والاکرام ذو مدة ایفائها بعد عشرین من الایام فنرجو من الرب القدیر ان ناخذ بعد المیعاد کل النقد والتعجیل
ثم ان ما کتبنا الیکم من انا قد تسولنا فی هذه الایام ان ننتهض لما نحن بصدده بعد شهر الصیام فان ذلک الشوال
قد بطل اذ قد قرب الامر واظل علینا من الاستعجال فی ارسال مال بیت المال لیصرف فی اعانة الغزات من
الابطال ومن طریقه انا قد ارسلنا الیکم بریدین هما عند کافة المجاهدین امینین وفی اقلیم سرقة الاسیر ان
احدهما یسمی بابو صندل الاوبار وثانی الشیخ منسوب الی سید الابرار فعلیکم ان ترسلوا کل ما عندکم
علی ایدیهما بان تستکتبوا سفاتج غیر مکتوبة علی رسم رجل خاص لکن لابد من کثرة قراطیس السفاتج بحیث
لا یزید احد منها علی الالفین فان ذلک اقرب من نقد العین واما اذا کانت ازید من ذلک فانها تحتاج
الی السعی فی المهالک والی کثرة القیل والقال والی عقد المواعید والآجال وعلیکم ان تحفظوا عندکم من
جملة تلک القناطیر زکوة الف درهم او مایساویها من الدنانیر وکذا علیکم ان تفرزوا منها ما حولنا علیکم
قبل من ثلثة الآف الطالبین الذین ارسلناهم لجمیع الغزات من الاطراف والاکناف فلتم ارسلوا ما بقی
وغیره الی عسکر النصر والظفر علی یدی هذین البریدین المسارعین الی دین الله من غیر ان تکلفوا ان
تفوضوا الیهما السفاتج فان ذلک انجی من المهالک وانجح للمرام ثم ان ما کتبتم من ان نرسل الیکم

کتاباً مختوماً بالخواتیم الثلثة یدل علی ان ما ارسلتم قبل قد وصل الینا قرطاسها ولم یصل الینا دراهمها فقد ارسلنا فی علی هذا الکتاب بتلک القرطاس المختوم بالخواتیم والسلام علیکم وعلی من لدیکم تم السلام

من العبد الذلیل والراجی لرحمة الله الجلیل علی الشخصین العظیمین والحبرین الکریمین وعلی خلفة کبیدی وعلی ولده واخته الکبری وبنته الصغری وعلی ابیها وسائر الاقربا والاصدقاء فقط حاصل کلام اینکه بالفعل این بار دو شخص بخدمت سامی میرسند بهر وجه امین و معتبر اند هر قدر از مال که نزد شما باشد از آنجمله مبلغ واحد از مرتبه رابع نزد خود نگاه دارند و سه عدد از همان مرتبه که پیشتر حواله آن بر جناب مستطاب لامع کرده بود آنرا هم نزد خود نگاه دارند و بحال بها رسانند و باقی را العارف هندوی درستی ارسال باینوجه فرمایند که قطعات متعدده حاصل نمایند که هر واحد از آن زاید و عدد نباشد لیکن فی الحال بکمال استعجال رسانند نمایند که بازار تجارت نهایت گرم است زیاده والسلام مع الاکرام فقط

خط حضرت امیر المومنین بنام مولوی صاحب مولوی محمد اسحاق مرقومه سیوم رجب بدست میان .... ومیان امان الله بسم الله الرحمن الرحیم. من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی من ترقی ذروة الفضل والکمال وتحلی اهل المکارم والمعالی المشتاق الی لقاء اخلاف والرال ثانیه فی الفضائل وثالیه فی الفواضل الذی کمال رقی کنف الله مربوب والکرم فی قلبه مصبوب السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فانا قد ارسلنا الیکم قبل کتاباً والقینا فیه قبلکم خطاباً بان کل ما عندکم ثمرة بیت المال فارسلوا رجاله الینا من غیر تسویف و اهمال فان الامر قد استشرف والخطب قد استانف وطریقه ان تستکتبوا اسفاتج مجهولة الاسم معلومة الرسم والمراد انکم ان کل سفتجة منها طلیه المال فان ذلک احسن فی المآل وان هذا الکتاب قد کتبناه تاکیداً وتکریراً وتثبیتاً وتقریراً وقد ارسلنا معها یدی سیارین امینین وسیاحین سریعین احدهما صغیر اسماً وکبیر حسباً وثانیهما فی القامة قصیر المسمی بحرز الله القدیر فتسمع ان شاء الله عندکم

ارلتم

اربعة من السيارة كل واحد منهم في سرعة السير طيارة اثنان سابقان وآثنان لاحقان فعليكم
ان ترسلوا معهم السفاتج فان ذلك انجح الحوائج والسلام مع الاكرام ثم السلام من العبد
الذليل الراجي الى رحمة الله الجليل على فلذة كبده وحبة ولده وآخته الكبرى وبنته الصغرى
وابيها وسائر الاقرباء والاصدقاء والسلام مع الاكرام والاعظام على الشيخين الجليلين العظيمين ابني
عبد السلام فقد كتبت قبل رقيمة الى ولدي واخرى الى اخته الكبرى فاعلما عليه ثم حبا والا
فامرها بيد بهانها وقد لحق بفضل الرحمن والصابر على الدار الزمان بخليفة الملك الديان واتباعه
من الاتراب والاخوان مع من المهاجرين منهم الشاب المسمى شرف الدين والشيخ محمد اسحاق
مع ثلثة اخر الذين هم في امر الايمان كالدار ثم انا بعد ما كتبنا هذه الرقيمة التي علينا الشيخ سميكم
صحيفتكم الكريمة فقرءنا عبارتها وفهمنا اشاراتها فيما كتبتم فيها انما ارسلتموه قبل ولم يصل الينا
فان التاجر الكافر الذي بيننا وبينكم سفير لا يرد عليكم من نقير وقطمير ولا شيء حصل له الا بتبديل القناطير
فاعلموا ان هذا الامر مفوض اليكم ومحول عليكم فانهم اليكم في ذلك علم الخبير فلا ضرر فيه ولا ضير وما اريكم ربكم
في تسويل هذا الخطب العظيم فاعلموا به وتوكلوا على الرب الكريم وملاك الامر فيه ان ما بذلتم في استرداده
ما قل وكثر فابدلوه وخذوا ما بقي وغيره ثم ان هذين السائرين اذا وصلا لديكم فاعطوا اخر الذي
يسمى بحرز الله عشرة من الدراهم واعطوا الاخر الذي هو الصغير سنا والكبير حسبا ثمانية منها وعليكم
ان ترسلوا السفاتج اولا بيد الاولين وثانيا بيد اللاحقين وآن اسد حقين ان ارسلتموهما سريعا
فلا بد انهما يقيمان في ابهما عشرة ايام وان ترسلوها بالاستعجال امني ان لم يكن حاجة في ارسالها
بالتعجيل هذا وهما ان يقيما في ابهما شهرا كاملا ثم يرجعا اليكم فارسلوها اذ ذاك الينا والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ از مطلع اسد خان بخدمت حافظ کلام
ربانی حامل آیات قرآنی عزیز القدر وسیع الصدر خادم شرع متین حافظ قطب الدین سلمه الله تعالی

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه احوال اینجا بحمد الله بکرم رب ودود سراسر موجب
حمد و شکر است بازار سعادت در اینمقام گرم است تاجران اصلاح معرفت را خبر رسانند که اگر چیزی از
رغبت میدارند اینوقت را غنیمت شمارند اینموسم باز بدست آمدنی نیست لازم که آنعزیز القدر
رنج و تکلیف سفر را بر خود گوارا نمایند تا سرداران اینجانب که در اضلاع مشرق سکونت
میدارند قدم رنجه فرمایند رقیمهٔ سابقه که بدست اقبال و میر محمد بخدمت سامی ارساله شده
یقین که بملاحظهٔ سامی رسیده باشد و مضامین آن واضح گردیده باشد بر طبق آن عمل باید کرد و آنرا
باعث بهبود خود شمرد و این رقیمه نیز ابنا بر تکریر و تاکید نوشته شد والسلام مع الاکرام تحریر بتاریخ پانزدهم
ماه رجب المرجب سنه ۱۲۴۵ هجری بدست مولوی شکر الله صاحب مرسول داشت شد

بسم الله الرحمن الرحيم — من مطيع الله المنتهض لاعلاء كلمة الله الى الشيخ العظيم ذي الخلق
الكريم والنور الجسيم والفضل العميم معدن مكارم الاخلاق ومنبت لطائف الاعراق والى اخيه الصغير
الذي هو باخبار الصدق خبير العظيم المبعوث والخلق المرغوب زادهما الله افادتهما وضاعف هدايتهما
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فقد بعثنا اليكم رجلين سريعين وقفيناهما بسيارين
امينين وارسلنا مع كل واحد منهم كتابا يتعلق بما يجب عليكم من ارسال مال بيت المال ونرجو من الله
ان يبلغهم اليكم باحسن الاحوال ثم يرجعهم الينا باسرع الاستعجال ولا يبتلينا بمدة الامهال ثم انا
قد سمعنا ان الشيخ الجليل ذا النور النبيل الداعي الى الله اهل البدعة والضلال نور الله المشرق في
بطون ظلمات اهل الرفض والاضلال قد تعد فارب الاغتراب وذهب الى رب الارباب وادبر
دار الغرار واقبل على دار القرار وان فلذة كبده واسعد ولده قد قضى عدة من سنين في اعلاء كلمة
رب العلمين وصار افضل المهاجرين والمجاهدين قد ... فبعد ... نبعثه الان لجمع شتات اهله وتنظيم
نابت اهله ثم يرجع سريعا الى عسكر المجاهدين ويشتغل باعلاء كلمة الدين فاذا وصل اليكم هذا الكريم

به الكرم

بن الكريم فتلقوه بالترحيب والتعظيم وعليكم ان تدروا انه الجليل ذو الفضل والنفوذ شيئ وبها منكم
من مال الله بعدة ايام الشهر ثم عليكم ان تشتغلوا في ارجاع سفر الامناء وتروم ان يسرعوا في السير
وتيسا نقوا في الخير والسلام عليكم وعلى من لديكم ❁ اَبَتُثْ جِحُخْ دَذِرُزْسْ
شَصِضُطْ ضَعِغُفْ قَكِلَمْ نَوِهُيْ ❁

بسم الله الرحمن الرحيم ◦ من عبد الله المنتهض لاعلاء كلمة الله الناصح لكافة المسلمين
الملقب باميرالمؤمنين الى من تعلى سنام الفضل والكمال وتحلى رقاب المجد والمعالي الدائر
نعته في المساجد والاسواق الغائر مدحه في نجوم الاقطار والاغوار الشيخ الاجل مولينا
محمد اسحاق والى تاليه في الفضائل وثانيه في الشمائل الذكار في عقله مشبوب والايمان في
قلبه مصبوب الشيخ الجليل مولانا محمد يعقوب زاد الله افادتهما وضاعف مرايتهما اما بعد السلام عليكم
ورحمة الله وبركاته فقد اتى السيار المجد المسمى بالشيخ پير محمد بكتاب كريم وخطاب الذين النشيم
مع عين من ارض الكرم تابعه اعني بها سفتجة واحد من المرتبة الرابعة مقسومة بقسمين احدهما
ثلثا الآخر بلا ريب وغين ثم ان بعد حين من الدهر وبرهة من العصر نزل السفير الطويل وما اكرمه
من نزيل اذا اتى بالصحيفة العلية والرقيمة البهية مع ما تقر به العين اعني به سفتجة اثنين مقسومة
على اربعة تقاسيم احد من المرتبة الثالثة بعده اقائم والآخر كانه مشيد لاساس الذين يحكي عدة
الخلفاء الراشدين والثالث لما كان من افضل الصدقات احاط بصاحبه من كافة الجهات والرابع
كانه للجود ينبوع لتضاهي عدة ايام الاسبوع ثم ان اخرنموه من طريق ارسال مال بيت المال تحو
بحقيق بالقبول والاحسن في المآل ثم اذ قد ارتج ما كتبتم ان ارسلوه من مال بيت المال الى الالخ
المتصدي لجمع الرجال من الابطال لما اني تخلصتم عن هذا الخطب ورد المال عليكم بكل نقير وقطمير
فالحمد لله الذي حبس المنافقين من عسكر الصادقين وحفظ ارزاق المؤمنين عن اختلاس الشياطين

قد لاح ايضاً انه قد نزل عليكم الذين السعيد الخلف الرشيد لاشرف العلماء الراسخين وافضل
كبراء الصادقين فابتلي باكل شيء من الاسقام شفاه الله عنه وطهره من الآثام وقد كتب الينا كتاباً
يشكركم الينا لاعتنائكم عليه والتفاتكم اليه والله يجازيكم عليه احسن الجزاء وقد فهمتم بكمال ما بشاره وحضراتكم ان
ما جرى بهاتين هذه الايام من تأييد الله في تشييد مباني الاسلام فلا نستطيع ان نصرح به تصريحاً لكن لوحنا
اليه تلويحاً في كتابنا المرسل الى اخينا الحبيب الولي الموسوم بسيد شاه علي فمن اشتاق الى استطلاع
اخبار اولي الالباب فعليه بمطالعة ذلك الكتاب والسلام عليكم وعلى من لديكم من محرر السطور الراجي
لرحمة الله الرب الغفور ثم انا قد سلونا خطباً كثير النفع فيما نحن بصدده من تقوي اجتماع اخواننا بدون
لكن ذلك الامر الخطير لا يتم الا بان يتيسر له عامل مكين وناصح امين وعمال ما يحيط بما لنا ان نفوض
كفالة هذا الامر الى الصديق الحبيب الاخ اللبيب الصابر الشاكر حاجي محمد صابر فالان قد استقر
هذا الامر وتمكن وقرار في القلب وتوطن فسنبعث ذلك الاخ ان شاء الله تعالى بعد يوم او يومين ويصل عندكم
في شهر او شهرين ونبعث معه كتاباً يتعلق بما سألنا ونحيل عليكم شيئاً يصرف في اتمامه من مال بيت المال
فعليكم ان تردوه اليه وتؤيده فيما استعان بكم ما استطعتم هذا ومن محرر السطور الى ولده ان ما كتبت
اليك من ارسال شيء من العين تبديل من هو ضد الادبار فان لم تتهيأ ذلك الرجل فارسله بيد
بريد آخر من هؤلاء السيارين وان تيسر ارساله بيد هذا البريد الامين فبها ونعمت والسلام
مع الاكرام فقط

بسم الله الرحمن الرحيم • من عبد الله المتبهل للاملاء
سلمه الله الناصح لكافة المسلمين الملقب بامير المؤمنين الى من ترقى ذروة التدقيق وتلقى
صفوة التحقيق طاهر الاخلاق فاتح الاغلاق الشيخ الاجل مولانا محمد اسحاق زاد الله
هدايتها وضاعف افادتها السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فان انفع ما يتقوى به عساكر
الاسلام في هذه الايام وانفس ما يرغب اليه اولو النهى والاحلام هو ان ينتشر الحذاق من الرجال

ا

فی امر القتال

في امر القتال آراء البصيرة في سياسة الجنود والابطال لنصر المجاهدين وكبت المعاندين وقد
سمعنا ان رجلين من سباق هذه الرائعة وحذاق هذه الصناعة احدهما ان شاه خان والآخر
جزاي خان راغبان الى مرافقة جموع المهاجرين ومعاونة جنود المجاهدين وان رحلا وانكانت
الى هذا السفر مائلة الا انهما عاجزان من الزاد والراحلة وانهما ينتظران ان نخصهما بالدعوة الى
هذا الخطب الشريف فيقوما ان اذ ذاك من غير اهمال وتسويف فلما كان كذلك انه سماعنا ذلك بعثنا
اليهما اخانا الحبيب اللبيب والكيس الاريب الداير السائر حاجي محمد صابر ليبلغ اليهما دعوة الخطب
الجليل ويتكفل بمؤنة السفر الطويل فالواجب عليكم ان تعطوه النفقة من مال بيت المال تعينوه
على ما استعان بكم في اتمام هذا المقال وتشاركه معه في بعض الافعال والاقوال والاعتماد في اداء
المال اليه وفي تحويل هذا الخطب الجليل عليه مما كتبنا بهذا فانه يليق بكم لوثوقه وعدالته ولحسن صدقه
في معاملته ومقالته

بسم الله الرحمن الرحيم . از امیر المومنین سید احمد بجناب خلایق مآب معالی القاب رونق افزای
اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست و کیاست موکر پیرایهای دین
صولت و شجاعت مقبول بارگاه آله مروج دین رسول الله عظمت مآب دیانت انتساب سلیمان شاه
ابد الله جلاله وضاعف اقباله سلامیکه روح روح ریحان بکهتی وجان رنگ وبوی گلستان
یکتادلی آمنی گلدسته بهارستان سنت نبوی وتر باده نگارستان شریعت مصطفوی که
اکمل تحایف واحسن هدایای اهل اسلام است پیشکش بوده آرزوی اتحاد و صفا بنقوش مرغانش باد
نامه عنبر شمامه که هامانا هر حرفش داستان مروت وهر لفظش کتاب محبت بود پس از انتظار
بسیار بآن محمود وساعت مسعود ورود وکرامت آمود فرمود بادراک مضامین دلنشین ابواب

مسرت مفتوح گشت آنچه دریافت نوید فرحت جهادیه فتح نمودن همت کلکته که رقم زده کلک مرصع
نگار و نگاشته قلم مسرت شعار بود چون جهان فرحت و عالم عالم بهجت حاصل گردید حق تبارک
و تعالی مبارک و میمون گرداناد در این عزم بالجزم که فی حقیقت اقامت جهاد و اعانت دین رب العباد
است پیوسته و مدام مرغوب خاطر عاطر دارد خوشا چشمی که با شمال اوامر مالک کون و مکان دوخته
و همایون دلی که بکاشانه تمنیات حضور چراغ اعلای کلمة الله افروخته زهی خوش نصیبی سعادتمندیکه
باین توفیق خیر موفق گردید و حبّی خوش طالعی ارجمندیکه بمدارج عالیه رضاجویی مولای خود رسید
آنچه در مقام بیان تعذر وصول عسکر ظفر پیکر در اضلاع افغانستان بنا بر حیلولت برف و کوهستان
رقم زده کلک شجاعت نژاد گردیده بود پس الحق که گذر عساکر دو ورود در این راه متعسر و سخت
نهایت دشوار است آنجناب که در رقیمه الوداد ترغیب اقامت جهاد کرده بود مقصود این نبود
که جنود آنجناب از این راه دشوارگذار عبور نماید بلکه مقصود همین بود که مستعد بودن شما در مقدمه
قتل و قتال با اهل کفر و ضلال واضح گردد الحمد لله که قوت استعداد شما در رقیمه مرقومه لایح گردید و از فور رغبت
و علو همت از فحوای نامه نامی بر منصه ظهور رسید الحمد لله والمنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود
روی زمین با نور سلاطین عالی دین منور گردانیده و اخبار فرحت آثار ایشان بگوش همگی
مردم رسانیده و آنچه در مقام بیان مشارکت این فقیر در مهم بلاد کشمیر تذکر نوک خامه جلالت شمامه
شده بود که اعانت مجاهدین ابرار در نصرت دین پروردگار نسبت بلاد مسطوره خواهند فرمود آفرین
آفرین بر همت آن شاه ارجمند که با وجود شدت اشتغال بجهاد اهل رفض و ضلال بر اعانت مجاهدین
و اهانت مشرکین مستعد گردیدند ان شاء الله همین علو همت و تاکید عزیمت سرانجام این کار بکمال
صورت خواهد بست مقتضای تائید غیبی بر کرسی خواهد نشست ... این کار از ... میروند
چنین کنند لیکن آنچه ایمای مصلحت انتمای فرموده بودند که بعد از فتح قلعه خیرآباد و داتک نسبت کشمیر

متوجه باید شد

متوجه باید شد پس صورتش این است که ضلع خیرآباد و اتک منتهای حکومت مشرکین است متصل به ضلع حکومت
اهل پشاور و سرداران پشاور غباری در سینه پر کینه خود از طرف عساکر مجاهدین میدارند پس اگر عساکر
مجاهدین مذکوره به دست آرند و در آن مقام اقامت نمایند البته در میان مشرکین و منافقین خواهند افتاد و این
هر دو جانب بنیاد مخالفت خواهند نهاد در این صورت تشویش بس عظیم لاحق حال مجاهدین بیکس خواهد گردید
و اغلب که بیخ و بیخ گزندی با ایشان خواهد رسید بپاک کردن پشاور از الواث منافقین بقتل و قتال و
جنگ و جدال اگرچه در شرع مقبول است و بظاهر متیسر الحصول لیکن از آنجا که منافقین مذکورین بظاهر
خود را در سلک مومنین میشمارند که انواع مکر و تزویر در اخفای دین رب قدیر بر روی کار می‌آرند اما در میان
جماهیر مسلمین بنام اسلام اشتهار میدارند بنابر آن علی الابتدای قتل و قتال و جنگ و جدال با ایشان باعث
بدنامی است لهذا تدبیری بس نیک نموده ام و راهی نهایت باریک پیموده ام که از آن ان شاء الله تعالی بسهولت
تمام بلده مذکوره از الواث منافقین مسطورین بدون ارتکاب قتل و قتال صورت بندد لیکن از آنجا
که مومنین ضلع باجور و پکهلی و دهمتور و کهیبی و دهتی و هزاره و راجه‌های کشمیر با این فقیر در تعهد
اعانت دین رب قدیر رفاقت محکم بربسته اند و منتظر طلب این فقیر نشسته و جمعی کثیر و جمی غفیر از غازیان
هندوستان فراهم آمده پس تعطیل این جمیع مجاهدان تا امتداد زمان مناسب وقت نبود بنابر آن علیه
عبد خواست مومنین مسطورین لشکری از مجاهدین بسرکردگی جناب هدایت مآب کمالات انتساب
ملا شاه سید و شجاعت شعار جلادت آثار عظمت نشان سید مقیم خان بسمت پکهلی متوجه است تا در
کار و بار مجاهده کفار مشغول شوند و تدریجا در راه ضلع کشمیر روند و ضلع پکهلی برای همین معنی متعین کرده شد
که از کاشغار تا ضلع مذکور راه هموار است که عبور جنود در آن بسهولت تواند شد لهذا بحضور معلی نگارش
کرده میشود که هرچند حرکت خود آنجناب از دار الحکومت خود باعث اختلال مذکور سلطنت مینماید لیکن
جمعی را از عساکر ظفر پیکر مستعد و آماده فرمایند تا همراه ملا شاه سید و سید محمد مقیم خان عساکر فیروزی اثر

بسمت ضلع پکهلی بنابر مشارکت مؤمنین و معاونت مجاهدین متوجه گردد و باستعجال تمام شریک
حال ایشان شود. از آنجمله تفاصیل احوال در سلک تحریر آوردن متعذر بود بنابر آن اعلیه فضیلت مآب
کمالات انتساب مقرب بارگاه رب صمد ملا فیض محمد را که از خاص رفقای این ضعیف اند و اعظم خلفای
این ضعیف اند و نشیب و فراز دوران دیده اند و سرد و گرم زمانه چشیده و انواع تربیت سلوک و اشتغال
طریقت از صحبت این فقیر یافته اند و در راه رضاجوئی حضرت حق شتافته بحضور معلی فرستاده شد
تا تفاصیل حال بحسن مقال اظهار نمایند و بر مصالح وقت آگاه فرمایند و چند روز در هدایت طالبین و
افادت سالکین مشغول مانند و حقیقت حال کما حقه مکشوف سازند و آنچه بحکم بدست حامل رقیمه
کرمیار رسالت مسوده بودند رسید جزاکم الله خیر الجزاء فی الدنیا و الآخرة العقبی و دو عدد تفنگچه نهایت
عجیب و نفیس مصاحب بلا ممدوح الطریق هدیه بحضور لامع النور ارسال داشته ام حق تبارک و تعالی
بحفاظت حضور رسانا د آمین یا رب العباد والسلام مع الاکرام مرقومه دهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری
من مقام پنجتار بنام نواب امیر الدوله محمد امیر خان بسمت تونک نوشته
بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بجناب جلائق مآب معلی القاب رفعت قباب
حشمت انتساب محامد اکتساب نواب امیر الدوله بهادر محمد امیر خان زاد الله اقباله و ضاعف
اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشعر به
صحت مزاج شریف و عافیت عنصر لطیف مشتمل مراتب اخلاق کریمانه و اشفاق محبانه رسید
اصناف مسرت و انواع فرحت بیش از بیش بخشید احوال اینجا بحمد و کرم رب معبود بر منوال است
که رؤسای ملجای و اهل نگرهار و ششنواری و آفریدی و مهمند و خیل و ختک و مندر و اهل
سوات و بنیر و تاجبر و پکهلی و تنول و دیگر جاهای کشمیر همه با این فقیر راه اخلاص و مودت پیمودند
و معامله اطاعت و انقیاد نمودند و در اعانت دین متین و استیصال کفره متمردین کمر بستند و در تقدمه

جگدیدال

جنگ و جدال و قتل و قتال مستعد هستند الا اولاد پاینده خان و بارک زئی که بعضی از ایشان
بر سر مخالفت اند و بعضی میلان بموافقت میدارند بالجمله حق جل و علا بکرم عمیم خود بوجهی در تایید
فکر مجاهدین و تسخیر شاهیر مسلمین تائید فرموده که قابل تماشا کردنی است شب و روز شکر بجای آرم
و بر حال خود تعجب مینمایم که این ذره بیمقدار و خانه خاکسار را باین نعمت عظمی و عطیه کبری مرزوق
گردانید یعنی جان و مال این ضعیف ناتوان بی سر و سامان را بشرف قبول خود رسانید که شب
و روز بمدد اعانت دین مشغولم و در میان جماعه مسلمین مخلصین صادقین مقبول و در حق کفره متمردین
سیف مسلولم و در باره مؤمنین مخلصین بر لطف و رحمت مجبول و عجب تر آنکه در بنای این کار
و بار و همگی این نشیب و فراز دل اخلاص منزل باعتماد توکل مشحون دارم و بر رضا و تسلیم مقرون
سینه صفا گنجینه از آرزوی انقیاد احکام رب العباد مالامال است و از نشیب و فراز زمانه مبرا
از رنج و ملال باعانت ربانی شاد دانم و بحمایت رحمانی نازان از استعانت غیر حق بیزارم و از
خوف خلق ما سوی الله دست بردار از علامات عامه که باهل هندوستان بر نگاشتم تمثیل امتثال
حکم حرض المؤمنین علی القتال مقصود میداشتم نه آنکه التجا بمخلوقین نموده و در راه استعانت بغیر الله
پیموده تعوذ بالله من ذلک و همچنین اشارت طلب مصارف مجاهدین که بحضور آنجناب بخدمت دیگر
احباب نوشتم هرگز هرگز از راه اظهار احتیاج الی غیر الله ننوشتم بلکه این امر محض بنا بر وعده بود که
در وقت ملاقات آنجناب فرموده بودند که اگر عند الضرورت طلب خرچ واقع خواهد گردید حسن معامله
یگانگی بتقریب یگانگی خواهند انجامید و از آنجا که بسبب طول خطوط این مسافت دور و دراز لشکر
باز از علیه در رقائم متعدده اشارت مذکوره مندرج کرده شد الحال که از فحوای رقیمه که بمطالعه
عالی رسیده وعده مذکوره بوفا انجامید باز بار دیگر نگارش اشارت مذکوره احتیاج نیست
و ان شاء الله این امر واقع نخواهد شد زیرا که خزائن الهی غیر متناهی و پرورش عساکر مجاهدین که فی الحقیقت

جنود رب العالمین اند از بارگاه پروردگار مأمول است که از بندگان خاکسار و عاجزان بعید از آن بری اگر کسی
از بندگان عبودیت کیش و مطیعان انقیاد اندیش بنا بر استحصال سعادت خویش آمادهٔ کار همین بخش با مال
یا بحسن مقال نماید پس زهی سعادت او و زهی طاعت او بالجمله غرض از دعوات افراد انسانی بجهاد مالی
و جانی و لسانی همین قدر است که مضمون کریمه جاهدوا باموالکم گوش هوش بندگان حق نیوش رسانیده گردد
والا رب غیور که علیم بذات الصدور است آگاه است بر معنی که اظهار حاجت نزد غیر مالک بالاستحقاق عار و ننگ
میدارم و در حق خود بسان خار و سنگ میشمارم خاطر جمع فرمایند و دعا بابت نصرت دین دعا نمایند
این آرزو در سویدای دل دارم که خدمت آنجناب بهر دو دنیا و عقبی بجا آرم هر چند عاجز و خاکسارم اما
حصول این آرزو امید دارم که مولای من بعظمت قدرته و عمیم رحمته بفتح و نصرت میسر گردانیده و
بمقام رضا و تسلیم رسانیده بنا بر تسلی خاطر الطاف مآثر این چند کلمات نوشته شد تا دل شفقت منزل
بسبب تموج اخبار وحشت آثار پیچ و تاب گرداب اضطراب نخورد زیاده والسلام مع الاکرام مکرر آنکه چند
خطوط رؤسای سلاطین مثل سلیمان شاه پادشاه کاشغر و خاقانان عالم خیل رئیس قوم غلجائی که
مشتمل بر رفاقت ایشان است با این فقیر در اعانت دین رب قدیر در لف همین رقیمة الوداد و نقول
آنها بخدمت عالی ارسال داشته شد تا بملاحظه آن اطمینان قلب و تسلی خاطر حاصل گردد زیاده خیر.

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت فیض درجت
منبع ینابیع علوم و حکم معدن یواقیت معانی اخلاق و شیم مخزن اسرار معقول و منقول مصدر احکام
فروع و اصول موسس بنیان هدایت مشید ارکان افادت سالار خاندان سیادت قدوه دودمان
سعادت مورد الطاف ربانی مهبط انوار رحمانی مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حمید علی صاحب
مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستفیدین و متع ببرکاته المسترشدین بعد از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه الحمد لله والمنه که حق جل و علا بکرم عمیم خود ما ضعفای بی‌نشان و فقرای

بی سر و سامان

بی سر و سامان را بوجهی مشغول گردانیده و در نظر مشاهیر مومنین و جماهیر مسلمین و شجیران گردنکش
و تحملیدان دشمن کش بمرتبه قبول رسانیده که حال نبات اشتمال با فاجران خاک رو خاکسار این
همیقدار تماشا کردنی است که امواج مجاهدین ابرار ربان بحر زخار در جمیع بلاد و امصار این اقطار
در جوش است و غلغله اقامت جهاد و استیصال ارباب بغی و فساد و اصحاب کفر و عناد در اطراف
و اکناف در خروش. انطباق کون و مکان و بساط زمین و زمان از انوار اهل اخلاص و ایمان معمور گردیده
و دهن گردون دوار از صیت مردان جنگ و پیکار و غازیان شهامت آثار پر شور. از آنجا که انجناب
هدایت مآب در جهاد لسانی و حمیت ایمانی یعنی ترغیب و ترهیب و وعظ و تذکیر شب و روز مشغول اند
و کلام ایشان در میان جماهیر اهل ایمان مقبول، بنابر آن بخدمت فیضدرجت نگارش کرده میشود که بهمین
طریقه مرضیه و دعوت خفیه و جلیه همواره ثابت القدم باشند و آن کلام هدایت التیام بگوش هوش اهل ایمان
رسانند که در دوران زمان محمود و اوان مسعود را در حق ظهور اخلاص مخلصین و بروز ایقان موقنین مشابه
و در موسم بهار در حق گل و بلبل و ایام برشکال در باره اشجار و سایر نباتات تصور فرمایند گلی که
موسم بهار نخندید او را مشابه خار باید فهمید و دانه که در ایام برشکال نچمید از در دوران الی ابد الآباد
طمع باید برید و درختیکه در اوان ربیع سرسبز نگردید بسان هیزم خشک او را از بیخ باید کند. حیف است
بر صحایف افکار دانشوران عبودیت کیش و زبان آوران اخلاص اندیش این مضامین هدایت آگین
بنوک زبان بنگارند و بچشم دوربین ایشان این جلوه نشین عقول را بزیبد خوش بیانی بیارایند که بر عورش
ذمه ایشان واجب متحتم و لازم متحتم است که زبان عذب البیان را در باب ترغیب و تحریص نمایند و
سعی بلیغ در مقدمه وعظ و تذکیر بجان و دل نمایند تا منصب جلیل و مقام نبیل بحکم علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل فایز گردند. اگر صحت اذهان و قوت بیان امروز بکار نیاید در هیچ کار آمدنی نیست. جنسان
سان مه مو که تقریر باید جنبانید و کمیت قلم در میدان تحریر باید جهانید تا باده تطول کلام بخدمت آن

نبوده انام لقمان را حکمت آموختن ست که در امثال اینمقدمات خود تجربه کار اند و عاقل و هوشیار
زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه یازدهم ماه محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه هجری بنام فقیر محمد خان دوم بار

بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت خانصاحب عالیمراتب والامناصب
کثیر المناقب فقیر محمد خان صاحب سلمه الله تعالی و وفقه لما یحب و یرضی بعد از سلام مسنون و
دعای اجابت مقرون واضح آنکه احوال بخیر و بکرم رب معبود مستوجب حمد بعید و سپاس
بیقیاس ست که شب و روز بحمایت و کفایت ربانی مشمول ایم و از دیار توفیق خیر آمال داریم هرچند
در واقعه جنگ و جدال و قتل و قتال با اهل ضلال بنا بر مشارکت چندی از منافقین یکگونه گزندی
بمومنین رسیده بود و این فقیر هم در مرض شد که آن از آثار زهر تشخیص نمودند مبتلا گردیده لیکن حق جل و علا
بکرم عمیم خود بعد از چند روز شفای کلی عطا فرمود بعد از حصول صحت بسمت سوات و بنیر و چمله دوره
نمودم جمیع رؤسا و ضعفا و علما و فقرا ضلاع مذکور که تخمینا سه چهار لکه مردم باشند بر دست این
فقیر بیعت امامت بجا آوردند و رفاقت فقیر در اعانت دین رب قدیر اختیار نمودند و ربقه اطاعت و انقیاد
بنسبت این ضعیف العباد در گلوی خود انداختند آخر الامر از دعوت ایشان فارغ گردیده بموضع پنجتار
که وطن فتح خان یوسفزئی است معاودت ساختیم و رخت اقامت چند روزه در موضع مذکور انداختیم
درین اثنا ساکنان سواحل دریای اباسین مثل اهل تنول و دمهور و جدون و پکهلی و کهیپ و دهنی و هزاره
بر فضایل جهاد با اهل کفر و عناد آگاه گردیده و رفاقت اینجانب در مقدمه اعانت دین پروردگار ورزیده
و باعث اینمعنی شدند که عسکر فیروزی اثر مجاهدین درین نوبت از پکهلی و تنول متوجه گردد بالجمله بعنایت
ربانی و تائید یزدانی مومنین سنده و خراسان مثل علمای و اهل غزنین و کابل و فارسی بانان کوهستان
و اهل نگرهار و شنواری و آفریدی و مهمند و خلیل و ختک و منڈر و یوسفزئی از اهل سوات و بنیر
و چمله و اهل پجوڑ و اهل پکهلی و تنول و دمتور و کهیپ و دهنی و هزاره و راجه های چهاکی کشمیر و بادشاه

کاشغر

کاشتن برای اعانت دین رب العالمین کمر بسته اند و منتظر طلب نشسته و اکثر قوم درانی هم رفاقت این فقیر چنانکه
نموده اند حالا خاندان نفاق نشان با بنده خیل که بعضی از ایشان بر سر مخالفت اند و بعضی ساکت
غرض که درین دیار در انتظار بقدرت قادر مختار حمیت ایمانی در جوش است و غلغله اقامت جهاد در خروش
هرچند در مقدمه اعانت دین متین در پرورش عساکر مجاهدین که فی الحقیقت از جنود رب العالمین اند دستگیری
مالک علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق بر طبق منطوق لازم الوثوق و من یتوکل علی الله فهو حسبه کافی و شافی است
اما از انجا که این نعمت عظمی و عطیه کبری از قبیل نوادر زمان و بدایع دوران است که گاه گاه بعد از مرور
دهور رو مینماید و بر روی مومنین مخلصین ابواب فتوح و سرور میگشاید بنابران اعلام مینمایم که دوستان دینی
و محبان صمیمی خود را شریک این فیض ربانی و دولت جاودانی گردانم و به مراتب عزت دارین و درجات کونین
رسانم لهذا بخدمت صداقت درجت نگارش کرده میشود که ورود این زمان محمود و اوان مسعود را به نسبت
مومنین راسخ الاعتقاد و مخلصین کامل الانقیاد بمثابه آمد موسم بهار در حق گل و بلبل و یا موسم برشکال
در حق اشجار و نباتات شمارند و آنچه از دنی باشد بکنند و اگر تجارت مالی میخواهند اینک وقت او در رسیده
یک دانه بکارند و هفتصد دانه بدست آرند قال الله تبارک و تعالی مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله
کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء والله واسع علیم
وقت را از دست نهند و آنچه از دست توانند شد فی الحال بکنند که اوقات محموده و ساعات مسعوده از
دست میرود و آخر بار حسرت و ندامت بدست مینهد هر آینده مختار اند و در معاملات معاشیه و
معادیه هوشیار و تجربه کار بر لوح ضمیر کیاست تخمیر واضح و مبرهن است که اعانت دین متین و مشارکت
مجاهدین بلسان سایر مومنین بر آنجناب هم لازم و موکد است و اگر با تعیین طلب نام اینک فرض عین
میگردد لیکن در جناب که تغافل بر روی کار می آرم منتفعی از منافع دینیه امیدوارم که ترغیب مسلمین
خواهند نمود و در راه اعانت مالی خواهند پیمود و اگر این هم منصبه ظهور رسید محض حرمان و حسرت نصیبه

اعلام گردید تبیک بیک شامل ز امید که محض بنا بر خیرخواهی که مقتضای محبت قدیمه است بعضی
اظهار می‌نمایم و هرگز هرگز راه استعانت لغیر الله بوجه من الوجوه نمی‌پیمایم که این امر را از قبیل
معاصی می‌شمارم و قوت و ثروت مخلوقین را در جنب عظمت پروردگار بخیال هم نمی‌آرم زیاده
والسلام مع الاکرام مرقومه دوازدهم ماه محرم الحرام ۱۳۴۵ سنه هجری فقط

بنام سید محبوب علی هنگامیکه در موضع کنده و متعلقه آن زیدیان مقام داشتند —

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد تجدیدت سراسر برکت جناب بابرکت آب
سیادت انتساب مناقب اکتساب سلاله اولاد ائمه اطهار نقاده اخفاد اسلاف کبار گل
سر سبد چمنستان مصطفوی ثمر نونهال بستان مرتضوی مقبول بارگاه رب قوی اخوی
اعزی سید محبوب علی متع الله المسلمین بطول بقائه و الحق المومنین بجمیل نمائه بعد از سلام مسنون
و دعای اجابت مقرون واضح آنکه فضیلت پناه ملا قطب الدین و دیگر از اصحاب سعادت نشان از
احمد گل بیگ رسیدند تفاصیل مضامین عسکر ظفر پیکر از زبان صدق ترجمان خود اظهار گردانیدند
و دو بعض از نصوص فرقانی یعنی دو آیه از آیات قرآنی در قرطاس هدایت اساس که از نوک خامه
افادت شمامه شده بود بملاحظه رسید مقصود آن واضح و لائح گردید الحق که توکل علی خالق البریات
فی جمیع المهمات از افضل آثار ایمان و ثمرات ایقان است لیکن در مقدمه سیاست ملت و احیای سنت
و اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد و استیصال اشرار و انکار تقید بنشهای طاقت خود نهایت ضرور است
خصوصا بر وز کسیکه جماهیر اهل اسلام و مشاهیر اعلام او را بر منصب ریاست و امامت قائم کرده باشند
که او را استعمال رای ثاقب و فکر صائب در تدبیر سرانجام این مهم عظیم و الالام این امر فخیم از واجبات گردد
تلفیق تدبیر منافی تفویض تقدیر هرگز هرگز نیست که و شاورهم فی الامر نصی با نور و گفت پیغمبر با آواز بلند
بر توکل زانوی اشتر به بند مبنی است مشهور متناسب وقت همین است که بمجرد ملاحظه این رقیمه مستعد

گردیده شوند

کوچ شوند و از روی عزیمت بانصوب نهند ترکاب بهرام خان نزد اینجانب برود چنانچه بسیاری از اعزه
این دیار کفیل محافظت ایشان گردیده و چنان اظهار نموده که من ایشان را از راه امن نزد شما خواهم
رسانید تعین است چهار اشخاص را از واقفان راه بطرف ایشان روانه خواهم ساخت که ایشان را
از قرب و جوار موضع بهبچی عبور کنانیده بمحافظت تمام رسانند و بر نشیب و فراز راه آگاه سازند انشاء الله
همراه فضیلت پناه ملا قطب الدین آخوندزاده آمدن بهرام خان بخدمت سامی میرسند و تیرزای
ممدوح بسبب آبله پای رفتن نمیتوانند بنا برآن علیه فرستادن ملای موصوف معه آمدن مذکور اکتفا
کرده شد و در استعجال تشریف آوری تعطیل و اهمال و تسویف و امهال را کار نفرمایند که مصالح آن
بالمشافه اظهار کرده خواهد شد و این را منافی توکل و تجلد تصور نفرمایند و در سلک سلوک نفی بشارات ایده
منسلک نسازند در باب توکل و تجلد و بشارت فتح و نصرت نظیر رسول بشیر نذیر هیچکس از مخلوقات
نگاهی نشده است و نه گاهی شدنی است با وجود اینچنین توکل و اعتماد و رسوخ اعتقاد و وفور جلادت
و قوت بشارت صلح حدیبیه بر چه کیفیت واقع شد بر ضمیر کیاست تخمیر روشن و مبرهن است هر چند غیرت
اسلامی و حمیت ایمانی در دل جلادت منزل هر صحابی مکرم لا سیما فاروق اعظم چه قدر جوش میزد
و کلمات جرأت سمات از زبان غیب ترجمان ایشان چه قدر سر میزد اما جناب رسالت مآب
علیه الصلوة والسلام مصلحت وقت را رعایت فرمودند با استنکاف مومنین و استهزار منافقین
و استکبار کافرین التفات نمودند لقد کان فی رسول الله اسوة حسنة بالجمله بر طبق منطوق لازم
الوثوق کریمه ولو ردوه الی الرسول والی اولی الامر منهم و حدیث ان لا تنازع الامر اهله کلام
این عاجز خاکسار ورزه بمقدار را قبول نمایند و در تعجیل تشریف آوری و مصالح و منافع این امر را
مشاهده فرمایند و قدری از آن از زبان صدق ترجمان ملا قطب الدین خواهند شنید و پاره از آن
از کلام ایشان خواهند فهمید هر چند بحکم الشاهد یری ما لا یراه الغائب حقیقت حال بدون

تشریف آوری جلوه‌گر نخواهد شد اما فراست ایمعنی از کلام ملای مصلح هم یکجا امر بی خواهند برد طریق
سفر را همین اختیار فرمایند از آنجا که موسم تابستان و اوقات شب ماهتاب بدی اختیار
فرمایند و شتر از امعه تمامی احمال بصوابدید ملا علیخان تفویض کسی از معتبران بطریق امانت باید کرد
و حجت به شده بعد مغرب کوچ باید کرد و تمامی شب راه باید زد و در روز بمقام محفوظ در بغل کوه
باید گذرانید و بهمین طریق خود را نزد اینجانب باید رسانید و چند کس را از ضعفا برای حفاظت
اسباب و خدمت شتران تعین نمایند و اسلحه ایشان را هم همراه خود بیارند آنگاه انشاءالله بسعی آدمان
بهرام خان همه جمال بعده تمامی احمال باینجانب خواهند رسید خاطر جمع فرمایند و مومنین آنجا را در تخلیص
آن اقطار را تسلی نمایند آنگاه انشاءالله اینجانب در عرصه بیست و سه روز یا یکماه تخمیناً بسمت پشاور
عزم خواهند نمود هرگز هرگز با منافقین مصالحت ننموده ام و اصلاً راه موافقت نپیموده چنانچه
خط ملک حفیظ الله خان درین ایام نزد اینجانب رسیده بود و جواب آن نوشته شد نقل هر دو
در لف این رقیمه بخدمت سامی میرسد ملاحظه نمایند و تسلی همه‌ها بنمایند و ملا علیخان را ضرور
بالضرور همراه خود آرند زیاده والسلام مع الاکرام تحریر به چهاردهم ماه محرم الحرام سنه ۱۲۴۶ هجری

بنام صبغة الله سندهی — بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد
بخدمت بابرکت سجاده نشین محافل ارشاد و تلقین رهنمای ارباب صدق و الیقین مرجع مستفیدین
ملاذ مسترشدین گمرهی راه آگاه مخدومی حضرت شاه صبغة الله صاحب مد الله ظلال هدایته
علی رؤس الطالبین الی یوم الدین بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح
رقایم کرایم مشتمل بکمال وفور رغبت و علو همت و تاکید عزیمت در باب اتفاق ملت و احیای سنت
و التیامات جهاد و استیصال کفره ضلال رسیده مضامین مندرجه آنش اجمالاً از عبارات بلاغت
آیات و تفصیلاً از زبان آیندگان و روندگان واضح گردید الحق که رغبت بسرانجام دادن این

امر عظیم

امر عظیم و اختتام این مهم فخیم بامتثال آن هدایت مآب از مقبولان سرفرازدهای یمان ممتاز ارباب
همت بلند پرواز فرید مصرع این کار از تو آید و مردان چنین کنند ÷ هرچند اگر خارستان کوه و دشت را
بقدوم متعالی می پیمایند و محمل فقرا را بقدوم جلالت لزوم رشک افزای چمن جنان و زر دوزی گلشن یمن و
ریحان نمایند بعید از همت عالیه و عزیمت سامیه نخواهد بود لیکن صوابدید وقت چنان مینماید که مخلصین
محبین را خصوصا و سایر مؤمنین صادقین را عموما ترغیب فرموده و مشاهیر آن دیار را بلکه جماهیر
آن اقطار را رفیق خودگردانیده در مقامیکه از گزند مخالفین مصون باشند و از دست برد معاندین
مامون و بجنود و کفار اشرار متصل باشند و از مضرت متعدیان ستمگار منفصل مثل داخل وغیره اقامت
فرمایند و آل و عیال این فقیر را مع اهل و عیال خود در موضع مذکور یا غیر آن از مواضع محفوظه مقیم نمایند.
و بال همت در همان مقام بگشایند و معرکه جهاد بر اهل کفر و فساد با اظهار جلالت و شجاعت بیارایند
و دست همت باطراف و جوانب دراز کنند و بلاد کفر را محل موکب مجاهدین و مشرق کوکب دین متین
گردانند و تا هر جا که ممکن باشد صیت اقامت جهاد و غلغله استیصال کفر و فساد در رسانند بالجمله چپ
و راست در میدان شهامت بیازند و به توپ کفار را بخون ریزی اشرار بسان لاله زار سازند
حتی که ظلمت شرک بشوارق سیوف الماس رنگ و بوارق تیر و تفنگ مفقود گردد و تمام بلاد
ممتلی بتوحید رب معبود شود و شب کفر بزاویه عدم رود و آفتاب عالمتاب هدایت و دیانت از افق
شجاعت و شهامت طلوع کند هرچه منتهای طاقت باشد در صرف آن سعی بلیغ بجا آرند و اتمام آن
از درگاه واهب العطیات امیدوارند کار بندگان عبودیت شعار همین است که در مقدمه انقیاد احکام
رب العباد از طرف خود اقصای تدبیر بجا آرند و اتمام آنرا بتقدیر گذارند اعلام عام بخدمت جماهیر
اهل اسلام بخدمت عالی میرسد نقول آنرا گرفته در اطراف و اکناف میسر باید گردانید و بمسامع
علما و فقرا و روسا و ضعفا این دعوت حق باید رسانید ان شاء الله در عقب این رقیمه

شخصی را از رفقای خود صحبت اینجانب صورت حال بدیر حالیه که از مومنین راسخ الاعتقاد و مسلمین
کامل الانقیاد و صاحب همت بلند و بخت ارجمند باشد بخدمت سامی روانه خواهم نمود و آورا نائب
خود در باب اخذ بیعت امامت خواهم کرد آنچه که مومنین آن دیار و مسلمین آن اقطار را بایمعنی ترغیب
نمایند که بیعت امامت این فقیر بر دست او بجا آرند هرچند اولی و انسب چنان مینمود که خود آنجناب را
در نیابت نائب خود گردانم و آوازه این نیابت بگوش کافه مومنین آن دیار رسانم لیکن از آنجا که بحکم
ما حضرت الانفس الشح اگر نفوس انسانی بر انجاد مجبول اند و صفای لوح قلب ایشان غیر مامول
پس محتمل که بعضی اعزه آن دیار که در زعم خود دعوی همچشمی آنجناب میدارند و جان خود را همسر آنجناب الا
مناقب میشمارند پس بجا آوردن بیعت امامت اگرچه بطریق نیابت باشد بر جان خود گران دانند و باین
باعث امر مسنون را بجا آرند بنا بر آن علیه شخصی اجنبی برای اهم مهام بسرانجام این افضل شعائر اسلام
تعین کرده شد و الا فی الحقیقت منصب نیابت اینجانب آنجناب را زیبد باقی تفاصیل احوال از زبان
صدق ترجمان مجمع مکارم برادر دینی میان محمد قاسم واضح خواهد گردید آنچه از کلام مصلحت التیام
ایشان مفهوم گردد آنرا قرین صدق و صواب دانسته بعمل آرند زیاده والسلام مع الاکرام
مکرر آنکه وقتیکه جهاد در اینجا بنمایند و داد سعی در تمهید مهم هند دهند قدری که بلاد کفار را زیر حکومت اسلام
بیارند و وقت استقلال حکومت اسلام ولایت بلاد مسطوره بآن قدر دوه را نام مفوض کرده خواهم شد
این وعده را از مواعید صادقه واجب الایفا شمارند و هیچگونه وسواس را در خاطر عاطر راه ندهند
اما اکنون طلبکه احکام شرعیه در بلاد مسطوره جاری نمایند و قوانین شرع در مقدمات عدالت و حکومت
مرعی دارند که سر موئی از آن تجاوز ننمایند باقی تفاصیل احوال از زبان صدق ترجمان مجمع مکارم
برادر دینی میان محمد قاسم واضح خواهد گردید آنچه از کلام مصلحت التیام ایشان مفهوم گردد آنرا قرین
صدق و صواب دانسته بعمل آرند زیاده والسلام مع الاکرام ۵۵ بنام نواب فولاد جنگ بهادر

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد بجناب خلایق مآب معلی القاب
رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسندآرای محافل سیادت و کیاست مرکز
پرگار میادین صولت و شجاعت عظمت مآب ابهت انتساب نواب سکندر جاه فولاد جنگ بهادر
زاد اقباله و ضاعف اجلاله تؤدی فقرات اسد لما یحب و یرضاه و آن صلته الی غایته ما ینبغاه بعد از ادای
آداب تسلیمات مسنونه و تحیات اخلاص مشحون برای جلالت پیرای واضح آنکه از آنجا که حمیت دین
متین شعار بندگان عبودیت کیش است و حمایت شرع مبین وظیفه محمدیان خیراندیش تذلیل کفره فجره
از علامات صولت ایمانی است و تحقیر طلبه متغلبین از امارات سطوت سلطانی و اهانت اشرار متمردین کل
عبادات اسلام است و اهانت کفار مجاهدین افضل عبادات حکام کافرکشی از متممات غیرت دین است
و لشکرکشی از مهمات سیرت سلاطین مخالفت اعدای دین متین مبین رعایای اعلام نبوت است
و موافقت انصار شرع مبین اهل مقتضای اخلاق فتوت تایید ادیان بقوت سیف و سنان
ثمره قوانین ابناء کبار است و کسر شوکت اهل فساد باستیصال ارباب بغی و عناد نتیجه آئین [illegible]
ذوی الاقتدار و از بسکه دودمان عالیشان آن عظمت نشان از ابتدای زمان مقر جاه و جلال
و مرکز فر و اقبال ماده و معدن معالی اخلاق و همم و منبع ینابیع جود و کرم و مرجع ارباب سیف و قلم
بوده از غایت سطوت ارکان آن خاندان قلوب متکبرین زمین و زمان میلرزید و از نهایت
صولت اعلام آن دودمان زهره متجبرین دوران میترکید لیکن از چند سال بتقدیر فعال
غلبه مشرکین هند و کفار فرنگ بجاهای اکثر ارباب ناموس و ننگ صورت بسته جاه و جلال
ارباب علم و دیانت برهم گشته و فر و اقبال اصحاب حکم و ریاست درهم شده و چنان آن عالیجناب والا
جناب نگارش کرده میشود که [illegible] جاه ناتوان و مآل سریع الزوال و متاع قلیل الانتفاع
در جاه و جلال فنا مآل روزی گذشتنی و گذاشتنی است و در محکمه حساب و کتاب سوال و جواب بخصوص

رب الارباب حاضر شدنی هرچند امروز در حفاظت آن کمال جد و جهد بجا آریم لیکن لابد روزی
آنهمه را گذاریم و بجنود عزرائیل و اعوان ملک الموت سپاریم پس چرا بکمال علو همت و وفور رضا
و رغبت بدست خود نثار مولای خود امروز نکنیم که فردا بکمال مسکنت و مذلت و حسرت و ندامت
بغیر خود بدهیم و متاع نکبت و نکال و معصیت و وبال همراه بریم پس بهتر همین است که امروز بنا باعلاء
کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفره و متمردین کمر بسته سازیم و علم مانند شرع
مبین و اعانت مجاهدین صادقین و مشارکت مومنین مخلصین برافرازیم هرچند اقامت جهاد و
ازاله کفر و فساد بر ذمه جماهیر اهل اسلام عموماً واجب است اما بر مشاهیر حکام خصوصاً اوجب
بنا برآن اعلیه نگارش کرده میشود که این عاجز خاکسار ذره بمقدار بمقتضای حمیت اسلام و بدعای
تایید دین خیر الانام با چندی از مومنین مخلصین از وطن مالوف خود بنیت استیصال هجرت
و اقامت جهاد برخاسته در بلاد هندوستان و خراسان دور و دراز سیر نموده و کافه مومنین را
بسوی ادراک این خیر ترغیب داده تا باوطان یوسف زئی رسیدیم و در آنجا برفاقت مومنین
آن دیار و اعانت مخلصین آن اقطار مقدمه جنگ و پیکار و حرب و کارزار با کفار نگونسار پیش
کردیم الحمد لله والمنة که علامات فتح و نصرت برطبق وعده حضرت رب العزت تعالی و کان حقاً
علینا نصر المومنین مظفر و منصور گردیدیم لیکن که در بعضی اوقات بنا بر مشارکت چندی از منافقین
یک گونه گزندی بجنود مومنین رسید فاما اصل شجره اقامت جهاد و اساس بنیان استیصال اهل کفر
و عناد توجهی محکم گردید که از فرو ریختن چندی از برگ و بار بنا بر مصادمت صرصر شورش کارزار
و بیجا شدن چندی از کلوخ و سنگ بنا بر تزلزل بعضی از نامردان بی ناموس و ننگ اصلا خلل
در اساس مرصوص نمی جنبد بلکه مومنین مخلصین را عرق غیرت ایمانی و حمیت اسلامی بیش از بیش در
جوش آمده و بر زبان مسلمین صادقین نعره نحن انصار الله از چهار سوی در خروش هزاران هزار

ملکه قلایق

خلایق بعید و نشار رحلقهٔ اطاعت در انقیاد در گوش و غاشیهٔ استقامت و سداد بر دوش
انداختند و تاج غیرت و حمیت بر سر و خلعت شجاعت و شهامت در بر ساختند و از محبت
جان و مال و اهل و عیال و عزت و نمایش و راحت و آسایش دست افشانده کمر همت چست بستند
و در میدان اعلای اعلام دین و آفتابی سنت سید المرسلین چون شیر غران بر جستند و از آنکه
بمقتضای کلام ملک علام و سنت سید الانام و فتاوای علمای کرام اقامت این عمده ارکان اسلام بدون
نصب امام بر وجه مشروع صورت نمی بندد بنا علیه جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و قضاة
و مشایخ عالیمقام و خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام بر دست این فقیر بیعت امامت
نموده اند الحمد لله والمنة که بعد مرور دهور مقابلهٔ اهل کفر و عناد و صحت جمع و اعیاد بر وجه مشروع
صورت بست هر چند این بندهٔ ضعیف بحصول این منصب شریف اولا به بشارات غیبی میسر بود
و ثانیا باتفاق جماهیر مومنین مشرف گشت اما عالم السرائر والخفیات گواه است که از تمام این
معرکه پیرائی و عربده آرائی غیر از اعلای کلمهٔ رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین و استخلاص
بلاد مومنین از دست کفار و مشرکین امری دیگر مقصود ندارم و آرزوی تسلط بر بلاد
و امصار و تملک خزائن جبابره و مشکلت سلاطین والا تبار در دل نیست رؤسای عالیمقدار
و اغنیا زخود از بندگان پروردگار و آستان سید الابرار گاهی بخیال هم نمی آرم و هرگز هرگز
شعبهٔ وسوسهٔ شیطانی و شائبهٔ هوائی نفسانی با [illegible] محظور نگردیده والله علی ما نقول وکیل
پس هرگاه این عاجز خاکسار و بندهٔ بمقدار با وجود که خانه نشینی کار ما است و خلوت گزینی
شعار ما بمقتضای غیرت ایمانی و حمیت اسلامی خالصا لوجه الله و محض ابتغاء لمرضات الله
کمر همت چست بسته بنا بر نصرت دین متین و حمایت شرع مبین بمیدان استقامت قدم ثابت
نهادیم و قصد جهد و طاقت داد کوششها دادیم یقین واثق است که آن الاجاه که بغیرت ایمانی

و حمیت خاندانی موصوف اند و بسیرت عساکرکشی و اعدا افکنی معروف در اعلای اعلام دین و
افشای سنت خاتم النبیین و استیصال کفره متمردین و استخلاص بلاد اسلام از دست کفار و
مشرکین و اجرای احکام رب العلمین و انتظام مجاری سیاست و عدالت بر قوانین شرع مبین البته
همت والا نهمت خواهند ساخت و علم شجاعت و شهامت و لوای صولت و استقامت خواهند
افراخت لیکن اگر توجه موکب اجلال بدین دیار در انظار متعذر و دشوار نماید لازم که جمیع صغار
و کبار و علمای اخیار و امرای کین توزی الاعتبار و سپاهیان شجاعت شعار و رعایای انقیاد آثار
را ترغیب فرمایند و جمعی را از لشکر ظفر پیکر متوجه این سمت نمایند و در اعانت مجاهدین لله خراز کار
بال همت کشایند تا مشارکت ذوالاقتباب بعد اعلای دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و
ارتیاب باحسن وجوه بر منصه ظهور گراید و حظی وافی از منطوق آیه فضل الله المجاهدین باموالهم
وانفسهم علی القاعدین درجه بدست آید چنانکه بریاست و امامت اینجهان ممتاز بنی نوع اند
همچنین بدرجات عالیه جنت نعیم و مقعد صدق در جوار رب کریم مباهی امثال شوند و آثار اسد
طبق مواعید صادقه کلام ربانی و کان حقا علینا نصر المومنین و ان تنصروا الله ینصرکم و یثبت اقدامکم
و هم بموجب اشارات غیبی و بشارات لاریبی که این فقیر را آن مبشر ست عنقریب فتح و نصرت جلوه
ظهور خواهد داد و فوج این بیشمار و بلاد کفار رنگون سار در دست تصرف انصار اخیار خواهد افتاد
این فقیر تحصیل مال و منال و تصرف بلاد و امصار غرضی ندارد هرگاه از اخوان مومنین استخلاص
بلاد از دست کفار و مشرکین نموده و اجرای احکام رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین
کوشند و قوانین شریعت و رایت عدالت مرتفع داشته مقصود فقیر حاصل گشت و تیر سعی
بهدف نشست در تمهید مهمات سنگین تامل نفرمایند و تعجیل در دین را کار فرمایند و دولت دوجهانی
و سعادت جاودانی بدست آرند فقط بنام نواب محمد بهادر خان عباسی نوشته

بخدمت خان شهامت عنوان شوکت نشان عالیجاه رفیع دستگاه عظمت پایگاه شجاعت
آثار تهور دثار حافظ الملک نصرت جنگ رکن الدوله محمد بهاول خان عباسی بهادر زاد الله حشمته
بتاریخ هژدهم ماه محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری روز یکشنبه مخزن امانات جبرئیل معدن افادات جمیل
هادی انام اهل اسلام مقرب بارگاه جلیل مولانا محمد اسمعیل از حضور فیض معمور سیدنا و سندنا
حضرت امیر المؤمنین و امام المسلمین اید الله الدین بنصره و بقائه با جمعیت لشکری از غزات ابرار
و مجاهدین اخیار بطرف پکهلی رخصت شدند والله الناصر و المعین از مقام پنجتار رسید

بسم الله الرحمن الرحیم . از خدمتگذاران فدویت کیش و جان نثاران عقیدت اندیش بنده
ضعیف محمد اسمعیل و سید محمد مقیم خان و شاه سید بحضور لامع النور حضرت امیر المؤمنین امام
المسلمین قدوة المجاهدین اید الله اجلاله و ضاعف اجلاله تعداد ادای تسلیمات مسنون و تعظیمات
اخلاص مشحون و تحیات اکمل معروض آنکه روزیکه از حضور عالی رخصت گردیدیم بموضع توپی
رسیده شب گذرانیدیم روز دوم از آنجا روانه شده بموضع کهبل رسیده فرو کش شدیم روز سیوم
از آنجا بسمت موضع اتب متوجه شدیم فدوی قدیمی یعنی محمد اسمعیل در اثنای راه شنید که در موضع ستهانه
که بر لب بحر افتاده است و بنا بر تقریب ملکان کهبل و اعزه اخون خیل ملا اسمعیل اخوند زاده نزد
رئیس دیه مذکور یعنی سید اعظم شاه و سید اکبر شاه که از مشاهیر علمای این دیار اند مجتمع گردیده اند
بناء علیه راه راست را گذاشته و همراهی آن شاه و سید را همراه گرفته مع چند رفقای دیگر بموضع مذکور
رسیدیم و در آن مقام قدری توقف کردم و آن همه اعزه را بجهاد ترغیب نمودم و بیعت امامت حضور از ایشان
گرفتم میخواستم که ایشان را همراه خود در موضع اتب بیارم اما ایشان بعضی اعذار پیش کردند که امروز
رفتن ما نهایت متعذر است لهذا یکدو روز مهلت طلب خواهیم کرد حاضر خواهیم گردید هر چند عذر آنها را
قبول نکردم اما آخوند زاده ملا اسمعیل که در میان ایشان مشار الیه بود ترغیب داده همراه خود بموضع

اینک آورده‌ام که مجموع اصالتاً از طرف خود و وکالتاً آینه عقلا را مشارکت مجلس و مشاورت قبول نمود
چون بموضع انب رسیدیم خان عالیشان عظمت نشان باینده خان بتقریب استقبال از مکان خود بیرون
آمده ملاقات نمودند اما بنابر قول ماثور الحزم سوء الظن مقامی بعید از مسکن خود فرودگاه مجاهدین قرار داده
والذ بکه دراز روز وقت مجالست و مشاورت باقی نمانده بود بمجرد ملاقات اکتفا کرده بفرودگاه خود رفتیم
علی الصباح چون چپ و راست موضع مذکور ملاحظه نمودیم چنان واضح گردید که بر یک لب دریای اباسین
موضع انب واقع است و بر لب دیگر قلعجات بنگار بر کوهچهای دشوار گذار علی سبیل التوالی واقع چنانچه
در عین محاذات فرودگاه ما غدریان هم یک قلعچه ایشان بفاصله یک گوله تفنگ تخمیناً واقع بود چنانچه
اصوات طرفین مسموع میگردید آنچه از طریق دست برد در ذهن مستولی شده بود طریق جریان آن بالکل
مسدود بود خصوصاً خصومت میزبان با غدریان باعث قصور عزیمت غزات از استعمال دست برد
مذکور واقع شد الحق که اقدام در انتقام از مباحات شرعیه هم نبود چه جای آنکه از عبادات شمرده شود
بالجمله پیش کردن مقدمه معلومه پس پشت انداخته در مجالس متعدده با میزبان مذکور در طریق عبور مشاورت
واقع گردید مشارکت او در پایاب بوجه من الوجوه میزان عقل او نسنجیده لا بالنفس ولا بالمال ولا
بالاتباع الا بالتمکن فی موضع لا یعتریها الحرب بتعذر او آن شیئاً حاربنا هم فلما رأینا انه لا یشارکنا
الا بهذا القدر اکتفینا به من هذا المر الا ان ذلک الموضع لما کان بعیداً من ساحل النهر علی مسافة ثمانیة
امیال او مثلها و لو عبرنا النهر من مسکنه راجلین الی ذلک الموضع لتخلل فی اثناء الطریق حصون المعاندین
او المنافقین اعرضنا عن ذلک و اخترنا معبراً آخر کان واقعاً من مسکنه علی ثلثة امیال او ازید و کان
الطریق من النهر الی الموضع الذی قصدناه فی خلال المسلمین الذین لم یذعنوا قط لاحد من الحکام غیرنا
و لکفار خصوصاً و کانوا ینسبون انفسهم الی ذلک الرئیس و کانوا فی انتساب ثم لما قدم رئیس محل
اقامتکم فی قریة منسوبة الیه کتب الینا ان اقدموا انتم و رئیس محل اقامتکم الی نشاور فی هذا الامر العظیم

الما رأینا

ولما رأينا ان قدوم رئيس معاهنا اليه بعيد بدا لنا ان نعجل على الاستكبار وطال ما وقع بينهما ضغن وحقد
حتى ان صار الحقد ديدنا له مع انا لم نجد له كثير ميل الى معاضدة انصار دين الله حتى يتواضع ويتمحض
عنه من الصفة التي خال ما ثبتت لها قدمنا عليه في قرية دار عين الى قدومه على ذلك المستكبر فتكلم بكلمات
هنيات من انه لو قدم عليه يلحق به بالحق باستبار الدنيا من تغير سمتهم وديدنهم لكننا لم نزل نحاوره في
هذا الامر حتى ان قدم على المستكبر معنا فدار الكلام بيننا في تشاور هذا الامر الخطير فانطق الله السنتنا
بكلمات مثمرة الرئيسان لاحيا المستكبر فان قلبه قد لان بكلامنا لينا ما فدار المحاورات والكلمات
بيننا ليس لنا الى ذكرها سبيل لكثرتها فما حصل لنا من نتيج الكلام هو ان الرئيس المتواضع لا يطيب نفسه
بعبورنا من النهر وان المستكبر يشير بها اليه الا انه لا يسمح نفسه بشئ من مظاهرتنا الا بالتمكين في تلك القرية
التي مر ذكرها ولما ان راجعنا الى وجداننا علمنا ان نزولنا في تلك القرية ليس فيه مفسدة ظاهرة
بل فيه منفعة عظيمة مرجوة فان فزنا بتلك المنفعة فيها والا تيسر لنا الرجوع اليكم فانه لا نرى بحسب
الظاهر من ليسه طريقنا ونرجو من الله تبارك وتعالى ان بمجرد انتشار صيت نزولنا في تلك القرية
ينفع في اعلاء كلمة الله منفعة عظيمة فاخترناه متوكلين على الله والله يحب المتوكلين بمصلحت وقت
چنان اقتضا نمود که شخصی از رهبانان که از مخلصان همی صنو بود بسمت ساکنین پسو اهل دریای
اباسین مثل عیسی زئی و امان زئی و کرونه و امان زئی معه یک اعلام عام از طرف خود روانه نمودم
و ملا عصمت الله خواهرزاده مولوی عبد الله خان صاحب را معه دو سه کس دیگر نزد صاحبزاده افادت
مآب حضرت شاه محمد نصیر که از علمای اکابر آن لب دریا اند معه یک خط از طرف خود و یک اعلام مرتب
بمهر حضور روانه نمودم و خود جمیع رفقا بروز جمعه از موضع انب کوچ نموده بگذر یکه بفاصله سه کروه
از موضع مذکور واقع است رسیدیم و از بسکه بر گذر مذکور یک جاله بود و عبور تمامی رفقا بر یک
دو یک روز متعذر می نمود و تفریق رفقا در عبور هر جا یکه شب واقع شود و بعضی این لب دریا باشند و بعضی بر آن

لب دریا مناسب وقت ندید بناءً علیه جمعی را بر گذری دیگر که بالای گذر مذکور بفاصله دو
کروه باشد فرستاده شد بر آن گذر در جاله نیست پس عبور هم مجاهدین ازین هر دو گذر در یک روز
ممکن نبود بناءً علیه این طریق اختیار کرده شد تا بجمله شب بر لب دریا گذرانیدیم و روز شنبه بعد
از نماز صبح این فدوی معه چندی از تفنگچیان در اول جاله عبور نمود و بعد از ان متواتر آمد
و رفت جاله شروع شد چنانچه در وقت تحریر این عریضه بر آن لب دریا با جماعه از رفقا نشسته ام
و باقی رفقاء تدریجاً و تفرقاً می آیند بعضی از ایشان عبور کرده نزد اینجانب رسیده اند و بعضی بر لب
دریا مستعد عبور نشسته اند ان شاء الله تعالی تا وقت دو پهر عبور سائر رفقاء واقع خواهد گردید
بعد از نماز ظهر بسمت قریه مذکور روانه خواهیم گردید و در اطراف و جوانب انچه مقدور بقدر فکر خود تامل
کرده شد در استحکام بنیان تدبیر بقدر امکان نا قصه سعی بلیغ بجا آورده شد آینده توکل پیش نظر
کردیم و تشبث بذیل تقدیر اختیار نمودیم باقی سر رشته هر کار بدست قادر مختار است عبور از
قلعه در بند بفاصله یک کروه تخمیناً واقع گردیده هر چند قلعه مذکوره مجمع کفار اشرار است لیکن در
موضعیکه ما عبور کرده ایم اگر چه در قرب و جوار قلعه مذکور است لیکن از احتمال گزند ایشان مامون
و مصئون است باقی کفالت و حمایت ربانی کافی است و ملا اسمعیل اخوند زاده کمر همت جست بسته
رفاقت با فدویان اختیار نموده اند چنانچه شب بر لب دریا با فدویان گذرانیده اند و الحال مشغول
عبور نشسته اند ان شاء الله تعالی در یک دو ساعت عبور خواهند نمود زیاده والسلام مع الاکرام
مرقومه بیست و چهارم ماه محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری　　مرقومه آن لب دریای اباسین بتاریخ
۲۷ شهر محرم در پنجتار رسید　　رقیمه دویم بار　　بسم الله الرحمن الرحیم
از فدویان جان نثار و عقیدتمندان خدمتگذار بنده درگاه رب جلیل محمد اسمعیل و سید محمد مقیم
و شاه سید بحضور لامع النور حضرت امام المسلمین امیر المؤمنین عظیم المجاهدین ابد الله جلاله و ضاعف

اقباله

اجلال تجدید ادای تسلیمات مسنون و تعظیمات عبودیت مشحون معروض آنکه صحیفهٔ علیه در یومیه
بمصاحبت سعادت نشان ضیا محمد خان بموضع تکاپانی رسید مضامین هدایت آگین واضح و لائح
گردید تفاصیل احوال سفر از ابتدای وقت رخصت تا وقت عبور از دریای اباسین نوشته ارسال
حضور فیض گنجور معرفت ملا محمد اسماعیل آخوندزاده نموده ام آنکه رسیده کاشف مدعا گردیده باشد بعد آنکه
عبور واقع گردید بسبب تنگی وقت مصلحت وقت چنان اقتضا نمود که بر ساحل دریا شب گذرانیده شود
اما از آنجا که قلعه دربند بفاصله یک کروه بود اقامت در آن مقام غیر مناسب نمود بنابر آن دو سه
کروه در همان روز کوچ کرده در مقامی فرکش گردیده مردمان قرب و جوار آن مقام باشارت خان
عظمت نشان پاینده خان بکمال حسن سلوک و ملاقات وجه پیش آمدند و تمام شب بطریق حفاظت
گرداگرد لشکر بر سر کوههای بلند بیدار مانده آتش افروختند علی الصباح که از آنجا کوچ واقع
گردید و جیش آن قرب و جوار باشارت خان ممدوح همراه شده تا بموضع تکاپانی رسانیدند و در آن
موضع هم بطریق سابق بسیاری از منتسبان خان ممدوح و بسیاری از مؤمنین مخلصین آن
قرب و جوار بطریق مذکور پیش آمدند و مترافق استطاعت خودها خدمت نان و نمک بجا آوردند و بعضی
از علمای قرب و جوار آن اطراف ملاقات کرده نیت مکنونهٔ خود را در باب اقامت جهاد اظهار نموده
و گفتند که اگر بالفعل طلب فرمایند بقدر هفتصد یا هشتصد کس از مؤمنین مخلصین همراه گرفته در رفاقت
شما اختیار مینمائیم بنابر صوابدید وقت چنان جواب گفتیم که بعد از چند روز شما را اطلاع خواهیم نمود و وقتیکه
کاغذ من بشما رسد بمجرد ملاحظه کاغذ هر جا که باشید بیائید ایشان این معنی قبول نمودند و قطعهٔ اعلام
قرب و جوار ضلع تکاپانی روانه کرده شد و آنچه از تفاوت فرمان واجب الاذعان مفهوم گردید که
بالفعل از پاینده خان علاقه دوستی و امید موافقت قطع نموده بعجالت تمام بسمت پکهلی و کاغان
روانه شویم و نزد محمد علی شاه و سربلند خان برسیم هرچند این امر عین صواب است اما درین وقت اظهار

ایمعنی مناسب وقت ندیدیم بلکه مناسب وقت چنان بنظر آمد که بالفعل علاقه مودت و اخلاص با خان
ممدوح اظهار نموده چندی در مواضعیکه انتساب با دولت ابد مدت دارد اقامت نموده مؤمنین این دیار را رفیق
خود گردانیده بسمت کیلکی متوجه شویم بالجمله امروز ان شاء الله بحدود اگر در خواهیم رسید و هر قدر که
اقامت مناسب وقت خواهیم دید خواهیم ورزید ان شاء الله قدری جمعیت خواهیم کرد آنچه مصلحت وقت
خواهد بود بعمل خواهد آمد که مقام محفوظ و مصون بغیر مواضعیکه انتساب به پاینده خان دارد و نیست
و تا حال سوای حسن سلوک معامله دیگر از طرف خان ممدوح ظاهر نگردیده اگرچه شرکت بالکل ازینها
نیست لیکن مخالفت و بدخواهی هم ظاهرا مستبعد مینماید ملا اسماعیل آخوندزاده که نهایت عاقل و
هوشیار اند و در مقدمات تالیف و تسخیر دانا و تجربه کار و در عوام و خواص این دیار مشهور اند و از طرف
خان ممدوح برفاقت ما فدویان مامور و بجای خود هم مرد دیانت کیش اند و در اعانت مسلمین خیراندیش
بجان و دل رفیق لشکر مجاهدین اند و تشریک حال مومنین در هر منزل سعی بلیغ در مقدمات خیرخواهی
عسکر ظفر پیکر بجای آرند و آنرا نیز خود از افضل عبادات میشمارند چنانچه خطوط خان ممدوح مشتمل بر
امور ساختن اعزه این قرب و جوار بجد تمام نگذاری مجاهدین همراه میدارند و بتوسط خطوط مذکوره
امور نافعه برای مجاهدین میدارند مکرر معروض آنکه از بسکه راه این اضلاع بسبب وقوع کوهسار
دشوار گذار بنهایت صعب المرور است تا آنکه کسیکه معتاد یا محتاج سواری باشد باین سمت حرکت
نباید فرمود یا کسیکه انقیاد کلی و اذعان جبلی به نسبت امام یا نائب امام نداشته باشد یا آن دو امر متعسر الحصول
مینماید او را هم باینصوب ارسال فرمودن مناسب وقت نیست یعنی کسیکه در انقیاد به نسبت حضور من جمیع الوجوه
انقیاد کلی نمیدارند تا بنائبان آنجناب چه رسد پس در حق ایشان همانست که در ملازمت آنجناب
باشند تا باثار تربیت آنجناب مهذب شوند بالجمله آنچه اولی و انسب باعتبار ظاهر بنظر ناقص خود
می آمد بر آن عمل مینمایم و تا بعد سرانجام هر کار را بدست قادر مختار میشمارم بالفعل اگرچه نتایج ظاهره و مغفرت

باهره

[illegible]

باره در مقام اصلاح نظر نمی آید بر دل هدایت منزل غبار تردد نشیند آن نوع تدابیر اعانت مجاهدین
این اصلاح همین است که اعانت ایشان بارسال جماعات نمازیان تدریجا معه سامان حرب از
شمشیر و تفنگ و باروت و سرب آهسته آهسته ارسال فرمایند تا جماعات متعاقب بفاصله یک یک روز
یا دو دو پایه شده برسند که این معنی باعث ترغیب مومنین و زیادت [?] و ارعاب اهل کفر
و ارتیاب خواهد گردید زیاده تسلیمات فقط رقعه سیوم بار بسم الله الرحمن الرحیم
از فدویان جان نثار محمد اسمعیل و محمد مقیم بحضور حضرت امیر المومنین امام المسلمین ادام الله جلاله
و ضاعف اجلاله بعد از ادای تسلیمات مسنون و تکرار آداب فدویت معروض انکه ازین پیش دو قطعه
عرائض یکی از مقام امب و دوم از مقام تنکابانی مشتمل بر تمامی سرگذشت ارسال حضور پرنور
نموده ایم امید که رسیده کاشف مدعا گردیده باشد من بعد چون از موضع تنکابانی کوچ نمودیم بمقام
شیرگرت میسر که متعلقه عالیجاه پاینده خان رخت اقامت انداختیم جمعدار انجا جالو نام بمدارا
و تواضع پیش آمد از انکه استقامت در انجا غیر مناسب بود و مصلحت نبود صبح اراده کوچ نموده
معه سیر جالو مذکور راهی ضلع اگرور گردیدیم لکن قبل ورود مایان در موضع شیرگرت سیر جالو وقت
برای خبر رسانی و تقریب ملاقات پیش عبد الغفور خان والی ضلع اگرور که پیشتر خود مستقل بود و
حالا یک گونه متعهد عالیجاه پاینده خان است رفته خبر رسانیده بود ازین سبب در اثنای راه
کمال خان برادر عبد الغفور برای استقبال در رسیده ره نورد وادی تواضع و مدارا و خاطرداری
گردیده و در ضمن مکالمه بیان ساخت که طبیعت عبد الغفور خان از چندی بیمار است لهذا خود نیامده
بالجمله از انجا همراه ما شده تا موضع کلکی رسانیده گفت که امروز در همین جا دیره باید کرد و صباح
بموضعیکه عبد الغفور خان دران مقیم است خواهیم رفت چنانچه روز دیگر حسب مقتضای مقام لشکر غازیان
را بی سر مطلق گذاشتن مناسب وقت ندیده میان محمد مقیم صاحب را در عسکر گذاشتم و بمعیت [?] محمد اسمعیل

سب ۶ گوشته امیر المومنین
۱۵۰۷۸

اخوندزاده و شاه سید و چند نفر دیگر همراه کمال خان مذکور در موضع اقامت عبدالغفور خان رفتیم
و در آنجا احمد خان پکهلی وال رسید و حیدر شاه ابن عم سید محمد علی شاه پکهلی وال و ارسلان خان
برادرزاده عبدالغفور بتقریب عیادت موجود بود از آن همه ملاقات واقع شد بیعت امامت بحضور
بردست فدوی همه مذکورین نمودند در اثنای گفتگو همین مقدمه پیش نمودیم که یک مقام محفوظ بطور قلعه برای
ما این تجویز باید ساخت عبدالغفور خان جواب گفتند که خبرگیری در قبضه من نیست یکی گڑھی حسن کوٹ
که متصل مقام اوست و دیگر گڑھی شمشیره که متصل دره کره پکهلی واقع است پس آن هر دو حاضر اند از آنجا
که از گڑھی حسن کوٹ جهاد وغیره بسبب بعد مسافت بر احزاب شیاطین متصور نبود شمشیره را پسندیدیم
و گفتیم که کمال خان همراه باید نمود تا راه نماید او شان بعده صبح کردند با برادران اخوندزاده محمد اسمعیل
را در آنجا گذاشته سید شاه را برای دعوت مسلمین آن قرب و جوار که برادری عبدالغفور خان اند [illegible]
تا پنج نشستند فرستاده خود بعسکر مراجعت نمودم از آن روز تا این روز که روز چهارم است کسی از [illegible]
نرسیده و ملا اسمعیل هم باز نیامده اند بنا بر آن علی در موضع ککلی استقامت داریم و امروز که روز شنبه
است آدمی از طرف شاه غلام حسین آمده زبانی بعد از سلام از طرف او گفت که تا هنگامیکه
لشکر دیگر نخواهد آمد مردم اینجا بر جهاد و مرافقت شما نخواهند برخاست ایشان بسبب قلت لشکر اعتبار
نمی کنند و مولوی عبدالله را معه ملا عصمت الله که بخدمت صاحبزاده محمد نصیر فرستاده بودم او شان
معه خط صاحبزاده رسیدند نوشته بود که مردم اینجا را بقدر لشکر بر نمی خیزند تا آن اگر لشکر دیگر حضور صاحب
لشکر نیز کومک برق باشند اگر بیاید مردم اینجا بسیار مجتمع خواهند شد و الا نه و تفصیل اینمقام زبانی
حامل که تاکید همین مضمون بود گفته فرستادند پس صورت این محال بر همین منوال است و مرضی مردم
اینجا چنان است که تدریجات که از زبان تازه منصوب گردانیده آنچه رای صواب پیرای حضور
اقتضا فرماید عین مراد و مصلحت است زیاده والسلام مع الاکرام فقط

[illegible]

رقعه چهارم — بسم الله الرحمن الرحیم — از فدوی جان نثار عقیدت شعار محمد اسمعیل بحضور لامع النور
حضرت امیر المؤمنین امام المسلمین ایده الله جلاله و ضاعف اجلاله بعد از تسلیمات مسنون و تکریمات
فدویت مقرون واضح آنکه سابق ازین عریضه از مقام کلکی هم روانه حضور نموده ام بعد آن
آنچه روئیداد است این است که ارسلان خان برادرزاده عبد الغفور خان معه قدری از اتباع خود کمک
حبیب الله میرفت و جنگ کرده اثنای آن اتفاقاً با هم رسیده اند در ضرورت مصلحت وقت و مناسب زمان
همچنین بعمل آمد که قدری از لشکر روانه بسمت حبیب الله خان کرده شود چرا که مردم اینجا بدون دست و بازوی
مایان هرگز از جا نمی خیزند چنانکه با خود دست و پا زدیم همه همراه خواهند شد ان شاء الله تعالی برای
جماعتی از غازیان بسرکردگی میان محمد مقیم خان صاحب تعیین کردم و خود معه ملا محمد اسمعیل آخوندزاده
اراده دارم که بزودی بطرف سواتیان رفته سرکردهای آنها را مثل سربلند خان و ناصر خان و
شاه محمد علی وغیره ترغیب و تحریص نمایم و آنچه فیما بین مذکورین و حبیب الله خان مناقشه و کینه داری است
رفع کرده یکدل کنم اطلاعاً بعرض پرداختم پس در نیولا اگر مناسب باشند قدری لشکر غازیان دیگر که
نهایت راغب بر جهاد باشند متوجه این سمت فرمایند که در جبی کورت رسیده با مایان ملاقی شود
و اگر رای صواب برای حضور اقتضا فرماید خط بنام پاینده خان مشتمل بر ترغیب و تحریص و پاسداری
ابلاغ فرمایند و ملا محمد اسمعیل صاحب آخوندزاده نهایت مرد دیندار است و حالا سوای او مردی
که دیانت دارد و واقف این ملک و مدد و معین و هواخواه اسلام باشد و قابل هر که منصور گردد دیگر نیست
با میدین بسیار از بسیار سعی نمایند باقی هر چه خواهد بود متعاقب بعرض خواهم رسانید زیاده
والسلام مع الاکرام فقط

رقعه پنجم — بسم الله الرحمن الرحیم

از فدوی جان نثار محمد اسمعیل بحضور حضرت امیر المؤمنین امام المسلمین ایده الله جلاله و ضاعف اجلاله
بعد از ادای تسلیمات مسنون و تعظیمات فدویت مقرون معروض آنکه وقتیکه در موضع کلکی بار برداشت در

کمال خان برادر عبدالغفور خان رئیس موضع اگرور فروکش گردیدیم شخصی از طرف سیادت پناه
محمد علی شاه و خان عالیشان ناصر خان معه عریضه مرسله رسیده ممدوح بحضور لامع النور این
فدوی رسید عریضه مذکور شان را دو بر مضامین مندرجه مطلع گردیدیم و از بیان او چنان واضح گردید
که مقصود اعزه ممدوحین چنانست که عساکر ظفر پیکر در مقام اگرور یا غیر آن چند روز اقامت نماید
یعنی بالفعل بقرب جوار ایشان متوجه نگردد و ظاهرا غرض ایشان از همچنین این امر باشد که ایشان
بالفعل بظاهر یکبار نظر بنابر بعضی مصالح دنیویه بپیوستگی هشیار زند و علیه عسکر اسلام تا حال در حل
حوزه منزل ایشان بنابر قلت اسباب ظاهرا ستیفی نگردیده بنابر آن اعلیه رابطه مذکور را بالفعل بظاهر
قطع کردن و پیوستگی خود را بحضور لامع النور مشهور گردانیدن مناسب مصلحت خود نمیدانند بنابر آن اعلیه
عسکر مذکور را از قرب جوار خود دور و در تعطیل و تعویق انداختند لهذا اینجانب هم مناسب وقت
دید که رابطه اتحاد و اخلاص را با پاینده خان و خوانین اگرور و حبیب الله خان بظاهر مستحکم نیز گرداند
تا وقتیکه با اعزه ممدوحین علاقه اتحاد بدست آید و طریقش همین بنظر می‌آید که عسکر مذکور در ضلع اگرور
اقامت نماید و هم تایید حبیب الله خان را بر زبان اظهار کند و مکرر جریده معه چیزی از رضا و عزم
ملاقات اعزه ممدوحین نماید لیکن بخوانین اگرور چنان اظهار کند که بنابر جمع نمودن لشکر سوات ایشان را
که در قرب جوار اعزه ممدوحین سکونت میدارند میروم تا لشکر مذکور را جمع نموده بنابر تایید
حبیب الله خان بجمعیت کثیر متوجه خواهم گردید همین معنی را در دل خود مضمر داشته اول بنابر ملاقات
عبدالغفور خان رفتم و کمال خان برادر ایشان را با خود بردم و ارسلان خان برادر زاده
ایشان را در مقام ایشان طلب نمودم و احمد خان رئیس ضلع پکهلی و سید حیدر شاه که ابن عم
سیادت پناه محمد علی شاه را در میان مقام یافتم بجمله با خوانین مذکورین با جمیعهم در همان مقام
ملاقات واقع گردید و مکالمه و مشاوره در میان آمد تفاصیل آنچه در میان محفل مذکور بر زبان طرفین را

جاری گردید

جاری گردید تحریر آن خیلی متعذر است اما محملش آنکه خوانین مذکورین هرچند مدارات لسانی
بیش از بیش بر روی کار آوردند حتی که بیعت امامت بجناب بردست اینجانب ادا نمودند لیکن از
مجاری کلمات ایشان چنان تراوش میکرد که ذره از غیرت یا نی رعیت اسلامی خلاص
قلوب ایشان در امتثال احکام علام الغیوب اصلاً نمیدارند بلکه منتهای نیات ایشان محض تحصیل
معنی حطام اینجهان و تفوق بر اقران است و بس بر مسلک ایشان سخن کردم و بمواعید حصول ایشان
تکلم نمودم و در اثنای آن بعضی در مقدمات دعوت و تذکیر در مطاوی کلام مندرج ساختم بالجمله
بظاهر رابطهٔ اتحاد قدری مربسته بعد از آن لشکر خود در موضع کلکی معاودت نمودم بعد از آن
عجب واقعه پیش آمد که نزد میان محمد خان از جنس نقود محض اشرفی بود و روپیه اصلاً نبود و مردمان
اگر از نرخ خرید و فروخت اشرفی اصلاً آگاه نبودند بنابر آن علیه بر فروختن غله بعوض اشرفی
اصلاً اقدام نمیکردند و بدست آمدن غله بطریق قرض بود بعد چند روز که اشرفی را در آن مدت
بجای دیگر فرستاده و در عوض آن مبلغ حاصل کرده آورده شود به این اشاره رؤسای آن مقام
متعذر مینمودند و رؤسای مذکورین از بسکه باین معنی یقین کلی پیدا اشتند که بالفعل لشکر مجاهدین تائید
حبیب سید خان خواهد ورد از مرافقت لشکر ظفر پیکر پهلو تهی مینمودند و در بند گذاری ایشان کماحقه
بجان و دل سعی نمودند هرچند با رؤسای مذکورین از همین کلام رایج گردید اما کما حقه متوجه نگردید
بنابرآن در روز تنگی خرج و ضیق معیشت بر جمیع پیش آمد که اکثر اهل قافله عموماً و اهل راسپور خصوصاً
مضطرب گردیدند و آخر از استحکام استقامت در مقام اقامت دست بردار گردیدند آخر کسی از عقلای
ایشان بمعاودت مشورت میدادند و بعضی از ایشان بردن استیذان رفتند میان محمد مقیم خان
بنابر شجاعت جبلی و جرأت قلبی در باب سلسله جنبانیدن کارزار و شروع مقدمات جنگ و پیکار
نهایت استعجال مینمودند هرچند بحسن تدبیر و لطف کلام عزیمت ایشان را در تعویق و تعطیل انداختم

اما مرد دیگر و ز بر ایشان مثل گذشتن یکسال هنوز دستیار اعلیه منشی خواجه محمد را نزد سربلندخان
معه مبلغ یک اشرفی روانه نمودم تا با خان ممدوح در باب شما در هم کلام بکنند و آن اشرفی هم فروخته
بمعرفت خان ممدوح فروخته روپیه بسیار نزد آنشان روانه گردیدند بعد روانگی ایشان خان عالیجاه
ارسلان خان آمده اظهار نمود که من معه جماعتی از اهل کرد ر بنا بر تائید حبیب الله خان فی الحال
میروم اگر کسی را از شما شوق جهاد باشد و غیرت تائید مسلمین مظلومین در دل داشته باشد همراه من
شود که خرج آن من بر ذمه خودی بردارم بمجرد استماع این معنی جمعی کثیر از اهل قافله عموماً و میان محمد مقیم خان
خصوصاً بر رفاقت او مستعد گردیده و آمده بر پیش پس چشم بسته بر تائید خان ممدوح کمر همت بستند
و استعداد از من هم کمی در خواست گردیده هر چند اجازت ایشان مصلحت وقت ندیدیم اما رنجش
ایشان نیز اهم مخالف امر آنجناب فهمیدیم بنابر آن علیه عسکر را دو قسم نمودم رفیقان میان محمد مقیم را عموماً
و دیگر مشتغلین را همراه ایشان کرده بر رفاقت ارسلان خان مامور ساختم و خود معه جمعی باقی در موضع
حسی کوت که محل سکونت ارسلان بود رخت اقامت انداختیم بعد گذشتن ارسلان خان و میان
محمد مقیم خان خود معه چندی از همراهیان که قریب چهل کس باشند از آنجمله فضیلت مآب کمالات اکتساب
اخلاص انتساب ملا محمد اسماعیل اخوندزاده که ارشد جمیع علمای انجا یار اند در مقدمات جنگ
و پیکار و تالیف اخبار و استرار یگانه روزگار و نهایت هوشیار از آنجمله ملا شاه سعید و دیگر جماعه
از رفقای خود حسب الطلب خان عالیشان سربلند خان ملاقات ایشان را متوجه گردیدیم و جماعتی غرات
باقی بسرکردگی مولوی عبدالله خان در موضع حسی کوت مقیم گردانیدیم آنجا بعد از طی شب و فراز
کوهسار نزد خان ممدوح رسیدیم و ملا عصمت الله برادر ملا شاه سعید را هم در آنجا یافتیم خان
ممدوح هر چند از سرداران نامدار و از مردمان دیندار اما بالفعل از وطن خود بر آمده و در مقام سکاهی
بطرز مسافران نشسته اند اصل رئیس آن مقام شخصی شاهی خلیل نام که با خان ممدوح نهایت عداوت دارد

واز رفقت

و از موافقت ایشان کوشش نمایند الغرض با جان محمد و شاهی خان برادران او ملاقات
واقع گردید هر چند کلمات موانست و اتحاد در وداد از ایشان صادر میگردید اما توقع انسلاک
خود بسلک مجاهدین بطریق یکرویی و یکجهتی میسر ادید و دو روز در دو شنبه ایشان گذرانیدم و در
ترغیب ایشان بمرتبه قصوی سعی خود را رسانیدم اما از قرائن حالیه و مقالیه همین معنی فهمیدم که
مقصود ایشان برهم شدن مخالفت ایشان ست یعنی شخصیکه فی الحال بر سواحل دریای اباسین
متسلط است و در موافقت و مخالفت مجاهدین انتظار قوت و شوکت ایشان میدارند که اگر
غلبه ایشان بر کفار بوجه من الوجوه ظاهر شود تسریع الحال بکمال استعجال موافق خواهند گردید و الا
راه سلامت روی در میان موافقت و مخالفت خواهند پیمود البته اینقدر متیقن ست که در انظار
مجاهدین نخواهند کوشید اما اینقدر هم متوقع ست که فی الحال لباس شجاعت و شهامت در میدان موافقت
موافقت خواهند پوشید غرض اینکه حصول معنی شوکت مجاهدین باجتماع عسکر یا بدست آمدن مصارف
مجاهدین از روی ایشان خیلی متعذر مینماید آری بر تقدیر حصول شوکت از سائر اخوان و اقران
خود پیش قدم باشند و دیگر اقران خود را نیز بر همین ترغیب نمایند و احتمال دیگر هم مظنون ست و آن
این ست که اگر کسی بالفعل بر نهج کوشیدن مخالفت ایشان ظاهرا باهرا مستعد گردد پس محتمل که
از چپ و راست چشم بسته موافقت او بالفعل اختیار نمایند و در تاسیس مبانی حشمت و شوکت او
سعی بلیغ بجا آرند و شاید که بنا بر اظهار همین مدعا عزم ملازمت حضور هم میدارند اما بر مجرد وعده
بیخ کنی مخالف فی الحال موافقت کلی از ایشان متعذر بالجمله موافقت ایشان بالفعل بر تقدیر بیخ کنی
مخالف ایشان بالفعل ست فاما بر تقدیر وعده بیخ کنی پس وعده موافقت ست این ست آنچه این
فدوی از قرائن حالیه و مقالیه ایشان فهمیده لیکن بظاهر پس راه موافقت و عاطفت میپویم
در رابطه اخلاص و اتحاد میپیچم و همت بالفعل را بر معیت سیادت پناه محمد علی شاه مصروف میدارند و از آن

سیادت پناه را سرگروه خوانین این ضلع خود شمارند و آن فدوی اظهار یگانگی خود را با مخالف این جانب
بچند وجه مقرر میداند اول آنکه گذر دریای اباسین از جانبین و ضلع اگرور زیر حکومت اوست
پس در این صورت انقطاع رابطه دوستی مرور و عبور جماعات غزات متعسر میگردد ثانیاً آنکه خود آن شخص
نسبت سایر خوانین این اضلاع صاحب حشمت و مکنت است موافقت این خوانین در مقابله مخالف او ظاهر
هیچ کار آمدنی نیست ثالثاً آنکه درمیان بود و درمیان حبیب الله خان و سایر خوانین اگرور رابطه اتحاد
نهایت مستحکم است و میان محمد مقیم خان سه جمعی از غازیان نزد حبیب الله خان بالفعل رفته اند پس تحمیل
که خان مذکور را با دیگر خوانین ضلع اگرور بر انقطاع رابطه اتحاد در مابین این فدوی و شخص مذکور آگاه شوند
تحمیل که مضرتی با ایشان رسانند یا از موافقت و مرافقت ایشان دست بردار شوند و اینمعنی هم باعث
وصول مضرتی با ایشان گردد رابعاً آنکه سلطان زبردست خان که از اعظم رؤسای حوالی کشمیر است
با حبیب الله خان رابطه اخلاص و اتحاد از قدیم الایام میدارد پس شاید موافقت خان مذکور یعنی حبیب الله خان
باعث حصول رابطه اتحاد فیما بین این فدوی و سلطان مذکور گردد این است مجمل حال خان عالیشان
سربلند خان و دیگر خوانین این ضلع را مثل سعادت خان و احمد شاه خان و احمد خان و شاهی خان
و امثال ایشان هم رنگ سربلند خان یافتم و احوال ناصر خان و حسن علی خان و سیادت پناه محمد علی خان
و امثال ایشان نیز از رؤسای غایبین که با ایشان تا حال ملاقات واقع نگردیده از حال خوانین مذکورین
بطریق قیاس شناختم که ایشان باعث حصول معنی شوکت عساکر اسلام نخواهند گردید و تسلیه جناب
مقابله کفار نخواهند شد اما بر تقدیر حصول حشمت و شوکت البته راه موافقت خواهند پیمود و اگر کسی سلسله
کارزار بجنبانند شاید بوجهی از وجوه شریک او شوند آری بر تقدیر ظهور غلبه اهل اسلام موافقت ایشان
قریب بیقین است البته احتمال وصول ضرر از طرف ایشان نهایت مستبعد است پس فی الحال ایشان را
محب ضعیف القلب و من قلیل الاخلاص و مخلص جبان و صاحب ایمان مخلوط البته تصور باید کرد در زمانه و دار

موافقت

موافقت بالفعل توانند کرد نه تسلط مردان نفاق شعار راه مخالفت خواهند پیمود بلکه بسا کنین
وقاعده دینیانه که غلبه اسلام را بدل خواهان اند در معرکه پیکار را بهره وخیان فی الحال بشا در رفت سربلند خان
وشاهی خان در مقامیکه شنیده شد فیما بین سعادت خان وشاهی خان است و تمام جریان مستور از شقاقات
ضلع نگری است و از همه جانب بکوهسار محاط اقامت نمودیم هر چند مقام اقامت این چند رفقا را
هم در آن موضع نبوده با وجودیکه از سکان موضع مذکور با قامت باغیان راضی هم نبودند زیرا که احتمال
میداشتند که شاید تمام عسکر رخت اقامت در همین موضع اندازد و تنگی مساکن و فنا و مزارع لاحق
حال گردد لیکن بجهت ضرورت برای چند روز در موضع مذکور اقامت نموده یکقطعه خط بنام سید مصلح
وخان عالیشان ناصر خان وحسن علیخان بمعرفت خان عالیشان سربلند خان متضمن بر ترغیب و تسبب
حالات ایشان بنابر ملاقات در موضع مذکور ارسال داشتم و خطوط دیگر علیحده علیحده بنام اعزه مذکورین
متضمن بر مطالب علاوه بدست یکی از رفقاء خود نیز ارسال نمودم و ملا عصمت الله را بسمت خوانین
قوم دلسی برای ترغیب و دعوت روانه ساختم و شخصی را بطرف سادات میل و کرانی نیز روانه نمودم
بجمله بجهت ملاقات و بمقدار عقل ناقص در سعی مشغولم حق تبارک و تعالی مشکور گرداند و ثمره آن بروی کار
آرد و مقصد استقلال خود سعی بجا می آرم و سر رشته کار بدست قادر مختار می سپارم و در این اطلاع آمده چنان
معلوم نمودم که هر چند بفضل تعالی در عرصه کثیره برآمدن مقصود متوقع است اما وقت آمدن عسکر در این اضلاع
رسیده بود بلکه اینمعنی قبل از وصول وقت آن واقع گردید از آنکه رفتن آن بود که این قدری مهم چندی
از خود متکفل زمان حضور داور این اطلاع میگردید و به دیهات و قری بلا تکلف در ضمن بطریق جبر و
اعلان و تعیین بطور سر و کتمان ورود و سیر میشود پس ازینکه رؤسای این اطلاع مستعد میگردیدند و
موضع اقامت لشکر معین میشد تا آن وقت عسکر ظفر پیکر رونق افزای انجا میگردید با آنکه ابتدای لشکری
چرا که اکثر الفساد از مردمان کار رسیده این سمت میگردید و قطع نظر از موافقت و مخالفت سکنه این اضلاع

بر مقابلهٔ اعدا، سرآوجهر اعلام جنگ و جدال می افراخت و بر کفار و منافقین بی دغدغه دست انداخت
هر که راه مخالفت می پیمود جزایش او میرسانید و حیل منافقین را از هم میپاشید خبر تخریب بنا و رفع
آن از میان محمد مقیم فتح باب گردید و حصول مقصود میسر الحصول نماید والا بعد چندی انشاءالله آنچه آمدنیست
می آید اما چه باید کرد که اکثر رفقا مطبوع اند که به استعجال مجبول اند الا بعض از ایشان که بر انقیاد محض
و اطاعت بحت مستعد اند و معنی جهاد که عبارت از بجا آوردن مساعی جمیله است در مقدمات نصرت دین
خواه به سنان و لسان باشد خواه بسیف و سنان نفهمیده مشارکت خود را به هر رنگ باعث افتخار ندیده اند
بالفعل با کرده ایشان هم نهایت مضر مقصود است ولی تأمل و تدبیر در دست انداختن هم از مصلحت وقت بعید
بلکه تخیل که این هردو امر از ممنوعات شرعیه باشند و از محظورات عقلیه بلکه همین وقت است که بر یکی
تأمل و ملاحظه تیش خیز نمایم و در طی مراحل تشبث ورزیم که هر بار مستعد شویم و مساعی جمیله عقلیه بجا آریم و از
افضل انواع جهاد شماریم و رجای واثق از بارگاه حضرت خالق آنست که رفقای این فدوی عموماً و حاضرین
این مجلس خصوصاً در معنی مشارکت این فدوی نمایند آنگاه بعد چندی نقاب حجاب از چهرهٔ مقصود انداخته
و علم نصرت دین و اعلای کلمهٔ رب العلمین برافراخته گردد باقی تفاصیل احوال بعد از ملاقات سید ممدوح و
خوانین مذکورین معروض کرده خواهد شد زیاده حد ادب است. نمره آنکه ملا محمد اسمعیل اخوندزاده نهایت مرد هوشیار
و دیانت دار اند و در مشاورت و مصالحت تجربه کار و پیشوای تمام فضلای این ضلاع اند و معتمد پیش خوانین
این اطراف و در کار دین بجان مصروف و در تألیف و ترغیب جهاد مشغول آمده اگر یک شقه مشتمل بر تحسین
و آفرین بنام شان ابلاغ فرمایند زیاده حد ادب است. دیگر آنکه خان عالیشان سربلند خان برادر حاجی مرشد دل
بحضور بسیار قصد میداشتند لیکن فدوی متوقف ساخته تا که ملاقات از محمد علی شاه و دیگر خوانین بخوبی
میسر آمده و آورشان این مضمون را گفته بودند که باید نگاشت بنابران معروض داشته شد پس یک شقه
بنا بر ماندن ایشان تا وقت حاجت هم ابلاغ فرمایند فقط

بسم الله

بسم الله الرحمن الرحيم رقعة اخرى كانت ملفوفة في الاولى من المولى الاجل الاوحد
الى المولى الاعلى الاجل امير المؤمنين وسيد المسلمين اعلى الله كلمته واعلى مجده ونشر دينه باقتدار رشده
بعد السلام عليكم ورحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت ان الاخوين الذين جعلتهما لي وزيرين خيرا
واميرين باطنا لا ريب انهما ناصران لدين رب العالمين وناصحان لائمة المسلمين فاحسنهما من
مشير ووزير بيد انهما لا يحتفان بان يسند اليهما الامر الخطير اما اصغرهما فلا شك في فتوته ومروته
وصلابته وشهامته غير انه شاب من الشبان وفتى من الفتيان فما هو الا نفحة من النيران لا يعرف
يمينه من شماله ولا يحترس بعاقبة الامر وماله واما اكبرهما فلا محالة انه من نبراس الاكناس ومن مجازيف
الناس الا انه ربما يخيل الله الامر الصغير في كسوة الامر الخطير فقد يظن ان الرجل قد اشرف على جهاد
وشمر لاعلاء كلمة رب العباد مع انه لم يحصل رتبة الا الاماني فحصول المطلوب بمراعيه كراعيه غير قريب
فمعرضها في الاقتحام بامر عظيم دالكو من غير كرم فيظن انه قد فاز بالسعي المشكور ولم يأت له الا
هنيات الامور ولا يتميز من الخائن والامين ولا يعرف الغث من السمين وهما فما يكون ذلك نقصانا
وبه قلة الطهارة صعوبته والذي علق بجبينه وبراسه الى الاذقن بانه من الغاشين بل هو من يحسن
الظن بكافة المؤمنين فاما شيعة احباء الاصغر الذين يعدون انفسهم من اخوان موالده ويدعون
موافقة من محبته فليسوا الا من رجال هذا الاتقال كانهم لم يؤمنوا بالجزاء والمال كل مقصدهم الا انهابات
والاغتنام لا اتقاء بل الاسلام وجل مآربهم التربع على الاقران والتجبر بين الاخوان لا تاييد
دين الملك المنان فما كنت في هذا الامر الا كالاسد للاخوين فلا انتم في البين فلا نظرتما فيما ذكرت
عرفت ان استبدادي في امري واستقلالي في نظري انفع في اعلاء كلمة الدين وجميع شباب المسلمين ما اشاورهما
النسبة الا اني قد ابى الامر رايتها وقد اني غلبة لكني لم ازل اراودهما حتى لا يجانفا بي ولا يختلفا
فيما بينهما فالامر جار كذلك الى الان بحمد الله تعالى وكلاهما زرعان مطمئنان الا انهما قد يختلفان فيما بينهما

اختلاف المجادلين لا خلاف المناظرين لكني ادفع ذلك منها ما استطعت تماماً الا كالمتعادين
بالمنا والمتحابين ظاهراً فزجر الدعاة منكم في اصلاح ذات البين وزوال التحاسد من قلوب الاخوان
واسئله مجيب قريب ان كل الاسلام نعم همي في العلم والعمل وشريكي في حمل السيف والقلم ذو الرأي الثاقب
والتوسم الصائب والعلم النافع والقلب الخاشع والزهد التام ثم لسان صدق على رصبت حلي في العلماء
والرؤساء والامين والضعفاء فما اكرم من ناصر الدين اسعد الناصح لخليفة الله   مورخه
سیزدهم ماه صفر ۱۲۴۳ سنه هجری   روز پنجشنبه یازدهم شهر مسطور روز شنبه به پنجبار رسید
بنام شاه کامشغار معروضه یکشنبه ۵ شعبان ۱۲۴۳ سنه هجری از موضع نهر ——
بسم الله الرحمن الرحيم - از امیر المومنین سید احمد بجناب خلایق مآب معلی القاب رونق افزای
اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسندآرای محافل سیاست وکیاست مهر سپهر اعلای دین
صولت وشجاعت مقبول بارگاه اله مروج دین رسول الله عظمت مآب ورایت انتساب سلطان شاه
ابد الله جلاله وضاعف اجلاله بعد از اتحاف تحایف اسلام وادای هدیه مرضیه اسلام که سنت
سید الانام علیه الصلوة والسلام مشعر ومشیر خلت واتحاد وتخمیر گردانیده می آید رقیمه کریمه
مودت شیمه باعث ازدیاد مراتب خلت گردید حقا که هر نقشی از نقوش شکیلش مثل خال
عذار خوبان وهر سطری از سطور عنبرینش مشابه به زلف محبوبان زینت بخش چهره قرطاس خلت
اساس بوجهی بوده که رشحات مودات از سحایب کلمات اتحاد آیات باران صفت میبارند
وقلم محبت رقم وثایق اخلاص واختصاص بمداد محبت ووداد بر لوح سینه یگانگت گنجینه مینگارند
علاوه برین انکه انچه هدیه مرضیه یعنی یک کنهر ویک چکمن ارسال فرموده بودند آن مغانیس صداقت
آگین را رو بالا گردانید وصدای تهادوا تحابوا بگوش دل خلت منزل رسانید الحمد لله که حق جل وعلا
بکرم عمیم خود آن خلایق مآب را باین سعادت عظمی وعطیه کبری که عبارت از محبت فی الله است نواخت

وآن معا

وآن معلی الالقاب را بتایید دین متین و رفع اعلام شرع مبین از سایر اخوان و اقران ممتاز ساخت
واهب العطیات این توفیق را روز افزون گرداناد و هر چند مفاخر و مناقب آن اورنگ آرای جلالت
از زبان اکثر خواص و عوام این دیار و اقطار عموماً از زبان فضیلت مآب ملا فیض محمد و ملا نصر الله
خصوصاً بارها مجملاً بگوش محبت نیوش بکرات و مرات رسیده بود و باعث استحکام روابط خلت و
علایق محبت گردیده لیکن درین ایام خجسته فرجام خان اخلاص نشان محبت عنوان آدینه خان
بدخشی که بنا بر استفاده اشغال طریقت نزد این فقیر رسیده‌اند تمامی حال خیر اشتمال آن خجسته خصال
مفصلاً بیان نمودند بسبب استماع اخبار فرحت آثار علو همت و وفور رغبت آن عالی منزلت در باب
اعلای کلمة الله و احیای سنت رسول الله و کسر شوکت طلمه معتدین و شکوه متمردین و کمال شهامت
و جلادت آن والا منزلت در میدان سطوت و معارک صولت استحکام سلاسل محبت و اخلاص و خلت و اختصاص
دوبالا گردید الحمد لله که ما مردم ضعفا را که محض جان خود را از جمیع ما سوی الله منقطع گردانیده
و سینه اخلاص گنجینه را از محبت جمیع من دون الله مطهر کرده بنا بر نصرت دین
و اعلای کلمه رب العالمین کمر بسته ام و از محبت اخوان و اوطان و محبان و دوستان
رو گردانیده در محبت محبان حضرت حق و عداوت اعدای آن فنا در مطلق بالکل
مشغول شده ایم با کسی محبت میداریم نه عداوت آری باشتغال آن ناصر دین مبین
و ناهر احکام رب العلمین و ناشر شریعت سید المرسلین لازم که علاقه محبت مستحکم تر
گردانیم و بملاقات فرحت آیات آن برگزیده خالق السموات محض لله و
فی الله خود را رسانیم نهایت تمنای قلبی آنست که ملاقات جسمانی میسر شود اما چونکه درین
جزو زمان جمیع مؤمنین ضلع سوات و بونیر و مهمند و خلیل و علمای دور رائی و باکنان
بلده پشاور و سپاهیان عسکر و رؤسای آن دیار بر همین معنی اتفاق نمیشود که بغیر بریم زدن دست

باشنده خان خیل و کسر شوکت ایشان هرگز باب جهاد مفتوح شدنی نیست و این فقیر را بر همین
معنی ترغیب داده که بعد انقضای ماه رمضان المبارک بنا بر استیصال منافقین مخذولین متوجه
شوم یعنی بر پاک کردن بلده پشاور از الواث منافقین مذکورین عزم نمایم چنانچه این معنی نهایت
پسند خاطر این فقیر و جمیع مومنین این دیار گردید لهذا منتظر انقضای ماه صیام در ضلع سوات نشسته
ایم همین که ماه مبارک منقضی گردید موسم گرسیتن غازیان در رسید هر چند عروض بعضی نظام
مانع ملاقات جسمانی فی الحال بود اما یک صحیفه باعث ازدیاد اشتیاق ملاقات گردید که دل خواهش
منزل این فقیر چنان اقتضا نمود که آن برادر عزیز را هم درین دولت دو جهانی و سعادت جاودانی
شریک حال خود نمایم و آن سعادت را هم با انواع ترغیبات و ترهیبات بر سرانجام این مهم عظیم کشان
کشان آرم تا اگر بنفس نفیس خود شریک این امر عظیم شوند پس زهی سعادت ایشان و الا بقدر
البته چاره ناچار ایشان نیز مستعد نمایم که پاره از لشکر ظفر پیکر و قدری از مصارف مجاهدین بقدر
استطاعت خود ضرور بالضرور نزد این فقیر رسانند تا بحضور رب العالمین و جناب سید المرسلین سرخرو شوند
و چنانکه در جهان فانی بسلطنت و مملکت معروف اند همچنین در ملک جاودانی بوجاهت و ریاست
و علو مدارج جنت موصوف شوند و در میان جمیع اقران و اخوان اهل زمان بنیکنامی و صیت عالی
و ثنای جمیل بدست آرند و از استحکام علاقه محبت صوری و معنوی است که سعادت جانبین و شرافت طرفین سبب
شهره جمهور انام و زبان زد هر خاص و عام گردد بنا برین مصالح منتظر هستم که ملاقات جسمانی حاصل نمایم
و چیزی از فیوض ربانی و برکت روحانی که این عاجز خاکسار و ذره بمقدار محض بقدرت قادر مختار
بآن فایز گردیده آن برادر عزیز را هم بنا بر استحکام علاقه اخوت تعلیم نمایم و در همین معنی متردد بودم
که اگر عازم ملاقات آن برادر عزیز شوم اجتماع مومنین برهم میشود و اگر از آن جا طلبی نمایم مشارکت
ایشان درین امر عظیم از دست میرود و بنا بر آن علیه بزرگی را از اعز عزیزان و اعظم رفیقان خود که

حامل اسرار

حامل اسرار طریقت این فقیر باشند و مطلع بر مجمل و مفصل حالات این ضعیف ملاقات ایشان بعینه
ملاقات این فقیر باشد و استفاده از ایشان در حکم استفاده این ضعیف و کلام ایشان در جمیع
مقدمات منسوب باین نحیف یعنی جناب هدایت مآب کمالات انتساب مناقب اکتساب مصدر دین متین ناشر سنت
سید المرسلین مخدومی مکرمی شیخ نظام الدین را سعدخان ممدوح یعنی آدینه خان بخشنود اقبال معمور معلی
روانه کرده شد و یک قطعه اعلام عام برای ترغیب جمهور اهل اسلام بجناب معلی القاب هدایت مآب شیخ
ممدوح فرستاده شد تا آنرا در جمیع اهل اسلام و سایر خواص و عوام منتشر فرمایند و هر کس را
از سر سبیل مخلصین بمضمون نصیحت مشحون اعلام مسطور ترغیب نمایند اما بنا بر ترغیب خاص آن برادر عزیز
میخواستم که دفتری بانسب [illegible] و طویل نگارش کنم لیکن تمهید میکردم که هر چند مضامین ترغیب و ترهیب
در اسلوب رنگارنگ و قوالب گوناگون اظهار نمایم اما هرگز هرگز در جنب کلام ملک علام یعنی قرآن مجید
و فرقان حمید که سراسر مشتمل بر همین مضمون است یعنی اعانت مجاهدین و اهانت معاندین بکاری
معدود نخواهد گردید لهذا بر همین قدر اکتفا نمودم که مصحفی بغایت واضح الخط بدست شیخ ممدوح برای
تلاوت ایشان فرستادم تا در همان مصحف مجید تلاوت نمایند و آنرا از زبان واجب الاذعان خلاف
زمین و زمان قصه زفر سوده بر منطوق لازم التوثیق عمل فرمایند که بر اقامت جهاد و اعانت مجاهدین
و ازاله کفر و فساد و اهانت معاندین چه قدر تاکید بلیغ میفرمایند و منافع و فواید آنرا بتقریرات
رنگارنگ میفرمایند اما هیچ کسی را از بندگان اتقیا شعار میرسد که با وجود اینقدر تاکید اکید مولای
تغافل و تساهل نماید و بچه [illegible] مال و جاه در مقابله امتثال احکام ذوالجلال بخیال آرد
و انسه بیدی کاهی ایشان والی امرا مستقیم زیاده بجز دعای ازدیاد مراتب جاه و جلال و ترقی مدارج
عز و اقبال چه نگارد ⁂ بنام وزیر الدوله بهادر بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین
سید احمد بخدمت نواب صاحب حشمت مآب شوکت انتساب مناقب اکتساب شهامت نشان جلالت عنوان

نواب وزیر الدوله محمد وزیر خان بهادر زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه رقائم کرایم مشعر صحت مزاج وهاج و مشتمل بر مراتب اخلاص و اتحاد و خلت و وداد
رسید مقتضای این خلت گزین بر منصه ظهور رسید مراتب فرحت بی نهایت و مدارج مسرت بغایت بخشید
الحمد لله حق جل و علا بکرم عمیم خود آن حشمت مآب را باین افضل عبادات و اکمل سعادات که عبارت از
حب فی الله ست موفق و مشرف گردانید چنانکه این تخم شجره محبت را در سینه بی کینه کاشته اند همچنین این
شجره مبارکه را شب و روز سرسبز و شاداب داشته مثمر ثمرات جلیله و باعث برکات جزیله دارین گرداناد
این فقیر را در دعای خیر خود مشغول دارند و در باره این فقیر بدعای خیر شب و روز مشغول مانند و خاطر
خلت مقاطر را از طرف این فقیر و سایر مجاهدین و مهاجرین مطمئن دارند که بفضل الهی جمیع رفقا و ضعفاء
این نواحی در مقصد مرام اعلای کلمه پروردگار و احیای سنت سید الابرار در موافقت این عاجز خیال یکجا ی
چست و چالاک اند که حال خیر اشتمال ایشان لائق تماشا کردنی ست آنچه مراتب محبت و اخلاص
محبان هندوستان با این فقیر معروف میکردند آنچه از زبان در حق جمیع اقوام افغانان عموماً
و قوم یوسف زئی خصوصاً قصور باید کرد آری این قدر است اگرچه صرف جان خود را در همقدمه
بجوی نمی شمارند اما در بذل مال لاچار اند که استطاعت ندارند بنا بر آن علیه یک گونه تردد و تفکر بود
مخلصین هندوستان که از جنس غربا و ضعفا اند و بحمیت اسلامی و غیرت ایمانی موصوف اند و در چند مشکلات
مهاجرین و مجاهدین مصروف هر چند جد و جهد میکردند که در خدمتگذاری عزب ایشان شریک شوند اما
چون طریق ارسال مصارف نمی یافتند بجز یاس و تاسف نمیداشتند آخر الامر طریقی بنهایت محکم و سهل
بدست آمده صاحبزاده یگانه آفاق مولانا محمد اسحاق بر آن اطلاع میدارند بنا بر آن علیه مخلصین هندوستان
بجان و دل کوشش نمودند بقدر استطاعت خود مثل انصار کبار از زر و مهره و زیور گرفته تا روپیه
و اشرفی قدری جمع نموده ارسال کردند اکثر آن رسیده و بعضی از آن انشاءالله خواهد رسید بلکه هر که

نموده ای

نزد مولوی محمد اسحاق چیزی خواهد فرستاد نزد آنجناب بلا تکلف خواهد رسید و آنچه مولانا ممدوح
سابق انکار از اخذ مرسوله محبین می‌نمودند محض بنا بر همین معنی بود که ایشان را طریق ارسال
بدست نیامده بود الحال که بدست آمد ان شاء الله انکار هم نخواهند فرمود اطلاعاً نوشته شد
تا خاطر عاطر از پریشانی مسئول مانده از طرف ناظر آن تردّدی و تفکری لاحق حال شود که از
طرف خرچ هم عسرتی نیست و آنچه مصارف بنای مقدمه جهاد ضروری است عنقریب بجا خواهد رسید
برادر مکرم میان میر سید احمد علی صاحب نیاز از طرف آن حشمت مآب بیعت امامت بجا آوردند حق
تبارک و تعالی قبول فرمایند برادر ممدوح اظهار نمودند که آن حشمت مآب بایشان باین معنی فرموده
بودند که اگر فلانی یعنی این فقیر خود دعوی امامت میکند پس از طرف من بیعت او بجا آرید و اگر
آوازه این دعوی محض از زبان رفقا سر بر میزند پس چندان اعتباری ندارد و مهربان من
حقیقت الامر این است که این فقیر محض از زبان خود هم دعوی مذکور میکند بلکه این عاجز خاکسار
و ذره بمقدار را بلا شک و ریب از پرده غیب بر این منصب شریف از مدت مدید منصوب گردانیده
اند و بالفعل باظهار آن مامور ساخته خدا آنکه عالم الجهر والکتمان والسر والاعلان است گواه است
بر همین که این بنده درگاه قادر مختار و عاجز عبودیت شعار محق صادق بحق است اصلاً و مطلقاً
بطلان و کذب را در آن مدخل نیست آن معنی را بالیقین تصور فرمایند و در سویدای قلب بگذرند
که هر که اقرار این منصب میکند مقبول بارگاه لایزال است و هر که با نکار پیش می‌آید بیشک مطرود
بارگاه رب ذو الجلال روزیکه همه اولین و آخرین بحضور مالک که مالک عالمین است و بمحض کرم خود
مرا این منصب بخشیده در آن روز برای جد من که سید المرسلین است که ببرکت اتباع منصب یافته مجتمع
خواهند گردید رفیقان من که باین منصب اقرار کرده اند بکمال مناصب عزت و وجاهت خواهند رسید
و مخالفان من از منصب انکار رسیده اند در مهالک ذلت خجالت خواهند کشید فردای قیامت همیشگی آن بی است

الحشمت مآب

و بلا ریب اینچه نامه شما ملاحظه شد فی هرگز نمیخواهم که کسی از مخلصین باین ذلت گرفتار شود لکن
چه کنم که استطاعت نمیدارم که هر کس را کمک کنم در شابت خود آرم زیاده والسلام مع
الاکرام تحریر باتاریخ بیست ششم ماه شعبان ۱۳۲۲ سنه هجری مقدس از مقام جار ضلع سوات

بسم الله الرحمن الرحیم. من عبد الله المنتهض لنصرة الدین الملقب بامیر المؤمنین
الی قمری سماء العزة والاعتلاء و نیری فلک المجد والسناء فرقدی فلک الاسلام و بضعتی شیخ الاسلام
و ریحانتی دوحة الرحمن ریحانتی روضة الجنان سیدا شبابهما من عالم الاسلاف و اعلام الاخلاف زادکما
الله تعالی اصحاب الدین الله اما الکبیر منهما فلا اشک انه تقی الاعراق صفی الاخلاق رضی الافاق و اما
الاصغر منهما فلا ریب فی انه ذو الخلق المرغوب مطهر دنس العیوب العظیم الیعسوب قر الله بهما عیون المؤمنین
الصادقین و احرق قلوب الکاذبین والمنافقین السلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد فانی احمد الله
العفو الغفور اذ اخرجنی من الظلمات الی النور و هدانی احسن سواء و آوانی فاکرم ما وای و استعملنی
فی افضل عباداته و یسر لی اعظم طاعته و ما حمل احداً فوق طاقته و ما کلف عبداً الا بقدر استطاعته
و الف برحمته بین قلوب المؤمنین حتی قاموا لاقامة الدین فاصبحوا اخواناً متظاهرین و ابرارا متوادین متحابین
حماة لاحباء الله غزاة علی اعداء الله دعاة الی الدین القویم هداة الی الصراط المستقیم فمنهم من یغزو
و منهم من یجیب و منهم من یهدی و منهم من ینیب و منهم من یواسی و منهم من یصلی و منهم من ینادی
و منهم من یلبی من الله علی بان امرنی بالجهاد و امرنی علی العباد فاصبحت بحمد الله امیراً مأموراً و ساعیا
مشکورا فانتدب لامری عباد من الاحرار و انتصب لنصری کماة من الانصار صابرین فی البأساء
والضراء شاکرین فی الشدة والسراء فهم فی الخصب و الرخاء و العنت و العناء الی غفران الله مستبشرون
و الی رضوان الله مشتاقون و فی ذلک فلیتنافس المتنافسون فاکرمهم من الرجال کرماء و عند الله
ذلک الجزاء و من منته علی ان اخرج من بین اظهرنا من لو کانوا معنا ما زادونا الا فسادا و خبالا و ما

کبرنا

كبتوا الاعداء وملأوا قلبي ان اثبتوا الصدور ولقوا الرؤوس ارتاحت القلوب واطمأنت النفوس
وذهبتكما بجهاد دار النفاق وانتشر في ذلك دعوتكما الى انحاء الآفاق وانتقبتا اولا ببذل كرائم الاموال
فانتدب بدعوتكما في ذلك طائفة من الرجال فمنهم من بسط الله عليه في رزقه ووسع في رفده فاسبغ في سبيل الله
من المتوسعين في النفقات فكتب عند الله من المطوعين في الصدقات والموعودين بعظم الخطيات ورفيع
الدرجات ومنهم من اعتب عليه ذهابه وتحمت عليه نوائبه فجد فيها وجد وسعى في ذات يده واجتهد ورزق
في القلب غنى وفي الدنيا زهدا وهم من الذين لا يجدون الا جهدا فتواكله سبعين مرات وسيأتيه جزاء
احباب فبشرى لكم حبيبا ايها المنفقون ونعمى لكم مرحبا ايها المتصدقون فان ما اعطيتم لرب العالمين وقرضتم
لمالك يوم الدين زهاء سبعة آلاف وتسعمائة وخمسين من رغائب المال واطيب الحلال باخلاص القلوب
وارغام النفوس فان جمعه وكله قد بلغ مبلغه وحصل جملة مستوعبة ان شاء الله خلة المهاجرين وتزيده بثلثه
المجاهدين ويهيد به همة المجاهدين ويبيد به ذلة المعاندين ويشيد به قدر اهل الصدق والوفاق ويرد به مكائد
اهل العداوة والشقاق ويقعد به مقاعد اهل الخيانة والنفاق ويكتب كله من احسن ما عملتم ويحسب اجمعه
من افضل ما فعلتم وابشروا فانكم ان شاء الله ستجعلون ما يسركم قريب وادعوا لربكم فانه سميع مجيب
فالحمد لله الذي شرح لي صدري ويسر لي امري وشد بكما ازري وقوى بكما النصري فشكر الله على هذه
المواخاة والموالاة والمصادقة والمصافاة فان هذه التحاب في ذات الله وهو افضل الاعمال
وهذا التناصر في سبيل الله وذلك احسن الافعال ثم ان ما ارسلتماه وصل لدي وقد بلغ الى جميع الكتابين
اكرم بين هذين الجليلين العظيمين ورد احدها بيد من حولتم الهدية عليه وقد ضمنتموه كما اليه من نفرة اهل
التجارة الساكنين في قرية منارة معصد الكبي بعض اخواني واسماء بعض خلائي ستر الاسم عن عيون الرقباء
من اصحاب النفاق فقد ذكرتما من فطنتين على رغم اناف ارباب النفاق وكان دالا على تحويل الهدية
على ذلك التاجر وعلى ما جرى بينه وبين التاجر الذي عندكم حاضرا بواسطة الثالث الذي هو في البلدة

الموسسة على الكفالات من ان ما ياخذه منكم الرابحة ثمنه ذلك الحاضر يوديه لنا من الدراهم النقدية
تهنا هذا التاجر فما احسن هذا السبيل اذ لا نرى فيه لا كثير ولا قليل الا ما كان من التفاوت بين الدراهمين
فانه لا محالة ياخذه في البين ولا عزو فيه فان ذلك اجر مساعيه وكان ناطقا بان يكتب جوابا لسان
اهل خبرة النعيم وان يتحمل بثلاثة خواتيم ثم ان التاجر الفاجر قد اطلب بجواب الاول الكتاب الا انه قال
الحزم في امثال هذه المراسلات وفي اشباه هذه المعاملات ان يكتب ثلثة اجوبة تبنى في كلمات عجيبة
فيطلق كلواحد منها بوصول الهدية فكتبنا على ما ذهبنا اليه وارسلناها لديه ثم ورد الكتاب الثاني مع السيار
الامين والسياح في طاعة رب العلمين فوجدت الكتاب الثاني مشتملا على تلك المعاني الا ما كان في طيه
من كتب بعض المحبين كالشيخ وحيد الدين وعلاء اكباد السلاطين وغيرهم من المومنين الصادقين ولا امرنا
اكتفينا على هذا الجواب فتفرسوا ايها الاحباب وتفطنوا يا اولي الالباب ان كتابنا هذا جواب لكل
كتاب ووجدت ايضا في طيه قرطاسا قد كتب عليه اسماء المنفقين وعددها وصلها وكفى بربك حسيبا
على ما عملوا فرددنا ذلك القرطاس محتويا اليكم ليثبت وصوله عندنا لديكم وما كان بعض المنفقين من
الحاضرين وبعضهم من البادين ارسلت قرطاسا شمله عند الشيخ وحيد الدين ثم اني كتبت كلواحد منهما
شيئا لانه ان ضاع الاصل خلفه المثنى واخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على خير خلقه محمد
واله واصحابه وسلم اجمعين تم   الخامس من ماه رمضان المبارك سنة ١١٢٤   بسم الله الرحمن الرحيم
من المستهام العليل ذوي الغرام الغليل الراجي لرحمة الله الجليل الى انيس القلب انسان العين
المتقنع بنقاب البعد والبين الحبيب اللبيب الاديب الاريب المتردد في حلة الشباب المتجمل بعده
الخطاب طليق اللسان عذب البيان فريد الاخلاء وحيد الاحباء اوصله الله الى غاية الامال
ورقاه الى ذروة الكمال بعد السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فاني طال ما كنت محدق البصر الى
ما جرى به القدر في احبابنا المحتجبين عن نظر المحبين عن اللقاء والسمر فتسالنا اسكب العبرة واكابر

حر السفر، وأنا رائح الشمال يفيق بنفحات رياض الآمال فأخضر به الحال وأبيض به البال
فلما أن تنبهت تفطنت أنه ما هبت شمال ولا نسيم ولكنه نزل علي كتاب كريم وما أدريك ما الكتاب
الكريم جمرة من جمور جنات النعيم أو قطرة من عين الكافور والتسنيم تحيي الأعظم الرميم وتسقي السقيم
السليم تلطفني بأرجوى وتردني أوام الهوى وترفع نقاب النوى وتخرق حجاب الشيء لكن ما دريت
أن قد الصبا يستجلب الاغبرار وأن الريح قد يستعقب الاصفرار أعني أن كتابك قد أخبر وخطابك
قد استشعر بأن ورائك بك واهية وما أدريك ما هيه مرض وبيل وعرض عويل خناق به صدرك وانقبض به
ظهرك وتشتت به أمرك وتبدد به صبرك فلما أن جاءني ما ساءني وتغشاني ما دهشني واستولى علي
القلق وأشرف كبدي على فلق اضطررت إلى أمير المؤمنين واعتذرت إلى إمام المسلمين قارعا للباب
أكرم الأكرمين وضارعا إلى رحمة أرحم الراحمين قائلا بالإمام الهمام وخليفة الله على الأنام قد عم
الظلام ووقب الاسقام وغمت واهية وهام وهجم البأساء والضراء وولي الله شكره وعليه التكلان
ثم دعاك نرجو الله المستعان ونرفع يديه لك داعيا ونخص عنه إلى ربه راغبا ودعى بما عهد عنده ربه
ونادى ربه وهو حسبه فبشرى لك أيها الحبيب فإن رحمة الله قريب وإن ربنا سميع مجيب ثم أقول
لك عليا وأذكرك تفضيا أما دريت أيها الحبيب أن مصائب الدنيا إلى متى فعليك بالصبر والاحتساب
فإن المؤمن كلما يصاب يثاب وعليك بالرضا بالقضاء فإن الحر يجرب في البلاء وإياك والهلع فإنه
يشين الفتوة والورع وعليك بالاستقامة فإنها تزين المروءة والشهامة وادع الله في الشدة و
الرخاء فإن ربك سميع الدعاء وتوكل عليه فإنه لن يفلح إلا المتوكلون وتبتل إليه فإنه لن ينجح إلا المتبتلون
وكما أنا لا أزال أدعو لك دعاء أرفع وأعوذ بالله من دعاء لا يسمع واستودع الله حالك ومالك
ودنياك ودينك وعليك وحبيبك وأهلك وولدك ودنياك وأخراك وعزك وعلياك عندك
ودوام الزمان وأخفاك نوائب الدوران وحفظك طوارق الحدثان وعلى الله التوكل وهو المستعان

ثم انه کان کتابکم المصدر باسم امیر المؤمنین فاطلعنا علی ما شمرتم من ساق الجد فی دعوة الرجال الی الجهاد
والمال وانه قد انتدب لها عباد من الاحرار لدین الله الغفار فجدوا فیها وودوا ان ینفقوا ما رزقوا
وارسلوا اباً وصلوا آخر الکلام اسعد الله ایامهم خیر الجزاء و ایاکم فی الدارین حمل المجد الیها فوصل ذلک
بدقة وجلیة الی باجمعه ولکنه الا انه لما وصل فی ضمن ما ارسل الشیخان الجلیلان فرقة قطب الاسلام
ولبضعة قدوة الانام وکان فی کتابهما قرطاس قد کتب علیه اسماء المنفقین وعدد ما انفقوا فانا
اردنا ان نکتب لکل احد ممن ارسل من طرفکم کتابا یدل علی وصول ما ارسل فلا بد لنا ان نکتب کذلک
لکل احد ممن ارسل بطریق الشیخین الجلیلین فاذن یکثر الکتب ویهم ما یعسر بالبریة طلبها فرأینا ان نکتب
علی قرطاسین اسماء جمیع المنفقین سواء ارسلوا بطریقکم او بطریقهما ونسجلها بخواتیمنا ثم نرسل
واحداً منها الی الشیخین والآخر الیکم ثم رأینا ان نشق کل واحد من القرطاسین فانه ان ضاع احدهما
من البین حفظ الآخر بلا ریب ومع ثم ان الطریق الذی اختاره الشیخان لا ریب انه المختار عند
کل ذی لب وعرفان فمن اراد ان یهدی شیئاً للمجاهدین فلیختر ذلک الطریق فانه الاوثق المتین
والسلام علیکم وعلی من لدیکم وعلی اهلکم وولدکم

بنام شهزاده محمود بخت

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بخدمت شاهزاده والا تبار عالی مقدار
رفیع القدر وسیع الصدر سلالهٔ خاندان ارباب همم و تخت شهزاده میرزا محمود بخت سلمه
الله تعالی وادامه الی غایة ما ینبغی بعد از تحیات اکرام مشحون و دعوات اجابت مقرون برای
جلالت پیرای واضح آنکه رقیمه کریمه سعادت نشان سید عبد الرحمن همشیره زاده این ضعیف صادر
گردیده بود بعید مصرح صحیفه علیه را بعینه در رقیمه خود ملفوف ساخته از اینجانب ارسال نموده رسید
مضامین لطف آگین واضح گردید آنچه علاقهٔ مودت و صلت درمیان طرفین بخوبی استحکام و علاقهٔ مراسلات
ومصافات درمیان طرفین کمال انتظام اظهار آن بمراتب تحریر و تقریر متعذر بلکه کمال ظهور مستغنی از اظهار

وانسانیت

و تهانیت بدایت آن غیر محتاج باخبار آن زانکه از چند روز ابواب سیل در مسایل ازین کوهستان
دوردست تا بلاد پورب مسدود بود و بنابرآن علیه در ارسال مکاتیب بمودت اسالیب یک گونه
تعویق و اهمال و تسویف و اهمال واقع گردید بالفعل در کار روبار خود مشغولیم و ظهور ثمرات
آن از بارگاه انس و جان عنقریب بحصول آن آن ان شاء الله تعالی بر وقت مناسب مقصد مراد و فات خواهد
گردید البته در آنوقت حرکت سراپا برکت بر تبه فرض عین خواهد رسید بالفعل دعای خیر مطلوب است
و ترقی مدارج آنجناب نهایت مرغوب والسلام مع الاکرام ۱۲ بنام شاه نظام الدین سندهی
بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت سراپا برکت افادت مآب
کمالات انتساب زیب افزای سجاده کرام اسلاف رونق آرای مسند اولیای عظام نظام شرع متین
نظام الملة والدین مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستعدین والمسترشدین بعد ازادای
تحیات مسنون و ادعیه اکرام مشحون بر رای هدایت پیرای واضح آنکه صحیفه علیه در تهنیه
غره روز فرحت مد مراتب سرور و نشاط افزود آنچه مضامین الطاف آگین مندرج بود بمرتبه وضوح
انجامید علایق یگانگت و اتحاد محکم تر گردانید جوزی قاصد که بمعرفت آنجناب روانه شده بود
در عین انتظار رسید باعث تسلی خاطر نگران گردید آن روز که از چتار بسمت پیشاور بقدر
دو منزل کوچ نموده بودم همان وقت با قاصدان مذکوران دو چار شدم همان قدر دو منزل
اثنای قصر مسافت سفر بدست آمد و چهار روز مقام نمودند بعد از ان بهمان سمت روانه
شدند زیاده والسلام مع الاکرام ۱۲ جواب خط راجه بخت خان خانپوری در عربی از مقام اب
بسم الله الرحمن الرحیم. الحمد لله الذی خلق الانسان و علمه البیان والصلوة والسلام
علی سید ولد عدنان و علی آله و اصحابه افاضل افراد الانسان. اما بعد فمن امیر المؤمنین
الی قدوة المخلصین و زبدة الصادقین تحیة السلام علیکم و رحمة الله و برکاته فقد وصل [illegible]

العلیة و رؤیتکم البهیة الدالة علی صحة بصیرتکم و حسن سریرتکم فتشکر الله تعالی علی ما وفقکم لافضل
الاعمال اذ هو الحب فی الله والبغض لله و هما من احسن الخصال ثم ان ربنا تبارک و تعالی امرنا بامر
بدر نبیه سید المرسلین و نبی بکافة المسلمین و قال عز من قائل فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسک
و حرض المؤمنین فنحن بحمد الله مشتغلون بامتثال امر ربنا القدیر و انتم ایضاً تدعون مشارکتنا فی
هذا الامر الخطیر و نسأل الله ان یجعلکم صادقاً فیما تدعون و یوفقکم بکرمه الایفاء بما یعدون ثم ما سمعنا
من رسالاتکم بلسان السید الحسیب النسیب تسمعون جوابه بلسان ذلک السفیر الحبیب والسلام علیکم
و علی من لدیکم ثلاثا

خط سلیمان شاه پادشاه کاشغر —

بسم الله الرحمن الرحیم . شعر منکه باشم که بر آن خاطر عاطر گذرم ۞ لطفها میکنی ای خاک
درت تاج سرم ۞ سیادت و نجابت پناه شرافت و ولایت دستگاه زبدة السالکین
قدوة العارفین مصدر اسرار الهی مظهر انوار نامتناهی جامع معقول و منقول حاوی فروع
و اصول حافظ کلام الله حاجی الحرمین حضرت سید احمد جید سلمه الله تعالی بعد از ادای
آداب تعظیمات و تکریمات فراوان معروض رای فیض پیرای سیادت گردد که احوالات اینجانب
بعون و عنایت رب معبود و یمن توجهات شما سادات و علما و فقرا موجب شکر است
صحت و تندرستی آن ترویج و رواج دهنده دین نبوی و شریعت مصطفوی از درگاه بی نیاز لا یزال
همیشه و همه حال مطلوب و مرغوب میباشد مکاتبه نامی و مفاوضه گرامی که از راه کمال شفقت و
مرحمت و بنده نوازی و اعلام برادری بصحابت معتمد خاص و مخلص با اخلاص سید محمد ارسال
داشته بودند در بهترین ساعات و خوشترین اوقات در عین نگرانی رسید و دیده را نوری
و سینه را سروری بخشید بیت قاصد رسید و نامه رسید و خبر رسید ۞ در حیرتم که جان بکدام یک کنم نثار
بمطالعه در آمده مضامین مندرجه آن کلی و جزوی مفهوم گردید چون مشعر بر غزای کافران بود

صاحبا

صاحبا خود حقیقت این ملک کاشغر بر سید محمد واضح ولائح گردیده که راه است براه افغانستان
بهیچ وجه من الوجوه میسر نیست از سبب کثرت برف و کوه و الا نه قدم از سر ساخته بالراس
والعین بخدمت آمده سر خود را در پس آنصاحب بصدق دین آنحضرت میباختم و خود حقیقت
آن فیاض معلوم بوده باشد که این خاکسار این ذره بیمقدار شب و روز بلکه مدت نه سال
منقضی گردیده که با زمره رفضه و کفره متوجه ایم که اکثر آنها را بقتل رسانیده چنانچه الوقت
بمدد چهار یار کبار و بزرگان دین ملک ککلت را در تحت تصرف در آورده ام اگر بمدد
خدا و رسول آنصاحب ملک چترار را از کفره فجره خالی ساختند توجه بکشمیر آورد
انشاء الله تعالی این خادم سادات و علماء و فقراء از هر وقتی که اعلام فرمایند در مقدمه ملک
مذکور شریک میشوم که با ایشان قریب است در راه اسپ بحدود کشمیر با ایشان میسر است هر خدمتی که
بطرف کشمیر بوده باشد آماده ایم امید که این خادم را در حسن الاوقات خصوصاً در وقت
خاص از دعای خیر فراموشی و نسیان جایز روا ندارند که این زمانه آخر زمانه شر و فساد
آبروی این احقر که علی الدوام بمردم رفضه که بحد کفر رسیده اند جنگ و جدل داریم ریخته گردد
مگر آنکه از مردم درانی که دین را فروخته اند و بکافران یک شده اند احتیاط کلی بکار دارند
که منافقان اند زیاده بجز شوق دیدار آنصاحب چه در قید قلم در آید والتعظیم تا در آوردی
ملک چکین مرغلونی فرستاده شد رسید آن بر نگارند بتاریخ هفتم شهر محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه
یکهزار و دو صد و چهل و سه سنه هجرت نبی علیه الصلوة والسلام در موضع پنجتار رسید فقط
نقل خط سعید محمد خان برادر سلطان محمد خان مرسوله بیست دوم ذیقعده ۱۲۴۳ سنه هجری در
موضع هرکوت ضلع سوات متوده رای فیض برای جناب معالی مآب رفعت و عوالی انتساب
ذات با برکات هدایت و ارشاد آیات حضرت مخدوم مطاع سید بادشاه زاده الله تعالی بعد از

تبلیغ تحیه سلام مسنون و اظهار مراتب تعظیمات و تکریمات ضراعت مقرون که شیوه و شعار معتقدان
واثق العقیده و راسخ الاعتقاد است میدارد که گزارش اوقات بفضل و عنایات حضرت فیاض مطلق
و یمن توجه آنحضرت مقارن خیریت و جمعیت و دولت کافی است همواره صحت و سلامتی وجود گرامی
عظامی از درگاه حضرت باری عز اسمه مسئول و مامول است توقع کامل آنکه پیوسته بارقام حالات مسرت علامات
و ارشاد خدمات لازمه اینولا سرافراز و مسرور فرموده در اوقات مخصوصه بدعای خیریت داراین
مشغول دارند زیاده حد ادب ۞ شقه خاص در جواب شقه مورخه شهر ذی الحجه ۱۲۴۳ سنه هجریه
از امیر المومنین سید احمد بخدمت عمده اراکین عالیمقام قدوه خوانین ذوی الاحتشام زرین اورنگ
چار بالش حشمت معرکه پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلالت آثار شوکت نشان سردار
سعید محمد خان زاد الله اقباله و ضاعف جلاله و وفقه الله لما یحب و یرضاه و اوصله الی غایة ما یتمناه
بعد اهدای احسن تحایف اهل اسلام یعنی گلدسته ریاحین سلام و ادعیه ازدیاد مناصب کونین و مدارج
دارین واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب مودت و اتحاد و ممزوج خلت و وداد در احسن
اوقات و اسعد ساعات رسید انواع مسرت و اصناف بهجت بخشید آنچه از نوک خامه مودت شمامه
صورت رقم پذیرفته بود که اینجانب را که پیوسته بارقام حالات مسرت علامات و ارسال خدمات
لازمه اینولا سرافراز و مسرور فرموده باشند پس همین که مقتضای علاقه مودت و اتحاد و خلت و وداد
همین است که آنچه مطلوب و مرغوب باشد بلا تکلف بطریق فرمایش در میان اظهار کرده آید لیکن در این مقام
سریست بس عجیب و رمزی است بس غریب که کفالت ربانی و عنایت رحمانی بحال اخلاص اشتمال این
بنده ضعیف بکیفی مصروف است که از پرورش سایر مخلوقین مستغنی گردانیده پس در صورت خدمت
من همین است که خدمت دین متین و پرورش مجاهدین و اعانت جنود مجاهدین و استیصال معاندین
دین بجا آرند هر قدر که در این باب داد کوشش خواهند داد بهمان قدر مرا ممنون و مسرور خواهند گردانید زیرا که

بجز اینست

بجز این خدمت خدمتی دیگر ندارم و متاع دنیا بجوی هم نمی‌شماریم و آنچه آرزوی غلبهٔ مومنین میدارم
مخلص نیا برای اعلای دین رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین بخیال می آرم و الا مرا با فتح و شکست
غرضی نیست نه تمنای حصول مناصب عزت و وجاهت در دل دارم و نه آرزوی معنی حکومت و سلطنت
نه طمع حصول مال و منال گاهی در دل خطور میکند نه خوف از عداوت کفار بد افعال و منافقین بد مآل
آنچه در دل سینه اشتم شمه از آن برنگاشتم اما تفصیل آن پس نوک قلم و صفحهٔ قرطاس از احاطهٔ آن
عاجز است بهر صورت اینجانب را از خیر خواهان خود تصور فرمایند و پیوسته در استدعای صلاح دارین
مشغول دانند باقی تفاصیل سرگذشت اینجد و از زبان حامل رقیمة الوداد سعادت آگین ناظر
غلام محی الدین واضح خواهد گردید زیاده والسلام مع الاکرام فقط نامه نواب احمد علی خان
رامپوری که سیوم ذی الحجه سنه ۱۲۴۳ هجری رسید بسم الله الرحمن الرحیم . این نیازمند
حضرت بی نیاز را از بدو نشو و نما محبت خاندان رسول و مودت دودمان بتول بمثابه در دل
عقیدت منزل جا گرفته که گویا خاک وجود من بآب این محبت سرشته اند لهذا از هر بن مویم
دعوی اَنَا المُحِبُّ فواره صفت میجوشد و لسانم بتکرار نحن من دوست و دامان آل رسول
میر قصد هرگاه حال محبت این عاصی پر معاصی با خاندان مصطفوی عموما چنین باشد پس بحضرت
خصوصا که صنو ولد سبط اکبر اند و با وجود نسبت قرابت حامل خلافت و حامی شریعت و ماحی مراسم
بدعت و آثار ضلالات هستند حال مودت من بچه مرتبه مرتقی و مرتفع خواهد بود و چونکه جهاد فی سبیل الله
مثل صلوة و صیام بر کافه انام این ملت از جمله فرائض موکده اسلام است بنا بر آن اعلیه و زهد انعب مطابق
سنت سید المرسلین علیه و علی آله الف الف صلوة رب العلمین بر دست مولوی حیدر علی صاحب که خلیفه
آنجناب است با آنحضرت بیعت بر جهاد نمودم و خود را باین وسیله جمیله در زمره مجاهدین فی سبیل الله
داخل نمودم که در وقت مناسب بسر و چشم حاضرم بیت از دوست یک اشاره و از ما بسر دویدن

و آنحضرت هم دعا فرمایند که مالک حقیقی اگر این عزیمت ما را بانجام رساند و السلام مع الاکرام

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار عظمت شعار
عالیجاه علی جایگاه ریاست پناه سیاست دستگاه جلالت نشان سرور سرداران سردار سلطان محمد خان
زاد الله اقباله مع التوفیق و الهدایة بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه بنده که
علاقه اخلاص و اتحاد و محبت و وداد فیما بین ما و شما در دار السلطنت کابل متحقق گردیده و آثار آن از
جانبین بمنصه ظهور رسیده آن روز علاقه مذکوره از طرف این ضعیف در مراتب استحکام روز افزون است
و قدم مدارج التیام از حد افزون چنانچه این ضعیف فی الحال هم بر همان منوال خواهان ترقید آن است و از این جانب
آنجناب است و جویای بهبودی کردن آن عالی قباب شب و روز بدعای خیر در حق شما مشغولم و بر آیت
و استقامت شما از بارگاه واهب العطایا مامول هر چند در این چند ایام راه رسل و رسایل منقطع گردید
اما خیال بهبود خواهی شما در دل اخلاص منزل رسیده و سبب انقطاع مکاتیب هیچ بود که چنان مسموع شده
که در رود قایم و داد این ضعیف بنابر بی سردار سردار کلان باعث تکدر خاطر عاطر گردیده بنا بر آن
راه رسل و رسایل را مسدود گردانیده و تجدید دعای غایبانه اکتفا کرده میشود اما الحال که بمنصب سرداری
پیشاور رسیده و بر مسند ریاست و سیاست نشسته ید لابد بحکم کریمه کنتم خیر امة اخرجت للناس
تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و کریمه المومنون و المومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف
و ینهون عن المنکر تجدید دعوت سابقه بملاحظه اتحاد دیرینه لازم آمد پس ای برادر عزیز این نصیحت
بگوش هوش بشنو و این مضمون بغور تمام دریاب که این دنیا و کار دنیا همه گذشتنی و گذاشتنی است
و این جاه و جلال و عز و اقبال همه برباد رفتنی هر هشیار تجربه کار جهان است که خیال خود پرستی باین
متاع قلیل الانتفاع در دل او نه نشست و جان خود را باین زندگانی فانی نه بست فرد مجو درستی
عهد از جهان سست نهاد که این عجوزه عروس هزار داماد است نه آنکه سردار کلان را چه قدر

برادر

غرور و نخوت و خیال عزت و عظمت در دل نشسته و تخیلات خودپرستی دماغ ایشان را گرفته با چندین شور و شغب بکمال جد و تعب بمخالفت رب العلمین محض باستداری خاطر کافر لعین گرفته و در فساد و عداوت و عناد بربسته بر سر چند از فقرا و مهاجرین و غربای مجاهدین که محض تارک دنیا و طالب دین و خادم حکم رب العلمین و سنت سید المرسلین اند چه لشکرکشیها نمودند و در راه عداوت و بدخواهی کوشیدند از آنجا که ایشان بر لشکر و توپخانه و شاهین خانه خود مغرور بودند و ما فقرا بتائید مالک حی مسرور بیاوری عزت ایمانی بجوش آمده و بتائید یزدانی در غرور ایشان بچشم انصاف ببین که چه سان در یک لمحه شعبده تقدیر آسمانی بظهور رسید و آن همه اقبال آن مغرور پشت پا زد و در طرفة العین بدل گردید آخر الامر بکمال ذلت و خواری و نهایت شرمساری تنها بحضور مالک علی الاطلاق و حاکم بالاستحقاق بجان خود حاضر گردید نه آنجا آن کافر لعین یار و مددگار بود و نه کسی از معبران منافقین غمخوار پس شما را لازم که فی الحال هوشیار شوید و از خواب غفلت بیدار که آخر روزی بیک اجل شما هم خواهد رسید و در محکمه حساب و کتاب بحضور رب الارباب حاضر خواهید گردید و دوستی کافر لعین و خوشامد و تملق منافقین بیدین و دشمن سازی شریران بیراه و توجیهات ملایان گمراه هیچ منفعتی بشما نخواهد بخشید هرچند اکثر عمر گرانمایه خود در مخالفت رب العلمین و تملق منافقان بیدین و دوستی کافر لعین صرف نمودید و در کار نفس پرستی و دنیا طلبی بسر روز پیمودید و هرچند که عهد و میثاق بر اطاعت مالک علی الاطلاق بربستید فی الحال باستخاطر برادر خود شکستید اما منکه نایب رسول مقبول و بدعوت بندگان درگاه الهی برای هدایت شما شب و روز مشغول بزبان حال و قال همین آیه کریمه میخوانم قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم و انیبوا الی ربکم و اسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون واتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتة و انتم لا تشعرون و سبحانه و بهمین بیت در مخاطبه شما بزبان میرانم بیت باز آ باز آ از آنچه کردی باز آ ، صد بار اگر توبه شکستی باز آ ، بالجمله اگر

ذره از ایمان در دل میدارند و تا زیست آخرت را بالیقین میشمارند و خدای خود را مالک حقیقی میشناسند و خدمت
دین خود را از لوازم بندگی می انگارند و از دوستی کفار دست می بردارند پس اینک اعلام راست بی کم و کاست
بشما نشان میدهیم که باعث ترقی مناصب دنیوی باشد و هم موجب علو مدارج اخروی کمر بسته در نصرت
دین رب العلمین و موافقت زمره مجاهدین در مقابله کفره بدین جهت بربندید و این بنده درگاه الهی را
بالیقین از هواخواهان خود تصور کنید و اگر دست از صحبت کفار نخواهید برداشت و با زمره مجاهدین
که خدام دین رب العلمین اند علم مخالفت خواهید افراخت و نرد دغا و دغل با ایشان خواهید باخت
و بنیاد تعدی و ظلم محکم خواهید ساخت پس بالیقین بدانید که هرچند ما عاجزان ناتوانیم و فقیران بی سر و سامان
اما مددگار ما همان قادر ذو الجلال است و قدرت کامله او بی مثل و لایزال گر پشه ناچیز بحکم قتل نمرود را
کشته و عنکبوتی بی تمیز رشته حیات عنید را بافته او گسسته اگر با من راه دوستی می پیمایی پس من
یار دیرینه توام و اگر با من مخالفت مینمایی پس از من مترس لیکن از مالک من بترس که مالک من نهایت
غیور است و نهایت بزرگ هرگز مقابله او نمیتوانی کرد و بجز حسرت و ندامت هیچ نخواهی برد آخر مرد همین هستی
و لاف مردانگی میزنی اگر این مردانگی در راه خداوند خود صرف کردی مردی و الا از همه نامردی
و در حسرت و ندامت مردی آنچه قبل از این قال کرده بار بار تو مسکینم خدا آگاه است که محض بنابر خیرخواهی
شما است و الا بر در کسی نمیروم و آنجا پیش کسی نمی آیم که رضای مالک خود مرا بس است باقی جمله هوس است
آنچه شما را در مقدمه موافقت رب العلمین و مخالفت کافر لعین یا بالعکس منظور باشد آن را در جواب
این رقیمه الوداد مفصل بنگارند والسلام علی من اتبع الهدی   این رقعه بتاریخ بیست و پنجم
شهر ربیع الاول ارسال داشته شد ۞   بسم الله الرحمن الرحیم
از امیر المومنین بجهت سردار عظمت شعار عالیجاه عالی جایگاه ریاست پناه سیاست دستگاه
جلالت نشان سردار سرداران سردار سلطان محمد خان زاد الله اقباله مع التوفیق والهدایة

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه قبل ازین دو قطعه رقیمه مشتمل بر اظهار
مراتب خیرخواهی بنسبت آن عالیجاه ارسال نموده بودیم لیکن جواب آن تا حال نرسید شب و روز
انتظار ورود جواب کشیده میشود تا اگر قبول حکم حق منظور خاطر عاطر باشد بر طبق آن ابواب رسل
و رسایل مفتوح داشته شود و اگر این امر منظور نباشد پس انکار آن هم بدلیل و حجت البته تمام
شود و آنچه ما بندگان بارگاه الهی در پی آن هستیم بلا تعللی و تردد در ان مشغول شویم یعنی آنچه
در مقدمه اعلای کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین مناسب وقت و مطابق مصلحت بینیم آن
را پیش کنیم و در سرانجام آن بلا تکلف و دغدغه مصروف شویم آخر همه رؤسای نامدار و کبرای ذوی
الاقتدار از کلام هر کس خواه دشمن باشد خواه دوست یکبار متوجه شده میشنوند جواب شافی آن
میدهند و هر کلام که بمیزان عقل می سنجند و هر سخن تمیز بخشند شما هم یکبار خاطر خود را متوجه ساخته
این سخن خیرخواه خلق الله را بگوش هوش بشنوند و بهر کیف جواب آن بدهید که آیا شما را خدمت دین
رب العالمین بشارکت مجاهدین بوجهی من الوجوه منظور هست یا نه و گاهی محکمه حساب و کتاب و معرکه
سوال و جواب که فردا بحضور رب الارباب شدنی ست شما را یاد می آید یا نه و فنای اینهمه جاه و جلال
و عز و اقبال و بر باد رفتن این زندگانی فانی گاهی در دل شما خطور میکند یا نه و آزار ده تخریب دار فنا
و تعمیر دار بقا و اصلاح سرای واپسین و استخلاص جان خود از اهوال و مصائب قبر و معارک حشر
گاهی در دل شما میجوشد یا نه و آنچه این فقیر بشارات فتح و ظفر مرة بعد اخری با شما گفته بودم
احتمال صدق این بشارات گاهی بخیال شما میگذرد یا نه و آنچه از عهود و مواثیق اخلاص و اتحاد
که بنسبت این فقیر دارید یا ذکر میکردید فی الحال هم از ان چیزی یاد میدارید یا نه و آنچه بمواعید خدمت شما
با شما نموده بودم گاهی رغبت حصول آن میدارید یا نه اما این فقیر پس آنهمه علایق مودت و اتحاد
را بخوبی یاد میدارم و آنهمه مضامین خیرخواهی بار بار می نگارم و الا شما را معلوم است که معامله حرف در جا

در باب بیان مذهب خود نوشته

داکنون و اینجا با کسی از مخلوقین نه گاهی داشته ام و نه الحال میدارم فقط عنایت مالک خود را قوی
از همه اسباب میشمارم آنجناب کیاست متوجه شده این رقیمة الوداد را ملاحظه فرمایند و جواب آن را البته
برنگارند والسلام مع الاکرام فقط   در باب بیان مذهب خود بسم الله الرحمن الرحیم
از امیر المؤمنین سید احمد تجدیدات عالیات متتابع هدایات متصاعد افادت که دیان راه دین
خادمان شرع مبین ناشران احکام رب العلمین تابعان رسول امین مولانا حافظ دراز و مولانا
محمد عظیم و مولانا عبد الملک اخوندزاده و مولانا حافظ مراد اخوندزاده و مولانا غلام حبیب اخوندزاده
و مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد الله اخوندزاده و مولانا محمد حسن اخوندزاده
و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و جمیع علمای بلده پیشاور سلمهم الله تعالی بعد از ادای تحیات
و دعای ترقی مدارج هدایات مکشوف باد که درین ایام چنان مسموع گردید که بعضی از مجادلین بی انصاف
و مکابرین با اعتساف چندی از وساوس فسادانگیز و شبهات عنادآمیز نسبت با غزای مجاهدین
و ضعفای مجاهدین بر بافته در جمهور انام از خواص و عوام منتشر ساخته آتش عداوت در میان
مسلمین محض بعلت لسانی افروخته و مایه شقاوت بهتانی برای خود اندوخته و وبال کذب و افترا بر گردن
خود برداشته و نکال دروغ بیفروغ بروز جزا برای خود مهیا ساخته معاذ الله من ذلک علاوه
برین آنکه بذریعه افترا و بهتان اضلال بعضی از اهل ایمان کرده و ایشان را از راه رب العلمین عبادت
از مشارکت مهاجرین و مجاهدین سست دور تر برده و در اذهان ایشان نسبت خدام شرع مبین
سوء ظن انداخته و در راه راست جهاد در نظر ایشان راه کج ساخته آیا آیه کریمه الا لعنة الله
علی الکاذبین و کریمه الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل الله و یبغونها عوجا گاهی
نخوانده اند و اسپ نظر و فکر را در میدان انصاف گاهی نرانده هر چند با ضعفا که بمحض استعانت
رب العلمین اعتقاد میداریم فقط عنایت او را قابل اعتماد میشماریم هرگز موافقت و مخالفت مخلوقین را

بعضی کلام

بخیال نمی آریم و اشتهار نام نیک و بد را در میان ابنای زمان بجوی نمی شماریم و ذم ایشان را
هم مثل مدح ایشان ساقط الاعتبار میدانیم و دو آیا منتظر نزول رحمت قادر مختار میباشیم اما بحکم
حدیث اتقوا مواضع التهم دفع تهمت ایشان لازم دانستیم و بنا بر توقع آنکه شاید کسی از مخلصین
صادقین عزم مشارکت مجاهدین داشته باشد و باز بسبب تهمت و افترای ایشان رو دادنه باشد
شاید بکشف حقیقة الحال و حل عقدهٔ اشکال باز براه راست معاودت نماید و بطریق اخلاص
مراجعت فرماید بنا برآن علیه بیان واقع را درین باب واجب شمردیم پس میگوئیم که چنانچه شنیده ایم
که از جمله مفتریات آن مفتریان آنست که این فقیر را بلکه زمره مجاهدین را بالحاد و زندقه نسبت
مینمایند یعنی چنان اظهار میکنند که این جماعه مسافرین هیچ مذهب ندارند و بهیچ مسلک مقید نیستند
بلکه محض راه نفسانیت میپویند و بهر وجه لذات جسمانی میجویند خواه موافق کتاب باشد خواه
مخالف معاذ الله من ذلک پس باید دانست که نسبت مامردم باین امر شنیع افترای قبیح
و بهتانی است صریح زیرا که خاندان این فقیر در بلاد هندوستان گمنام نیست الوف الوف ام
از خواص و عوام این فقیر و اسلاف این فقیر را میدانند که مذهب این فقیر اباً عن جدٍ مذهب حنفی است
و بالفعل هم جمیع اقوال و افعال این ضعیف بر قوانین اصول حنفیه و آئین قواعد ایشان منطبق است
همگی از آن خارج از اصول مذکوره نیست الا ماشاء الله آنچه از بعض افراد ایشان بسبب غفلت و
نسیان صادر میگردد و در که بخطای خود معترف میباشد و بعد از اعلام براه راست معاودت مینماید
آری در هر مذهب طریق محققین دیگر میباشد و طریق غیر ایشان دیگر ترجیح بعضی روایات بر بعضی دیگر
بنظر تقویت دلیل و توجیه بعضی عبارات منقول از سلف و تطبیق مسائل مختلفه مدون در کتب و
امثال ذلک و اینها از کار وبار اهل تدقیق و تحقیق است باین سبب ایشان خارج از مذهب نمیشوند
بلکه ایشان از اولی الالباب اهل آن مذهب باید شمرد بلکه در هر مقدمه شبهه داشته باشد لازم که نزد این فقیر

مذهب این فقیر اباً عن جدٍ مذهب حنفی است

آمده باشد فرحل اشکال نماید تا خود بفهمد و یا این فقیر را بفهماند **و از جمله مفتریات**
آن مفتریان مذکور آنست که این فقیر را بظلم و تعدی نسبت میکنند که این فقیر بر جان و مال مسلمین بلا وجه
شرعی دست درازی میکند و درین باب بعجز بیانی و حیله سازی مینمایند سبحانک هذا بهتان عظیم این فقیر
گاهی کسی را بلا وجه شرعی یک تازیانه هم نزده است بلکه زدن سنگ هم بلا وجه از عادات این فقیر نیست
هر که چند روز با فقیر ملازمت کرده باشد لابد بر بعضی آگاه شده باشد فاما آنچه سرزنش و گوشمالی تلک جبابره
از دست این ذره بمقدار بعضی از مردین شرار و منافقین بد شعار رسید پس آنرا از اعاظم سعادات
خود میشمارم و آنرا از علامات مقبولیت خود می‌انگارم بلکه غیرت در اعانت دین و رغبت باهانت
معاندین از لوازم ایمان است هر که غیرت ایمانی و حمیت اسلامی ندارد فی الحقیقت ایمان ندارد و در کریمه
قال تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة
علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة لائم و قال الله تعالی یا ایها
النبی جاهد الکفار و المنافقین و اغلظ علیهم و ماویهم جهنم و اگر بالفرض و التقدیر چیزی ازین قبیل از دست
این فقیر صادر شده باشد پس این فقیر را بطریق دوستانه نصیحت بران آگاه باید گردانید نه آنکه بطریق
غیبت او را در میان محافل و مجالس مذکور نمایند و فقیر را بآن سهو و نسیان مطعون سازند و بر همین
خیال از رفاقت این فقیر در امر جهاد و مشارکت زمره مجاهدین دست بردار شوند که حدیث الجهاد ماض
الی یوم القیمة لا یبطله جور جائر و لا عدل عادل در میان همه اهل حدیث مشهور است بالجمله درخواست این فقیر
از جمیع علمای زمانه همین است که تمام مسلمین را عموما و این فقیر را خصوصا امر بالمعروف و نهی عن المنکر نمایند
و براه راست هدایت فرمایند و آنچه اعتراض و اشکال بر غیبت ذکر مینمایند آنرا بالمشافهه بدلائل شرعیه
بپایه اثبات رسانند ولاروی این فقیر را بر غلط و تذکیر از راه خودپرستی براه خداپرستی گردانند که مستعد
بر همین امر است که اگر بر چیزی از اقوال و افعال خود مطلع شود که مخالف حکم خدا و رسول باشد فی الفور از آن

توبه نماید

توبه نماید و بر راه راست مراجعت کند آینده اگر مجادلین مذکورین بر اقوال و افعال این فقیر اعتراض
میدارند و آنرا مخالف شرع می انگارند باز این فقیر را بران مطلع نگردانند و قدری رنج سفر کشیده
آنرا بالمشافه بپایهٔ اثبات نرسانند پس وبال آن همه برگردن ایشان است و آنچه بعضی از سفهای
دروغگوی و حمقای فتنه جو مشهور گردانیده که هرکه از علمای کرام و فضلای ذوی الاحترام این
فقیر را امر بالمعروف و نهی عن المنکر مینماید این فقیر با ایشان بقهر و عنف پیش می آید و بجان و مال
ایشان مضرت میرساند و بدست و زبان ایشان را بوجه من الوجوه میرنجاند پس این امر باطل
محض است و افترای بحت بارها جواسیس کفار و منافقین را گرفته و با ایشان کلام عنیف هم نگفته
بلکه از ایذای ایشان بالکل دست برداشته و ایشان را بسلامت و عافیت فروگذاشته چون
با جواسیس کفار و منافقین این معامله کرده باشد آیا هیچ عاقل تجویز این معنی خواهد نمود که این فقیر
با علمای عظام و فضلای کرام که محض بنابر امر بالمعروف نزد این فقیر آمده باشند کلام عنیف و سخن
سخیف درمیان آرد که این امر بعید از خلق ایمانی و ابعد از مروت انسانی است معاذ الله من ذلک
و از جمله مفتریات مفتریان مذکورین آنست که آنچه گرفت و گیر رب قدیر از دست
این فقیر بجادنجان دیار محمد خان رسید و از ان باب این مهاجرین و مجاهدین را بر جانب ظلم و
تعدی میشمارند و آن طاغیان باغیان را بر جانب حق می انگارند حتی که حکم به بغاوت مجاهدین
میکنند و بشهادت معاندین سبحان الله شخصی که بترک رسوم جاهلیت حکم منیر نماید و بقبول شرع محمدی
علی صاحبها الصلوة والسلام دعوت مینماید و جهال معاندین با وجود همین امر مخالفت نمایند و با کفار
موافقت ورزند و راه رد شرع شریف و انکار احکام رب لطیف پویند و در راه اعانت آن هادی
راه دین استعانت از کفار و معاندین جویند و بعضی از ایشان از دست دیان دین و غازیان
مجاهدین و درکات نار بدار البوار برسند باز بعضی از معاندین دیگر بنابر حمیت آن معاندین دین

بحکم کافر لعین بر سر زمرهٔ مجاهدین لشکرکشی کرده فتنه و فساد برپا کنند و بنای فتنه و قتال و جنگ و
جدال ابتدا از طرف خود نهند و آن مجاهدین ابرار و مهاجرین اخیار این منافقین بدکردار را از
جملهٔ عساکر کفار شرار شمرده بطریق مدافعت با ایشان مقاتله نمایند و در همان مقاتله منافقین بدشعار
بغضب ملک جبار گرفتار شوند و با انتقام منتقم حقیقی دنیا و آخرت خود را بر باد دهند و مصداق کریمه
ذلک لهم خزی فی الدنیا و الآخرة و لهم عذاب عظیم گردند و باز حکم شهادت آن مرتدین و آن منافقین
کرده شود و به شهادت این مجاهدین صادقین این مسئله از کدام ملت و مذهب است از مسائل
ملت محمدیه البته نیست از مسائل ملت نصاری و یهود باشد یا ملت مجوس و هنود بلاشک این
مفتیان مفتریان بروز جزا بحضور رب العظمة و الکبریاء و بحضور سید الوری بلاشک خوار و تباه و ذلیل
و روسیاه خواهند گردید و تری الذین کذبوا علی الله وجوههم مسودة الیس فی جهنم مثوی للمتکبرین باری
این مدعیان دروغ زن چرا مردانه وار در معرکهٔ مناظره با ما شان نمی آیند و دعوای خود را بحجت شرعیه
بپایهٔ اثبات نمیرسانند آیا اینجا کسی تکبر فرعون و تجبر نمرود میدارد که اراده قتل آمرین بالمعروف
نماید و اگر بالفرض بنابر جبن و نامردی بی پرده گفتگو نمیتوانند پس اعلام این فقیر را که سابق بخدمت
علمای پیشاور ارسال داشته بود ملاحظه نمایند و جواب آنرا بخوبی بنگارند لیکن چنانکه اعلام مذکور
بدلایل اربعه مدلل است همچنین جواب آنرا نیز باصول مذکوره مبرهن سازند اما بوجهیکه عقل پسند
و قابل مطالعه هوشمند باشد در معرکه قیل و قال و بحث و جدال نیایند و بر محک امتحان و قواعد
میزان آنرا بسنجند و از طول قیل و قال و از کثرت جواب سوال هرگز نرنجند اما آنقدر لازم است
که خدای ملک جل جلاله را حاضر و ناظر دانسته و علیم بما فی الصدور انگاشته آنچه از زبان و قلم
برارند جانب حق را سر مو نگهدارند و اگر دلیل معقول که عند الله و عند الرسول مقبول باشد نمیدارند
و بجز دسیسه زوری زبان طعن و لعن میکشایند پس این امر بخوبی بفهمند که کلمه حق بمجرد قیل و قال

ایشان غافل

غافل نخواهد گردید و ما بندگان الهی که اخوان و اوطان خود را برای خدمت دین متین فروگذاشته ایم
و از سر و مال خود در این راه گذشتیم از خوف ملامت ایشان از کار و بار خود غافل نخواهیم شد
یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون و با جمله این طعن
و لعن ایشان بدین و خادمان دین بوجه من الوجوه مضرت نخواهد رسانید آری انواع وبال
و نکال به دنیا و آخرت بهمین مکابرین بی انصاف عاید خواهد گردید در این صورت علمای ربانی و فضلای
حقانی را که در عهده پیشوا در سکوت میدارند و نیابت سید الانام و هدایت خواص و عوام را از
اعظم سعادات خود میشمارند لازم و متوکد است که حکم حق را واشگاف گویند و بلا تکلف راه انصاف
پویند تا آنچنانکه مجادلین مذکورین رئیس المضلین گردیده مصداق لصوص الدین شده اند همچنین
علمای ممدوحین امیر المهتدین گردیده مصداق العلماء ورثة الانبیاء شوند و آثار راست بری
حقیقة الامر این است که مجادلین مذکورین حقیقت زمره مجاهدین را بوجه احسن میشناسند در دل خود
و لطمع دنیاوی میپوشند و مثل احبار یهود در راه راست را بخوبی میدانند و بنا بر اتباع هوای نفس
در راه کج میکوشند الذین آتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناءهم وان فریقا منهم لیکتمون
الحق وهم یعلمون پس چنانکه احبار یهود و قسیسین نصاری حقیقت اسلام را بخوبی میشناختند
فاما بنا بر محافظت جاه و عزت خود و پاسداری سلاطین و ملوک خود همه دانش و دین را میباختند
و بتوجیهات نامعقول تمامی رؤسا و ضعفا را گمراه کردند حتی که فی الحال نصاری و یهود
در همان ضلالت افتاده اند و منتظر ظهور نبی آخر الزمان نشسته پس آن مضلین سابقین در وبال
اینهمه ضالین لاحقین الی یوم الدین شریک اند همچنین این مجادلین ناحق شناس و مکابرین نابکار
بر حقیقت این زمره مجاهدین مهاجرین بخوبی اطلاع میدارند فاما اقرار آنرا باعث زوال عزت
و جاه خود و موجب ناخوشی سلاطین و خواقین خود میشمارند بنا بر آن علیه دیده را نادیده میکنند و شنیده را

ناشنیده و بطلاقت لسانی و تجرب زبانی این باطل را بتوجیهات غیر مسموعه ملمع میکنند و روسا و

و ضعفا را باین تلبیس و تدلیس از راه میبرند پس وبال ضلال ایشان تا روز قیامت بر گردن

مضلین خواهد ماند و همچنین کسیکه از علمای ربانی و فضلای حقانی درینوقت اظهار حق نماید پس بجهة

تکثیر جنود مسلمین و توفیر جیوش مومنین از مساعی او متحقق خواهد گردید آنشان هم تا وقت

بقای جهاد شریک اجر و ثواب خواهند ماند پس لازم که هر کس از علمای کبار این صحیفه لطیفه را

خود هم ملاحظه فرماید و دیگر از ایم بر آن آگاه نماید تا بر همه صغار و کبار حجت الهیه تام شود

لیهلک من هلک عن بینة و یحیی من حی عن بینة والسلام علی من اتبع الهدی تحریر نوزدهم

ربیع الثانی ۱۲۴۲ سنه هجری

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد تحیات عالیات متابع هدایات و مصادر افادات نمایان

راه دین و خادمان شرع مبین ناشران احکام رب العلمین تابعان رسول امین مولانا حافظ

دراز و مولانا محمد عظیم و مولانا عبد الملک اخوندزاده و مولانا مراد اخوندزاده و مولانا

غلام حبیب اخوندزاده و مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد الله اخوندزاده

و مولانا محمد حسن اخوندزاده و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و سایر علمای دین دار و فضلای

هدایت شعار کثرهم الله تعالی و زاد هدایتهم و افاداتهم بعد از ادای تحیات و دعای ترقی درجات

هدایات مکشوف باد که آنچه حکم تقدیر ربانی و قضای آسمانی در مقدمه یار محمد خان نازل

گردیده تفصیل آن باستماع مبارک رسیده باشد حاجت تکریر نیست لیکن غرض از تحریر این چند

سطور آنکه معلوم خواطر عواطر شده باشد که تعدی و جبر بجانب او بود نه بجانب ما ضعفاء

و این را بچند وجه توان دریافت اول آنکه ما ضعفا را بنا بر خدمت دین سید المرسلین و اقامت

جهاد بر سر کفره معاندین و تعلیم شرایع احکام اسلام برای جمهور خواص و عوام درین دیار ورود

وارد گردید

وارد گردیده‌ایم و تکیل و نهار در همین کار و بار مشغولیم حاشا که کسی شنیده باشد که طلب نان و نفقه
خود از کسی فقرا و اغنیای این گروه باشیم بلکه هر که را دعوت نمودیم از همین قدر طلب کردیم که
راستا راست احکام شرع شریف قبول نماید و مشارکت زمره مجاهدین اختیار کند هر که این معنی
قبول نمود با او راه موافقت پیمودیم و هر که در همین معنی مخالفت کرد با او مخالفت نمودیم چنانچه منشاء
مخالفت یار محمد خان همین معنی بود که شرع قبول نمی‌نمود و او با راه رسوم افغانی می‌پیمود و هرچند به
مرة بعد اخری و کرة بعد اولی بفضل و کمال بقبول شرع شریف او را دعوت نمودیم و سادات
کرام و علمای عظام را بنا بر تفهیم نزد او فرستادیم آخر آن مطرود الدارین و محروم الکونین
مسافت رب المشرقین و مخالفت رسول الثقلین اختیار کرد و در مصاف بانکار قبول شرع شریف زبان
کشاد و الحمد لله که بسزای خود رسید و بجهنم واصل گردید چندی از متعلقان او بنا بر حمیت جاهلیت
بر مخالفت مجاهدین مهاجرین کمر بستند و از راه انصاف و دیانت بالکل بیرون رفتند و آلی
پشاور بر اعانت ایشان بلا وجه برخاست و علم مخالفت خدا و رسول بر افراخت و در مقابله
مجاهدین بی سابقه هدایت نمود و محض راه فساد فی الارض پیمود گاهی نقش دیانت از لوح
انصاف نخواند و گاهی حجت شرعیه بر زبان نراند کسی را از علمای نزد ما نفرستاد و هیچ الزام
شرعی بر ما ثابت نکرد بلکه هیچ گفتگوی حجت شرعیه لا تحقیقاً و لا مجادلةً در میان نیاورد بلکه محض
خیالات تجبر و تکبر و فساد و عناد بکمال غایت برد هرچند بنا بر تعظیم کلمهٔ اسلام با او راه مصالحت
پیمودیم و بارها او را راه هدایت نمودیم فاما غیر از کلمات تکبر و تجبر هیچ نگفت و کلمهٔ انصاف گاهی
نشنفت بنا بر آن علیه غیرت ملک جبار بجوش آمد و حمیت قادر مختار در خروش محض بقدرت کامله
خود در طرفة العین اقبال او را بادبار مستبدل گردانید و در لمحة البصر انتقام منتقم حقیقی او را بدار البوار
رسانید و تا بیانکه چند ملک‌ها گویا غدار از دیره او بطریق غارت در دست مجاهدین افتاده چنانکه آنهمه

کواغذ تا حال در دست این فقیر موجود است از جمله آن قطعات یک پروانه رنجیت سنگه بنام او مشتمل بر
اینمعنی است که بر سر مجاهدین مهاجرین لشکرکشی نماید و آب سیلاو مروارید و سیه کهاره بدست قرار ایشان
حواله نماید و سلطان محمد خان را نزد او روانه کند و بر سر سید و اتباع او لشکر کشد و آب نزارنه
ملک اخراج کرده هشد و غیره را متعلقان هشد واله تفویض کند و الا تا ما رسیده و اند پس والی مذکور
بنابر امتثال امر آن کافر ملعون بر سر چندی از مهاجرین مجاهدین لشکرکشی نموده و انواع شور و شغب
برپا کرده و اینقدر فتنه و فساد برانگیخته که تمام رعایای خود را جبراً بر سر ضعفا ریخته جهاد ناکردنی بود
کرده با وجود این زور و شور غیر حسرت و ندامت هیچ نبرد و بغضب مالک جبار در این دار گرفتار
گردیده و تنها بمحکمه حساب رب الارباب حاضر شد خداوند عالم محض بقدرت کامله تمام سطوت و شوکت
او را بیک طرفة العین سلب فرمود گذشت آنچه گذشت ذلک لهم خزی فی الدنیا ولهم فی الآخرة عذاب
عظیم سبحان الله با وجود ادعای اسلام بنابر اعانت کفرهٔ متمردین و اهانت دین و اهل دین چه جسارت
و چالاک بود و در مقدمه تفضیح دین خود چه چالاک و بیباک تعود با بعد من ذلک و معلوم است که در آن وقت
بالکل میدان خالی بود اگر جماعه مجاهدین ادنی حرکت مینمودند تعاقب کرنجیگان مدبرین بوجه من الوجوه
مینمودند هرگز تا بلده پشاور هیچکس پیشروی ایشان نمی آمد مومنین از هر جانب بلشکر ایشان
ملحق میگردیدند و منافقین بر مقام عجب و درایت مینخزیدند لیکن از آنجا که اقامت جهاد و امتثال احکام
رب العباد منظور است نه محض فرمانروائی و کشورکشائی چنانکه اعلیه برادران تجدید دعوت برای سلطان محمد خان
که بالفعل بر مسند ریاست و سیاست نشسته اند و گاه گاه دعوی تدین بر زبان می آرند اینمعنی مناسب
نمود لهذا اینوقت عزیز از دست دادیم و خطی مشتمل بر دعوت ایشان در لف خط آن کرام فرستادیم
لازم که بر منصب خود یعنی بر منصب علما نظر فرموده و مضمون آیهٔ کریمه لولا ینهیهم الربانیون والاحبار
عن قولهم الاثم واکلهم السحت ملاحظه نموده خط مذکور را حرفاً حرفاً بگوش ایشان رسانند و جواب

از

از ایشان حاصل گردانند و باستعجال تمام نزد این فقیر ارسال فرمایند و هرگز درین مقدمه تغافل و تساهل
ننمایند اگر درین باب مداهنت خواهند فرمود پس این فقیر از عهدهٔ اعلام سردار مذکور بری الذمه است
جواب سوال انجناب در محکمهٔ حساب بعهدهٔ آن هدایت مآبان است اگر بر مسند رسول الله نشسته اید
و بر مسند تعلیم احکام الله استاده اید بر این منصب نظر کنید و باید که از اهل دنیا یکسو گردیده احکام
مالک بالاستحقاق و ملک علی الاطلاق را یکبار بگوش ایشان وا شگاف برسانید و حتی الوسع ایشان را
بکلام وعظ و نصیحت بصراط مستقیم مائل گردانند تا ما ضعفا هم از مجادلات و مقاتلات این معاندین
اسلام فارغ شده بکار و بار خود یعنی اقامت جهاد بر اهل کفر و عناد باطمینان خاطر مشغول شویم
و شب و روز بفراغ قلب درهمین راه رویم بالجمله اگر فی الحال بکمال استعجال جواب با صواب رسید پس
بالراس والعین و اگر جواب بطرز دگرگون رسید یا در ارسال جواب توقف گردید پس منتظر اعلام
دیگر نمانند و آنچه ممکن باشد در حفاظت جان و مال خود کوشش نمایند اگرچه کوشش این ذره بمقدار
بمقابلهٔ ملک جبار هیچ بکار نخواهد آمد و حکم آن قادر مختار به برهم زدن هر ظالم ستمکار بروجهی خواهد رسید
که از خیال و وهم بیرون باشد فاتاهم الله من حیث لم یحتسبوا لیکن بنابر اوهام خود آنچه سعی بلیغ
خواهند بجا آرند که ما ضعفا نیز بحول الله و حسن توفیقه در امتثال احکام ملک علام نهایت سرگرم
و چالاکیم و نهایت چست و بیباک زیاده بجز تاکید اکید در استعجال ارسال جواب بعینه هرچه نگاشته
شود والسلام مع الاکرام بتاریخ دهم ماه ربیع الاول سنه ۱۲۴۵ هجری ارسال گردید فقط

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین بمطالعهٔ جمیع مومنین مخلصین بعد سلام
مسنون واضح آنکه اخلاص نشانان بوباورا و هیرا ساکنان موضع باندی و ڈالری که هستند
از مخلصین انجانب اند و رفاقت ما اختیار کرده پس درینصورت از طرف انجانب برای ایشان
امان است کسیکه از مخلصین ما هستند لازم که این هر دو موضع را بهیچ وجه بضرری نرسانند زیاده

والسلام تحریر بتاریخ هفدهم ماه شوال ۱۲۴۵ سنه هجری مقدس فقط

امان نامه باسم ملا فضل اخوندزاده پسر محمد زبیر برای دو موضع بشرط رفاقت مجاهدین
وعدم رفاقت مفسدین بتاریخ پنجم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی فقط

امان نامه بشرط اتباع احکام شریعت معه ادای عشر وغیره بسردار جهانگیر خان ساکن تربیله
بتاریخ پنجم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری نوشته داده شد فقط

امان نامه بشرط اتباع شریعت بنام محمد غریب الله ساکن ضلع تنول بتاریخ هفتم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه نوشته داده شد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم. امان نامه بنام سید شاه حسین بنا بر زمین و املاک ذات ایشان
بشرط عدم ثبوت وجه شرعی معروضه هشتم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه قدسی نوشته داده شد فقط

امان نامه بنام حبیب ساکن کرپلی بشرط اتباع شریعت نهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری فقط

بسم الله الرحمن الرحیم امان نامه بنام زید الله وکالو ساکنان موضع میرا بشرط ادای عشر بتاریخ یازدهم
ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی فقط   امان نامه بنام سوهباو تلسی وگنگو و سوهنان معه پسران
بشرط بجا آوری خدمت لشکر بتاریخ یازدهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه قدسی فقط

امان نامه برای سلام الدین و فقیر محمد و عباس از اولاد میان مصری بشرط اتباع شرع و
شراکت مجاهدین محرره بتاریخ پانزدهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی فقط

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین بجمیع مخلصین خیرخواهان دین سید المرسلین واضح آنکه
اگر پاینده خان راه اسلام و خدمت دین اختیار کند و گاهی با کفار و منافقین هیچ وجه موافقت
والتیام ننماید و بدخواهی مسلمین و لشکر اسلام هرگز نکند در حق عالیجاه مددخان بهمه ملک اگر در سوای
که کلی بگذارد و از ملک در بابت پلال هیچ عرض نکند در آنصورت از طرف اینجانب ملک و سرداری
هندوال بعالیجاه پاینده خان مسلم است ذات آنکه را مد بشرط خدمت و رفاقت جاگیر سی هزار در

کشمیر بالا

در کشمیر و جاگیر ده هزار در پشاور در وقت فتح هر دو مقام با و خواهم داد و او را سردار
کلان خواهم ساخت و مثل فرزند پرورش او خواهم کرد و در صورت تخلف از امور مرقومة
الصدر آدمی از دشمنان خدا است هر چه با دشمنان خدا معامله باید کرد آن را با وی عمل خواهم کرد
والسلام علی من اتبع الهدی تحریر بالتاریخ بیست و نهم روز یکشنبه سنه ۱۲۴۵ هجری قدسی صلی الله علیه وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم   اقرار صحیح از طرف پاینده خان

آنکه عهد صادق و پیمان موثق مینمایم که آنچه از من سهو و خطا و قصور بظهور آمده از آن نادم
و توبه کار شدم و اتباع شرع مبین و خدمت دین متین و امامت حضرت امیرالمومنین بدل قبول
و اختیار نمودم و گاهی با کفار و منافقین بهیچ وجه پیوستگی و آشتی نخواهم کرد و بدخواهی مسلمین
و لشکر اسلام هرگز نخواهم کرد و در حق عالیجاه مدد خان خواهم داد و ملک اگر در سوای کوتکی خواهم گذاشت
و از ملک و ریاست بلال هیچ عوض نخواهم کرد و با فضل کمید و شصت سوار مع شاهین خان همراه برادر
جهانداد خان در ملک سمه خواهم فرستاد و لشکر دو هزار پیاده همراه اکبر علی بطرف کشمیر روانه
خواهم کرد و اگر در این امور مرقومة الصدر تخلف نمایم جان و مال اینجانب بر مسلمین حلال و مباح است
و از ملک و ریاست پکهلی دست بردارم آنچه چند سطور بطور عهدنامه نوشته شد که تا سند باشد
تحریر یکشنبه بیست و نهم ذیقعده سنه ۱۲۴۵ هجری

بسم الله الرحمن الرحیم

خدمت افتاء موضع نهنده کوهی بملا احمد اخوندزاده بتاریخ شانزدهم ذی الحجه سنه ۱۲۴۵ مقرر نموده شد

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیرالمومنین واضح آنکه فضیلت مآبان میر محمد اخوندزاده و محمد اخوندزاده
که صداقت مندی و نمک و محبت اسلامی شان بطن خود میشمارم لهذا خدمت امر بالمعروف و نهی
عن المنکر برای خاص موضع میینی و تعیین تمام مردم عمر خیل این هر دو فضیلت مآبان را مفوض کردم
پس منصب قضا برای میر محمد اخوندزاده و منصب افتاء برای مولانا محمد اخوندزاده مفوض است پس هر که از

حکم نشان سرفراز پچیده هم عبدالله ما خرد خواهد شد آنهم این بنده خدا توبیخ شده خواهد رسانید سر مهر

چهاردهم ذی الحجه ۱۲۴۴ سنه هجری روز یکشنبه   اقرارنامه بسم الله الرحمن الرحیم

خلاصه اقرارنامه جهانگیر خان بارخیل بارخیل و داراشاه تیتوخیل و حیات بارخیل و رستم علام خیل
و اعظم نورخیل ساکنان موضع کوتا مشتمل بر توبه و انابت از نافرمانی خدا و رسول و بجا آوری احکام
شریعت و اطاعت امیرالمومنین و عدم موافقت با کفار و اگر مخالفت این امر بعمل آرند پس خون و مال
آنها بر مسلمانان حلال است تحریره غره محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی   اعطای نامه

بسم الله الرحمن الرحیم • خلاصه اعطانامه بنام خدابخش خان ساکن سرای صالح ضلع هزاره
بشرط ادای خدمت دین و ثبوت حق و ملک ایشان میراث آبای خان مذکور داده خواهد شد محرره
پنجم محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه هجری   اجازت نامه از امیرالمومنین اجازت نامه برای خان زمان
بنام ساکنین کناره دریای اباسین مشتمل بر تنکیه خان زمان   باجازت اینجانب بکارهای کناره
دریای هر جا که خواهد نماید کسی متعرض و مزاحم ایشان نشود تاکید مزید شمارند تحریر ۲۸ شهر ذی الحجه
۱۲۴۵ سنه هجری روز یکشنبه   اعطانامه بسم الله الرحمن الرحیم • اعطای نامه بنام قاضی
سید امیر برای زمین موضع میرکی حوالی کندل دستی بهر دو ناریا روز شنبه بتاریخ سیزدهم ماه رجب

اعطای نامه   بسم الله الرحمن الرحیم   از امیرالمومنین بجمیع مومنین مخلصین واضح آنکه اگر
پاینده خان موافق وعده و عهد خود که مندرج صلح بود ملک پنجتار عالیجاه مددخان باو داد و آورا
راضی ساخت پس خانی و سرداری و ملک مذکور از طرف اینجانب بر پاینده خان مسلم خواهد ماند
و اگر در ایفای وعده مذکوره از پاینده خان قصور بظهور آمد بسبب تقصیرات و نقض صلح ضرورةً
با وی مقابله جنگها روداد در صورت سرداری و خانی ملک مذکور از عالیجاه مددخان داده
خواهد شد و نظر بحقوق خدمات دینی از دیگر ملک هم لایق الخدمت عالیجاه موصوف داده خواهد شد

[illegible]

اینچنین سطور بطریق سند و یادداشت نگاشته شد تحریر بتاریخ بیست و هفتم شوال سنه ۱۲۴۱ هجری قدسی
مقام اتک فقط بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ سلخ شوال سنه ۱۲۴۱ اره ملک پلال و خانی و
سرداری آن بشرط اتباع شرع برای جلند خان نوشته داده خواهد شد فقط بسم الله الرحمن الرحیم
اعطانامه بتاریخ دویم ذیقعد سنه ۱۲۴۱ هجری بنام عالیجاه عبدالغفور خان بکمال اخان بنابر ملک آبائی
و خانی و سرداری بسبب اتباع شریعت نوشته داده خواهد شد بمقام اتک فقط
بسم الله الرحمن الرحیم اعطائی نامه بشرط خود مورخه نهم ذیقعد سنه ۱۲۴۱ هجری بنابر جاگیر خانی
داملاک قصبه بنام عالیجاه خویشاب خان بشرط تسلط بر بلا کفار نوشته داده شد بمقام اتک فقط
بسم الله الرحمن الرحیم اعطائی نامه بنام عالیجاه مرد خان شاه منصور بشرط اتباع
شریعت و خدمت دین بنابر حجت خانی و ملک و زمین قدیم ایشان مورخه هشتم ذیقعد سنه ۱۲۴۱
هجری قدسی نوشته داده شد فقط بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ شانزدهم شوال
سنه ۱۲۴۱ هجری اعطائی نامه بنام محمد قاسم ساکن علی زئی برای سه مواضع علی زئی و سند خیل
در سته زئی متعلقه پرگنه کوهات نوشته داده شد فقط بسم الله الرحمن الرحیم
بتاریخ نوزدهم شهر شوال سنه ۱۲۴۱ هجری روز یکشنبه بنام فتو خان و اعطائی نامه یک قریه از قری
کشمیر لایق شان مشارالیه بشرط مرقومه آن از حضور پر نور نوشته شد فقط
بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ نوزدهم شهر شوال سنه ۱۲۴۱ هجری روز یکشنبه بنام سید غلام خان
اعطائی نامه یک قریه از قری صوبه کشمیر لایق شان مشارالیه بشرط مرقومه آن از حضور پر
نور نوشته داده شد فقط بسم الله الرحمن بتاریخ یازدهم شهر ذیقعد سنه ۱۲۴۱ هجری
اعطائی نامه بنام شهنواز ولد قایم شاه ساکن و هیری شاه و فتح خان علاقه پرگنه کهاپر بشرط
معلومه نوشته داده شد فقط بسم الله الرحمن الرحیم اعطائی نامه بنام منور شاه

والد سید احمد شاه بنا بر مواضع کنول و موهنجا در زر به دستور علاقه کهار آن بشرط خدمت دین و ثبوت
ملک آبائی ایشان بایشان داده خواهد شد ان شاء الله تعالی تحریر سیزدهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۵ هجری

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین بمطالعه جمیع مؤمنین مخلصین عموماً و لشکر مجاهدین
غازیین خصوصاً بعد سلام مسنون واضح آنکه هر قصه و خرخشه که میان مردمان بهمدیگر شده باشد
فیصله آن روبروی قاضی کرده باشند و چنان نکنند که از خود فیصله کسی امر نمایند و یا کسی حکم از خود
بر کسی جاری نمایند پس هر کاری و حکمی که کردن آن باشد اظهار پیش قاضی روبکار نمایند و هیچ
کار از خود جاری نمایند چرا که قاضی برای همین امر در مرتبه هستند که اجرای حکم شرع شریف نمایند
پس دیگری را درین حکم دخل دادن اصلاً روا نیست پس هر کس را لازم است که اظهار هر امر پیش قاضی
کرده باشند و هر معامله از قاضی فیصل کنانیده بعمل آرند و بحکم قاضی هر کار روبار روبکار شود و از
جانب خود کسی هیچ کار و حکمی پیش نسازد که درین امر بنای تعدی متصور است و جور و تعدی نزد
خدا و رسول نهایت ناپسند است و اگر کسی از لشکریان اینجانب چیزی کار روبار بدون معرفت قاضی
پیش خواهد آورد و در آن چیزی عمد و تعدی خواهد شد قاضی او را سزا خواهند داد و اگر قاضیان
چیزی قصور خواهند از اینجانب تنبیه واقع خواهد شد و هر کسی را که اجرای حکم منظور باشد بمعرفت قاضی
نمایند زیاده والسلام مع الاکرام تحریر بیست پنجم محرم الحرام سنه ۱۲۴۵ روز شنبه نقل حکمنامه بنام
لشکریان بدین مضمون که هیچ کار بدون معرفت قاضی پیش نسازند و هر کاری که نمایند بحکم قاضی سازند
تحریر بیست پنجم محرم الحرام سنه ۱۲۴۵ هجری روز شنبه — سند بنام صاحبزاده
احمد و ستعان برای سرداری موضع زیارت بشرط اتباع شرع شریف و خدمت دین بدین مضمون
اگر کاربود دسترس خواهد شد تفویض خواهد شد تحریر بیست پنجم محرم سنه ۱۲۴۵ هجری روز شنبه
نقل خط که بمولوی مظهر علی صاحب نوشته شده است معه روایات از امیر المؤمنین بجهت

فضیلت ماب

فضیلت مآب کمالات انتساب آخوی ام مولوی مظهر علی صاحب و ارباب والا قباب عالیجاه
عظمت دستگاه ارباب بیض الله خان سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه مشتمل بر کوایف خواص خان معه چهار قطعی انگور و چهار عدد
ماهی دیگر رسیده بمصاحبت دلهاشی رسید مضامین مندرجه رقیمه کریمه واضح گردید حقیقة
الامر اینست که از روزیکه خواص خان با ینجانب ملاقات نموده بیعت امامت بر دست این فقیر
ادا نموده در هر مقدمه که چیزی از تدبیر و مشورت با ایشان اظهار کردم و تا نیل آن عمل ساختم
ایشان خلاف آن بعمل آرند پس درین صورت اگر انتظار پیش گیرم که ایشان بر خلاف رای
من عمل کرده یک مقدمه را فاسد گردانیده و من در پی اصلاح آن کوشش نمایم و تمام لشکر مجاهدین
را سرگردان کنم پس درین امر هم خلاف تدبیر لازم خواهد آمد و هم خلاف شرع زیرا که شارع
جل و علا سلطنت متاخرات و سایر مسلمین را باطاعت اولی الامر فرموده نه بالعکس بالفعل مناسب
همین که خان ممدوح در یک مقامی محفوظ چند روز جان خود را نگهدارند انشاء الله عنقریب این فقیر
هم تدبیری موافق عقل خود درست کرده هیچ مقدمه بر پا خواهد نمود که مفید عرضی باشد و محض
باستعجال در امری قدم نهادن و عواقب امور را ملحوظ نداشتن خلاف عقل و نقل است اگر آن
فضیلت مآب بالفعل بینند کدام امر نباشند پس مناسب که تشریف آرند که در اینجا تدبیری برای
فتح باب جهاد و تاسیس بنیاد خدمت دین در ذهن خود رامات کرده ام با آنشافه دران گفتگو
نموده و مشاورت بعمل آورده دران دست اندازیم و در استحکام بنیاد جهاد و در قلع و قمع اهل
فساد سعی باید نمود و در پی هر فروع دویدن و هر شعبه را پیش نظر خود علیحده علیحده نهادن
باعث حیرت و سرگردانی مجاهدین میگردد خان ممدوح را بالفعل تسلی باید داد که انشاء الله عنقریب
شما را توجهی در اکوره خواهم نشاند که بار دیگر بهر عقل بحکم الله متزلزل الاقدام نشوند زیاده والسلام

از محمد اسمعیل بعد از سلام محبت التیام واضح آنکه کاغذیکه مشتمل بر سوال و جواب
مردمان پشاور بود بسمع اقدس رسانیدم آنجناب در جواب آن بس تحقیقاتی لطیف و تدقیقاتی
بغایت نظیف ارشاد فرمودند اما این فقیر را از ملاحظه کاغذ مذکور چنان واضح گردید که مردمان مذکور
یا اصلا از زمره علما نیستند که قابلیت خطاب دارند یا مکابرین اند که مقصود ایشان تحقیق نیست
بلکه محض فتنه انگیزی است بنا بر آن علیه نوشتن تحقیقات مذکوره بغایت بیجا معلوم میشود لهذا آنچه طلبه علم
درمیان خودها بطریق گفتگو مینمایند بر همین طریق کاغذی نوشته ارسال خدمت عالی کرده شد انشاء
الله تعالی بملاحظه سامی خواهد رسید لیکن درین مقام تامل باید نمود که درینجا دو مقدمه است یکی اثبات
ارتداد مفسدین مخالفین دوم تفریع اباحت قتال و حلت اموال ایشان بر آن شود قطع نظر از آنکه
اینمعنی مبنی بر ارتداد ایشان است یا بر فسق ایشان است یا بر دیگر سبب یا مختلف که بنسبت بعضی
ارتداد ثابت شده باشد و بنسبت بعضی بغی و بنسبت بعضی سبب دیگر هر چند طریق اول هم نسبت منقح
و محقق نزد ما زیرا که مفسدین مذکورین را ما صنفا فی الواقع از جنس مرتدین بلکه از جنس کفار
اصلی میشماریم و ایشان را از قبیل کفار اهل کتاب میدانیم چنانکه اهل کتاب مجملا بکتاب ایمان می آوردند
و بما جاء من عند الله علی سبیل الاجمال اذعان میکردند اما عند التفصیل بعضی را قبول میکردند و بعضی
را قبول نمیکردند که آیه کریمه افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کاشف حال ایشان است و هیچ
مذهب مرکب از ایمان و کفر یهودیت و نصرانیت میدانستند و آنچه از فضائل و مناقب یهود و نصاری
در زبور و انجیل مذکور بود جا های خود محمل مناقب مذکوره میشمردند حق جل و علا در رد ایشان
این آیت فرستاد وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودة قل اتخذتم عند الله عهدا فلن یخلف الله
عهده ام تقولون علی الله ما لا تعلمون بلی من کسب سیئة واحاطت به خطیئته فاولئک اصحاب النار هم
فیها خالدون پس چون تفصیل در باب قبول بعضی احکام و رد بعضی احکام باعث تکفیر ایشان گردید

وایمانی لقا

و آیات اجمالی ایشان هیچ بکار نیاید همچنین این مفسدین هم اگرچه اجمالاً با جاء به الرسول ایمان
می آرند اما بسیاری در احکام شرعیه قبول نمیدارند و بسیاری را از منهیات شرعیه بطریق
استحلال بعمل می آرند مثلاً بلا تکلف تزویج ما فوق الاربعه میکنند و آن عقد زنا را نکاح مینامند
و آنرا در اعلان و تشهیر و عقد مجالس و محافل طرب و تقسیم ولایم و اظهار مبارکبادی مثل نکاح میکنند
و اولاد و متولدین را از همین زنا مثل اولاد نکاح در باب استحقاق اموال در ریاسات و در دیگر علایق
مثل اولاد النکاح میشمارند مثلاً فرزند و دختر زنائی را مثل فرزند و دختر نکاحی و پدر و جد زنائی را
مثل پدر و جد نکاحی و برادر و برادرزاده زنائی را مثل برادر و برادرزاده نکاحی می پندارند (و عم و عمزاده)
و همچنین در باب ابطال موارث دختران و تقسیم ازواج میت در میان برادران و در دیگر
رسوم جاهلیت مثل کفار با یقین عمل میکنند لیکن این قانون کفر را مشابه به قوانین شرع بلکه زیاده از آن
و واجب الاتباع میدانند و بر ترک آن در میان خودها آنقدر ملامت میکنند و تارک آنرا آنقدر
مطعون میسازند که بر تارک شرع عشر عشیر طعن و تشنیع نمیکنند و در لبس حریر و شرب خمور آنقدر بیباکی
میکنند بلکه تفاخر برین امور قبیحه بحدی میدارند که حاجت بیان ندارد و بالجمله آنچه این مفسدین بسیاری
را از احکام شرعیه قطعیه مثل خواب فراموش کرده نموده اند اگر تفصیل کرده شود کتابی بس طویل ترتیب
گردد که هر جمله از آن بر تکفیر آنها دلالت خواهد نمود لیکن از آنجا که این طریق بغایت طویل است
و مثل قتال مکابرین را در آن بسیار مجال است لهذا علیه طریق ثانی که بغایت مختصر است اختیار باید کرد
پس میگوییم که حضرت امیر المؤمنین را با این مفسدین دو معامله در پیش گردیده یکی معامله اتمان زئی
و دیگر معامله هند که همان معامله بجنگ یار محمد خان و لشکر کشی سلطان محمد خان و جنگ با رسیده
اما معامله اتمان زئی پس بیانش الحمد در ممالک سرداران پشاور بلا شک انواع ظلم و فسق
و رسوم جاهلیت آشکارا بر روی تاجان موجود است و هر ملکی که مشتمل برین مفاسد باشد لشکرکشی برآن

مملکت امام را جایز است و از بیرون بر کردن آن مملکت موجب ثواب چنانچه امیر تیمور در باب
قتال اهل هندوستان همین استفتا نموده بود و علمای کبار که حضار آن زمان بودند فتوی
داده اند چنانچه استفتای مسطور معه اسامی علمای مجیبین و تمهه حواله نقل آن بر کتاب معتبر
بخدمت سامی میرسد اما دران تامل باید فرمود که بعضی ازان رسوم که در استفتا مذکور اند
اگر بخصوصها در ممالک بنیاد در تحقق نباشد فاما اگر بعضی ازان بعینها متحقق باشد و بعضی دیگر از
رسوم جاهلیت در عوض آن رسوم مفقوده موجود باشد پس آنهم در ثبوت حکم مذکور کافی است
چه مدار حکم خصوصیت رسوم مذکوره نیست بلکه مدار آن انتشار مطلق ظلم و فسق و اشتهار مطلق
رسوم جاهلیت است خواه عین آن رسوم مذکوره باشد خواه مثل آن و اما مقدمه هند پس میگوییم
که خادیجان بیعت امامت بر دست حضرت امیر المومنین باشتهار بعمل آورده بود چون از اطاعت
آنجناب سر پیچ فرنگی دید و در مکان محفوظ خود که عبارت از قلعه هند است اعتماد نمود و استعانت بکفار کرد در
مخالفت امام همام کمر بست پس آنجناب ورا بسزای او رسانیدند و اموال او را بالطریق تقسیم فرمودند
بلکه سلاح و خیول او را عند الحاجت استعمال فرمودند و دیگر مال او را حبس کردند بنا بر محافظت مجاهدین
تقسیم کردند نه بنا بر ملک و لهذا فایده تقسیم غنیمت را دران رعایت نفرمودند که خمس آن جدا کرده
و باقی را علی السویه بر جمیع غازیان بالطریق پیاده ها و سوارها تقسیم فرمایند و نیز ورثه او را بار بار ترغیب
فرمودند که بیایید و اطاعت قبول کنید تا اموال موروث شما بشما دهیم اما آن اشقیا هرگز باطاعت امام وقت
گردن ننهادند بلکه در باب بغی و فساد تقلید پدر باغی کردند و این معامله سراسر موافق روایات فقهیه است
قال شارح الوقایة البغاة قوم مسلمون خرجوا من اطاعة الامام دعاهم الی العود وکشف شبههم فان
تحیزوا مجتمعین حل لنا قتالهم بدأ ای ان حاذوا ای مالوا الی فئة من المسلمین لیستعینوا بهم واجتمعوا
ردا اتخذوا حیزا ای مکانا واجتمعوا فیه حل لنا قتالهم بدأ خلافا للشافعی رحمه الله فان قتل المسلم

لا یجوز و نحن نقول الحکم بدائه علی دلیله و هو اجتماعهم و تعسکرهم فان صبر الامام الی ان یبدء و ربما
لا یمکن دفع شرهم و لا نسی و ز مینهم و یحبس اموالهم الی ان یتوبوا و یستعمل سلاحهم و خیلهم عند الحاجة
و اما آنچه عذر میکنند که خادیخان امامت قبول کرده بود باز بیعت نامه صحیح نکرده بود سبحانک هذا بهتان
عظیم آری سفها را اینقدر هم حیا نمیدارند که اینچنین کلام بیهوده بر زبان میرانند ضلع یوسفزئی
در تمام عالم بباغیان ملقب است که گاهی اطاعت کسی از سلاطین هم قبول نکرده اند چه جای
اطاعت سرداران پشاور که نه فی الحقیقت سلاطین اند و نه کسی ایشان را از جمله سلاطین میشمارد
بلکه در خانه خود هم گاهی ادعای سلطنت نکرده اند چه جای امامت بالجمله این کلام بیهوده
اصلا قابلیت جواب ندارد آمدیم بر اصل مقصد که بعد از واقعه هند یار محمد خان بلا وجه
شرعی و بلا وجه عرفی بل بمحض عناد ذاتی و اشارت رئیس الکفار ابتدای لشکرکشی کرده بر جماعت بیعت
حضرت امیرالمؤمنین کمر بست اما اینکه این قید بلا وجه شرعی بود پس ظاهر است که تا بر انتقام
باغی بر امام کمر بستن سراسر خلاف شرع است اما اینکه بلا وجه عرفی بود پس بیانش آنکه در میان
یوسفزئی و درانی رسک افغانی اصلا معروف نیست بسیاری از مردمان یوسفزئی از دست
میمن زئی و کدون و ترکان کشته شده اند گاهی کسی از درانیان بر ملک یوسفزئی
کمر نه بسته بالجمله یار محمد خان بلاشک درینقدر سه باغی بالظلم بود و قتل باغی بالظلم و اخذ
مال او بلکه قتل جمیع عسکر باغی بالظلم و اموال جمیع عسکر او و انواع تصرف در ان از استعمال
و بیع و تقسیم همه در شرع جائز است چنانچه اخوند جالاک رحمه الله در رساله غزویه ناقلا عن
فتاوی الغرائب یذم ... المسلم اذا کان باغیا بالظلم فعلیه لعنة الله و الملائکة و الناس اجمعین
و مباح اخذ مال عسکره و اسباب ظلمه و التصرف فیها دفعا للفتن القائمة و الضرر العامة قال
ابو مطیع افتی ابو یوسف رحمه بجواز اخذ مال الباغی بالظلم و التصرف فیها و اخبرت بذلک اباحنیفة رحمه

فقال المجیب مصیب و کان محمد بن حسن جالساً عنده و لم یتکلم بشیء فکان منهم بالاجماع و الصحیح ان
البادی بالظلم یحکم بفسقه و قتال عسکره و اخذ اموالهم و ثیاب قاتهم لانهم ساعون فی الارض انتهی
پس ازین روایت واضح گردید که قتال یار محمد خان و لشکر ایشان و تصرف در اموال ایشان
شرعاً مباح بود غایة الامر آنکه این امر مبهم است که مال مذکور از جنس فی است یا از جنس غنیمت
و بهر تقدیر تقسیم آن بطریق غنیمت جایز است که اگر در نفس الامر غنیمت است فبها و اگر فی است پس باز
تقسیم فی بطریق غنیمت بلا شبه جایز است آری تقسیم غنیمت بطریق فی جایز نیست زیرا که
تقسیم فی را طریقی در شرع معین نیست بلکه مفوض است برای امام پس همین که رای امام
در صورتی خاص تقاضا کند که این فی را بطریق غنیمت تقسیم باید کرد در تقسیم غنیمت را طریقی است
معین و چون واقعه قتال یار محمد خان باتمام رسید پس بعد مدتی سلطان محمد خان باز بلا وجه شرعی
لشکر کشی کرده جمعی را از ساکنان سمه بلا وجه زیر و زبر کردند پس ایشان درین نوبت بادی بالظلم
گردیدند چه برای انتقام بادی بالظلم کمر بستند و نیز آقا غنه مذکورین را محض بلا وجه ایذا رسانیدند
که ایشان نه قاتلان یار محمد خان بودند و نه دوستان حضرت امیر المؤمنین بلکه در زمان فتنه
یار محمد خان ایشان بدل و جان دوستان ایشان بودند پس بلا شک سلطان محمد خان بادی
بالظلم شدند و مستحق قتل و نهب گردیدند اما چون بتقدیر الهی ایشان بسزای خود نارسیده برگشتند
بعد چندی حضرت امیر المؤمنین بنا بر اجرای حکم شرع مبین بر ایشان عازم پشاور شدند لشکر
مفسدین در اثنای راه بحکم الله بسزای خود رسیدند و چون باز اظهار توبه کردند بمجرد قول
ایشان اعتماد فرموده و بتعظیم ظاهر همین لفظ که ایشان باین کلمه تکلم کردند که ما شرع
را قبول کردیم نظر فرموده مراجعت نمودند اصلاً معلوم نیست که در کدام مقدمه از مقدمات
سر موی تجاوز هم از حدود شرع واقع گردیده تا بجائیکه این جهال زبان طعن بجهت گشوده کم

نوبت

نوبت بتکفیر رسانیده اند نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا و اما آنچه مردمان
بسیار میگویند که بعد زمان برکت نشان آنحضرت صلی الله علیه وسلم اصلا نفاق متحقق نیست و درین
باب تمسک بحدیث مشکوة مینمایند پس باید دانست که آنچه در مشکوة درین باب واقع است
آن حدیث نیست بلکه اثر است قول حضرت عمر فاروق هم و مضمونش همین است که حضرت ممدوح
ارشاد فرمودند که جز این نیست که نفاق در زمانه پیغمبر صلی الله علیه وسلم بود فاما امروز پس یا کفر است
یا ایمان پس اگر این اثر محمول بر ظاهر کنیم پس لازم می آید تعارض در میان این اثر و در میان
آیات بسیار و احادیث بیشمار که در بیان علامات منافقین وارد گردیده و بزمانی خاص مقید
نشده مثل قوله تعالی بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون
المومنین پس ازین آیت معلوم شد که مدار نفاق بر دوستی کفار است تخصیص هیچ زمانه ندارد
و قوله تعالی ان المنافقین یخادعون الله و هو خادعهم و اذا قاموا الی الصلوة قاموا کسالی یراؤن
الناس و لا یذکرون الله الا قلیلا مذبذبین بین ذلک لا الی هؤلاء و لا الی هؤلاء پس ازین آیت
معلوم شد که هرکه فریب باز باشند و از ادای صلوة تکاسل کند در عبادات ریا کند و اکثر اوقات
او در غفلت گذرد و ذکر الله کمتر کند پس همون است منافق در هر زمان که باشد و قوله صلی الله علیه وسلم
آیة المنافق ثلث اذا حدث کذب و اذا اؤتمن خان و اذا عاهد پس درین حدیث معلوم گردید
که هرکه بدروغگویی و بخیانت در امانت و نقض عهد عادت کرده باشد پس همون است منافق
و در بعضی روایات وارد شده و ان صلی و ان صام پس معلوم شد که با وجود ادای صوم و صلوة
بوجود علامات مذکوره منافق میشود و نیز در روایتی که پیغمبر صلی الله علیه وسلم از حال حضرت امام
مهدی اخبار فرموده اند این کلمه واقع گردیده حتی یصیر فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیه
و فسطاط نفاق لا ایمان فیه پس معلوم شد که در زمان حضرت امام مهدی هم منافقین بسیار باشند

پس تخصیص بزمان اول باطل گردید پس لابد کلام حضرت فاروق را تأویلی باشد که مطابق آیات و احادیث
مذکوره پس میگوییم که معنی کلام حضرت ممدوح این است که در دل این شخص تکذیب بی‌حق موجود است و آن چیزی است که بیقین
معلوم باشد و باز با او معامله مسلمین کرده شود و ورود احکام این امر تخصیص بزمان پیغمبر صلی الله علیه و سلم بود که علام
الغیوب احوال قلوب منافقین را بر پیغمبر صلی الله علیه و سلم بوجهی اظهار میفرمود که مؤمنین را بالیقین معلوم
میشد که این شخص منافق است با وجود آنکه هیچ قولی و فعلی که موجب تکفیر او باشد بظاهر از وی صادر نشده
باشد پس لابد بحسب ظاهر با او معامله مسلمین میکردید حالانکه او را بالیقین از اهل جهنم میدانستند چنانچه
عبدالله بن ابی و اتباع او که تکذیب ایشان در دعوای ایمان در قرآن مجید نازل گردیده قال الله تعالی
اذا جاءک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول الله والله یعلم انک لرسوله والله یشهد ان المنافقین
لکاذبون با وجود آنکه پیغمبر صلی الله علیه و سلم با وی معامله مسلمین میفرمودند مثلاً به بقای زوجه او حکم نمودند
و تحریم ذبیحه او نیز امر نفرمودند و بعد از موت نماز جنازه بر او ادا کردند و غسل و تجهیز و تکفین او مثل سایر
مسلمین نمودند و در مقابر مسلمین او را مدفون کردند و متروکه او را بوارث او یعنی پسر او که بغایت
مؤمن مخلص بود دادند حالانکه بالیقین آنجناب و سایر مسلمین را الی یومنا هذا معلوم است که آن شخص
مخلد فی النار بود قال الله تعالی ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم پس این مخصوص بود بزمان
پیغمبر صلی الله علیه و سلم که حال قلوب ناس بوجهی آشکارا میگردید اما بعد از آن زمان پس تا وقتیکه هیچ
علامتی از علامات نفاق از منافق صادر نمیگردد پس حال او کسی را معلوم نیست و وقتیکه صادر گردید
کافر مطلق شد حکم کفر بر و جاری گردید پس بعد از آن زمان ایشان یا کافر است یا مسلمان امری دیگر
در علم نیست پس منافق ثابت النفاق کافر است از جمله کفار است و منافق مستور بحال در اجرای احکام
از مؤمنین است پس معنی قول حضرت ممدوح چنین باشد انما النفاق ای انما العلم القطعی بالنفاق الذی کان
یحکم به قطعاً بانه منافق ولا یجری علیه احکام الکفار بل احکام المسلمین فهذا کان علی عهد رسول الله صلی الله علیه و سلم

زیاده والسلام

زیاده والسلام محرره یازدهم ماه جمادی الاولی سنه ۱۲۴۶ هجری

بسم الله الرحمن الرحیم · فی فوائد البنائیة ولو ان ناحیة من نواحی الاسلام من دیار المسلمین
ارتکبوا الفسق والفجور کاخذ الاموال لا علی وجه الشرع والقتل بغیر حق والزنا واظهر رسوم الکفر فی
اسواقهم هل یجوز لسلطان من سلاطین الاسلام بعد الاستتابة والابداء ولم یسمعوا ان یغار
علیهم ویبیدهم ویحتاجهم لیکون الدین کله لله وان کان علیهم الولاة والقضاة والعلماء ام لا قلت
رأیت افتاء جمع من العلماء انه یجوز منقولاً من الخزانة الجلالیة بهذه العبارات بعد استفتاء امیر تیمور
درباب نسب شهر دهلی چه میفرمایند علمای دین محمد و فقهای شرع مصطفوی علیه الصلوة والسلام
اندرین مسئله که شهری از شهرهای مسلمانان که آنجا والی و قاضی و علماء و سادات هستند فسق
و فجور و امور نامشروعه باعلان و اظهار کنند و دار سازند و خاتون جوان خوبصورت و چهره را
آشکارا در دکان کرده آنجا بنشانند و روز و شب آنجا زنا کنند و در مهمانیهای ایشان را بحضور مسلمانان
و علماء و مفتیان با دهل و دف و نای احضار کنند و تغنی نمایند و عورات مغنیه را آشکارا در مردان
و مستان بعدان مستورات در آرند و بعبث مشغول شوند و هر مهمانی که بر وفق سنت محمد
چنانچه ولیمه بعد شب نکاح و عقیقه هفتم روز از ولادت نکنند بلکه بعکس آن بر مشابهت رسم کفار هنود
پیش از نکاح چند روز مهمانی کنند و شب ششم از ولادت چنانچه رسم کفار هندست عورات غسل دهند
و مزامیر و مغنیه را احضار کنند و تمام رسوم باطله کفار را اعانت کنند دیگر مسلمانی بر وفق دین محمدی علیه الصلوة
والسلام ایشان را منع کنند ممتنع نشوند و هم بران مصر باشند و گویند که بی چنین طایفه مفسده و رسوم
باطله این کار میسر نشود و این محض لغوست و نیز دوکانها را میان چارسوی بازار بنا کنند و آشکارا
آنجا جمیع چیز و بوزه فروشند و آن مال را قیمت کنند چیزی والی بستاند و چیزی جایزه علماء را
دهند و علماء آنرا بستانند حق خود تصور کرده تصرف نمایند و خود را در آن مالک دانند و هیچ منع نکنند

دوکان‌ها را اشکارا در آبادی شهرها بدارند و آن شعار کفر است و نیز در بازارها و در راهها و گذرهای
آب سمکانرا تعیین کنند و باجها در راهها بخلاف شرع انور وضع نمایند تا از تجار و غازیان و رعایا
و اهل سوق ظلم و تعدی شده تمام مالهای ناحق بستانند و آنرا حق خود دانند و از بعضی محل آنچه من حیث
الشرع می‌آید چنانچه جزیه و خمس و غنایم و خراج مقدار شرعی آنرا برشوت بگذارند و آنرا جزو احسان
تصور کنند و بریان شراب دارند و نیز بعضی مستحقان از اهل کفار را از اهل علم و جهل و عمل را صد چند کفایه
زیاده بدهند و از بعضی حق داران بمقداری که کفایت ایشانست باز دارند و نیز عهده داران بعد کفایه
از بیت المال چنانچه قاضی و محتسب و امیر و شحنه و رئیس و کوتوال اخذ رشوات و عقدانه و محلات
کنند و آن ناحق را از هوای نفس و جهل مستحق و حق خود دانند و این کفرست و نیز مردان لباس
ابریشمی و انگشتری زرین و تفاخر برخلاف سنت بمشابهت کفار پوشند و بندند و دستار برخلاف سنت
بمشابهت اغیار بندند و چون ایشانرا ازان منع کنند گویند که ما این کارثان هستیم ممنوعات شرعی را
مباح است و هم دران مقر باشند و این سبب زوال ایمان است پس اگر پادشاه قاهر باهر که در دنیا
باشد و بر ایشان ثبوت پیشه که این کارها میکنند و این رسوم باطله که از شرع دور و بتکفیر نزدیکست
می‌پردازند و ایشان منع نشوند و هم بران کار مصر باشند برین پادشاه قاهر باهر واجبست
بلکه فرض است که برای اعزاز دین محمدی صلی الله علیه و سلم لشکرها کشند و با آن قوم به تیغ محاربه نمایند
و ایشانرا بکشند و زنان و فرزندان ایشانرا اسیر نمایند و آن ولایت خراب سازند تا آن رسوم باطله
بالکلیه برافتد و دین محمدی علیه الصلوة والسلام اعزاز پذیرد تا بلادهای دیگر خلق را انتباه شود
و مسلمانان دیگر که ازین نوع میکردند متنبه شوند و آزان بازمانند آن پادشاه قاهر باهر درین کار
مثاب باشد عند الله العظیم بانه ❁ **اجابوا** باشد والله اعلم عبد الرشید ابن قطب الدین
الهروی بما باشد والله اعلم کتبه محمد بن طاهر البخاری الماوراءالنهری • باشد والله اعلم کتبه

عبدالعزیز

عبد العزيز بن قطب الهروي باشد والله اعلم كتبه علي بن عبد الكريم الاصفهاني باشد والله اعلم
كتبه شيخي ابن جنيد الكوفي باشد والله اعلم كتبه ابو بكر ابن ابي القاسم البغدادي باشد
والله اعلم كتاب الفخ العميق باشد والله اعلم كتبه عبد الجبار بن يوسف النجار باشد والله اعلم
كتبه مظفر بن المنصور البلخي باشد والله اعلم كتبه نظام الدين تاج الهروي تمام شد

بسم الله الرحمن الرحيم. **فصل في الدعوة والظلمة** في الفتاوى النسفية سئل عن
الدعوة والظلمة والسعاة في ايام الفترة فقال يباح قتلهم لانهم يسعون في الارض بالفساد و
قيل انهم يمتنعون عن السعي في ايام الفترة ويختفون فقال ذلك امتناع ضروري ولو ردوا لعادوا
كما شاهدنا فقال سألت الامام ابا شجاع عن هذا فقال هو ايضا يباح قتلهم وثياب قاتلهم كذا
في نصاب الاحتساب وذكر في الفيروزشاهي سئل عن قتل الدعوة والسعاة والظلمة فقال حل قتلهم وثياب
قاتلهم لان شرط الاسلام الشفقة على اهل الاسلام والفرح لفرحهم والحزن لحزنهم وهم بخلاف ذلك ظالمين
مؤمنين الى هنا كلامهم فعلم بهذا ان قتل الكافرين المخادعين الساعين في الارض بالفساد بالطريق
الاولى بل قتلهم واجب واسترقاق نسائهم وذراريهم جائز سدا لباب الفتنة وتنبيها للآخرين في التحرير
لا يجوز للامام ان يولي الذمي على المسلمين لاخذ الخراج وغيره لان الولاية امر عظيم وهو اهل للاهانة المسلم
اذا كان بادئا بالظلم فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين ويباح اخذ مال عسكره واسباب جلته والتصرف
فيها دفعا للفتنة القائمة والضرر العامة قال ابو مطيع افتى ابو يوسف رح يجوز اخذ مال البادي بالظلم و
التصرف فيها اخبرت بذلك ابا حنيفة رح فقال المجيب مصيب وكان محمد بن حسن جالسا عنده ولم يتكلم
بشيء وكان منهم بالاجماع والصحيح ان البادي بالظلم يحكم بفسقه وقتله وقتل عسكره واخذ اموالهم وثياب
قاتلهم لانهم ساعون في الارض نقل فتاوى غرائب عزيز تصنيف اخوند جلال اخوند زاده رحمة الله عليه
البغاة قوم مسلمون خرجوا عن طاعة الامام دعاهم الى العود وكشف شبهتهم فان تحيزوا مجتمعين حل لنا قتالهم

بدا رای ای ان جاءوا یعنی بالرای ثنیة من المسلمین لیستعینوا الیهم واجتمعوا واتخذوا حیزا ای مکانا
واجتمعوا فیه حل لنا قتالهم بدأ ای ابتداء قال الشافعی بعد ان قتل المسلم لا یجوز ونحن نقول ان الحکم یدار علی
دلیله وهو اجتماعهم وتعسکرهم فان صبر الامام الی ان یبدؤا ربما لا یمکن دفع شرهم ولا نسبی ذریتهم و
یحبس مالهم الی ان یتوبوا ولم یستعمل سلاحهم وخیلهم عند الحاجة شرح وقایه ۰ من ارتد العیاذ بالله
عرض علیه الاسلام وکشفت شبهته فان استمهل حبس ثلثة ایام فان تاب فبها والا قتل وقتله
قبل العرض ترک ندب بلا ضمان لانه استحق القتل بالاباء او لکن الاسلام بلوازمه المسلم وکسب ردته فی
هذا لحنیفة فیء وعندهما کملکه للورثة وعند الشافعی کله فیء شرح وقایه

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المومنین بمطالعه اخلاص نشان مودت عنوان لاله رام سنگه
سلمه الله تعالی ۰ بعد از دعوات وافیات واضح آنکه مکاتبه مرسوله رسید دریافت حالات گردید
آنچه نوشته بود خوب میدانم لیکن من بنده پروردگارم هر کس که پیغام صلح فرسته از طرف خود
جنگ پیش نمیکنم آخر کار جنگ ست اگر پاینده خان بموجب پیغام خود راست بازی اختیار کرد
فبها والا نه از حکم الهی در درگهری نیست زایل خواهد شد شما خاطر جمع دارید هیچگونه از
شما مزاحمت نیست ۰ واگر دغابازی نمود خوار و پریشان خواهد شد از شمایان بموجب گفته خود
همان آشتی ست بهر دو طریق خاطر جمع دارید هیچگونه اندیشه نسازند و از قادرآباد دانه در بند
گفته دهند و کسی از مردمان کاه و داله مزاحمت نسازد بگیرد و آدم خود بموجب گفته شما برای گاه
تیار کرده بودم مردمان کهری که علیان از ان عهد شدن نداد لازم که از کهری داله گفته
دهند که آدم خود فرستاده پیش اینجانب طلبیده کاه در دکان نیده دهند و بهر صورت خاطر جمع
دارند زیاده خیریت ست ۰ تحریر بیست یکم ماه شعبان ۱۲۴۵ سنه هجری روز سه شنبه بمقام
کهری انب فقط

از امیر المومنین بمطالعه عالیجاه رفیع جایگاه خان عالیشان
پاینده خان

پاینده خان واضح آنکه اگر آن عالیجاه رفاقت اینجانب در مقدمهٔ اطاعت خدا و رسول و اقامت
جهاد خواهند نمود و آنچه از حکم خدا و رسول در مقدمهٔ اطاعت امام است ادا خواهند نمود آنچه پیش معهود است
آنچه از منافع دینی و دنیاوی از دست اینجانب خواهد آمد بالنفس خود شما به وضع خواهند نمود اما شرح امر اول این
وعده درین قرطاس نگارش کرده میشود اول آنکه آنچه از ملک بنده والا است خان آنکه عالیجاه عالیجاه اند
و پس دیگر پدر با بابا شان درین خانی شارکت نیست دوم آنکه وقتیکه حق جل و علا بکرم عمیم خود ملک
کشمیر مفتوح خواهد گردانید به دست مجاهدین خواهد داد آراسته تا منجملهٔ آن جاگیری که بقدر
مبلغ سی هزار روپیه باشد بخان موصوف عطا کرده خواهد شد سیوم آنکه وقتیکه بلدهٔ پشاور
بقدرت کامله مفتوح گردیده بقبضهٔ مجاهدین خواهد آمد از جملهٔ آن جاگیر که بقدر مبلغ ده هزار
روپیه باشد بعالیجاه مذکوره عطا کرده خواهد شد و علاوه بدین هر سه مقدمات آنچه اراده تقدس
انعامات دیگر هم بعالیجاه منصوص خواهد رسید این است وعده ما و شما پس ایفای وعده بر ذمه
ماست و ادای حق خدا و حق رسول و حق امام بر ذمهٔ شما شما در ادای حق مذکور کوشش نمایند
و ما در وعده کوشش خواهیم کرد تحریر بتاریخ بیست و یکم ماه رمضان المبارک ۱۲۴۶ سنه هجری روز پنجشنبه

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین بخدمت جمیع خادمان
دین متین و کبرای مجاهدین واضح آنکه ازینجا که حال عالیشان حسن علیخان از جملهٔ خوانین
سواتیان ساکنان دره پهوکرملک بوده و بخدمت دین نهایت چست و چالاک شده بنابر آن علیه
بند و بست دره مذکوره از قبیل تحصیل اموال و فیصل خصومات مالیه بطریقه کتاب الله بایشان سپرده شد
• پس خان مذکور در مقدمات از طرف اینجانب نائب مطلق و صاحب اختیار دره مذکوره اند بنابر این
چند کلمه بطریق رقم نوشته داده شد که سند باشد تحریر بتاریخ بیست و پنجم شوال ۱۲۴۵ سنه هجری
در مقام پنجتار

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین. بخدمت

جمیع علمای اسلام و فضلای کرام انام که در فن درس و تدریس مصروف اند و بکتاب دانی
و سخن فهمی معروف و مشهورند تا که شما مردم را به ارکان احکام دین هستید و ناشران شرع مبین و شرف
و فخر شما همین است که در خدمت دین کمر بسته نمائید و بر مخالفین شرع مبین همراه خادمان لشکر کشی کنید
و جانب شرع را احتیاط کنید و از مخالفین شرع بالکل دست بردار شوید و از سوالات منافقین و فاسقین
و مرتدین و کافرین من جمیع الوجوه بیزار باشید و با ایشان مخالفت ظاهره و باهره بروی کار آرید و با مباحثین
و مجاهدین و خادمان شرع مبین حقوق موالات و دوستی بجا آرید که همین است باعث سرخروئی شما بحضور پروردگار
و رسول مختار و وسیله نجات شما از درکات نار و باعث نیکنامی شما در خلق الله و باعث سود و بهبود دارین
و وسیله رفع درجات شما در کونین و اگر معاذ الله بالعکس از شما صادر خواهد گردید که در موالات اهل
بدعت و فساد و اهل کفر و ارتداد خواهند کوشید و رسم جاهلیت را بر قوانین شرع ترجیح خواهند داد و با اهل
دوستان و عزیزان همچو کسی که از اهل بدعت و فساد اند برابر سردار هی خدا و رسول امتیاز خواهید کرد و جان
خود را در جنبه مخالفین شرع و معاندین خادمان دین خواهند شمرد و در خیرخواهی ایشان سعی بلیغ خواهند
کرد پس آنچه گوشمالی ملک چابار از دست ما ضعفاء مقدار بتقدیر معین دشمن دین عوام بحول الله خواهد رسید
مثل آن بلکه از دید از آن شما هم خواهد رسید و با سرداری علم و فضائل شما در هیچ صورت من الوجوه نخواهیم کرد
و ما علینا الا البلاغ المبین و السلام علی من اتبع الهدی تحریر پنجم ماه شوال روز سه شنبه ۱۳۲۲ هجری

حقیقة الحال این بنده ذوالجلال بر منوال است نه خود شاهم و نه شهزاده ام
و نه امیرم و نه امیرزاده نه طالب سلطنت ام و نه جویای حکومت نه لشکر سلطانی میدارم نه خزینه بادشاهی
بلکه فقیر و فقیرزاده ام معاش فقیرانه را سعادت خود میشمارم و از آئین سلاطین و خوانین عار میدارم
نه بالفعل پایه امارت میدارم و نه آینده آرزوی حصول آن در دل میدارم محض بنا بر ادای فرض جهاد
و خیرخواهی جمیع عباد و اعلای کلمة دین و خدمت شرع سید المرسلین کمر بسته ام کسیکه رفاقت من بجز د

[illegible]

غیرت ایمانی اقتدا نماید زهی سعادت اوست و کسیکه از رفاقت من دست بردار شود عجب تفاوت
اوست که از بندگان خدا و امتان حضرت مصطفی جان خود را برکشیده و در سلک منافقین و کفار
منسلک گردیده خیر از همین توکل علی الله است و بس هر روز خرج جدید از خزانهٔ ربانی میرسد تجمل
امرا و سلاطین خزاین دراهم و دنانیر همراه خود ندارم حاشا و کلا که از آئین و قوانین اهل دنیا
بیزارم که طریقهٔ من طریقهٔ جد خود سید المرسلین است که روزی نان خشک سیر میخورم شکر خدا بجا می آرم
و گهی روزی گرسنه میمانم صبر میکنم و شکر من همین چندی از مهاجرین صادقین است که با وجود خدمت
دین رب العلمین گرسنه اند و از طرف خود جان خود را بکشتن داده آمده حق جل و علا ایشان را
بنسبت بشارت سرافراز کند تا بنصرت و فتح موفق گردند بالجمله حال ظاهره ما فقرا همین است که پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم و اصحاب ایشان را در اوائل زمان هجرت در پیش بود و آری بشارات بس عظیم از
مولای جل شانه بسیار از بسیار رسیده ام که آنرا بجای خزاین و لشکر میشمارم ان شاء الله تعالی اثر آن
بشارات بظهور میرسد پس کسیکه ایمان قوی بمواعید الهیه داشته باشد و بر قدرت کاملهٔ ربانی
ایمان او را باشد که آن قادر علی الاطلاق در یک لحظه بیک حکم کن عالمی را از ته بالا میتواند کرد و
بالا را بته میتواند گشت پس لابد بشارات مذکوره قبول خواهد نمود و در رفاقت من سود دنیا
و بهبود آخرت خواهد شمرد و کسیکه محض با سباب ظاهره باشد و آنچه بالفعل حال ما فقرا است
بد عادی و بشارت را بر کند پس ما را از جملهٔ مجانین و دیوانگان خود شمرد و غرض که از تحریر این
چند سطر آنکه ان شاء الله روزی مخذولی کفار و فتح میدان و انصار و شوکت اسلام از
ذات ما فقرا ضعفا البته شدنی است لیکن بالفعل حال ما مناسب این نسبت که مایهٔ این دعوی ها
محض توکل علی الله و بشارات غیبی است هرگاه آنجانب بخوبی فهمیده و سنجیده در رفاقت اینجانب باشد
سود و بهبود خود شمرده طلب نماید اینک میرسیم و اگر نه بر ملاحظهٔ ضعف و ناتوانی ظاهر در خاطر خاطر

تردّدی باشد پس بالفعل توقف فرمایند تا وقتیکه از جای دیگر این اقبال اسلامی ظهور کند که
آخر این امر بحکم الله از جایی ظاهر شدنی است خواه از مقام شما باشد خواه از مقام دیگری
اما اگر در یجانب رفاقت اختیار خواهند نمود و بجان و مال در خدمت دین کمر بسته خواهند شد
یعنی بذات خود هم شمشیر زنی کنند و بقدر طاقت خود در مصارف غازیان کوشش نمایند پس امید
حق جل و علا ما فقرا و ضعفا را از جملهٔ یاران مهاجرین اولین گردانیده همچنین شما را از قبیل
انصار اختیار خواهد کرد این امر محض بهمین معنی نوشته شد که شما در زمرهٔ انصار الله داخل شوید
و الا حق جل و علا بکرم عمیم خود ما فقرا را گاهی محتاج مصارف اغنیا نگردانیده بلکه بسیاری را از
اغنیا را بدست ما فقرا متمول گردانیده آری نیت پاک و همت بلند در اول امر شرط است که هم جان
خود در مقابلهٔ اعدای الله پیش کنند و هم مال خود را در مصارف جهاد الله صرف نمایند بعد از آن ثمرهٔ آن
عنقریب مشاهده نمایند فقط   شقهٔ امیر المومنین براجه زبردست خان مظفرآبادی مورخهٔ اوایل
شوال همراه منشی خواجه محمد بسم الله الرحمن الرحیم   بمطالعه عالیجاه رفیع جایگاه عظمت دستگاه
عمدة الخوانین العظام زبدة الاکابر و الفخام سلطان زبردست خان سلمه الله تعالی بعد از سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقائم کرایم بعجابت رفتار آن عالیجاه بکرات و مرات
رسید چنانچه اولا معتمد خاص میر اسماعیل ثانیا عالیجاه راجه پارس خان رسیده کاشف مراتب اخلاص
و اتحاد گردیده الحمد لله که حق جل و علا آن عالیجاه را بانچه شایان شان ایشان بود موفق گردانیده
و بپایهٔ خدمت دین محمدی رسانید آری هر مسلمان کلمه گو را عموما و رؤسای ایشان را خصوصا
همین لازم است که خدمت دین رب العالمین را سعادت خود شمارند و در رفاقت خادمان دین بجان و دل
بجا آرند الحمد لله که از استماع اخبار مستعد شدن آن عالیجاه کمال فرحت و سرور حاصل شد فی الفور
عزم الضرب مینمودیم اما چونکه درمیان اینجانب و عالیجاه پاینده خان در مقدمهٔ گذر فی الجمله منازعتی بود

درینمقدمه

در ضمیمهٔ تعطیل اری داد الحال که بحمد الله مقدمهٔ مذکوره بصلح و صلاح انجامید دعاً اینجا مذکور
رفاقت اینجانب در خدمت دین بجان و دل اختیار نمودند بنابر آن علیه عزم مصمم آن صوب نمودم از بسکه اظهار
بعضی مقدمات ضروری بود چندی را از اعزهٔ رفقای قدیم خود که عمری در رفاقت اینجانب گذرانیده اند
و گرم و سرد زمانه و شراکت اینجانب را چشیده و بر احوال ابتدا و انتهای اینجانب مطلع گردیده
روانهٔ خدمت سامی نموده شد تا از زبان صدق ترجمان ایشان حقیقة الحال منکشف گردد بعد
از آن باذن الله عازم آن صوب شوم حقیقت اینجانب را از زبان ایشان بخوبی بشنوند و آنرا بمیزان
عقل و ایمان بسنجند بعد از آن اینجانب را طلب فرمایند که ان شاء الله تعالی فی الفور خواهم رسید و بنابر
یادداشت آن عزیزان کاغذی مشتمل بر کشف حقیقة الحال نیز نوشته داده ام آنرا نیز ملاحظه فرمایند
و شرح آن از زبان عزیزان مذکور دریافت فرمایند بعد از آن اگر نیت رفاقت مصمم گردد قدری
رنج و تکلیف بر خود گوارا فرمایند و آنچه در میان برادران از قبیل رنجش و ملال میباشد آنرا تبدیل
بیک و در رسانند و همه رؤسای نواحی را یکجا کرده و یک کاغذی مشتمل طلب اینجانب از همه
نویسانیده و مواهیر همه بران ثبت کنانیده ارسال دارند زیاده والسلام مع الاکرام
رقعهٔ شاه زمان بحضور امیر المؤمنین مکشوف ضمیر خلت تخمیر سید السادات مجمع الحسنات
برگزیدهٔ خاندان مصطفوی پسندیدهٔ دودمان مرتضوی آرایش افزای دین متین زیب افزای
شرع مبین هادی طریق طریقت دلیل سبیل حقیقت متعلق الطاف سبحانی مهبط فیض ربانی
امیر المؤمنین امام المسلمین شوند. چون از امتداد مدت کثیر نوید عافیت ذات با برکات
سامعه افروز نگردیده بود مزاج ها برین همواره منتظر احوال خیریت مآل ایشان میبود در این
اثنا که شوق خاطر دریافت ملاقات از اندازه زیاده میگشت و مدت انتظار بامتداد پیوست زبانی
بعضی واردان این نواحی بگوش نصائح نیوش رسید که آن سید السادات شمشیر دامن جهد نموده باراده

استیصال کفار نابکار نموده فجار اشرار که رخت بسته آهنین شجاعت را در میدان تهور مهمیز داده
بچگان شمشیر سر این نابکاران شل گردن بریده بدار البوار مستقر رسیده آن استماع این خبر فرحت
اثر که موجب تفریح خاطر زمره اهل اسلام چندان انبساط و انشراح پیرامون خاطر عاطر گشته که زبان
قلم با وجود دو زبانی در ترقیم آن الکن و منشق است چه از ما نرود که این خبر بگوش هاین رسیده علیعیت
حق طویت لیل و نهار جریان همین معنی است که تفضل و رزق ذو الجلال از هرچه زود تر خود را بصحبت
با برکت آن مقتدای صدق و صفا رسیده ذخیره سعادت دارین فراچنگ آورده شود و هم اشتعال شعله
اشتیاق را که از مدت بسیار در کانون سینه بیکینه مشتعل است بزلال وصال منطفی ساخته بتجرع
اقداح شراب مواصلت بزم یکرنگی را آئینی تبر دادنی رد داده در روزگار صفای حاصل کرده آید
لیکن چون بدون اجازت مقتدای شریعت و رهنمای طریقت درهمینی جرات نمودن منافی
طریقه مقام شناس ادب بالنسبه رقیمة الوداد و صحیفة الاتحاد بمصحوب جلال الدین نام آدم سرکار
فیض آثار روانه نموده شد امید که بمضمون مطلع گشته ما فی الضمیر خود را بمعه اراده بیشنهاد
و دیگر سنحات که از کدام طریق و شوارع که آمدن سرکار را از آن راه مناسب باشد قلمی نمایند که بر آن
عمل نموده بحصول امنیت قلبی و تمنای دلی فایز گشته آید زیاده و دوازده رقیمة الشوق هرچه زبانی اظهار
نمایند بمنزل صدق فرود آورده تا درست داد مواصلت صوری بارقام خبر خیریت خود خوش وقت
و شادکام مینموده باشند فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین نجابت معلی القاب زیب افزای اورنگ عزت و جلال زینت آرای چار بالش
حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت مالک دیهیم و تخت قدوة السلاطین عمدة الخواقین شاه
جم جاه زاد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب کونین
و مدارج دارین واضح آنکه اخلاص آمین زبدة المعتقدین شیخ جلال الدین که از طرف سرکار

عالیمقدار

عالیجاه را باشته خاص در اوایل رجب المرجب رسیده با دای مراتب خیرخواهی آنجناب بلیاقت
این عاجز خاکسار رسانیدم نهایت خوش گذرانیدند هرچند رابطه یگانگت قدیمی و علاقه اتحاد
صمیمی ازان سابق هم نهایت مربوط بود و بغایت مضبوط اما از آمدن این اخلاص نشان
رونقی تازه نمود و بر توفور رغبت فی سبیل الله و علو مراتب محبت یگانگت توجه اسد منع دیگر کیفیت
حالات این برگزیده اکابر عباد الله نسبت زمان سابق هم چیزی زیاده تر آگاه و آشنا
گردانیده آنچه درباب عزیمت آنجناب بنابر استعداد خدمت دین متین منع اظهار مراتب اشتیاق
باین خادم شرع مبین کرده از وفور مراتب اشتیاق محبت و اخلاص و گوناگون مدارج مودت
و اختصاص نوکر نیز خامه خلت شمامه شده بود آنرا بصراحت دانسته و مسرت بر مسرت
افزوده است تا این علاقه مودت و یگانگت را که محض بنابر تحصیل رضای استحکام گردیده ثمر
ثمرات جمیله و نتایج گردانا د آری حقیقة الامر این است قدریکه اشتیاق ملاقات این فقیر در دل
آنجناب است زیاده چندان این فقیر را اشتیاق ملازمت خود شمارند چنانکه رابطه محبت قدیمه
و وفور مودت صمیمه آنجناب را مشتاق ملاقات فقیر گردانیده است همچنین ده چندان این فقیر را
بتمنای ملازمت آن معلی القاب رسانیده یعنی چنانکه این فقیر بجان و دل آرزومند ملاقات
همچنین بهر وجه خیرخواه آن ذات آنچه درباره تشریف آوری خود با تجدید رقم زده کلک
اتحاد سلک شده بود پس حقیقت آن برهمین منوال است که تمنای مواصلت بسیار میخواهد که بهر نوع
در تشریف آوری آنجناب تعجیل استعجال واقع شود اما بمقتضای مضمون نصیحت مشحون المستشار
مؤتمن در تامل نظر خیرخواهی عدم حصول امنیت طرق و بی امنی نه از طرف خود باعث تکلف شدن
میدانیم و از وفور اشتیاق تاخیر ملازمت را گوارا میسازم پیش ازین در زمان سابق هم بهمین
اشتیاقهای دل نیاز منزل بسیار میخواست که بکمال سرور تشریف آوری آنجناب صورت بندد

اما از همین موانع و عوایق خیرخواهی از دو وجه سد راه اهتمام شده یکی آنکه تا آنوقت کلام
حالی قابل ایلچیان جهت لشکر اسلام نرسیده بود دیگر بعد تشریف آوردن آنجناب برای محل
سکونت تجویز نشده دوم آنکه هیچ راهی از راه امنیت پیدا نیست که از گزند مخالفین مامون
میشد بلکه درینولا با این اشتیاق که با فیوما در مرتبه زاید و دو بالاست و از اعانت قادر
مختار یکتائی همچنین قابل نشستن آنجناب بهم آمده است که اگر هزاران هزار مخالفین اشرار
و معاندین فجار شورش نمایند بجول ایزد بی زوال برا مخذول گردند اما وجه تا لی کرامت براه
باشد پس بالفعل از قابری این ما جز خاکسار بیرون است و آنچه این خیرخواه حق اندیش در تشریف
آوری آنعظمت پناه متکلف شدن نمیتواند اما امید قوی است که این خس و خاشاک عوایق
راه هم عنقریب صاف میشود و الحمدلله که شوکت جنود اسلام چون صبح اقبال در تزاید و ترقی است
و قوت اعدا و الله هر شام در قهر و ادبار و ضلالت متواری است چنانچه تفاصیل این باب
از اخبار سابق که بدست قاصد سعید محمد روانه شده بود مبرهن ضمیر منیر گردیده باشد و بالفعل
در باره تیاری مقدمه جهاد آنچه مهمات مد نظر این بنده پروردگار آید هرچند مهمات متعینه دایر میشود
اما از آنچه مقدمه مهم پیشامد نهایت جهت میباید تدبیر انجام آن بجول و قوت ربانی بالفعل از
سایر مقدمات آسان تر معلوم میشود و امید قوی میدارم که کارساز حقیقی و مالک تحقیقی عنقریب
بجول و قوت خود ما را بر آن مسلط میفرماید و بعد تسلط انتقام تمام دور و دور تا سنده و شکارپور
میگیریم عمل اسلام بسید میگردد و آنوقت اگر استعداد آنوقت بهر طوریکه آنجناب خود خواهند مورد
از هر سو جماعه محبین و گروه مخلصین خواهند افزود و بالجمله مجرد اشتیاق ادراک ملاقات رافی الفور منجر
با تامل خیراندیشی تا حصول امن طریق اندکی تاخیر میفرمایند پس در صورت بعد ملاحظه این صواب دید
اگر در برای ملازمان خیرخواه امنیت راه قرار یابد فهو المرام این خانه خانه شماست بلا تکلف اقدام نمایند

والا اگر به نو

~~اما اگر به نظر این مصالح دور اندیشی بالفعل تشریف آوردن آنجناب تنها بالکلی خیانت که اگر~~
~~کسی از معتمدین اعزه اخص الخصوص خود را نایب~~ خلاف مصلحت نماید ما اشتیاق شراکت این
سعادت کبری تاخیر هم گوارا ندارند پس در آن صورت نزد فقیر انسب و اولی چنانست که کسی از
معتمدین اعزه اخص الخصوص خود را نایب مناب خود گردانیده و هرچه از تجهیز سامان انعقاد بیعت نزد
آنجناب بنا بر تحصیل رضاء الله موفق و مهیا باشد همراه او داده رخصت فرمایند که تا شراکت شخص
هم بنیابت آنجناب حسب صلاح دارین و سرخروئی کونین در حق آنجناب خواهد گردید و آن سعادت
بالتمام شامل هر دو جهان خواهد گردانید باقی مراتب مفصلاً مرا از زبان صدق ترجمان معتمد
الطرفین حامل رقیمة الوداد مصاف مبرهن خواهد گشت قرین صدق باشد که بنابر اظهار حال
همین معتمد واضح البیان را روانه کردن ضرور افتاد و السلام علیکم و رحمة الله و برکاته تحریر
تاریخ بیست دوم شوال سنه ۱۲۴۵

بسم الله الرحمن الرحیم

هذا الکتاب احق بالتکریم و خطاب الذمن التسنیم و انه لا شیء ما یقرع به الاسماع و انهی ما یطبع
به الاسجاع اجمل ما یحلی به الاذان و افضل ما یحلی به الایمان لعمری انه حری بان یخطب هذا
المنشور علی منابر السرور و یکتب باقلام النور علی علائم الحور اذ صدر بحمد الله الملک العزیز
الجبار مدبر الملک منور الفلک مقلب اللیل و النهار و ثانیا بالصلوة و السلام علی سید الانام
و اصحابه العظام و آل بیته الکرام حصوصا علی الامام الهمام مرصص دعائم الاسلام مجدد الدین
القویم مسدد الصراط المستقیم شمس سماء المجد و الشرف بدر حداه الکسف و الکلف
تذکرة من الاسلاف تبصرة للاخلاف فلذة من کبد الرسول قرة العین لزهراء البتول
خلف من اسد الله الجبار خلیفة للائمة الاطهار آمر بسر الفطرة نقود لسریرة الروح
ناشر لتبر القرة عمود علی سفینة نوح باب الله المفتوح علی وجه احبائه و سیف الله المسلول علی اعدائه رقاب

حجة الله الخلفاء الى العلماء الراسخين ورحمة الله المهداة الى الحنفاء المخالصين قدوة المهاجرين
وعمدة المجاهدين السيد الامجد امير المومنين السيد احمد نور الله الايام ببقائه في قيامه وزين
الاسلام باستوائه على سنامه ثم وشح بذكر ما فاز به هذا الجليل العظيم في بدو امره من الغزو الكريم
الى ما جرى بين الصادقين الغزاة وبين المنافقين البغاة وما تفضل الله به على كافة المومنين
من تائيد المجاهدين وتبائيد المعاندين ثم ما بعثنا على توشيح الطرس بهذه السطور وترشيح المسك
على وجه الكافور الا التحدث بنعمة الله والتشبث برحمة الله لا التميز والتانق ولا التنطع
والتشدق وايم الله ان ما جرى البحر الزاخر الى سواحله وآتى به الدهر الداهر على كواهله
من تظليل جنود المستضعفين في كنف العون والاكرام ومن تذليل جموع المستكبرين في كنف الهون
والانتقام لهي الطارقة الواقعة وهي خافضة رافعة وهي العاقة الحاقة وهي الداقة الشاذة
فانها نسجة من نور وجه الله الكريم اشرقت في ظلمة الليل البهيم فرفع الحق وبطل الباطل وصدق
الحر وبطل الماطل فيه يرفع المعاندون وخفض المداهنون حتى عق منهم الاعقاب وحق
عليهم العذاب ودق لهم الانصار وشق منهم الادبار فاول ما بدر به الامام الهمام على جده وعليه
الصلوة والسلام ان اصطفاه ربه حبيبا لنفسه وسماه عظيما في ملائكة قدسه ثم اودعه اصلاب
الاطائب وقلبه في ارحام النجائب فجعل ينقله من طاهر الى طاهر ويحله من كابر الى كابر
حتى طلع على افق المجد والاعتلاء واشرقت له الخضراء والغبراء وقلده كاجداده الانبياء
اولي الايدي والابصار وآبائه الاوصياء من الائمة الاطهار اعني انه تلالا مطهرا نظيفا
وترعرع موحدا حنيفا تتقلبه الله في كنفه وزاد له في شرفه ورباه بانواع النعم والمنن و
انبته النبات الحسن ولما ان جرب التمشي في نعامه وتميز عن يمينه عن شماله اوحى الله اليه الالقا
كما اوحى الى اصحاب المسيح الايمان وملأ قلبه بحب عباده الصالحين المقربين كما ملأ به قلوب

آبائه

آبائه المطهرين وانهم في سويداء قلبه تعظيم سيد المرسلين كما الهمه في قلوب سائر اخوانه من
الصديقين ولم يزل مطهرا من الانجاس متنظفا من الادناس متقدسا عن اللعب واللهو متنزها
عن الاهواء والزهو ربّاه ربه سويًا رضيًّا وآتاه الحكم صبيًّا ولما ان بلغ اشدّه واستوى
ودرّ درّ منهل الشباب ارتوى حفظه عن النشاط والطرب وعصمه من السرة والطرب
وحباه الامانة والورع وحماه عن الخيانة والبلع وزيّنه بالخلق العظيم وبيّن له الصراط القويم
فلم يزل يهزل في هذا السير ويسرعه بهذا الخير ويصلح منه ما فسد من غيره وينجح بما قصر عنه
المجد في ديره حتى جلّه بنعمته وكلّمه فعلّمه الكتاب بقدرته وفهّمه الخطاب بحكمته وآخفاه من علمه
واعطاه من حلمه وافرغ في صدره بوالغ الحكم واسبل على قدره سوابغ الهمم واغرقه في زواخر
العرم وانطقه بجوامع الكلم وتمم له المكارم من الاخلاق وعلّمه المعاصم من النفاق ورزقه
التمسك في الاسلام وخلق له التجنب عن الاثام وساقه الى نضارة الاحسان واذاقه
حلاوة الايمان واستعمله في عبادة رب العلمين حتى ظهر له الحق وآتاه اليقين فاراه ملكوت
السموات والارضين ووقاه عن الطاغوت الخيالات والشياطين وحيّره بآياته المنقوشة
على الواح الناسوت وبصّره بآياته المنشورة في اشياء الرعوت وتفض على روحه انوار
الجبروت ونفث في روعه اخبار اللاهوت فلم يزل يركب طبقا من طبق كلما هجمه الغين
طبقة الغلق وظل يترقى عتاب العلاء في معارج القدس وبات يتخطى رقاب العظاء في مدارج
الانس فخصه بحضرته ملبيا لدعوته ملبيا بجذبته مومنا بآياته فدعا الا حيانه مطيعا لاحكامه
متبعا للاسلامه خاضعا لهيبته خاشعا لرهبته راغبا به رتًّا راجيا منه حبًّا سائلا فواده
عما سواه قائلا ارتياده الى ما عداه متشرا بمواعده متطرا بمجاهده فرحا باولاه مرحا
بآلاه فلما ارتقى على قدد وصفى عن الكدر رحّبه ابلغ ترحيب وقرّبه ابلغ تقريب فغفر له

الحجاب ورفع له النقاب ولاح له في الغيب وازاح عنه الريب وتراءى له في سرادق العز
والكبرياء وتجلى له في حلة المجد والبهاء واكرم نزله ونوّع سبله وحقق به ما حق ومنّ عليه بما من
وألف به ألفة الودود بمودوده وردف به رأفة الوالد بمولوده وحبب اليه نفسه ورغبه اليه
انسه وشرح له صدره ورفع له ذكره ويسّر له امره وخفف له عنه وزره واجتبى له ملة الاسلام
وارتضى له سنة سيد الانام وجعله قياما للاسلام ونصبه اماما للانام وصيّا للنبية سميا للصفية
حليفة لوليه خلفا من عليه وامره باعلاء ظواهر النصوص وباخفاء غوامض الفصوص وقضى
عليه بالانقطاع اليه والاطراح لديه وان يكتفي في سيرته بما يؤدّى عن نبي الحرمين وان يقتفي
في سريرته بما ينمى الى رسول الثقلين وان يتنبه بربه في اوقاته وان يتشبه بجده في عباداته .
وان يتبرأ بربه في عاداته وان يتردى في هديه في معاداته وموالاته وان يقول الحق حيث
ما كان وان يقول المرّ وان خان ومان وان يدفع السيئة بالتي هي احسن وان يكافي
المسيء بالتي هي اهون وان يقوم بناصع التوحيد وخالص التفريد وباقامة السنة الشهباء
واماتة البدعة الظلماء وان يجدد الدين القويم ويبيّن الصراط المستقيم ويهدي عباده
الى سواء السبيل ويروي الغليل ويشفي العليل ويدعوهم الى الملك الغفور ويخرجهم من
الظلمات الى النور هذا وقد جاءه بشارات هو بها احرى وهي به اولى من ذلك قيل له توجه
حيث كنت فانك منصور واجتهد في ذلك فان سعيك مشكور وسارحم بك امة من العباد
واكشف بك غمة من الفساد وساقيم بك السلسلة العوجاء واصلح بك الشريعة العوراء وفي
جبوتك بين اتباعك من المؤمنين وبعد ما بك بين لحقك من المحسنين زكاة ثمانية سنين
واني بجلالي اتجلى عليك وكيل ويتجلى من توسل بك بفضل واني بهم لرحيم رؤوف وان المغوا
في الكثرة مات الوف واني غفرت بك من اهل الهند من الاحياء والاموات وان امسو

في قبرهم

في قبورهم من العظام الرفات فهذه نفحة من نسائمه وعبقة من شمائمه واكرم واجل من ذلك
واعلى والله من ورائه ثم امره بالجهاد وادارة على العباد فاصبح بنعمة الله دائماً مهدياً وعند
ربه راضياً مرضياً داعياً الى الايمان بالغيب عادياً على الاشراك والريب حامياً للسنة
الشهباء ماحياً للبدعة الظلماء هادياً الى ابواب الاحسان واهياً على اصحاب الطغيان مائلاً
الى الاخلاص والوفاق لاوياً على الافساد والنفاق فارغاً من كل طريق جائرة عائراً كل
شاذة فاذة راجياً لمولاه هارباً عما سواه خائفاً من المعاد خافياً بين العباد راغباً
الى مذاقة الخشوع غارقاً في مغارة الخضوع حاملاً لاسرار الرحمان حاكماً من بين الاخوان
آمراً بنفع النبيه والخامل ناهياً عما يضر في العاجل والآجل مميزاً للابهام منيراً للافهام
مفتاحاً للاغلاق معياراً للاخلاق مميزاً بين الغث والسمين متبحراً بين الرخص والثمين
راضياً بالشارعة البيضاء ماضياً في شوارع الآراء عالماً بهدي ربه عاملاً بهدى حبه
ناطقاً بالفضل والعدل صادقاً في الجد والهزل ناشراً لاعلام الايمان ناهراً باحكام الاذعان
صابراً على سباب المستضعفين كاسراً لرقاب المستكبرين ناصراً لكلمة الله العليا ناصحاً لوجه
الله الكبرى فلم يزل بالاعتصام بحبل الله آمراً مأموراً في الاقتحام في سبيل الله شاكراً مشكوراً
حتى استدار صوت صيته في القبة الخضراء واستنار بنزول قبوله المدرة الغبراء فتقلب
الزمان على هيئته يوم بدر الاسلام وتحول الايام على وضعها يوم رفع الاعلام فصارت شجرة
الاسلام غائرة الاصول والاعراق ناضرة الغصون والاوراق بالغة مبلغ النشو والثمار
اصلها ثابت وفرعها في السماء وثمرة الايمان طعمها مرغوب وريحها محبوب وروضة الاحسان
مبتسمة الاوراد والازهار متفجرة العيون والانهار وقام ربه لامره كفيلاً ووكيلاً وجعل له
لسان صدق علياً لا يحبه الا مؤمن تقي ولا يبغضه الا منافق شقي يتفكه بذكره في كل ناد

وتیزک با همه کل حاضر باید تحیه کل صادر ووارد کما یجب الظامی الماء البارد ولعمری
ان جیره لاحری بان یحیدی به الاحرار من الرجال ویقتدی به فی سماع اهل الفضل والکمال
یتشبث به قصائد الترغیب والترهیب ویتمثل به قواعد التهذیب والتادیب یتغزل به فی بذل النفس
والمال ویلغز به فی التبری من الآمال یستسقی بوجهه الغمام ویستشفی بسبحه الاسقام
یسترقی بلفظه السلیم ویستصفی بوعظه الخلق الکریم تیزجر بصوته الوسنان ویطرد بسوطه
الشیطان یصرف بهمته طوارق الزمان ویکشف بکلمته عوامض الحدثان یقتدی بلقیاه
الرین ویجلی بجباه الغین کیف لا وقد نصب عینا للعباد قیاما للجهاد محمد نا بنعمة الله متشبثا
لرحمة الله قد حج البیت الحرام وکج فی استعفاء الآثام وتاجر الاخوان والاوطان وجاهد
اهل الشرک والطغیان الی ان لقب بعد انقضاء آیات من سنین با امام المسلمین وامیر المومنین

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بر ضمیر صفا پذیر طالبین راه حضرت حق
وسالکین طریق آن هادی مطلق تعمر ما وکسانیکه با ینجانب بیعت فی الله حاضر اند و با غائبانه محبت میدارند
مخصوص ما پوشیده نماند که مقصود از بیعت بردست مشایخ طریقت همین است که راه رضامندی
حضرت حق بدست آید وراه رضامندی حضرت حق منحصر در اتباع شریعت غرا است هرکه سوای
شریعت راه مصطفویه را طریق تحصیل رضامندی حق انگارد پس بیشک آن شخص کاذب وگمراه است
ودر دعوی او باطل و نامسموع واساس شریعت مصطفوی دو امر ست اول ترک اشراک وثانی
ترک بدعات اما ترک اشراک پس بیانش آنکه هیچکس را از ملک وجن و پیر و مرید واو ستاد و
شاگرد و نبی و ولی حلال مشکلات و دافع بلیات و محصل منافع ندانند و همه را مثل خود عاجز
و نادان در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز نیاز بر طلب حوایج خود نذر و نیاز کسی از انبیاء

واولیاء

وا ولیا و صلحا و ملائکه بجا نیارد آری اینقدر داند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند
و ثمره مقبولیت ایشان همین است که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید کرد
و ایشان را پیشوایان این طریق باید شمرد نه آنکه ایشان را قادر بر حوادث زمان و عالم السر و
الاعلان دانند که این امر محض کفر و شرک است هرگز مومن پاک را ملوث بآن شدن جایز نیست
اما ترک بدعت پس بیانش آنکه در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق
خاتم الانبیاء محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم را بکمال قوت و علو همت بالا گرفت و آنچه مردمان
دیگر بعد پیغمبران صلی الله علیه وسلم از قسم رسوم اختراع نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و
تجمل قبور و بنای عمارات بر آن و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه سازی و امثال ذلک
هرگز پیرامون آن نباید گردید و حتی الوسع سعی در محو آن باید کرد اول خود ترک باید نمود و بعد
ازان هر مسلمان را بسوی آن دعوت باید کرد چنانکه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف
و نهی عن المنکر نیز فرض است چون این امر ذهن نشین شد پس جمیع طالبین حق را باید که
همین امور را پیش نظر خودها داشته با یکدیگرها بیعت نمایند حضرتها که بر دست اینجانب بیعت
نموده اند و اینجانب این امور را روبروی ایشان کما حقه اظهار نموده و ایشان را اجازت بیعت
و تعلیم اشغال از جانب خود نموده پس بر ذمه ایشان لازم است که اول خود ترک امور مذکوره الصدر
نمایند و قلب و قالب خود را متوجه بسوی حق کنند و اتباع شریعت غرا را ظاهراً و باطناً پیش گیرند
و تمامی انجاس اشراک و الواث بدعات را از خود دور نمایند و بعد ازان جمیع طالبین حق را بسوی
آن ترغیب دهند و در اخذ بیعت بر دست خود از خود ساعی شوند و ترغیب وافر نمایند و دیگر انجام
ازان نمایند چه درین بیعتکه بر دست یاران فقیر واقع خواهد شد فایده شدنی است ان شاء الله
کلمه گویان از رسوم شرک پاک خواهند شد و تعظیم شرع شریف در دل ایشان جای خواهد گرفت

و فقیر دعا خواهد کرد که آن بیعت مثمر ثمرات جزیله و جمیله گردد و از تعلیم و تفهیم طالبان سعی
بذل و جان نمایند و از ایشان اخذ بیعت کنند و ایشان را تعلیم اشغال فرمایند حق جل و علا انجاب
را جمیع مخلصین محبین ما را در زمرهٔ مریدین مخلصین متبعین شریعت غرا منسلک گرداناد آمین ثم آمین

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار
کثیر الاقتدار جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار دوست محمد خان زاد اقباله
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمهٔ گرامی مشتمل بر ثبوت استعداد
آن عالی نهاد در مقدمه اقامت جهاد و استیصال کفر و فساد و دیگر مراتب اظهار اخلاص و اتحاد
و محبت وداد در رسید مضامین مندرجه واضح گردید الحمد لله و المنة که عزم اقامت این رکن رکین
یعنی نصرت دین متین و استیصال کفرهٔ منکر دین در دل جلالت منزل آن سردار جلالت آثار مرکوز
گردید الحق که مثل این علو همت و تاکید عزیمت شایان شان مثل آن عظیم الشان توانند بود هر چند
سعی در اقامت این رکن اسلام یعنی قتال کفار لئام در هر زمان و هر مکان واجب آمده لیکن
خصوصاً در زمان که وقت شورش اهل کفر و طغیان است بر ذمه جمیع مومنین عموماً و مشاهیر مسلمین خصوصاً
اوجب و اکد چه هر کرا که حصول معنی اقتدار و کثرت جنود و انصار و تسلط بر بلدان و امصار و
وجاهت در اضلاع و اقطار بیشتر اقامت این رکن رکین و اعلای دین سید المرسلین موکد تر و
لهذا هر که از سرداران نامدار و روسای ذوی الاقتدار به نصرت دین پروردگار و ترویج سنت سید
مختار مصروف میگردد مستحق اجر جزیل در عقبی و ثنای جمیل در دنیا میشود و حصول سعادت اخروی و
نزول برکات دنیوی و صعود مدارج جنت و عروج در معارج حشمت بوجهی نصیب او میگردد
که آحاد مسلمین را ادراک آن خیلی متعذر و اگر معاذ الله از ایشان در اقامت همین امر اثر از انی
تساهل و تقصیر واقع میشود پس البته بحکم الناس علی دین ملوکهم تمام رعایا و عساکر ایشان بالکل درین باب

داد تغافل

دارد تغافل و تساهل خواهند داد پس بحکم من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها نامه اعمال ایشان
بمعاصی جمیع رعایا و سپاه مشحون و سیاه خواهد گردید و آن بعقیده سنیه این تساهل را نباید و فکر عمیق و غور
غایق را بکار برند و آن را از قبیل مخیلات شعرا و نکات بلغا که محض بنا بر زبان آرائی و عبارت پیرائی
در سلک تحریر میکشند نشمارند که این مضمون در کلام ملک علام و احادیث سید الانام منصوص و مصرح است
پس کسی که ایمان بالله و بالرسول دارد و ذره باور میدارد البته بتحقیق قطعی میداند که این امر حق محض و صدق
بحت است پس با وصف این تغافل و تساهل در محکمه حساب کتاب بحضور رب الارباب ظاهر شدنی است
و در مجازات آن چه انواع رنج و متاعب و اجناس تکالیف و مصائب کشیدنی است فاما آنچه در طی اکثر تحریرات این
زمان مرکوز است که بغیر اعانت سرداران نامدار و اصحاب مکنت و اقتدار حصول این معنی صورت نمی بندد پس این
خیالی است محال و احتمالی است پر اختلال زیرا که ممکن که حق جل و علا بقدرت کامله خود دیگر سعادتمندان ازلی
و مقبلان لم یزلی را که از صفای سلیمه و ضمائر مخلصین باشند بر روی کار آرد که محض عنایت خود این مهم
عظیم از دست ایشان بر آرد قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا
تضروه شیئا والله علی کل شیء قدیر باقی احوال بحمد و بکرم رب المعبود بر منوال است که این عاجز از دار السلطنت
کابل بر آمده و از ضلع جلال آباد در نواحی پشاور مد راطی کرده در بلده نوشهره رسیده در این اثنا لشکر
مخالفین بموضع اکوره بکمال جمعیت و نهایت استکبار و نخوت آمده یراق کرده هر چند همراه این حقیر جمعی قلیل
بی سر و سامان بودند اما از آنجا که طالبان رضای حضرت خلاق بودند و در صرف جان و مال نهایت مشتاق
بنابر اعلای آیات نیز شباشب از دریای لنده عبور کنانیده بر سر کفار نگونسار بطریق شبخون و تاخت روانه
کرده شد در آخر همان شب بحکم حضرت رب مثل موت مفاجات با عذاب نقمت جنود مجاهدین بر سر آن غافلین
ناگهان رسیده و آن از اسلحه دو دست مثل تیر و تفنگ در گذشته به یکبار ز تیغ بی دریغ گرفتند معسکر ایشان
را از خون آنها لاله زار ساختند چنانچه جمعی کثیر را از ایشان که قریب یکهزار باشند یا از این هم بسیار

بدار البوار فرستادند و جمعی را از جمهای پرخطر تالب سقر رسانیدند و اجناس نفیسه از قسم اسب و شتر
و دو سلاح و یراق وغیره بیش از بیش بردند بعد از آن آنچه بمرتبه شهادت مشرف گردیدند بجنت المأوی
ماوی ساختند و اکثر ایشان مشمول حافظت ربانی بکفالت رحمانی بعسکر خود مراجعت نمودند و این سنجون
مگر کفار بدکردار را بحدی شکست که از مقام اقامت برخاسته بمقامی دیگر بار انداختند و از شدت
خوف گرداگرد معسکر سنگر زدند بعد از آن فقیر از بلده نوشهره برخاسته بموضع هند آمده
اقامت نمود و مومنین این اقطار از دریای اباسین عبور نموده بر سر شهر حضرو که مرکز کفار آن
دیار و مجمع متمولان آن اقطار تاخت آورده چهار صد ناکس را بجهنم رسانیدند و اشیای نفیسه و
اموال خطیره از نقود و اجناس بدست عموم ناس آن قدر افتاد که از تحریر و تقریر بیرون است بعد از آن
ابواب جنگ و جدال و قتل و قتال مفتوح گردیده و شب و روز نصرت آسمانی و تائیدات رحمانی باران صفت
میبارد و از جمله تائیدات الهی این است که اجتماع جنود مجاهدین هر چند بسیار از بسیار بود لیکن
از بسکه لشکری بی سر بود مثل لوای بی علم دور کوچ و مقام بی انتظام میبود بنا بر آن علیه بر طبق فحوای
مضامین کلام ملک علام و احادیث سید الانام علیه الصلوة و السلام و فتوای فقهای عظام و صواب دید
عقلای ذوی الافهام مصلحت وقت چنان اقتضا کرد که اقامت این رکن اسلام بدون نصب
امام بوجهی مشروع صورت نمی بندد بنا بر آن علیه بتاریخ دوازدهم جمادی الثانی سنه ۱۲۴۲ هجری قدسی
باتفاق مشاهیر سادات کرام و علمای اعلام و مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و
خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بیعت امامت بدست اینجانب
واقع گردید بروز جمعه خطبه بنام اینجانب خواهد شد هر چند این عاجز خاکسار و ذره بمقدار بحصول
این مرتبه منیفه ملاء با اشارات غیبی و الهامات لاریبی مبشر بوده و تا بنیا بحصول این منصب
شریف باتفاق جماعات اهل اسلام از خواص و عوام مشرف گردید لیکن رب غیور که علیم بما فی

الصدور است

فی الصدور و دانای پنهان و آشکار و محیط بمراتب اعلان و اسرار است گواه است برین معنی که این
فقیر را از قبول این منصب شریف غیر از اقامت جهاد و صحت جمع و اعیاد و امثال آن از اظهار
احکام دین و اعلای کلمهٔ رب العالمین غرضی دیگر از اغراض دنیویه مثل تحصیل مال و عزت و جاه و سلطنت
یا حصول حظی تسلط بر قری و امصار و اضلاع و اقطار یا مثل اهل ریاست و سیاست یا حکومت
ارباب امارت و ایالات یا تنفیذ احکام خود بر بندگان ملک دیان یا تحصیل معنی ترفع بر اخوان و اقران
هرگز هرگز نیست بالجمله شعبه وسوسهٔ شیطانی و شائبهٔ هوای نفسانی با این داعیهٔ رحمانی اصلا مخلوط
نگردیده و از بسکه اقامت این امر خالصاً لوجه الله الکریم بوقوع آمده بود بنا برآن علیه آثار آن هویدا
گردیده چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر هزاران هزار از جگه بعید و شمار از هر جوانب مثل مور و ملخ فراهم آمده
و می آیند و در میدان جلادت و دیانت داد شجاعت و همت داده اند و میدهند و علاوه برین اکثر
حق جل و علا بکرم عمیم خود علایق خوف و طمع را از ماسوی خود منقطع گردانیده است نه از شوکت مخالفین
خوفی فی الحال داریم و نه از کثرت مرافقین طمعی فی المآل آری اینقدر میدانیم که هر که جان خود را
در سلک مجاهدین منسلک گردانید دعوی ایمان خود به سر برد و هر که درین وقت پهلوتهی نمود
با حسرت بسر برد و تمکن ای مدعیان دین اسلام بیائید و در نصرت دین خود جان و مال
بازید تا گوی سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بربائید و هنگامیکه در نعم منعم حقیقی عمر گذرانیده
آئید الحال و امدادی شکر آن جان و مال خود را حاضر کرده کوشش بلیغ نمائید تا سعادت دارین
و ریاست کونین حاصل کنید ۞

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین سید احمد بجانب عزت سردار کثیر الاقتدار شجاعت و شهامت شعار جلالت
نشان سردار سعید محمد خان زاد اقباله مع الهدایة و التوفیق و هداه الی سواء الطریق
بعد از سلام مسنون و ادعیهٔ مودت مقرون مشهود ضمیر ریاست تخمیر آنکه نامهٔ نامی و رقیمهٔ گرامی

مشتمل بر شکر و شکایت زمانه و ذکر انقلاب زمانه رسید مضامین مندرجه از فحوای رقیمه سامی و آرزو بلی
فصیح البیان ملا علام قادر اخوندزاده واضح و لایح گردید آنچه ذکر حسن مواسات و بذل عطیات و اخلاص
و عقیدت و مصافات و مودت نوکر بر خامه التیام شمامه شده بود در حق حسن سلوک شما یاد دارم و در عوض
آن انواع خیرخواهی از دعای خیر الانجام می آرد و هنگامیکه بر ایصال چیزی از منافع دنیا دسترس خواهم یافت
هزار چند از آن پیش خواهم ساخت چه عادت من از ابتدای عمر تا اینندم همین است که در عوض بدی هم نیکی
بنمایم چه جای که در عوض نیکی که صد چند از آن می افزایم اما درین مقام نکته ایست بس دقیق و
سریست بس عمیق که اکثر اهل زمان بسبب ضعف ایمان از آن فراموش اند تکلمه از قصه آن هم حق
بیانش آنکه کسیکه با برادر خود بحسن سلوک پیش آید و در مواسات سعی بلیغ نماید البته او را هم لازم
که در پاسداری آن مساعی جمیله بجا آرد و خود شکرگذاری او را بجا کند من لم یشکر الناس لم یشکر الله
از افضل عبادات شمارد لیکن رعایت این علایق در امور معاشیه است نه در امور معادیه و در معاملات
دنیویه است نه در معاملات دینیه کسی از اهل حقوق بشابه والدین نشود اند شده حق جل و علا در معامله
ایشان میفرماید و ان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما و صاحبهما فی الدنیا معروفا
و قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق بلکه پاسداری ما سوای حق در مقدمه
اطاعت آنمولای مطلق از علامات کفر و نفاق و فسق و شقاق است قال الله تبارک و تعالی ان کان آباؤکم
و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب
الیکم من الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین از جمله
قطع علایق ما سوی فی باب اطاعة الله بر جماهیر اهل اسلام چه خواص و چه عوام فرض عین است و خلاف
آن عین شین لیکن در حق این عاجز خاکسار که بنابر همین امر مهاجرت اخوان و اوطان اختیار نموده اند
و درین میدان از سایر اقران بتایید ملک منان گوی سبقت ربوده و علایق جمیع ماسوی الله را در رضای

[illegible]

مولای خود بالکل منقطع ساخته و جان و مال و جاه و جلال در رضای رب متعال در باخته پس
با وجود این امور در مقدمهٔ دین و ایمان رعایت علاقهٔ مخلصان و محبان نهایت عار و ننگ است و جمیع
ماسوی الله در نظر او بمثابهٔ خار و سنگ پس توقع پاسداری غیر حق در باب اطاعت آن مالک مطلق از این
عاجز خاکسار و ذره بیمقدار وهمی است پر اختلال و خیالی است سراسر باطل و محال قد افترینا علی الله کذبا
ان عدنا فی ملتکم بعد اذ نجانا الله منها و ما یکون لنا ان نعود فیها الا ان یشاء الله ربنا وسع ربنا کل شیء
علما علی الله توکلنا ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین بالجمله آنچه راه راست در مقدمهٔ
دین و ایمان از کلام ملک دیان و سنت سید العدنان و فتوای علمای متدینین زمان در فهم من می نشیند
و بعقل من آنرا تایید میدهد مطلقا از آن نمیگذرم پس همون است قبلهٔ همت من و کعبهٔ عزیمت من همین
راه را شب و روز میپویم بلکه بفضل مولای خود در همین راه و انابت میپویم مرا در مقدمه بجز این دیگر التفاتی
نیست خواه کسی از اخوان و اقران یا دوستان و دشمنان مضرتی رسد یا منفعتی من از تمامی منافع
و مضار بیزارم و از جمیع ماسوی الله شب و روز دست بردار فقط طالب رضای ملک علام ام و خیرخواه
محض در حق همه انام و آنچه از ملک شجاعت سلک از ذکر جلالت خاندان عالیشان آن عظمت نشان
صادر گردیده بود حقا که آنچه از جمیع اخوان شهامت شعار و بجز و شجاعت آثار و در جاهای بیشمار هزاران
هزار در این نواحی آن عظمت شعار میدارند کسی دیگر در این اضلاع البته نمیدارد این نزد من مسلم است
اما منکر مالک خود را که خالق زمین و زمان و مالک این جهان و آن جهان است با خود دارم تمامی این امور را
بجوی نمی شمارم عظمت و جلالت مخلوقات بنده خالق البریات هرگز بنظر اعتبار نمی بیند و عزت آن
در دل او اصلا نمی نشیند این ایمان کامل نیز از خود نمیدانم بلکه محض از عطیات مولای خود میشمارم
همین جانب مرا میکشند و همین راه مرا میبرند بیت بارها گفته ام و بار دگر میگویم که من گم شدهٔ این
ره نه بخود میپویم هرچند امثال شما این معنی را بچشم انصاف نخواهند دید و این دعوی مرا اصلا مطابق

واقع نخواهند فهمید که حکیم که گاهی روی انصاف ندیده اند و اصل واقعه نفهمیده اند خبر ایشان
مطلب خود میجویند و من راه خود میپویم ایشان همچنین اند و من همچنینم تا دیده شود که بخت کرا یاری دهد
و زمانه با که عیاری کند لیکن اینقدر لا شک و لا ریب است که بهر دو تقدیر این عاجز فقیر بمطلب خود کامیاب است
و دیگران بهر دو شق ناکام و خراب اگرچه برای شما صلاح دنیا و آخرت میخواهم اما در همین راه میپویم
که بنده پروردگارم و در اطاعت او لاچار معذور فرمایند و نسبت قصور ننمایند که از سپاهیان چه
عوض چند روپیه همین میخواهند که در اطاعت ایشان مال و جان و دین و ایمان در بازند مرا نسبت منعم خود
که نعم او لا تعد و لا تحصی است غیر اطاعت چگونه میرود تا سرداری غیر او در مقدمه اطاعت او کجا میبرد
زیاده والسلام علی من اتبع الهدی فقط

نقل خط مولوی وحید الدین صاحب

بسم الله الرحمن الرحیم حامداً لله الرحیم الذی هو ولی کل عزیز و ذلیل و قادر علی کل شئ یولی
الحکمة من یشاء و یهدیه الی سواء السبیل و هو الغنی لا اله الا هو له الحکم و الیه یرجع الامر کله حتی
النقیر و القطمیر و الفتیل و بیده ملکوت کل شئ و هو یجیر و لا یجار علیه و هو نعم المولی و حبذا الوکیل
و مصلیاً علی النبی الکریم الذی هو رحمة للعالمین و حبیب رب العالمین لولاه لما خلق السموات و الارضین
و لا الغدو و لا الاصیل و هو سید ولد آدم و بیده لواء الحمد و آدم من دونه تحته ذلک هو
الفضیل النبیل و هو الشفیع لمن اسلم وجهه الی الله موحداً و لکل مطیع الله و محبه حسب اتباعه و لاهل
الکبائر و اللمم الوبیل و علی آله و اصحابه الرحماء فیما بینهم الاشداء علی الکفرة الاعداء له و علی
کل الانصار لدین الله الجلیل و بعد شعر الا یا نسیم الصبح بلغ تحیتی الی من فداه فؤادی
و مهجتی و قل یا فرید الدهر مذ غبت اننی غریق حریق فی دموعی و لوعتی فلیس لقلبی غیر وجهک
مقصد لقاؤک مقصودی و وصالک منیتی شعر یا من یحل بسیر ابلغه دار الامانة
بلغ حین تاتیها منی السلام و ما ازال منتماً من المشوق الی نفس لو الیها الی مقیم بها قد

زادها شرفاً

زاد کما شرفا ورفعة حين يدعى من اكاليها ۞ وذلك المولى الرضى العالم العلم ۞ محيي المكارم
باديها وخافيها ۞ اشتاقه قلبي والعين فاقدة لطول آثاره قد كنت داعيها ۞ على تبليغ
الشوق مفترقا بهجة منك تأتيني دواعيها شعر سقيا على ايام مضت مع رفقة ۞ كانت
مراحلنا بهم اوطانا ۞ ذهبوا الى مساكنه فتبدلت ۞ از احبا بفراقهم احزانا غوالي لفي حزن
من بعد جيران ۞ واحمر دمع جريات تحت اجفاني ۞ لم يحي من عندهم مهيار يمرن ۞ كحيلا
لعيني ودهط اخواني ۞ لو لم يكن عندهم قدر لدمعتي ۞ لا عزوا دليس قدر لابن انسان شعر اهدى السلام
الى ذي العلم والعمل ۞ من زانه اسد [illegible] بالعرفان في الازل ۞ كهف الاعالم اربابهم وارفعهم
هادي الانام بحق منتهى امل ۞ علامة ناقد المنقول متقنه ۞ فهامة حافظ المعقول عن خلل ۞
لقد تحلى بتقوى الله خالصة ۞ قد صان رب الورى قدميه عن زلل ۞ وقضى نحبه بجهاده النفسي
وحمى رتبه عن الحتف والاجل ۞ وقاتل الاعدا اذ جاءهم من بين ۞ ايديهم ومن فوق ومن سفل ۞
واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر بالعدى كالعمل ۞ وايده الله حين تقطعت بهم ۞
اسباب نصر وفتح وسائر الحيل ۞ فمن عليه الله بتثبيت العدى ۞ ونشر بهم وتخزيهم بالاهل ۞
لا قدر اليوم سهلا ان ازرله ۞ عفى المهيمن عن آيامه الاول ۞ اهدى شوقا واخلاصا مناقبه ۞
تشبيهه من لآلى البحر المتقل ۞ سادى وجهه ان شاء ذو المنن ۞ واسكن المجالس العالي مع الاول ۞
وادعو لك الله صحة وسلامة ۞ عند مر الدهور والبكور والاصل ۞ اهديه حضرة
من تقاصرت الالسنة والتعبيرات عن وصف كماله ۞ وتضائقت
الاساليب والتعبيرات عن نعت جماله ۞ والحضور المحفوف بالملئكة
الملتئمة للتسبيح والتحميد ۞ والجناب الموصوف بلا يشقى جليسهم و
الكان اوجب الطرد والتبعيد ۞ وهو مطلع انوار العلوم والحكم

مظهر اسرار اللوح والقلم مستند الجهابذة مسند الاساتذة المفتاح لمخازن الفضائل المصباح
في صباح مجالس الجلال نور الهدى شمس الضحى مستند كل اهل الكمال فالمطري في مدحته مجم
تحاصر والمفرط في تقريظه مفرط محيي الملة ناصر السنة المؤيد من الله بجها د الالسنة والسيف
والاسنة مولاي المطاع مطيع الله في فرحه وغمه وراحته ومحنته ادام الله تعالى بادامة ايامه
حيوة علوم الدين وابقى بهجتها وخلد بتخليد عهده رونق معارف الحق وابهجها واقام
المجد من بردبه وايده كهفا لمن الاذبه واعتمد عليه ولازالت ايات امره وفضله متلوة
بكل لسان ورايات نصره وعدله منشورة بكل مكان وانا احقر الخليقة بل لست بشيء في الحقيقة
وعبد صغير استرقه جميل اللطف وجزيل الامتنان وصب اهيف شانه عظيم الحسن وعميم
الاحسان اخذ تموني مني في ملاطفة فلست اعرف غير انه قد عرفتكم وليس اشرك في ذكري معاطفه
احد الحسان وحدتكم وصرت وحيدا في حبكم وموحدا في دين بحق حبنا عليكم الا الوح باسمه
فانه لا نسبة له بمسماه وهو لفظ معرى عن مفاده ومعناه صانه الله عما يمنعه عن ابلاغ رضاه
ورزقه حبه وحب حبيبه عليه افضل سلام وانماه واشرفه وازكاه فمني على مولاي سلام
مبرور بجالي الطاف الله الغفور ولفيا هي اخلاف النبي الشكور سلام قولا من رب رحيم سلام
فضلا من بر كريم سلام زيد ايمانا واسلاما وتصيير النار بردا وسلاما سلام تبارج
منه نفحات دار السلام سلام تعرج السلم الى رحمات السلام سلام اضوأ من البدر المنير
سلام اعبق من عطر لاله نظير سلام ارق من الصبا واشهى من ايام الصبى والطف من
نسيم السحور واذكى من النسيم وابرد من عين الكافور وارغب من حور القصور واحلى من العسل المصفى
المعصور وابهى من الدر المنظوم والمنثور واطيب من المسك المزفور واعلى من الشراب الطهور
واروى من نار حياض القدس يوم الويل والثبور ثم له تحيات اصولها ثابتة في الارض

المحبة

البحتة الخالصة وفود جهاتي السماء، وتحيات تزداد يوماً فيوماً باحسن قبول ونماء، وتحيات
لا يزال منها روائح الاخلاص عابقة وفائحة، وتحيات لا ينفك عنها نسائم قبول القبول
غادية ورائحة، ودعوات صالحات زاكيات صاعدات الى السماء، ودعوات وافيات
باغيات خالدات في ذرى الارتقاء، ودعوات متباكيات بايدي قبول اكرم الكرماء، و
دعوات مستجابات جاليات لرحمة ارحم الرحماء، ثم ان هذا المستمد بترحابكم وانا مد على
دعواتكم يشكر اليكم الله تعالى على نعم ظاهرة وباطنة لا تحصى، اوحمد اليكم الله على دوارف عوارف
لا تعد ولا تحد، كما يرتجي ويتأمل بكم الدعاء لمزيدها، ولاستدامة قديمها وجديدها، ولصحة
جسمية عن ألم ضعيفها وقويها ولينها وشديدها، ولراحة روحية عن قريب الهموم وبعيدها.
ومن عمدة الراحات والواردات في تلك الساعات التي لا تخلو عن هيهات وعن اسفات
ولهفات على ما سيفوت وما فات، وعروض سقم الحالات بدواهي الامراض والبليات
سيما الهجران والفراقات حتى غشاني ما غشاني فقصرت به عني نسياً منسياً وما بقي مني الا اسم
صار من مساه عرياً، ومت قبل حلول الاجل وكان الامر مقضياً، وكنت تراباً ورماداً بالاحراق
وما بقيت حياً ان قد بدا برق لامع من جانب الغرب وهبت الرياح بشرى بين يدي رحمة الرب
وتراكمت السحب الثقال وتقاطرت شآبيب الفضل والنوال فجادت بمطر وابل ونماء
غزيرها طل، فاخضرت به الغبراء، وما تغيرت به الارجاء، واشرفت الموات منها على النشور والنماء
وازينت وتزخرفت حسب رعاية كل احد ما شاء، فرفعت ايدي الحال داعياً الى رب السماء
ان لا تحرم من هذه الرياضة عن رحمتك العامة ومن الاحياء، وان لم تكن تستعد بتجليات حسب العادة
السائرة لدى اولي الآراء فانك تحكم ما تريد وتفعل ما تشاء، فانتبه في ربي وانزل السكينة
على قلبي وتعهد بربته من الزمان وهنيئة من الاوان نظرت الى فوق فاذا العلويات في تغلغل

ووجد وشوق فقيل لهم ماذا قال ربكم قالوا الحق ونحن بانتظاره احق وبحفظه اليق وكان ذلك الامر
المقدر عن القلم الالهي مسطورا بآثار الحيوة الذي من خشيته تحيى الاموات من تحت الثرى امطر
ولو قطرة او قطرات على الرمادية وكان احياءً او لو كانت النشاة الاولى تتابى عن ذلك
ولكن قد قدره القادر الرحمن وكان ذلك مذ بدأ فاذا رفعت راسي حثيا حامدا لله حمدا زكيا
تحيرت من هذه الخارقة وتفكرت في تلك السابقة وقلت في نفسي انى الى هذا وكيف ولست
اهوى هذا فعلت انما كان الاثر دعا من بردا لقضاء وهم الابرار والهداة خير الابرار وكل
هذا في عالم سوى النشاة الاولى وكانت تقتضي الحكمة الالهية بالحيوة الشهادية وليس لسنة الله تبديل
وما كان في ذلك المقدر من تبديل وما كانت هذه النشاة تتحمل نزول تلك القطرات ذات التعجيل
فانها تستعد الفناء ومن خواص هذه الابقاء عجبا انه كيف يكون تشبح ذاذا الحقوق فاذا نزل هو
في كسوة كتاب مزبد وتشبح خطاب مسطر والفاظ تيلالا منها النور وفقرات تفيض نور فانه
فانها الدر المنظوم والمنثور قد اشتملت من الحكمة وحيوة القلبية كلمات فرعه واصله وهو معجز
البلغاء والفصحاء حتى السحبان والهمدان عن اتيانهم بمثله وقيل لهم فاتوا بفقرة من مثله قالوا
لسنا من اهله وكيف لا وهو منزل من سماء العلوم والحال وفلك نفحة القدس والجلال بامر الله
ذي الجلال والعلويات والسفليات ليست بسواء في كل حال اعني به ورود صحيفة شريفة
بالهدايات لطيفة ورقيمة كريمة لداء الاشتياق تميمة وعميقة انيقة بآثار الحيوة شفيقة
وزبور لحيق زبور من جنابكم المبرور ايها العلم المشهور دعا هذا العبد الفقير الدثور الغير العلوم
والمذكور فاحياه للورود والنزول ورجع الشباب حين دهن الجوارح والاصول فلما تتبعت
علمت انه ما هو مسطور كريم بل هو خارق عيسى احيى عظامي الرميم وكلما طالعته وقفت على الدر
النظيم والروض الجميم والمدامة والنسيم ووجدته اولى من كل شيء وله عرش عظيم ولما تاملت في

الاوائل

في الاوائل والاعجاز تحيرت فيها فيها من دلائل الاعجاز وتيقنت ان لو تواطئت لغيرها من
الاقوال لتعطلت فيها فعل الآية الموسوية بالعصى او الحبال فعلمت ان الطبع لا يقاس بالطبع و
ان شياطين البيان لا تستطيع ان تقعد من سمائها مقاعد للسمع فهذا الكتاب صدر بالضرورة و
الاضطرار كمرآة متظهرة لما في الضمائر والاسرار ولقد كنت قد احرقتني نار فرقة الجناب العالي
وصبرت مسيّ رماداً اطلالاً ورد هذه التميمة كما في نفسي مرسيها حيرة وآحيي رميمي فكانت من المعجزات
عدداً وهو مسطور الكتب النور من شجرة الطور ومزبور بحكاية الزبور فيا له من عبارة حلت من البراعة
محل العين الى ان صار الخبر كالمعاينة وارتفع البين من البين كيف لا وهو كتاب عن تفسير الآيات
الاشواق كشاف رائق وعن شرح الاحاديث الصحيحة المسندة مجمع بحار لائق وتبيان معاني
بديع الاشتياق مفتاح فائق فيه تلخيص لاصول الاخبار السابقة وتهذيب الكلام عن الهواجس
المولمة الضارة فيه وقاية عن الضلال وهداية الى سبيل الكمال فيه تنقيح الايمان والتوحيد
وتوضيح الاجتهاد في الله لا التقليد وصرف الهمة نحو رب العزة بالمطلق والجنان لا اتباع الرضوان
مقالة كافية في تنوير الصدور نحو ضوء المصباح في الصباح المسطور مقاطعه شافية عن التهاب
القلوب الى فتوح الغيب ولعمري انه سرور المحزون ونور العيون كنز من فصوص الوداد معدن
لنصوص الاتحاد مقاصده في ازالة الجفاء حجة بالغة تترشح منها هوامع وهمعات ربانية موافقة
في كشف الغين وقرة العين كانها شمس بازغة تتشعب منها لوامع ولمعات نورانية كمراجع النجوم
من اهل الهموم مراصده كالصحائف الالهية في تجريد الصدر عن وساوس الشياطين فيها خير كثير
والطاف قدسية تسلية لنفوس المحبين فعند ذلك انصرف ضميري الابرار بما استر فيه حيث
لا يحسن اسناد السرور الا بالاضافة الى ذويه وآنها اطلعت على مخاديه والفاظه ومعانيه
قلت له اهلاً وسهلاً ومرحباً بخير كتاب جاء من خير مستند لا اكافيه بشيء فانه ليس عنده شيء اكافيه به

نوادر فيه

وهو ارفع من ان اثنیه ومناهیه على ان عبداً سفر الكف لا يقدر على شيء وهو كلّ على مولاه اينما يوجهه

لا يأت بخير بل هو لا يستطيع شكر النعمة بين يديه بجوارح فانه لا يقدر على اليسير الا الدعاء و

التضرع والالتجاء على باب سامع الدعاء وحالي من اكثر الدواهي غير متضرع كما كان في الماضي

ولكن فرق بين العمى والعمش والثمين والسمين والغث والغش والمدعو من رب العرش ازالة

كل ذلك من عش وجل وخلل ووحش وسائر العلل والوحش ولقد تعطلت واذكرت بالامر الله

وذكرت رزقني الله ما وعدني وثبتني على ما اكرمني وتعليمك شيء حقي حقيق وتمكنا كرك لي امر عنق يا

وحبك لي مؤنسي ولحيق وترحمني لدخول الجنة وكاس رحيق وحبي لك لا يضرك ولا مدد لك

يضيق اللهم عجل لي زيارته في حياته وسهل لي مآبي وانا منهم على من استدعاء دعاء الامام

الاتقياء في امر اضعف الضعفاء يجزيكم الله عني خير الجزاء والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم ۰ آز امیر المومنین سید احمد تحدیث فضیلت پناه کمالات دستگاه

مقبول بارگاه رب عظیم مولوی عبدالکریم سلمه الله تعالی بعد سلام مسنون و دعای اجابت مقرون عبدالکریم

واضح انکه آنجناب شما از قدیم الایام خیرخواه سرکار دولتمدار سردار سلطان محمد خان هستند و حقوق

پرورش ایشان برگردن شما بیش از بیش است و مقتضای خیرخواهی و شکرگذاری همین است که آنچه

در حق ایشان نافع در دنیا و آخرت است ایشان را برهمان معنی ترغیب میکنند بلکه بصد حیله و تدبیر و هزار

وعظ و تذکیر ایشان را برهمان معنی کشان کشان آرید و شما را معلوم است که اطاعت من در حق ایشان

باعث سعادت دارین است و عصیان من موجب شقاوت کونین چه ایشان بدست این جانب بیعت بجا

آورده اند و در حدیث شریف وارد شده من خلع یده عن طاعة الامام مات میتة جاهلیة یعنی هر که کشید

دست از اطاعت امام پس مرد مردن موت کفار پس بتقدیر عصیان من آخرت ایشان بالکل

برباد میشود و اما در دنیا پس بوقت مقابله اگر فتح بدست ما شد پس آنچه شدنی ست خواهد شد و اگر شکست

نغیبه الکعید

نصیب ما گردید پس در نکبت وبال آن بکدام مرتبه خواهند رسید و اگر فی الحال اطاعت من خواهند
ورزید تسلط فتح آن ورود این عنقریب خواهند دید هر چند آنچه ایشان را خواهم گفت بر دل ایشان
نهایت گران خواهد بود لیکن بعد از چند روز تسلط فتح و از این زاید از زاید خواهد افزود و عسی ان تکرهوا
شیئا و هو خیر لکم حال ایشان در مقدمه دین و ایمان مثل حال مریض کثیر الاخلاط است استعمال تقویات
ادویه و اغذیه بدون تقدیم مسهلات و منقیات اصلاً منفعت نمی‌بخشد پس اگر معالجه اینجانب قبول
خواهند نمود و بر استعمال مسهلات تلخ و تند اقدام خواهند نمود بجای گوی سعادت را درین خواهند ربود
و الا بحکم آخر الدواء الکی و السیف آخر الحیل آنچه با مانت به استیصال و تائید ملک لایزال بر منصه ظهور خواهد
رسید هر کس و ناکس را معاین و مشهور خواهد گردید اتمنی ایشان از ان قول نفهمانند و ایشان بلکه ایشان
آرند و این فقیر را از مکاران دنیا پرست و غداران فریب سرشت نه انگارند در عداد مخلصان و معده شمارند
انشاء الله تعالی آنچه با ایشان وعده نموده‌ایم نمود لصبحان راه ایفای آن خواهم نمود زیاده و السلام

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بمطالعه عالیجاه
رفیع جایگاه حشمت دستگاه رفعت پایگاه شوکت نشان محمد خان سلمه الله تعالی بعد از سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه تمام عمر خود را در همین فتنه و فساد و قتل و قتال در میان
مسلمین بر پا گردید آخر در مثل این وقت هم که کار خدا در پیش آمده از آن رسم کفر و نفاق دست بردار
نشدید بلکه فتنه عظیمه بر پا کردید شاید ایمان بخدا و رسول درست ندارید و در ذهن خود همین معنی
تصور کرده‌اید که همیشه در همین جهان فانی باقی خواهید ماند یا سرداری شما روز محشر هم از دست خدا
تجدید خواهد کرد که خدای عز و جل هم پاسداری شما خواهد نمود سبحان الله جائیکه سلاطین
جبارین را مثل فرعون و نمرود کسی نخواهد پرسید مثل شما خورد ضعیف را که خواهد پرسید و این عرض
نیست که شما بر حق بوده‌اید یا بر باطل بلکه مقصود آنست که بر پا کردن فتنه و فساد در مثل این وقت اگر

برحق هم هست مبین باطل است و اگر باطل است قریب بکفر بجمله اگر مسلمان هستید و خدا و رسول را
چیزی میشناسید با تفعل با مخالفین بکمال التجا و الحاح وزاری و خواری مصالحت نموده بعجلت
تمام بجان خود رامعه الرس خود نزد اینجانب برسانید که امروز روز شنبه بیست و پنجم شهر شوال
۱۲۴۳ سنه هجری است پیش خیمه خود را بسمت پشاور کشیدیم بکمال استعجال مصلحت وقت دیدیم
اگر ذره از ایمان دارید نزد اینجانب بیائید والا اینجانب هم چندان احتیاج بسوی منافقین
و ضعیف الایمان نمیدارد والسلام علی من اتبع الهدی فقط
بسم الله الرحمن الرحیم • الحمد لله خالق اللوح والقلم وواهب العطایا والنعم باذل الجود والکرم
مالک رقاب الامم والصلوة والسلام علی محمد صاحب الشفاعة والعلم وعلی آله واصحابه آیة
العرب والعجم اما بعد فهذا کتاب من امیر المومنین الی ولاة الدین وخطاب من امام المسلمین الی
الساعی فی اعانة المجاهدین الباذل جهده فی اعلاء کلمة الله الملک الدیان المسمی فلان انه
اذا لاح علیه ما یقتضی مواساته من بیت المال من السعی فی نصرة دین الرب المتعال و تبلیغ ذلک
السعی مبلغاً یقتضی مواساته اعطاء القریة کذا الواقعة فی ناحیة کذا فاذا بلغ سعیه الی ما تمنیناه
فنعطیها البتة ایاه ان شاء الله تعالی و ذلک عهد بیننا و بینه والمومن لا یخلف المیعاد والله
المستعان علی الاستقامة والسداد فقط
بسم الله الرحمن الرحیم
من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی کریم الاخلاق طیب الاعراق فاتح الاغلاق ذاکی
الخیر المحبوب ذی الخلق المرغوب العظیم الیعسوب السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد
فقد حلت الرقائم الکرائم التی هی من ریاض الکرم نسائم وقد ارسلنا الجواب عن کل کتاب سبق
لکم منها التفصیل بما ینکر ان یفضی الی التطویل وحاصل القول فی هذا الباب ان ما جمعه او لو النهی الالباب
من اهل الاصول لتائید کلمة الله الاکبر لابد من الاستعجال فی الارسال واختیار طریق یفضی الی ایصاله

فان كان ما عيناه بالاختيار رأيكم فذاك هو الانسب الاولى وان كان غير ذاك فرب الى

المقبول فهو الحقيق بالقبول لكن اقول لكم العمل العجل فان الامر قد حل ونزل والسلام عليكم

وعلى من لديكم تحريرا بتاريخ هفدهم ماه جمادى الاولى روز چهارشنبه ١٢٤٣ سنه هجرى روانه

بدست محمد حيات قاصد عظيم آباد والله

بسم الله الرحمن الرحيم

من عبد الله المتنهض لنصر دين الله الى مربي سماء العز والعلاء وتربي شجرة الجود والسخاء

على العلم والهدى معلم الحلم والتقى زبدة الاسلاف وقدوة الاخلاف كمل الله افادتها

وجعل الله بها اجتباها اما بعد فانا كنا مستشرفين لاخباركم متفحصين عن آثاركم اذ هبت

قبول الشمال والصبا فنبتت به الاطلال والربا اعني به بريدا اتى بروح وريحان المسمى بروح

سبيد ودو عدنان فالقى الينا رقيمة هي بالروح ضميمة وللجسم تميمة مع سفتجة هي بهر الجود

بمبلغ من الالاف سبعة ايام الاسبوع فالقيناها على رئيس اهل التجارة من ساكني قرية منارة

ولم يأت لنا بعد منه جواب لا بريد ولا كتاب لكن نرجو من الرب القدير ان ناخذ من ذلك

التاخير جملة ما ارسلتموه مع التقرير والتعبير ثم ان ما كتبنا اليكم قبل من انا قد سولنا في هذه

لما الايام ان ننتهض كما نحن بصدده بعد شهر الصيام فان ذلك التسويل قد بطل اذ قرب الامر

واظل فلا بد من الاستعجال في ارسال مال بيت المال ليصرف في اعانة الغزات من الابطال

والطريقة ان ترسلوا من القراطيس مثل ما ارسلتم اعني به سفاتج غير مكتوبة على اسم رجل خاص

لكن لا بد من كثرة قراطيس السفاتج فان سفتجة القناطير المقنطرة لا يستطيع احد من تجار هذه

الديار ان يعطيها بالجملة والنزلة وان ما كتبتم من ان نرسل اليكم كتابا مختوما بالخواتم الثلثة

يدل على ان ما ارسلتم قبل قد وصل الينا قرطاسها ولم يصل الينا دراهمها فقد ارسلنا ذلك الكتاب

مختوما بالخواتيم المطلوبة والسلام عليكم وعلى من لديكم ثم السلام من العبد الذليل الراجي لرحمة الله الجليل

علی الشیخین العظیمین و الحبرین الکریمین و علی فلذة کبده و حبوة ولده و اخته الکبری و بنته الصغری
و علی ابنیا و سائر الاقربا و الاصحاب آمین ۞ بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین سید احمد بتحدیث بابرکت صاحبزاده والاتبار مولانا محمد اسحاق صاحب
سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه بتاریخ دهم ماه رمضان
هندوی مبلغ هفت هزار و نهصد و پنجاه روپیه در پنجاب رسید لیکن بخبر برچه کاغذ یک خبر و مهر رسید
موجبش ورایت بست لازم که سبب تعویق آن برنگارند زیاده والسلام ۞

نقل خط سعید محمد خان که در موضع درکهی رسیده بود. بسم الله الرحمن الرحیم. بتحدیث دوستی
و موالات علامات محبت و مواسات منقبت سیادت و نجابت دستگاه یکجهتی و یگانگت انتباه
سید احمد سلمه الله تعالی. بعد از ابلاغ تحفه درود و سلام سنت الاسلام که طریقه انیقه حضرت
خیر الانام است مشهود آنکه چون آن مشفق در اول کار این دعوی جهاد با کفار دست آویز خود
داشته در کابل ملاقات با خوانین کرام یعنی سرداران با حشمت و احتشام حاصل نمودند سرداران
نامدار رعایت حفظ مراتب سیادت و پرورش و تربیت داعیه مجاهدت را منظور داشته آنچه
لازمه محبت و مروت و دوستی و یگانگت بود با شما صرفه نکردند و بهر از عزت و حرمت و آبرو
و تقویت تا پشاور در سلامت و تقویت آورده از مروت و بخشش و احسان از زر نقد و اسبان
و غیره انواع اعانت و حضور صبح و شام و عزت و احترام در حق شما از هیچ باب صرفه و دریغ نکردند
و جانفشانیها بکار برده و خرچها بمصرف رسانیدند و بنظر جمعیت اسلامی با شما کمر بسته عهد و پیمان
چندین ساله که از روی امنیت ملک و محافظت مساجد و مزارات متبرکه و دفع ضرر کفار با
رنجیت سنگه داشتند بر آن همه امور مقدم گذاشته با اتفاق شما سری صف بندی جنگ کشی
کرده خود مقدم شده و شما را موخر کرده قتال و خونریزی کردیم و بجان و مال کوشیده جانفشانیها

بعد آن دیدیم

[illegible]

بعمل آوردیم چنانچه درهمین میدان اقربای عزیز واکابر معتبر خاندان علی الخصوص عالیجاه رفیع جایگاه
محمد حسن خان عله‌ناسی و مرحوم و مغفور ولی محمد خان و صاحبزاده کودری دران سرزمین جام شهادت
نوشیدند و باقی اکابر درانیه و سایر مسلمین رعیه از مردم اسفری و مهمند و خلیل که ملازمان عسب
اینجانبان بودند با کفار لئام دست و گریبان شده و غیرت اسلامی بکار برده جان بحق سپردند و
با حیات العین دران سرزمین گشتند کینه خواهی با دشمنان خدا و دشمنان دین رسول خدا بعمل آوردیم
این احوال مسلمین اظهر من الشمس است و آن شرافت پناه و خادمان ایشان صحیح و سالم گوشه
عافیت و امنیت باشند علاوه بران الحال کافران یکسو گذاشته بنای فساد و فسا با اهل اسلام
دارند کلمه گویان جان نثار و مسلمانان شریعت سید مختار را نسبت بکفر سیه هیچ و تیغ کشی بنا بین
مسلمانان صلاح خود میدانید ای بیمروت تا انصاف کسیکه یک لحظه با کسی از روی محبت برخاست
نماید و سلام علیک حفظ کند سالهای سال پاس دست و محبت را از دست ندهد چه جای آنکه
ازین خاندان جلالت نشان فیض کلی و نعمتهای و احسانهای بی اندازه بشما عاید شده و چنانچه
درمقام محبت شما مبلغ ها امداد و اموالهای مدد کاری کرده حتی که از اسیر شدن فرزندان
و بربادرفتن جان هیچ وجه قصور نکردیم و بهمین سبب مسمار غلبه کفار شده ایم سابق کفار برکت
رعیت و هیبت رسیده خود رعیت معدود الک سوار را از دریای اتک عبور کرده نمی توانست
و الحال بسبب بی دستی شما دست تصرف یافته با دنی سردار او سر سپاهی بر ساند آمده تیغ و بنیاد
ملک کشیده و آسیان مضاعف و مضاعف گرفته علاوه فرزندان ما را اسیر و دستگیر میبرند آنچه
نتیجه دوستی و محبت شما است که با عاید شده و میشود و سیادت پناها خود منصف شوید بلکه کامل
تسفیه یاب گردید که مقتضای اهل محبت و اتحاد و تمنای ارباب مودت و سداد و در عوض مروت
و فتوت گاهی بطرز اذیت برده یا میباشند این رویه خلاف قاعده دوستداری و آئین منابعه

یگانگت شعاری است متعهدا چون نیت و همت ما جمله مصروف آن بوده و میباشد که در راه
حق جل و علا شانه و جناب رسول اکرم قدس برگانه مال و جان و سر را در رفتن خانمان خود از جمله
سعادات جاودانی دانیم و ترجیح جان و مال در تقویت اسلام و در روای شرع انور جناب خیر الانام
ندویت نمائیم و حیات دو روزه این جهان فانی را بتقاضای جاودانی سودا سازیم خوشنودی
خدا و رسول خدا حاصل نمائیم لهذا ظاهر باد که هرگاه فی الواقعه اراده امر جهاد فی سبیل الله اعنی
قتل اعدای اسلام مدنظر باشد آنجانبان لطفه تسطیر از خرابی ملک و اسیر رفتن فرزندان و بربادشدن
خان و مان خود در مقدمه دین با شما متفق اللفظ و المعنی هستیم و نیز بر ضمیر منیر منور تحریر واضح
و لائح باد که اهم مطالب و اعلی مقاصد آنجانبان آنست که بذاته داعیه جهاد محکم نمائیم سبب آنکه هر ساله
لشکر تاخت و تاراج کفار از لاهور آمده بیخ و بنیاد ملک و رعیت ما را بر میکنند و مال و اسباب ما را بکل
تلف و ضایع مینمایند علاوه تکلیف مطالبه اسپان از اندازه قدرت ما بیرون نموده فرزندان
معصوم را اسیر و دستگیر میبرند استغنا امکان ندارد که اینقدر اسپان که صورت ندارد که از
روی ما سرانجام شود یکطرف و بندها اسیر بردن فرزندان یکطرف و بی عزتی و در بدری یکطرف
اینهمه ظلم و تعدی کفار را طاقت نداریم و تحمل ورزیده با کفار اوقات بسر بریم بنابران شب و روز
در سرانجام و سامان پردازی مشغول کاریم و ما فی الضمیر نداریم که جمعیت کل اهل اسلام و کافه
است حضرت سید الانام را میسر نموده و سامان و سرانجام سلطنت بهم رسانیده مرة بعد اخری
و کرة بعد اخری مستعد کارزار کفار شویم و دار اسلام را از شر کفره دار الامان سازیم چنانچه
محض برای همین مدعا صاحبی خدایگانی امیدگاهی سردار ممالک مدار سرکار کلان رونق افزای
احمد شاهی شده اند که بخیریت جمع آوری غازیان درانی و قزلباشی و غیره طوائف قندهاری
و کابلی و جلال آبادی نموده سرداران حشمت و شوکت آثار ان تیغ خوان با عزت و دوام حشمت اعلی سرداران

[illegible]

لهذا سرداران کابل و نوابان جلال‌آباد را باتفاق خود همراه بپشاور آورده مقابل
با کفار نابکار خواهم شد درین صورت هرگاه آن شرافت پناه یکسو یکدل متفق شوند نور علی نور و
سعادت بر سعادت خواهد بود و هرگاه از ایشان بغض و عناد و فتنه و فساد با اهل اسلام زده دعوای
همه چشمی و مقابله با این خاندان حشمت نشان قطع نظر از کافران و هوای معارضه با ما داشته بعید
جنگ و پیکار را بدیهم ظاهر سازند سابق هم قبل ازین چندین مردم داعیه در بنای مخالفت و عناد
در پیش کردند اما بفضل الهی پیشرفت ایشان نشد و داعیهٔ آنها بسر نرسید هرگاه ازین قبیل
خیالات مرکز خاطر شما هم بوده باشد بدرجهٔ امتحان رسانید و نتیجهٔ آن دریابید مصرع تا یار کرا
خواهد و میلش بکه باشد باقی احوالات را حامل مراسلة الاتحاد بدرجهٔ بیان خواهد رسانید
و آن مسق تصدیق نمایند زیاده حد ادب است باقی والسلام مع الاکرام ۱۲ بنام شهزاده دهلی
بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت رفیع درجت سلالهٔ خاندان
سلاطین عظام نقاوهٔ خواقین عالی‌مقام عظمت و جلالت مآب صولت و شهامت انتساب رونق
افزای چار بالش جاه و اجلال مسند آرای ارک عزت و اقبال شهزاده والاتبار عالی اقتدار
میرزا غلام حیدر صاحب زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح ضمیر آفتاب نظیر باد الحمد لله والمنة که امطار انعامات الهی برین خاکسار
باران صفت باران و انوار اکرامات نامتناهی برین ذره بمقدار خورشید وش تابان
چه یارای زبان که شکر یکی از هزار بگذارد و کجا گنجایش حرف و بیان که سپاس اندکی از بسیار
بجا آرد. شوق و رغبت نصرت دین در قلوب هزاران هزار مومنین در جوش و صلای استیصال
کفار در دشمنی کیش از چار سوی این سرزمین نغمه گوش ان شاء الله در ازمنهٔ قریبه اخبار فرحت آثار
فتح و ظفر جنود کردگار سامعه افروز مومنین اخیار و جگر دوز منافقین غدار خواهد گردید و این فقیر

سابقا از زبان صدق ترجمان هدایت مآب فیض انتساب تقاضای سنت شعار حامی بدعت طلاآ، مقرب
بارگاه رب جلیل مولانا محمد اسمعیل صاحب دبار تجدیدا از بیان لطف بنیان محبت شعار اخلاص
دثار مقبول بارگاه ذو المنن حکیم خواجه حسن مناقب حمیده محامد برگزیده آن والا تبار از علو
همت و استقامت بر شریعت غراء وسمو عزیمت در اتباع سنت بیضاء و کمال جلادت در جهاد
لسانی و وفور رغبت بجهاد سیفی و سنانی زیب گوش بوده تخم محبت و اخلاص غائبانه در مزرعه
سینه صفا گنجینه کاشت و فرط شوق و رغبت بجسمانی مواصلت و دیدار بر ان داشت که بی تکلف
متکلف قدوم بهجت لزوم در این مرز و بوم گردید لیکن با زبفکر عمیق چنین اندیشید و بنظر دقیق همین
پسندید که هر چند در مقدم ظفر توام در امر دین منفعت نمایان اما در حق همچون آن عالی تبار اندیشه
مضرت بیش از آن پس مقتضای حکمت آنست که بالفعل چندی حرکت نکنند و بجای خود استقامت ورزند
و اخوان دیگر در نصرت دین و شراکت مجاهدین جهد فرمایند و با همت بلند درین راه بوجه دیگر
کنانید آنست ان شاء الله تعالی عنقریب ملاقی خواهد رسید که این داعی بالخیر داعی به نهضت آن والا همت
خواهد گردید باقی تفصیل حال زبانی حکیم صاحب موصوف که بخدمت رفیعه رجعت رخصت نموده ام
بوضوح خواهد انجامید زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه نهم ربیع الاول سنه ۱۲۴۳ هجری در پنجتار رسید
بسم الله الرحمن الرحیم بجناب مستطاب معلی القاب یادگار سلاطین کرام
نامدار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چاربالش حشمت و شوکت تکیه تاز معارک سطوت و صولت
شجاعت شعار شهامت آثار دیانت دثار جلالت و عظمت نشان سردار سرداران خان خانان
ابد الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه
نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر انبساط و اتحاد و مدارج خلت و وداد و قوت استعداد در مقدمه
اقامت جهاد و آثار ایفای وفا و دیگر مضامین اخلاص آگین رسید از مطالعه آن اجلال

وازبیانی

و از بیان حامل رقیمه کریمه مفصلاً تمام کم و کیف آنجا بوضوح پیوست انجامید انواع فرحت و سرور دل
و دیده را نور بخشید غایت علو همت و نهایت وفور رغبت درباره نصرت دین رب العزت که
از سینه جلادت گنجینه آنجناب جوش میزند مسلم طوائف انام و زبان زد هر خاص و عام است
حق جل و علا این تخم ایمانی را که بکرم خود در سینه صفا گنجینه کاشته مثمر ثمرات جمیله در دنیا
و عقبی گرداناد و حال اینجا بر همین منوال است که عزم بالجزم تسخیر پشاور منقوش خاطر اخلاص مظهر
و همواره مطمح نظر میداریم و لیل و نهار سعی و تدبیر این عمده کار بر روی کار می آریم بحول و
قوت الهی از مدتی بدان سمت متوجه میگردیم و آرزوی این عقیده را انجام نیک می بخشیم
و آن دیار و بلاد را از خس و خاشاک فتنه و فساد از اهل بغی و عناد پاک میگردانیم و
مومنین صادقین را از دست تظلم منافقین مطرود دین میرهانیم لیکن از تقدیر قادر فعال
یکچند تعویق و اهمال و تعطیل و اهمال بضرورت روی داد و ظهور این عزیمت قلبی و وقوع
این نیت ملی در گرداب دیر و درنگ افتاد و سببش به قلت عساکر مجاهدین با خوف و اندیشه
قوت و شوکت احدی از معاندین نیست که بفضل عمیم ایزد کریم بصدق وعده وافی هدایه ان الله
مع الصابرین و ان تنصروا الله ینصرکم معیت و نصرت مالک خود وافی و کافی می انگاریم و به اسباب
ظاهر هزاران هزار افواج مومنین و جوق جوق جنود رب العلمین مطیع و منقاد خود میداریم و
حشمت و قوت احدی را در جنب عظمت و قدرت قادر توانا بچیزی نمی شماریم و خوف خطر ثروت
و مکنت کسی از مخلوقین بخیال هم نمی آریم بلکه سبب چنین دیر و درنگ از آنجا که دیار و اوطان ما
بندگان الله دور دست واقع اند سررشته تدبیر خرچ بظهور نیامده و هندویهای هزارکی از
هندوستان بلده پشاور درآمدند لیکن شاهوکاران بخوف منافقان واپس کردند لا بد حالا بعضی از
رفقای مخلصین را برای آوردن زر نقد روانه هندوستان نموده ام یقین است که ان شاء الله در چند روز

معدود خرج می آرند پس هرگاه تدبیر صحیح بظهور رسید بتائید ربانی فی الفور عازم پشاور
خواهم گردید و خبر این عزیمت بسامع علیه خواهم رسانید با تفضل آنجناب بعزم انصرام تعیینه
در جای خود استقامت دارند و هنگام عزیمت این خاکسار تیغ سطوت و هیبت بر سر منافقین
آندیار را افراز زنند و از جاهای شان جنبیدن ندهند و برین سمت متوجه گردیدن ندهند تا اعانت
دیگری از ایشان متصور نشود و اجتماع ایشان متعذر گردد پس هرگاه بحول و قوت الهی مقدمه
پشاور را سرانجام دهیم و این نواح را از مفسدین و مخالفین دین پاک کنیم آنجناب یکی
از عزیزان خود را بطرف این ضعیف رخصت فرمایند و اندکی از عساکر ظفر پیکر بتدریج و تفریق
نزد این جانب روانه نمایند تا بعنایات ربانی و تائیدات آسمانی بالاتفاق باستیصال کفار و مشرکین
متوجه شویم و در اعلای کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین داد کوشش دهیم و نکویی دولت
جاودانی و سعادت دو جهانی از میان ربائیم زیاده والسلام مع الاکرام نهم ماه ربیع الاول
۱۲۴۳ سنه هجری در پنجتار مرقوم شد

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب جلالت مآب متعالی القاب رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای
کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست و کیاست موکب آرای میادین صولت و شجاعت عظمت مآب
ابهت انتساب شاه کشور زاد اقباله و تضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه منعم ذوی النوال بکرم لایزال خود اورنگ آرای ابهت و اجلال را با نواع نعم و اصناف
جود و کرم نواخته و مدارج عالیه جهانگیری و جهانبانی ممتاز ساخته و مناصب منیعه فرمانروائی بلاد و امصار
و کشورکشائی دیار و اقطار بخشیده و ممالک و متصرف خزائن بی شمار و مال و منال بی حد و حصار گردانیده
و افواج دریا امواج زیر نگین فرمان والاشان نموده و بتاج جمیله حکومت و ریاست و عزت و جاه و همت
مفتخر و مباهی فرموده و گرد آوردن اسباب آرام و راحت در نگارخانه سر و سامان آسایش و فرحت علی کافه

و آن مالیجاه

و آن عالیجاه با همه نعمای بی بهای الهی عمرها بهره مند و کامیاب باشند لازم که احقاق حقوق منعم
علی الاطلاق نیک شناسند و در راه بجا آوری شکر نعم منعم ذی الجود والکرم بشتابند و آنهمه مال
و دولت و عزت و وجاهت در تحصیل رضای مولای خود مبذول همت و وفور رغبت مصروف سازند و
غیرت ایمانی و حمیت اسلامی را کار فرموده در نصرت دین متین و اعانت مجاهدین دریا زنند و بنا بر
اعلای کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین داد شجاعت و شهامت دهند و در مقابله کفار ستمگر
و مقاتله اهل دین قدم راسخ و پای ثابت نهند تا چنانکه عمرها در مهد انواع راحت و فرحت این جهان فانی
آسوده اند همچنین اصناف دولت و نعمت جاودانی بدست آرند و الحق هر که حقوق مالک نشناخت
خود را بر خاک حسرت و ندامت ابدی انداخت و هر که راه رضاجوئی و حق شناسی مولی پیمود گوی
مقصود و کامیابی از میان ربود که تمام این حکومت و ریاست و آسایش و راحت لابد روزی
گذشتنی و گذاشتنی ست و در روز جزا در محکمه حساب و کتاب بحضور رب الارباب حاضر شدنی اگر امروز
اینهمه نعمت و دولت در راه رضاجوئی رب العزت بکار نیاید فردا روز قیامت هیچ کار آمدنی نیست

رباعی
دانم نه علم ز عمر افراشتنی ست : وین تخم طرب بباغ نی کاشتنی ست :
این داشتنیها همه بگذاشتنی ست : جز ذره دردی که نگهداشتنی ست :

پس زهی ایمان پسندیده و خوشا اسلام سنجیده که این جان نثاران و مال و دولت سست بنیان در
رضای ایزد منان باخته اند و جان خود را در معارک جنگ و جدال با اهل کفر و ضلال انداخته و در
اقامت جهاد بر کفار ره نهاده و در ازاله فساد راه استقامت پیموده اند و همه آرام و راحت و
آسایش و فرحت نثار راه خوشنودی مالک خود نموده و درین باب بال همت گشاده اند و کمی حصه
داد کوششها داده تا روز رستاخیز روبروی پروردگار و حضرت سید الابرار سرخرو بخیزند
و در جوار عزت و رحمت فایز شوند و سعادت دارین بدست آرند و فلاح نشاتین حاصل کنند و سلطنت

دو جهان کامیاب گردند زیاده والسلام مع الاکرام تحریر فی دهم محرم الحرام ۱۲۴۳ هجری

در پنجتار بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد بجناب جلالت مآب

معلی القاب رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست و کیاست

معرکه پیرای میادین صولت و شجاعت مقبول بارگاه الله مروج دین رسول الله عظمت مآب و نیابت انتساب

سلیمان شاه ابد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد از تحیات مسنونه سید الانام و اظهار تعظیمات کمینه

قلوب اهل مودت و التسلیم بر ضمیر آفتاب نظیر مخفی مباد الحمد لله و المنة که این بنده خاکسار ذره بمقدار

با نواع نعم ربانی و اصناف جود و کرم یزدانی مشمول و در سعی و تدبیر کاریکه بران برانگیخته اند و امتثال

امریکه رغبتش در سویدای قلب ریخته لیل و نهار مشغول و در تحریر تشئین با دعیه طیبه مرجو الاجابت

از بارگاه صمدیت در حق آن شاه ارجمند همت بلند مدعو و مشغول و در حق جل و علا سروستان امانی

و آمال بر شحات سحاب فضل سرسبز و ریاحین گلستان متمنیات دو جهانی بشمایم نسایم جود و نوال

شگفته دارد و این دعا از من و از جمله جهان آمین باد پیش ازین که لشکر مجاهدان ابرار بسمت

پکهلی متوجه کرده بودیم بعنایات ربانی و تائیدات آسمانی از دست مجاهدان شجاعت شعار و غازیان

جلادت آثار کاری بس عمده بر روی کار رسید و فتح نمایان جلوه گر گردیده و کفار نگونسار

هزیمت فاحش خوردند و قریب پانصد نفر رخت ادبار بدار البوار بردند اکنون در فکر سلیم چنین نتیجه

و میزان خرد همین سنجید که مقدمه پشاور را از همه مقدمات مقدم دارم و این مهم را از جمله مهمات

اهم انگارم و بعد سرانجام این مهم خیر الانجام متوجه مهمات دیگر شوم بنابرین لشکر فیروزی اثر را

از ضلع پکهلی طلبیداشتم ان شاء الله تعالی بعد انصرام مقدمه درپیش نظر بسمت کشمیر رو خواهم نهاد و

بحضور معلی اطلاع آن خواهم داد یقین که عسکر نصرت از برای مشارکت مجاهدین و معاونت نصرت

دین متوجه خواهند فرمود و مرحوم که فضیلت مآب کمالات انتساب مقبول بارگاه رب صمد ملا فقیر محمد را

هم درین باب

همدرین ایام قبایل ازبار بدین برف رخصت بخشند تا در بخارا رسیده بکار و بار خود مصروف شوند زیاده
والسلام مع الاکرام ۱۲۸۳ بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد
بمطالعه خان عالیشان رفیع المکان عظمت نشان شهامت توامان حاجی علی خان سلمه الله تعالی
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح اگر اینجانب را که مرات و مرات در خلوات
و جلوات با شما ملاقات یگانگی با مراتب اخلاص و اتحاد و بی تکلفی واقع گردید احوال بر شما و
احوال شما بر ما با پایه وضوح رسیده الحال سوگند رب ذو الجلال بشما میدهم که به ان پروردگار متعال
و مالک لایزال را حاضر و ناظر دانسته و قطع نظر از قیل و قال دوست و دشمن نموده محض در دل خود
تامل نمایید که آیا هیچ ذره از طلب مال و جاه و عزت و وجاهت و سلطنت و حکومت بهیچگونه درین
فقیر یافته اید خود بخود دل شما گواهی خواهد داد که هرگز هرگز در دل این فقیر ذره از امور مذکوره متحقق
نیست و آنچه مساعی بلیغه در جمع آوری کافه مسلمین از هندوستان تا خراسان مینمایم همه بنابر طلب مرضات
رب العالمین و خدمت دین سید المرسلین است فقط بی شایبه هوای نفسانی و وسوسه شیطانی و هرگز
با کسی از زردستان و ضعفا بنابر اغراض نفسانی هیچگونه حسدی و منازعتی ندارم تا هر که مخالفت
کردم محض لله کردم و با هر که موافقت کردم محض لله کردم و همچنین هم بر شما واضح و لائح است که مرا با والی
پشاور اصلا و مطلقا هیچگونه معامله دوستی و دشمنی نبود آنچه والی مذکور مراتب نفاق و شقاق
بکمال رسانید تفصیل آن بر کسی دیگر معلوم باشد یا نباشد اما بر شما بر همه معلوم است که با خود آن والی
میدانند با شما رسیده اند بنابر آن بیان این امور پیش شما فضولیست پس شما بخوبی میشناسید که آفات
جهاد بیرون از فساد این منافق بوقوع آمد و هرگز هرگز شدنی نیست محض بنا بر همین امر اراده تسخیر
پشاور نمودم تا اساس جنود مجاهدین مستحکم گردد و گزند منافقین برهم شود و بر کفار لاعین یکگونه رعبی
و هیبتی واقع شود پس درین وقت هر که دعوی اسلام دارد و جان خود را در محمدیان می شمارد و خود را بالغرور

رفاقت من اختیار کند که فی الحقیقة رفاقت من رفاقت من نیست بلکه رفاقت رب العالمین است
و رفاقت جد من سید المرسلین است و هرکه امروز از رفاقت من پهلو تهی کرد صد حسرت و ندامت با خود برد
هرچند این چند روز حیات مستعار بهر وجه که باشد بسر خواهد کرد اما آخر روزی از این جهان فانی گذشته بمحکمه
حساب و کتاب حاضر خواهد گردید و در آن محکمه بحضور رب العالمین روسیاه حاضر خواهد شد نیز امروز جد من
سید المرسلین بکدام رو حاضر خواهد شد و بحضور احکم الحاکمین چه جواب خواهد داد آنوقت معلوم است
که مخلص مقبول از منافق ملعون ممتاز میشود و رفاقت من همین است عین اخلاص و ایمان و ترک رفاقت
من همین است عین نفاق و شقاق رفیق من لاریب از انصار محمد یا رسول است و رفیق مخالف من بلاشک از زمره کفار
و منافقین و رفیق من از جنود حسین بن علی است و رفیق مخالف من از زمره یزید شقی هرکه ذره از
ایمان دارد لابد برفاقت مرا سعادت خود و سعادت اسلاف خود میشمارد و علاوه برین آنکه از شجاعت
شعار با والی مینا هیچ علاقه قرابت و مصاهرت نمیدارند و در قومیت و الوس اصلاً بوجه من الوجوه
شراکت نیست محض علاقه نوکری میدارند پس مرد سپاهی را دست و پا درست باید و سر او سلامت
ماند هرجا علاقه نوکری برای او موجود پس محض بنا بر محافظت این علاقه ضعیفی دین و ایمان خود را
برباد دادن و در جنود یزید پلید خود را شمردن هرگز هرگز نسبت کسیکه ادنی امتیاز داشته باشد
متصور نیست چه جائیکه مثل آن شجاعت شعار والای هوشیار و یگانه روزگار باشد خصوصاً وقتیکه
با شما وعده موکده مینمایم که اگر رفاقت مرا اختیار خواهید کرد آنچه در رفاقت والی مذکور شمارا
حاصل میشود متضاعف آن از خزانه ربانی بواسطه من خواهید یافت پس هم آخرت خود را معمور
خواهید نمود و هم این دار دنیا را آباد خواهید و سود دین و دنیا بدست خواهید آورد و دگری نیکنامی
از خراسان تا هندوستان خواهید برد و اگر رفاقت من اختیار نخواهید کرد و بر رفاقت والی مذکور
اصرار خواهید نمود پس یقین بدانید که من بقوت من مخالفت کسی از رؤسا و ضعفا نمیکنم بلکه محض

بقدرت ایزد

بقدرت ربانی و قوت یزدانی مقابله هر جبار عنید و هر متکبر مرید مینمایم آیا در دل خود خوب
غور نکنید که تاب مقابله خالق انس و جان و مالک زمین و زمان میدارید یا نه سبحان الله کرا
زهره مقابله آن مالک علی الاطلاق است و کرا تاب معارضه آن ملک بالاستحقاق آنچه او جل و علا
خواسته است البته ضرور بالضرور ظاهر شدنی است خواه کسی سعادت از رفاقت برای خود حاصل
نماید خواه شقاوت ترک رفاقت و این کلام طویل برای شما بجهت همین نوشته که شمارا راست گو
و درراست باز میدانم نه منافق مکار و فریب باز غدار هر چه در دل خواهید داشت لابد صاف صاف
بزبان خواهید گفت و هر چه بزبان خواهید گفت لابد او را مردانه وار بانجام خواهید رسانید درین
صورت اگر شمارا رفاقت اینجانب بکسو دیگر در شده منظور است پس آنرا صاف صاف برنگارند تا آنچه
مناسب وقت است بشما نوشته شود و اگر رفاقت اینجانب از روی شما نشود آنرا هم صاف صاف بی پرده
برنگارند و آنچه بنویسند خدای پاک را که عالم السرایر و الخفیات است حاضر و ناظر دانسته برنگارند
زیاده والسلام مع الاکرام تمت

بسم الله الرحمن الرحیم

از بنده ضعیف الراجی الی رحمة الله الجلیل محمد اسمعیل بجناب رفعت قباب متعلی القاب سیادت
مآب نقابت انتساب جگر گوشه غازی بدر و حنین نور دیده حسن و حسین سلاله خاندان ولایت
نقاوه دودمان هدایت مقرب بارگاه الله مقبول درگاه رسول الله فرزند دلبند اسد الله
مخدومی مکرمی حضرت شاه سید طالب الله مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستفیضین الی یوم الدین
بعد از السلام علیکم و علی من لدیکم بر ضمیر هدایت تخمیر آن فیض و دلایل باد نامه نامی و رقیمه گرامی
که مضمون بنام این نحیف بود در احسن اوقات و اسعد ساعات عز ورود فرمود حق تبارک و تعالی
آن ذات مجمع الحسنات را با این اخلاق کریمه و اشفاق عمیمه بر سر عقیدتمندان با اخلاص و
مستمندان با اختصاص بسلامت بکرامت داراد آمین یا رب العباد و آنچه از قلم افادت رقم

صادر گردیده بود که درین زمان ناسعود اطواران غیر محمود وجود مومنین مخلصین و متابعین راهین
بمثابه اکسیر اعظم مفقود است اکثری از ابنای زمان عبد الدرهم و عبد الدنیا اند نه عبد ملک جبار کار و بار
قلبه رانی و زرستانی نزد ایشان اهم است از اطاعت ربانی و امتثال احکام قرآنی خصوصاً درینوقت
کار و بار کشتکاران رو به پیش است و هر کس مشغول کار خویش تحمد ما مردم را هم کار و بار دنیاوی در هر
آن بصد مراتب بیزار از کار و بار ایشان لاحق حال بود چه ما مخلصان هم از نوع بشر هستیم نه از قسم ملک
و ساکنان زمین هستیم نه از گروه بیان فلک از انواع معایش هزار مرتبه از ایشان بهتر میداشتیم و خود را
از ملوک زمین در زمان می پنداشتیم لیکن از انکه از جمله مسلمانان کلمه گو بودیم و از جنس طالبان حق جو
چون رضای مولای خود منحصر در اقامت جهاد در یافتیم آنهمه مشاغل بیهوده را محض حسبة لله بگذاشتیم
و چون این دیار را دار الاسلام شنیدیم لا بد کشان کشان درین کوهستان بی پایان رسیدیم و کلمه گویان
این دیار را هم مثل خود پنداشتیم و از اهل حمیت ایمانی انگاشتیم آخر الامر چنان واضح گردید که اینها
بظاهر کلمه گویان اند و بباطن کفر جویان و بظاهر از طالبان حق اند و فی الحقیقت از منافقان مطلق
بدنیای عاجله ایمان آورده اند نه بآخرت آجله رسم افغانی دین ایشان است نه شریعت ربانی بنا بر آن علیه
بخدمت سامی نگارش کرده میشود که ما مردم را تا جان در بدن است و سر بر تن بهمین کار و بار مشغولیم
بقصد حیله و فن و باعتقاد خالق بریات بر همین قصد کمر بسته ایم نه باعتقاد کسی از مخلوقات توکل بر مسبب
الاسباب داریم نه بر اخوان و احباب بنا بر آن علیه ان شاء الله تعالی روز شنبه حضرت امام همام بسمت
پشاور کوچ خواهند فرمود و بر همین وقت اعلام عام برای جماهیر اهل اسلام بنا بر اتباع سنت سید
الانام بیانگ بلند اظهار خواهند نمود و هر که بخدا و رسول ذره از ایمان میدارد و پاسداری خدا و
رسول را مثل پاسداری الوس هم میشمارد و کار و بار هجرت و مذهب را هم از جنس امور کارآمدنی
میشمارد خود بخود بنا بر ادای فرض حاضر خواهد گردید و کسیکه خدا و رسول را مثل افسانه فراموش کرده می انگارد

دکاروبار

دکا رو بار دین و آئین را محض لغو ولا طائل می پندارند پس او دانند و کار او دانند ما را هیچگونه
بشارکت و معاونت او بوجه من الوجوه احتیاج نیست یا ایها النبی حسبک الله و من اتبعک
من المؤمنین بیشک از نصوص قرآنی ست و کان حقا علینا نصر المؤمنین بلا ریب از مواعید ربانی
و تخلف در مواعید رب ذو الجلال بیشک باطل محال و آنچه ذکر زبان خامه شفقت شمار شده بود
که اگر اینجانب را بینی آنجناب را بجمعه وابسته لازم غیر مشتغل بکار دارند قصوری نخواهد بود محمد و ما بر
ظاهر و بدیهی است که این کار کار خداست نه کار ما ضعفا و غربا سلطنت خراسان و هندوستان
ازان میر و پدر کلان ما نیست که ما بر دعوی سلطنت موروثی خود اخوان را حاجت بجد و تصدیع
دهیم و از این تکلیف بالایطاق ایشان را مصدع اوقات شویم اگر بخدای خود کار دارند از پیش خود
بکار آیند و اگر بخدای خود کار ندارند محض بیکار نقص این امر از ما ضعفا و غربا محلی ندارد و از
خدای خود بترسند اگر منظور دارند خود بخود برای ادای فرض خود برسند و الا مختارند ما که از
خدا و رسول خود ترسیدیم این امر را فرض عین دانسته تا اینجا رسیدیم و آینده هم عزایم بلند
و همم والا نهایت ارجمند میداریم و آنرا از سعادات خود میشماریم اگر جناب ایشان هم مرا ازین عسکر
سعادت پیکر بسبب ضعف و اهانت بیرون فرمایند و بعد خواری و ذلت اخراج نمایند هرگز هرگز از انفکاک
ازین جنود املاک نتوانم و جان خود را بسبب حیله رفتن در خدام ایشان رسانم زیاده تطویل
کلام بحضور آن عمده انام لقمان را حکمت آموختن است زیاده والسلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم   از امیر المؤمنین سید احمد مجدد سردار
کثیر الاقتدار شهامت آثار جلالت دثار منزلت نشان عظمت عنوان سردار سلطان محمد خان
سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه از مدت چند روز
کرا را تب سل در سایل ... آن بخاطر شما ازین امر ... دیگر نیست

آنچه روابط محبت و علایق مودت که فیمابین بهم رسیده بود تا حال بر همان منوال از جانب این بنده
درگاه الله خیرخواه کافه عباد الله باقی است یعنی آنچه در حق شما با قبایل خود اولی و انسب میدانم همان
امر را بجان و دل برای شما میخواهم از آنجا که من بنده مطیع پروردگارم و مخلص عبودیت شعار مجرا اطاعت
مالک علی الاطلاق و حکم با استحقاق چیزی دیگر در حق خود و دوستان خود اولی و انسب نمی‌شناسم و هیچ
امری را از امور کونین در جنب این امر عظیم بچیزی نمی‌شمارم لهذا شب و روز در همین راه می‌پویم و در حق
دوستان خود همین امر میجویم چنانچه اعلیه بخدمت سامی نگارش کرده میشود که بر رای فطانت پیرای
شما واضح و لایح شده باشد که در میان این خیرخواه خلایق و سردار یار محمد خان رنجشی و کدورتی
بهم رسیده چنانکه بنا بر مقابله و مقاتله ایشان در مقدمه ترغیب و ترهیب مؤمنین و وعظ و تذکیر مخلصین
مساعی جمیله بکار بردم و آنرا باعث اجر جزیله نزد پروردگار شمردم آخر الامر چون امر اشتیاق بانجام
این مهم بمرتبه شفقت رسید بفضل الله تیسیر سعی من بر بعضی رسید که مخلصین قریب جوار شما و صادقین
اتباع و اشیاع شما اطاعت رب ذو الجلال و موافقت این عاجز خسته حال بجان و دل قبول
کردند و گوی سعادت در میدان شهادت از سرداران خود بردند چون اقبال غیبی و تائید لاریبی
را رفیق و شفیق خود انگاشتم فی الحال بکمال استعجال باذن الله علم تسخیر بنیاد برافراشتم ان شاء الله آینده
در عرصه چند روز با شما ملاقات واقع میگردد و آنچه شنفتنی است بمنصه ظهور میرسد هر چند امر قتل و
قتال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال جنگ دو سردار و آنها ملا[illegible] در میان مشارکت با غازی است یا شهید
و مقابل با این ابوجهل است یا یزید آنقدر مساعی بلیغه که در این چند روز بجا آوردم آنهمه را از قبیل
امتثال احکام الهی و اتباع سنت نبوی شمردم و الا رب من گواه است بر حقیقتی که در این راه گاه
حیات را بهتر از ممات نمی‌شمارم بلکه آرزوی تلف جان و مال در راه رب ذو الجلال بصد جان
آرزو داریم هرگز هرگز دنیا و ما فیها را بخیال هم نمی‌آریم تا علاقه قلبیه نسبت آن بهم رسد یا خیال

تمنی لقاء

تمنی نماید در دل نگذرد بالجمله محض مطیع پروردگارم با فتح و شکست هیچ کار ندارم آنچه که تقدیر
ظاهری حکم فرموده بود بجا آوردم و سرانجام کار به تقدیر سپردم نه آنکه از جای خود بجنبم و چند
را از ضعفا و فقرا که مؤمنین مخلصین و صادقین راسخین اند بر سر مخالفین میزنم هیچکس را از صغار
و کبار در امتثال احکام پروردگار بوجهی نمی پرسم و از جرأت مخالفین و شوکت مقابلین گاهی
نمی ترسم و اگر بنظر انصاف تامل کنید بر شما واضح و آشکار که نتیجه را تبه اینها نگردد که از این امر
محض مجبورم که از طرف مولای خود بهمین امر مأمورم اگر نکنم چکنم اگر پهلو تهی شوم کجا روم
که از انتقام او نه در حیات توانم رست و نه بعد ممات و از ممالک او بیرون نمیتوانم جست
نه در مجالس ارض و نه در فضای سموات از آنکه در برپا کردن اینقدر ناچارم بنا بر اعلیحضرت سامی
می نگارم که آخر شما هم جان خود را از بندگان خدای پندارید و از محمدیان میشمارید و کلمه محمد رسول الله
میخوانید و او را شفیع خود در آن حال محشر میدانید لابد یکبار ننگ دین و اسلام هم بکار آرید و نگاه
غیرت ایمانی هم بر روی کار آرید آنهمه دعوای محبت و اخلاص و مودت و اختصاص نسبت دین
محمد رسول الله و به نسبت این بنده درگاه الله اظهار میفرمودید یکبار هم بر مقتضای آن عمل نمودید
آنها را اخلاص و روایت و ادعای شجاعت و شهامت که از شما سر میزد همان امر باعث ازدیاد
مراتب محبت در دلها همیشه انتظار ظهور آثار آن میکشیدیم و در همین توقع از شما پهلو تهی کرده چه
و راست میدیدیم لیکن چون اثری از آن نیافتم روی امید از این امر برتافتم و الحال هم بنا بر
رعایت دوستی قدیمی نگارش کرده میشود که خیر گذشت آنچه گذشت در دل خود تامل کنید و خود
انصاف دهید که آیا هیچگونه از صلاح دارین و فلاح کونین در مقابله ما می بینید و حصول منفعتی از
منافع دینیه در این مخالفت می فهمند از خواب دنیا پرستی قدری بیدار شده و از غفلت تبعات
این جهان فانی بوجهی هوشیار گردیده فکر معقول را کار فرمائید که آیا در مخالفت ما ذره از ایمان

باقی میماند معاملهٔ ما کدام درکه از درکات نار میرساند اگر کسی از ملایان دنیا پرست که از
معاندہ معاملهٔ ما بر نقد بر کیهٔ عزم تسخیر پشاور نام فتوی داده باشند پس شما خود میدانید که
ملایان مذکورین از زمرهٔ منافقین اند نه از جملهٔ صادقین چه اگر خواهند بادنی تطمیع فتوی شرب خمور
ضرب طنبور از ایشان بگیرند چنانچه بسیاری از ایشان بوزیر فتح خان همین فتوی داده بودند
پس بر گفتهٔ امثال این سگان دنیا غافلین از عقبی چه اعتماد باید کرد و چگونه قول ایشان عند الله
برای شما حجت تواند شد که تحریف احکام اسلام بنا بر پاسداری حکام لئام کار و بار ایشان است
و حق گوئی و حق پرستی ننگ و عار ایشان بالجمله اگر ذره از ایمان در دل داشته باشید و جوی
از پاسداری خدا و رسول در سینه کاشته لازم که زنهار در دل خود عزم ترک دنیا مستحکم نمایند
و بر کردهٔ خود پشیمان شوید و باز بامتثال احکام ربانی و اتباع نصوص قرآنی مراجعت نمایند بیت
باز آ باز آ هر آنچه کردی باز آ: صد بار اگر توبه شکستی باز آ: انشاء الله اگر آثار ترک
دنیا از شما بر تبهٔ ظهور خواهد رسید باذن الله این دنیای دنیه در اقرب ایام مثل کنیزکی بطیب مقهور
بدست شما خواهد گردید و حق جل و علا بکرم خود شما را بآن منصب عالی از مناصب دنیا خواهد رسانید
که بادشاه زمین و زمان معظم هر دو جهان و ممتاز از جمیع اخوان و اقران در کونین خواهید گردید
حق مالک و خالق خود بشناسید تا سعادت کونین دریابید و آنچه یاد مراتب و این مدت آرید
قال الله تبارک و تعالی لئن شکرتم لازیدنکم لیکن ظهور آثار ترک دنیا شرط است و فقط وجب زبانی
بکار نمی آید و علامت ترک دنیا همین است که اطاعت من قبول کنید و بگفتهٔ من عمل نمایید اگرچه
فی الحال بر نفس شما شاق و گران مینماید لیکن فی المآل منافع بیکران افزاید هم دنیا بدست آید
و هم دین و هم نیکنامی در مخلوقین میان و سرخروئی بحضور رب العلمین چند روز مشقت و مذلت
ترک ریاست و امارت اختیار کنید تا بنده مخلص پروردگار شوید بعد از ان عنقریب منافع آن بینید

در قرائت این عریضه طلبه

وثمرات این شجره طیبه بهره دو دست بچینید در دست راست سعادات اخروی بگیرید و بدست چپ حاجات
دنیاوی درین جهان فانی هم امارت کنید و در آن سرای جاودانی هم ریاست اگرچه التزام این عظیم
تلخ است اما بر شیرین میدارد عسی ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم وما علینا الا البلاغ المبین والسلام
علی من اتبع الهدی واجتنب عن اتباع النفس والهوی بعضی تفاصیل احوال زبانی دارنده واضح خواهد گردید
جواب زودتر برنگارند عرصه بسیار تنگ است وقت تعطیل نیست فقط تحریر بتاریخ بیست و چهارم شوال
١٢٤٣ سنه هجری علی ... بسم الله الرحمن الرحیم

عن عبد الله المتمحض لاعلاء كلمة الله الى الشيخ الجليل ذي الفضل النبيل كريم الاخلاق طيب الاعراق
والى اخيه الصغير ذي الفضل الكبير مرغوب القلوب العظيم المحبوب اقر الله تعالى اعين الاحباب بعلو
مجدهما السلام عليكما ورحمة الله وبركاته اما بعد فان الصحيفة العلية والرقيمة البهية قد نزلت
على الاستشراف فما اكرمها من افضل التحاف ونحن بحمد الله قد خرجنا من ديار اهل الخدع والنفاق ونزلنا
على بلاد الكفر والشقاق وآوينا في جبال كهلي ونرجو من الله ان نصره عنا قريب سيتجلى فان سكانها من
يدعون الاسلام وقد تلقونا بالاغتنام والاكرام فنحن الآن بحمد الله مطمئنون دیارنا مشتغلون مع من معنا
من الاخوان والاصحاب عنا قريب نرجو من الله فتح الابواب هذا وقد سمعنا ان بعض الراغبين الى الله
قد جمع عندكم شيئا من مال الله فان كان كذلك فانه يحفظ حتى ما حفظوه عندكم حتى يتبين الطريق وقولوا
لاولئك المخلصين ان اموالكم قد تقبلها رب العلمين وانا سنوصل هذه الاموال اذا تيسر لنا الايصال
ولغزر واعنه مائتين وخمسة عشر مواساة عيال بعض المجاهدين فخذوا منها خمسين خالصا لوجه الله واعطوها
احب الشيخ مطيع الله ثم خذوا مائة اخرى وارسلوها الى احب القربى اعني بها منت فتيان المهاجرين
ذو ركلد المجاهدين فقسموها على سوية بين اهل بيت الاخوين الصديقين والمؤمنين الصديقين والمجاهدين
المهاجرين المصابين الصابرين اما احدهما فهو مدد الاسلام واما الاخر فهو حامد الملك العلام ثم خذوا

خذوا الخمسة وعشرين فارسلوها الى حامي البلدة التي هي معسكر الكافرين ومحكمة الظالمين واكتبوا الى
الشيخ المشهور ان يرسلها الى اقدم حين يريد التصل الى اهل بيت المهاجر الاوحد المسمى بالشيخ خواجه محمد ثم
خذوا ما بقي من ذلك العدد وهو اربعون من النقود واعطوها مبلغ هذا الرقيم وهو المسمى بعبد الكريم ليوصلها
بذلك الرجل الى اهل بيت عدة من الاصحاب قد كتبنا اسماءهم عنده في ورقة من الكتاب هذا وعليكم ان
لا تساهلوا في هذا الامر الخطير فانه من شعب الجهاد الكبير وارسلوا الرقيمة المخبرة عن وصولها الى مقركم و
عن نزولها على محلها الليق به صدور هولاء المهاجرين وتطمئن به قلوب هولاء المجاهدين ثم ان ما ارسلتم
قبل من ثلثة الالاف وخمسمائة بوساطة من كنتم ترسلون الاموال بوساطته فانها قد وصلت و
على محلها قد نزلت وما ارسلتم قبل ذلك من الف الدرهم من نذر الله الاكرم فانها ايضا قد وصلت
وفي مصارفها قد صرفت فقد ارسلنا كتاب وصولها قبل اليكم ولعله نزل قبل عليكم وان ما جرى على
السيار في الله والسياح لله الذي كان يتردد بيننا وبينكم بالكتب والرسائل وياتي بهدايا اهل
الفضائل والفواضل فلعلكم ايضا سمعتموه بل بالتواتر علمتموه لكنا الآن قد تخلص من مضايق الهداية
الكبرى فاختار الرجعة اليكم فهو بشرى والسلام عليكم وعلى من لديكم من اقاربكم واصحابكم وطلابكم و
احبابكم من العبد الذليل الراجي الى رحمة الله الجليل وعلى اهل بيتكم وعلى فلذة كبده وحيده وولده و
على اخيه الكبرى وبنته الصغرى فقط **نقل خط مولوى محمد اسحاق صاحب** بسم الله الرحمن الرحيم
من عبد الله المتمحض لنصر دين الله الى بدري سماء العز والعلاء ودري شجرة المجد والسناء اعني العلم
والهدى ومعلمي الحلم والتقى زبدتي الاسلاف قدوتي الاخلاف كمل الله افادتهما وجعل سعد ايامهما
السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فقد بعثنا اليكم من قبل البر المعتمد المسمى بشيخ نذير محمد
بكتاب تخبر من وصول وما ارسلتم على ايدي البررة الثلثة الامناء والرابع الامير المسمى بنذر الله
وتبشير ما جرى في هذا الايام من نصر الله الملك العلام تفصيلا اولا لديكم ويتضح ما كتبنا عندكم وانه حامله

فقازالى

فائز الى بلدة تونك وهو براج بقدر يده وآذر سنة بعيدة فلهذا بعثنا هذين البريدين السائرين
السارعين ليصلا عندكم بالاستعجال ونرجو الينا بلا تسويف واهمال ان ترسلوا بيديهما ان كان
عندكم شيء من مال بيت المال احدهما المسمى بمحمود شاه وثانيهما المسمى باحمد فعليكم ان تستعجلوا في اخراجهما
ومرورهما ان يسرعا في سيرهما واعطوهما شيئاً منه ان يصرفا في المراجعة بزادهما ونحن بحمد الله
مشغولون فيما نحن بصدده منصورون فيما نحن بجلده نرجو الله ان يصرف كذلك وتحيتنا من المبارك
نظهر اسم كلمة العليا بانيا يوماً فيوماً ومقاتلة فعليكم ان تعتمدوا على كلام فيما يروي انا ويحكي منا
ثم ان عدة من مكاتيب الى الاحباب يصل عندكم في طي هذا الكتاب فعليكم ان تبلغوها الى من ارسلت
اليهم على طريق البريد وآمر فرا جريه من مال بيت المال ثم ان ما ارسله بعض الموفقين من الكرام البررة
لمواسات الى بعض المجاهدين زكاة ثمانية وعشرة فاقسموا منها بعضاً واجتنبوا منها بعضاً وتفصيله
ان يوزع مائة بينها من زوجتي الشيخ الفاني ونصفها لولد الشيخ الباقي ومثله لاهل وحيد الرحمن
الشيخ محمد حسن ثم ان التاجر الذي شرى نفسه وماله في سبيل الله الذي ابتلى بالحبس في بلدة الكفر
بيد اعداء فان ولده يصل اليكم ويقدم عليكم فعليكم بالترحيب بهذا القادم المحب وصلوه منها من
غير حيف وقهرها مدة نصف ايام الشهر ومثله لهذا الدائر السائر واربعة اخماسه لاهل الحافظ عبد القادر
لكن ما تعطون ولد ذلك التاجر الجليل ولا تعطوا منه بيده الا الشيء القليل وبقيته ان يصطفوا الكرة
النفرة وانفقوا فيما من ترمته عشرة ثم اعطوه ما غير ليتزود به في ذلك السفر هذا وههنا رجل من
المهاجرين يروي الاثار لعسكر المجاهدين وكرهناك اهل جاهلون في احاديث الناس قل من يعرفه
الا امثال حامل هذا القرطاس فواسوهم من هذا المال الطاهر مبلغ مدة عدة العناصر وتمثيله
وواسوا البريد الذي بعثناه قبلكم قبيل هذا اعني السيد ذو المجد المسمى بشيخ محمد فهذا كله مبلغ مائتين
وخمسين انفقوها على هؤلاء المذكورين وادخروا ما بقي منها مرة اخرى فانه يبلغ اليكم امر اخرى

والسلام علیکم و علی من لدیکم ثم السلام من کاتب هذا الکتاب علی کافة الاخوان والاحباب
لا سیما علی خلفه کبده وجده وولده واخته الکبری وبنته الصغری تحریر بالتاریخ هفتم ماه رمضان
۱۲۴۳ سنه هجری مقدس ﷺ بسم الله الرحمن الرحیم
من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی من صار فی العلم امیر الحذاق وفی العمل امام السباق
والی من تمکن فی سویداء القلوب ذی الخلق المرغوب زادهما الله مجداً وعلواً. السلام علیکما
اما بعد فان الشاب الصالح المطهر من القبائح والساعی فی اعلاء کلمة رب العلمین اخونا الحبیب
محمد صلاح الدین قد انتقل الی جوار الله الکبیر المتعال بسبع خلون من شوال تغمده الله بغفرانه
واسکنه فرادیس جنانه فعلیکم ان تفصلوا لزوجته بشیء ما عندکم مما ارسل الیکم من بلده ثم تملکوا لاعانة
اهالی المهاجرین فرا ساه منه بعشرین والسلام مع الاکرام. تحریر بتاریخ هشتم ماه رمضان نور
بشنبه ۱۲۴۳ سنه هجری مقدس ﷺ بسم الله الرحمن الرحیم
من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله ناصح کافة المسلمین الملقب بامیر المؤمنین الی الشیخین الجلیلین
للدرایة عینین وللریاسة اذنین وللسماحة یدین وللشهادة عضدین وللعبادة قدمین وللهدایة
علمین اما اکبرهما فلا ریب انه شجرة عالیة الاصول والاوراق ناضرة الغصون والاوراق واما
اصغرهما فلا شک انه ثمرة طعمها مرغوب وریحها محبوب ابقاهما الله بهما بین کل بر من صادق واتوق
بها کید کل مرتاب منافق اما بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته فقد ورد علی سکما الثلثة
السیارة الاسفار والسیاحة السفراء التی علی کل واحد منهم ورقة من القرطاس والی القرطاس
لبنیان المصافات اساس ولبیت المواخات نبراس ولمتاع المواسات قسطاس یحکی
اخبار ارباب الکرم ویروی اثار اصحاب الهمم یخبر بما تشتر له الا الفضل والسعة من جمیع عشرین الف
وخمسمائة اعانة للمجاهدین الکماة والباسلین الغزات زاد الله بهم للنصرة والغناء ورد الرفعة والعلاء ثم

ان الشلاثة

ان الثلاثة قد وردوا علي في السير متعاقبين واتى بالخبر متسارعين اما پير محمد فهو السابق
على الاخرين قد اتى بسفتجة الفين واما دين محمد فهو الوسط بين الطرفين قد اتى بسفتجة مائتين والفين
مع الخمسين من الحمر العين واما جمعه خان فقد تبلد في السير حتى ظن انه ابتلى بالنصر الان بلغ بفضل
الله الملك المنان مع سفتجة ما عده مدبجة اهل الرضوان وقد اتى بالاجر الغالي فسل ما ابى به الله ان
قد القينا السفاتج الثلثة على التاجر الساكن قرية ستارة فحصل لها منها الشيء الكثير وما بقي القدر اليسير
والاعذر في هذا الاهمال والتسريح فانه لا يستطيع ان يعطي التاجر الا بالتدريج فالتحقيق ان يكتب ان كلما
قد وصل وحصل ما ارسلتموه قد حصل وعليكم ان تجدوا وتجتهدوا في ارسال ما عز فان ما ارسلتموه
لا يكفي مؤنة الغزاة والسفر ثم ان مما يتم في اعلاء كلمة الله واحياء سنة رسول الله مواساة زوجة
الشيخ المتوفى الجليل اخت شيخ محمد اسمعيل فانها قد اوذيت في الله في حياته وارملت بعد الله
بوفاته فعليكم ان تواسوها بالاعزاز والاكرام وبانجاح الحوائج ولين الكلام اما الاكرام ولين الكلام
فانتم اعرف من سائر الانام واما انجاح الحوائج فذلك من اوكد سنن سيد الانام في هذه الايام
بل من اعظم شعائر دين الله الملك العلام فالتحقيق به ان تواسوها بما عندكم من بيت المال فانه الامين
المبارك والاطيب الحلال وطريقه ان تاخذوا منه مائة وعشرين وتستودعوها الشيخ الاصغر وديعة
لرب العلمين وتامروه ان يعطيها منها عشرة في كل شهر وهكذا الى سنة من الدهر ولا تخبروها بكل ما اخبتم
لها بل تخبروها بما يصل اليها في كل شهر كذا وكذا او تستمع لكم هذا الكلام حق الايضاح على لسان السيار
الامين دين محمد فانه الموضع لما ههنا حق الايضاح ثم ان ما ارسلتموه قبل مع پير محمد السيار الامين
مع سفتجة ثمانية الاف الا خمسين فقد حصل لنا منها الشيء الاكثر وما بقي الا الف وسبع مائة وهو اقل
الاقدر وقد تواتر عندنا ان تاجر ماره ما حصل له منها الا قليل ولا كثير ولا نقير ولا قطمير فالان يتقاضى علينا
ما ادى الينا والحق معه فانه ما اعطانا الا نقدا على ما نبتنا واما تبينا اذ لم يرد عليه رقعة هندية من اخوانه

بل اعطا انفه بما كتبتم الينا فالحق ان يؤدى اليه ما ادى الينا فذلك في الحقيقة دين علينا والدين
لابد ان يقضى ولا عذر ان يرفى ثم ان تفصيل ما كتبنا مع ماله وما عليه سيحصل الرجيم في كتاب عجمي فما
وصل تم فيه فاقبلوه ولا تردوه   بسم الله الرحمن الرحيم
هذا كتاب احق بالتكريم وخطاب الذ من التسنيم وانه لا شهى ما يقرع به الاسماع واحلى ما يطلع به الاسجاع
اجمل ما يحلى به الاذهان وافضل ما يحلى به الايمان لعمري انه لحري بان يخطب بهذا المنشور على منابر
السرور او يكتب باقلام النور على هامة الحور اذ صدر اولا بحمد الله الملك العزيز الجبار مدبر الملك
مسخر الافلاك مقلب الليل والنهار وثانيا بالصلوة والسلام على سيد الانام وآل واصحابه العظام واهل بيته
الكرام خصوصا على الامام الهمام مرصص دعائم الاسلام مجدد الدين القويم مسدد الصراط المستقيم
شمس سماء المجد والشرف بدر دجى عداه الكسف والكلف تذكرة من الاسلاف وتبصرة للاخلاف فلذة
من كبد الرسول قرة العين للزهراء البتول خلف من اسد الله الجبار خليفة للائمة الاطهار ما اثر
بسر الفطرة نقود اسرار الروح ما اثر بسر العترة عموم على سفينة نوح باب الله المفتوح على وجه
احبائه وسيف الله المسلول على رقاب اعدائه حجة الله الملقاة الى العلماء الراسخين ورحمة الله
المهداة الى الخلفاء الصالحين قدوة المهاجرين وعمدة المجاهدين السيد الامجد امير المؤمنين السيد احمد
نور الله الايام ببقائه في قيامه وزين الاسلام باستوائه على سنامه ثم وشح بذكر ما فاز به من الجليل
العظيم في جد امره من العز والتكريم الى ما جرى بين الصادقين الغزاة وبين المنافقين البغاة
وما تفضل الله به على كافة المؤمنين من تأييد المجاهدين وتبديد المعاندين ثم ما بعثنا على توشيح
الطرس بهذه السطور وترشيح المسك على وجه الكافور الا التحديث بنعمة الله والتثبت لرحمة الله
لا التميز والتأنق ولا التنطع والتشدق وايم الله ان ما جرى البحر الزاخر الى هو اهله واتى به الهمم
الدائر على كواهله من تطليل جنود المستضعفين في كنف العز والاكرام ومن تذليل جميع المستكبرين

[illegible]

في كشف الهون والانتقام هي الطارقة الواقعة وهي الخافضة الرافعة وهي العاقبة الحاقة وهي الداقة
الشاقة فانها المسبحة من نور وجه الله الكريم اشرقت من ظلمة الليل البهيم فيرفع الحق ويبطل الباطل
وتصدق الحق ويبطل الباطل فيه رفع المعاونون وخفض المداهنون حتى حق منهم الاعتقاد وحق عليهم
العذاب وتبق لهم الانصار وشق منهم الادبار فاول ما بدئ به الامام الهمام على جده وعليه الصلوة والسلام
ان اصطفيه ربه حبيبا لنفسه وسماه عظيما في ملائكة قدسه ثم اودعه الاصلاب الا نائب وطلبه في زمام
الغائب فجعل ينقله من طاهر الى طاهر وينقله من كابر الى كابر حتى طلع على افق المجد والاعتلاء و
اشرقت له الخضراء والغبراء وولد كاجداده الانبياء اولي الايدي والابصار وآبائه الاوصياء
من الائمة الاطهار اعني انه ملأ الاسطر لطيفا وترعرع موحدا حنيفا فتقلبه الله في كنفه وزاده
في شرفه ورباه بانواع النعم والمنن وانبته النبات الحسن ولما ان جرب التمشي في نعاله وتميز يمينه عن
شماله اوحى الله اليه الايقان كما اوحى الى اصحاب المسيح الايمان وملأ قلبه بحب عبادة المقربين كما
ملأ به قلوب آبائه المطهرين والهم في سويداء قلبه

الحمد لله که مکتوبات مولانا و بالفضل اولینا جناب خلیفه صاحب سید احمد معه بعض اجوبه آنها از
بعض علماء و امراء و خلفاء و دیگر تحریرات از قسم اعلام نامجات و خطب و اجازت نامجات که
انشاء ایشان از مولوی محمد اسمعیل شهید ست بتاریخ سیوم ماه جمادی الثانی روز یکشنبه
سنه ۱۳۰۱ هجری یکهزار و سه صد و یک علی صاحبها الصلوة والسلام مطابق مرالدهور والاعوام
در حینیکه حضرت مخدومی جناب والد ماجد صاحب عازم بالجزم زیارت حرمین شریفین نمودند حضرت حق

این آرزوی ایشانرا مع الخیر والعافیت از قوه بفعل آرد و آبیا من برکات و توجهات و ادعیات

حضرت ممدوح ما بندگانرا بهره ور و مستفیض گرداناد تعلم شکسته رقم اعجز عباد الله القوی

و احقر عبیده الغنی ابو الظفر عبید الله غلام حسین تجاوز عنه ما جری منه باللسان والقلب الشریفین

[illegible] والشین بحرمة رسول الثقلین و نبی الخافقین فی الدارین آمین یا رب العلمین اللهم وفق

لی الصحة والعافیة و حسن الخلق و خاتمة بالایمان و برکة و سعة فی الرزق والمآل والاولاد فی

الحال والمآل بحرمة النبی و آله الامجاد و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه و احبابه و عترته

الطیبین الطاهرین الی یوم الدین